مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ صَفَرُ المُظَفّر سے
متعلق اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ



صَفَرُ المُظَفّر کے 24 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر سے
متعلق اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

صَفَرُ الْمُظَفَّر کے

24 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : صَفَرُ الْمُظَفَّر کے 24 بیانات
صفحات : 713
پہلی بار : محرم الحرام ۱۴۴۱ ہجری مطابق ستمبر 2020
تعداد : ویب ایڈیشن
پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
☆	اجمالی فہرست	4
☆	پہلے اسے پڑھیں.....	5
1	بدشگونی حرام ہے	7
2	فیضانِ داتا علی ہجویری	37
3	فیضانِ اعلیٰ حضرت	66
4	فیضانِ میلاد	94
5	جوانی کی عبادت	123
6	سیرتِ داتا علی ہجویری	153
7	اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول	180
8	تعظیمِ مصطفٰے	216
9	قبولیتِ دعا کے واقعات	245
10	اصحابِ کہف کے واقعات	277
11	داتا علی ہجویری کا عشقِ رسول	312
12	اعلیٰ حضرت کی علمی خدمات	344
13	ماہِ میلاد منانے والوں کے واقعات	373
14	بُری صحبت کا وبال	408
15	وہم و بدشگونی	435
16	اعلیٰ حضرت کا حسنِ اخلاق	461
17	آنکھوں کا تارا نامِ محمد	487
18	اُمّتِ مصطفٰے کی خصوصیات	517
19	معاشرے کی رسومات	544
20	اعلیٰ حضرت کا تصوُّف	569
21	فیضانِ صفر المظفر	596
22	ہم کیوں نہیں بدلتے	620
23	قیامت کی علامات	645
24	اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول	674
☆	شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف	706

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جزبیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدَّظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جُمادَی الاولیٰ تا محرم الحرام کے ٹوٹل 209 بیانات** نو(9) ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب **صفر المظفر کے 24 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ **اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ**

ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید برآں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، آخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "ضیائے درود و سلام" میں فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل فرماتے ہیں: "جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا۔ ان میں سے تیس (30) دنیا کی ہیں اور ستّر آخرت کی۔" (کنزالعمّال ج۱ص۲۵۵رقم الحدیث۲۲۲۹)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبرانی ج۶ص۱۸۵حدیث۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا

❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام ومصافَحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۂ نَحل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**(ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے)اور بُخاری شریف (حدیث4361)میں وارِد اِس فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْاٰیَۃً۔ یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے بد شُگونی سے مُتعلِّق مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ بد شُگونی ایسی بیماری ہے جو ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ میں سب سے پہلے آپ کے سامنے ایک حکایت اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول پیش کروں گا، اس کے بعد شُگون کی قِسمیں، قرآنِ پاک کی آیات، احادیثِ مُبارکہ اور اس بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مبارک فتویٰ بھی آپ کے گوش گزار کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اس کے بعد بد شُگونی کی چند مثالیں، بد شُگونی کے نقصانات اور بد شُگونی کا علاج بھی بیان کروں گا نیز بیان کے آخر میں لباس سے متعلق مدنی پھول بھی پیش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَد شُگونی لینا میرا وہم تھا

ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اتنا تنگ دَست ہو گیا کہ بھوک مِٹانے کے لئے مَٹی کھانی پڑی مگر پھر بھی بھوک ستاتی رہی۔ میں نے سوچا کاش! کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے کھانا کھلا دے، چنانچہ میں ایسے شخص کی تلاش میں اِیران کے شہر اَہواز کی طرف روانہ ہوا حالانکہ وہاں میرا کوئی واقف نہ تھا۔ جب میں دریا کے کنارے پہنچا تو وہاں کوئی کشتی موجود نہیں تھی، میں نے اسے بَدفالی پر محمول کیا۔ پھر مجھے ایک کشتی نظر آئی مگر اس میں سُوراخ تھا، یہ دوسری بَدفالی ہوئی۔ میں نے کشتی کے مَلّاح کا نام پوچھا تو اس نے "دیوزادہ" بتایا (جسے عربی میں شیطان کہا جاتا ہے) یہ تیسری بَدفالی تھی۔ بہرحال میں اس کشتی پر سوار ہو گیا، جب دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچا تو میں نے آواز لگائی: اے بوجھ اُٹھانے والے

مزدور! میرا سامان لے چلو،اس وَقْت میرے پاس ایک پُرانا لحاف اور کچھ ضَروری سامان تھا۔جس مزدُور نے مجھے جواب دیا وہ ایک آنکھ والا (یعنی کانا) تھا،میں نے کہا: یہ چوتھی بَدفالی ہے۔میرے جی میں آئی کہ یہاں سے واپس لوٹ جانے میں ہی عافیت ہے لیکن پھر اپنی حاجت کو یاد کرکے واپسی کا اِرادہ تَرْک کردیا۔جب میں سرائے (مُسافر خانے) پہنچا اور ابھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا کروں کہ اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔میں نے پوچھا: کون؟ تو جواب ملا کہ میں آپ سے ہی ملنا چاہتا ہوں۔میں نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا: ہاں۔میں نے دل میں کہا: ”یا تو یہ دشمن ہے یا پھر بادشاہ کا قاصِد!“ میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد دروازہ کھول دیا۔اس شخص نے کہا: مجھے فلاں شخص نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اگرچہ میرے آپ سے اِختلافات ہیں لیکن اَخلاقی حُقُوق کی اَدائیگی ضَروری ہے،میں نے آپ کے حالات سُنے ہیں اس لئے مجھ پر لازِم ہے کہ آپ کی ضروریات کی کَفالت کروں۔اگر آپ ایک یا دو ماہ تک ہمارے یہاں قیام کریں تو آپ کی زندگی بھر کی کَفالت کی ترکیب ہو جائے گی اور اگر آپ یہاں سے جانا چاہتے ہیں تو یہ 30 دینار ہیں انہیں اپنی ضَروریات پر خَرچ کرلیجئے اور تشریف لے جایئے ہم آپ کی مجبوری سمجھتے ہیں۔اس شخص کا بیان ہے کہ اس سے پہلے میں کبھی 30 دینار کا مالک نہیں ہوا تھا نیز مجھ پر یہ بات بھی ظاہِر ہوگئی کہ بدشُگُونی کی کوئی حقیقت نہیں۔(روح البیان، ۱/۳۰۴ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے پتہ چلا کہ بدشُگُونی نام کی کسی چیز کو حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔وہ شخص دورانِ سفر اپنے ذِہن کے مُطابق بدشگونیوں کا شکار ہوا اور یہ سوچنے لگا کہ اب سفر ختم کرکے واپس جانے میں ہی عافیت ہے۔کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اتنی ساری بدفالیوں کے بعد اس کی حاجت کا پورا ہونا مُمْکِنات میں سے نہیں تھا لیکن اس کی حاجت شدید تھی اس لیے سفر ختم نہ

کیا۔اور جب وہ وہاں پہنچا تو اس کی توقّع کے بَر خلاف اسے اتنی رقم مل گئی جو اس سے پہلے اس نے کبھی دیکھی بھی نہیں تھی۔اپنی حاجت کے اس طرح پورا ہونے کے بعد اس نے یہ ذہن بنالیا کہ بدشُگُونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

شُگُون کی قسمیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شُگُون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شَخْص، عَمَلْ، آواز یا وَقْت کو اپنے حَق میں اچّھا یا بُرا سمجھنا۔ اِس کی بُنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: ❁ بُرا شُگُون لینا ❁ اچّھا شُگُون لینا۔چنانچہ اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ محمد بن احمد اَنصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں :اَچّھا شُگُون یہ ہے کہ جس کام کا اِرادہ کیا ہو اُس کے بارے میں کوئی کلام سُن کر دلیل پکڑنا، یہ اُس وَقْت ہے جب کلام اَچّھا ہو، اگر بُرا ہو تو بدشُگُونی ہے۔شریعت نے اِس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اَچّھا شُگُون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اُس کی طَرَف تَوَجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اُس کے سَبَب اَپنے کام سے رُکے۔(الجامع لاحکام القراٰن للقرطبی، پ۲۶، الاحقاف، تحت الآیۃ:۴، ج۸، جزء۱۶، ص۱۳۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان لکھتے ہیں: اسلام میں نیک فال لینا جائز ہے، بَد فالی، بدشُگُونی لینا حرام ہے۔(تفسیر نعیمی، ۹/۱۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی بھی چیز کو دیکھ کر اس سے نیک فالی لینا جائز ہے مثال کے طور پر ہم کسی کام کو جارہے ہوں، کسی نے پُکارا: "یارَشید (یعنی اے ہدایت یافتہ)"، "یا سَعید (یعنی اے سعادت مند)"، "اے نیک بَخْت" ہم نے خَیال کیا کہ اَچّھا نام سُنا ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی ہوگی یا کسی

بُزرگ کی زِیارَت ہوگئی اِسے اپنے حَق میں اَچّھا سمجھا کہ اَب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے مقْصَد میں کامیابی ملے گی تو یہ اَچّھا شُگُون ہے اور اسلام نے اسے پَسَنْد کیا ہے۔ جبکہ کسی بھی چیز کو دیکھ کر اس سے بدشُگُونی اور بدفالی مُراد لینا اس سے اسلام نے منع کیا ہے، مثلاً ایک شَخْص سَفَر کے اِرادے سے گھر سے نکلا لیکن راستے میں کالی بلّی راستہ کاٹ کر گُزر گئی، اب اُس شَخْص نے یہ یَقین کرلیا کہ اِس کی نُحُوسَت کی وَجہ سے مجھے سَفر میں ضَرور کوئی نُقصان اُٹھانا پڑے گا اور سَفَر کرنے سے رُک گیا تو ایسا کرنا بدشُگُونی میں مُبتلا ہونا ہے اور اس سے شریعت نے منع کیا ہے۔ کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں یہ مَحض وَہمی خیالات ہوتے ہیں۔

آیاتِ قرآنی

قرآنِ کریم میں کئی جگہ بدشُگُونی کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 9، سورۂ اَعراف کی آیت 131 میں فرعونیوں کے متعلّق ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓىٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ(۱۳۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو جب انہیں بھلائی ملتی کہتے یہ ہمارے لئے ہے اور جب بُرائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے بدشُگُونی لیتے، سُن لو ان کے نصیبہ (مقدّر) کی شامت تو اللہ کے یہاں ہے لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں۔ (پ۹، الاعراف: ۱۳۱)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس آیَت کے تَحْت لکھتے ہیں: جب فرعونیوں پر کوئی مصیبت (قَحط سالی وغیرہ) آتی تھی تو (وہ لوگ) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان

کے ساتھی مؤمنین سے بدشگونی لیتے تھے، کہتے تھے کہ جب سے یہ لوگ ہمارے ملک میں ظاہر ہوئے ہیں تب سے ہم پر مصیبتیں بلائیں آنے لگیں۔ (مُفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) انسان مُصیبتوں، آفتوں میں پھنس کر توبہ کرلیتا ہے مگر وہ لوگ ایسے سرکش تھے کہ ان سب سے ان کی آنکھیں نہ کھلیں بلکہ ان کا کُفر و سرکشی اور زِیادہ ہوگئی کہ جب کبھی ہم ان کو آرام دیتے، اَرزانی (سستی)، چیزوں کی فَراوانی وغیرہ تو وہ کہتے کہ یہ آرام وراحت ہماری اَپنی چیزیں ہیں، ہم اِس کے مُستحق ہیں نیز یہ آرام ہماری اَپنی کوشِشوں سے ہیں۔ (تفسیر نعیمی، ۹/۱۱۷)

ایک اور مقام پر پارہ 5، سورۂ نِسَآء کی آیت نمبر 78 میں یہودیوں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

وَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِۚ-وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَؕ-قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِؕ-فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا(۷۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی تم فرمادو سب اللہ کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے معلوم ہی نہیں ہوتے!

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: جب حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرت فرما کر مدینہ پاک (زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) میں رونق اَفروز ہوئے اور یہودِ مدینہ کو دعوتِ اسلام دی تو اکثر یہود نے سَرکشی کرتے ہوئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مخالفت پر کمر باندھ لی اور ان میں سے بعض لوگ تَقِیَّہ کرکے (یعنی اپنے کُفر کو چھپاتے ہوئے) کلمہ پڑھ کر مسلمانوں میں گُھس آئے اور طرح طرح سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے لگے جس

کی سزا میں کبھی وہاں وَقت پر بارش نہ ہوتی کبھی پھل کم ہوتے جیسے کہ گزشتہ اُمّتوں کا حال ہوتا رہا ہے تو مَردُود یہودی اور مُنافقین بولے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ ان صاحب (محمد رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قدم آنے سے ہمارے ہاں کی خَیر وبَرَکت کم ہوگئی، یہ سب مصیبتیں ان کی آمد سے ہوئیں ،ان کی تَرْدِید میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی (تفسیر نعیمی،۵/۲۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے پتہ چلا کہ بدشُگُونی لینا کفار کا شعار ہے اور انہی سے یہ وَبا (بیماری) بعض کمزور ذہن مسلمانوں کے دلوں میں بھی راسخ ہوگئی ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا چاہیے کیونکہ بدشُگُونی لینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یادرکھئے! بدشُگُونی دینی اعتبار کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کیلئے دُنیوی طور پر بھی بہت زیادہ خطرناک ہے۔ یہ انسان کو وسوسوں کی دَلدل میں اُتار دیتی ہے اور وہ ہر چھوٹی بڑی چیز سے ڈرنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی پَرچھائی (یعنی سائے) سے بھی خوف کھاتا ہے۔ وہ اس وَہم میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ دنیا کی ساری بَدبختی وبدنصیبی اسی کے گِرد جمع ہوچکی ہے اور دوسرے لوگ پُرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ ایسا شخص اپنے پیاروں کو بھی وہمی نگاہ سے دیکھتا ہے جس سے دلوں میں کَدُورَت (یعنی دشمنی) پیدا ہوجاتی ہے۔ بدشُگُونی کی باطنی بیماری میں مبتلا انسان ذہنی وقلبی طور پر مَفْلُوج (یعنی ناکارہ) ہوکر رہ جاتا ہے اور کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرپاتا۔ امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: جان لو! بدشُگُونی سے زیادہ فِکْر کو نقصان پہنچانے والی اور تدبیر کو بگاڑنے والی کوئی شے نہیں ہے۔ (ادب الدنیاوالدین، ص ۲۷۴)

احادیثِ مبارکہ

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدفالی لینے والوں سے اپنی بیزاری کا اِظہاران الفاظ میں فرمایا:لَیسَ مِنَّا مَن تَطَیَّرَ وَلَاتُطُیِّرَلَہ یعنی جس نے بدشگونی لی اور جس کے لیے بدشگونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے)۔(المعجم الکبیر،۱۸/۱۶۲،الحدیث۳۵۵وفیض القدیر،۳/۲۸۸،تحت الحدیث:۳۲۰۶)

شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تین چیزیں جس شخص میں ہوں وہ بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا (۱)جو اپنی اَٹکل سے غیب کی خبر دے (یعنی آیندہ کی بات بتائے)یا(۲)فال کے تیروں سے اپنی قسمت معلوم کرے یا(۳)بدشگونی کے سبب اپنے سفر سے رُک جائے۔ (تاریخ ابن عساکر، رجاء بن حیوۃ،۱۸/۹۸)

حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن حَکَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی :یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم زمانۂ جاہلیت میں کچھ کام کرتے تھے(آپ ہمیں ان کا حکم بتایئے؟)ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:کاہنوں کے پاس مت جاؤ،میں نے پوچھا:ہم (پرندوں وغیرہ سے) شگون بھی لیتے تھے؟ اِرشاد فرمایا: یہ ایک چیز (یعنی خیال) ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے لیکن یہ تمہیں (تمہاری حاجت وغیرہ سے)نہ روک دے۔(مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان ص۱۲۲۳،الحدیث۵۳۷مع مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطب والرقی، الفصل الاول،۸/۳۵۸)

منقول ہے کہ ایک شخص نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی : یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم ایک مکان میں رہتے تھے،اس میں ہمارے اہل وعیال کثیر اور

مال کثرت سے تھا پھر ہم نے مکان بدلا چنانچہ ہمارے مال اور اہل وعیال کم ہوگئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چھوڑو! ایسا کہنا بُری بات ہے۔ (ادب الدنیا والدین للماوردی، ص۲۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشُگونی کی مذمّت پر بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ بدشُگونی لینے والا بلند درجات پانے سے محروم رہتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا وہ ہمارے طریقے پر نہیں اسی طرح جب ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے مکان کے بارے میں شکایت کرتے ہوئے کہا کہ جب سے ہم اس مکان میں گئے ہیں تو ہمارے اہل وعیال اور مال میں کمی آگئی ہے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فوراً اس خیال کی نفی کرتے ہوئے فرمایا: ''ایسا کہنا بُری بات ہے'' بدقسمتی سے یہ بدشُگونی ہمارے مُعاشرے میں اس قدر عام ہے کہ ہم بات بات پر اس بری عادت کے مُرتکب ہوتے نظر آتے ہیں۔ مثلاً

بدشُگونی سے مُتعلِّق اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

کبھی نئی نوکری کیلئے جاتے ہوئے راستے میں ایمبولینس یا فائر بریگیڈ کی آواز سُن کر یہ ذِہن بنالیتے ہیں کہ آج ناکامی مُقدَّر میں ہے۔ کبھی پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اسے بدشُگونی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح حاملہ عورت کو میت کے قریب نہیں جانے دیتے تو کبھی جوانی میں بیوہ ہوجانے والی عورت کو منحوس کہہ کر دل آزاری، تُہمت، بدگُمانی اور طرح طرح کے بُرے اَلقاب سے پُکارا جاتا ہے۔

یاد رکھئے! اسلام نے اس طرح کسی کو منحوس سمجھنے کو حرام قرار دیا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، مُجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے اسی نوعیّت کا سُوال کیا گیا کہ ایک شخص کے مُتعلِّق مشہور ہے اگر صُبح کو اس کی منحوس صُورت دیکھ لی جائے یا کہیں کام

کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت اور پریشانی اُٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر کام ہو جانے کا وُثُوق (اِعتماد اور بھروسہ) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہوگی۔ چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مُناسب ہر بار تجربہ ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس اَمر (یعنی بات) کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کرکے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔ اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ (شرعاً بُرا) تو نہیں؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: شرعِ مُطَہَّر (پاک شریعت) میں اس کی کچھ اَصل نہیں، لوگوں کا وَہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا یعنی جب کوئی شُگُون بد، گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ وہ طریقہ محض ہندوانہ ہے مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ ”اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ، وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ“ (یعنی اے اللہ! نہیں ہے کوئی برائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھ لے اور اپنے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) پر بھروسا کرکے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۶۴۱ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دل آزاری سے بچئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی شخص کو منحوس قرار دینے میں اس کی سَخْت دل آزاری اور آخرت میں ذلت وخواری اور جہنم کی حقداری ہے۔ اگر ہم نے کسی بدشُگُونی کے سبب کسی کو منحوس کہہ کر اس کی دل آزاری کی ہو یا کسی بھی سبب سے اس کا دل دُکھایا مثلاً گالی دی، برے لقب سے پکارا، مذاق

اڑایا، آنکھیں دکھا کر ڈرایا، مار پیٹا، نقلیں اُتاریں یا اس کی غیبت کی اور اس کو پتا چل گیا۔ اَلغَرَض کسی بھی طرح بِلا اجازتِ شرعی کسی کی ایذاء رسانی کا سبب بنے تو فرداً فرداً ہر ایک سے معافی مانگ لیجئے۔ ایسے افراد سے آپ کا چاہے کیسا ہی قریبی رشتہ کیوں نہ ہو، بڑے بھائی ہوں یا والِد، ساس ہوں یا سُسر، صدر ہوں یا وزیر، استاذ ہوں یا پیر، مؤذِّن ہوں یا امام وخطیب جو کچھ بھی ہوں بِغیر شرمائے جلد از جلد ان سے مُعافی مانگ کر راضی کر لیجئے ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنَّم کے بھی کَنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خچّروں جیسے بِچھّو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہو گا کَناروں سے باہَر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چِہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کُھجلی مُسَلَّط کر دی جائے گی وہ اس قَدَر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رَہ جائیں گی، پکار پڑے گی: "اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس ایذاء کا بدلہ ہے جو تُو مومِنوں کو دیا کرتا تھا۔"

(اَلتَّرْغِیبْ وَالتَّرْھِیبْ ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کی دل آزاری کرنا، اسے تکلیف پہنچانا یقیناً حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ مسلمانوں کا احترام دل میں بٹھانے اور ان کی دل آزاری سے خود کو بچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رَسائل "اِحترامِ مُسلم" اور

"ظُلم کا انجام" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل فرما کر اوّل تا آخر مُطالعہ کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹی کی ولادت نحوست ہے۔۔۔؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مختلف علاقوں، قوموں اور برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں اور بعض تو ایسی ہیں جو کم و بیش ہر قوم وعلاقے میں ہی پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ مسلسل لڑکیوں کی پیدائش کو بہت بڑی نحوست سمجھنا۔ بعض افراد بیٹی کی پیدائش پر سخت پریشان ہو جاتے ہیں حالانکہ بیٹا ہو یا بیٹی دونوں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہیں، مسلمان کو اس نعمت پر شکرِ الٰہی بجالانا چاہیے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جو خوشی کا سماں بیٹے کی ولادت پر ہوتا ہے، محلے بھر میں مٹھائیاں تقسیم ہوتی ہیں، مبارک سلامت کا خوب شور مچتا ہے، بیٹی کی ولادت پر اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہوتا۔ دنیاوی طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان کو بظاہر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ان کی شادی کے کثیر اَخراجات کا بار (بوجھ) باپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے، شاید اسی لئے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک چڑھاتے (یعنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے) ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اُوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے۔ اور سِتم بالائے سِتم یہ کہ کبھی تو بیٹیوں کو ہی منحوس قرار دے دیا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بیٹا ہو یا بیٹی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دَین ہے وہ کسی کو صرف بیٹوں سے نوازتا ہے تو کسی کو صرف بیٹیوں سے اور کسی کو نہ بیٹے نہ بیٹی۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے۔

یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ

وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان:۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے بے شک وہ علم و قدرت والا ہے۔(پ25،الشوریٰ:49،50)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم جس طرح بیٹے کی ولادت پر مسرت کا اظہار کرتے ہیں اسی طرح بیٹی کی ولادت پر بھی خوب خوب خوشیاں منائیں ۔ اور جو لوگ بیٹیوں کی پیدائش سے چِڑتے (خفا ہوتے) ہیں، منہ بگاڑ لیتے ہیں بلکہ جو بدنصیب اَول فَول بک کر کُفرانِ نعمت (نعمت کی ناشکری) کے گناہ میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں انہیں اس بارے میں غور کرنا چاہیے۔ یاد رکھئے! بیٹیوں کی پیدائش پر منہ بگاڑ کر ناراض ہو جانا یہ زمانۂ جاہلیت کے کفار کا طریقہ ہے کہ وہ لوگ بیٹیوں کو زِندہ دَرْگور (دَفنا دیا) کرتے تھے۔ چنانچہ پارہ14 سُورۂ نَحل کی آیت نمبر58۔59 میں ارشاد ہوتا ہے :

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِیْمٌ ﴿۵۸﴾ یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان:۔ اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔(پ14، النحل:58۔59)

جو لوگ بیٹیوں کی پیدائش پر دل چھوٹا کرتے ہیں یا اس وجہ سے کُڑھتے رہتے ہیں وہ بیٹی کی پیدائش اور بیٹی کی فضیلت پر 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سماعت فرمائیں۔

(1) ”جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے

ہیں: ”اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔“ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ناتُواں و کمزور جان ہے جو ایک ناتُواں سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس ناتُواں جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا (عَزَّوَجَلَّ) اس کے شاملِ حال رہے گی۔“ (مجمع الزوائد، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی الاولاد، ۸/۲۸۵، حدیث: ۱۳۴۸۴)

(2) ”جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے اِیذاء نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔“

(المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلة، ۵/۲۴۸، حدیث: ۷۴۲۸)

(3) ”جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“ عرض کی گئی: ”اور دو ہوں تو؟“ فرمایا: ”اور دو ہوں تب بھی۔“ عرض کی گئی: ”اگر ایک ہو تو؟“ فرمایا: ”اگر ایک ہو تو بھی۔“ (المعجم الاوسط، ۴/۳۴۷، حدیث: ۶۱۹۹)

(4) ”جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنَّم سے روک بن جائیں گی۔“

(مسلم، کتاب البر و الصلة، باب فضل الاحسان الی البنات، ص ۱۴۱۴، حدیث: ۶۶۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی بیٹی کو منحوس کہنے اور اس کی پیدائش کو بدشگُونی سمجھنے کے بجائے خود بھی اس کی ولادت پر شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خوب خوشیاں منانی چاہئیں اور کسی کو بیٹی کی ولادت پر کڑھتا، دل برداشتہ ہوتا اور غم میں ڈوبا ہوا پائیں تو اس کو بھی نیکی کی دعوت دے کر اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیز بیٹی کی اچھی تعلیم و تربیّت کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام چلنے

والے مدرسۃ المدینہ للبنات، جامعۃُ المدینہ للبنات اور دارالمدینہ للبنات میں داخل کروادیجئے، اپنے شہر / عَلاقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کروایئے، مقامی اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کاموں میں حصہ لے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا مدنی ذہن بنایئے، اگر آپ کی بیٹی بڑی ہو گئیں ہیں مگر ابھی تک قرآن نہیں پڑھا تو دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مدرسۃ المدینہ بالغات میں داخلہ کروایئے، جہاں اسلامی بہنیں قرآنِ پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنوں کے ضروری مسائل بھی انہیں سمجھاتی ہیں، سکھاتی ہیں، مبلغہ بناتی ہیں، معلمہ بناتی ہیں، ماں باپ کا ادب سکھاتی ہیں، گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول عطا فرماتی ہیں۔ اس کے علاوہ اولاد بالخصوص بیٹی کی بہتر پرورش سے مُتعلق مدنی پھول حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **"اولاد کے حقوق"** اور **"بیٹی کی پرورش"** کا مطالعہ بھی بے حد مفید ہے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بیٹی کی ولادت سے متعلق بدشگونی کی ایسی مثال سُنی کہ جو کم وبیش ہر جگہ ہی پائی جاتی ہے۔ بدشگونی ایک عالمی بیماری ہے، مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگ مختلف چیزوں سے بدشگونیاں لیتے ہیں۔ آیئے! **"بدشگونی سے بچیں"** کے 13 حروف کی نسبت سے بدشگونی کی مزید 13 مثالیں سنتے ہیں۔ (1) اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور افراد میں سے کسی کو یا کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سن کر بدشگونی کا شکار ہو جانا۔ جیسے بلی کے رونے کی آواز، اُلّو کو دیکھ لینا، وغیرہ (2) کبھی کسی وَقت یا دن یا مہینے سے بدفالی لینا۔ (3) کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا

اور کسی نے طریقہ کار میں نَقْص کی نشاندہی کر دی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے بدشُگونی لینا کہ تم نے ابتداء ہی میں ٹانگ اَڑا دی، اب تو یہ کام نہیں ہو سکے گا۔(4) اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین ورَنجیدہ کر لینا۔(5) مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرنا۔(6) جوتا اُتارتے وَقْت جوتے پر جوتا آنے سے بدشُگونی لینا۔(7) سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کر لینا کہ کوئی مصیبت آئے گی(8) یہ سمجھنا کہ خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے اور کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے۔(9) بچہ سویا ہوا ہو اُس کے اوپر سے کوئی پھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے (10) رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں(11) سورج گرہن کے وَقْت حامِلہ عورت چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہو گا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہو گا(12) کبھی نمبروں سے بدفالی لینا(بالخصوص یورپی ممالک کے رہنے والے 13 کے ہندسے کو منحوس سمجھتے ہیں) (13) مغرب کی اذان کے وَقْت تمام لائٹیں روشن کر دینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدشُگونی کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشُگونی حرام اور گناہ کا کام ہے اور اس سے بچنا بے حد ضروری ہے۔ مگر افسوس کہ یہ ایسا بھیانک آسیب ہے جو ہمارے مُعاشَرہ کو اپنے پنجے میں جکڑے تباہی کے راستے پر لئے جارہا ہے یہ ہماری دُنیا وآخرت کی زِندگی کو مکمل تباہ کرنے پر تُلا ہوا ہے اس کے نُقصانات بَہُت ہیں شاید ہم میں سے اَکثرِیَّت اَیسی ہے جو اِن کے نُقصانات سے ہی واقف نہیں ہے۔

بد شُگونی کے نُقصانات میں سے ایک بہُت ہی بڑا نُقصان یہ ہے کہ ❁بد شُگونی کا شکار ہونے والوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِعْتماد اور تَوَکُّل کمزور ہو جاتا ہے اور وہ بَجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تَوَکُّل کرنے کے اُن مادّی چیزوں کو اپنے اِعْتقاد کا مَحْوَر بنالیتے ہیں کہ جن سے بد شُگونی کا تَعَلُّق ہو اور اِس کے علاوہ ❁بد شُگونی لینے والے کے ذِہن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بد گمانی پَیدا ہو جاتی ہے۔ ❁اُس کا تقدیر پر ایمان کمزور ہونے لگتا ہے۔ ❁ساتھ ہی ساتھ شَیْطانی وَسْوَسوں کا دروازہ بھی کھلتا ہے۔ ❁بد فالی سے آدمی کے اندر تَوَہُّم پَرَستی (یعنی وہمی ہونا)، بُزدِلی، ڈر اور خوف، پَست ہِمّتی اور تنگ دِلی پَیدا ہو جاتی ہے۔ ❁اور جب وہ کسی کام میں ناکام ہوتا ہے تو انتہائی مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے حالانکہ کسی بھی مُعامَلہ میں ناکامی کی بہُت سی وُجُوہات ہو سکتی ہیں مثلاً کام کرنے کا طریقہ دُرُست نہ ہونا، غَلط وَقْت اور غَلط جگہ پر کام کرنا اور ناتَجْرِبہ کاری وغیرہ وغیرہ، لیکن بد شُگونی کا عادِی شَخْص اپنی ناکامی کا سَبَب نُحُوسَت کو قرار دینے کی وَجْہ سے اپنی اِصْلاح سے مَحْرُوم رہ جاتا ہے کیونکہ اسے اَپنی غلطیوں کا کوئی اِحْساس ہی نہیں ہوتا وہ تو اَپنی ہر غَلَطی کا ذِمّہ دار کسی کالی بلّی یا کُتّے کو قرار دیتا ہے۔ ❁بد شُگونی کی وَجہ سے بعض اَوْقات رِشتے ناطے ٹوٹ جاتے ہیں اور پھر آپَس کی ناچاقیاں زِندگی کو اَجِیرن (ناگوار) کر کے رکھ دیتی ہیں۔ ❁اور جو لوگ اپنے اوپر بد فالی کا دروازہ کھول لیتے ہیں اُنہیں ہر چیز منحُوس نَظر آنے لگتی ہے، کسی کام کے لیے گھر سے نکلے اور کالی بلّی نے راستہ کاٹ لیا تو یہ ذِہن بنالیتے ہیں کہ اب ہمارا کام نہیں ہو گا اور واپس گھر آگئے، ایک شَخْص صُبْح سویرے اپنی دُکان کھولنے جاتا ہے راستہ میں کوئی حادِثہ پیش آیا تو سمجھ لیتا ہے کہ آج کا دِن میرے لیے منحُوس ہے لہٰذا آج مجھے نُقصان ہو گا یوں ان کا نظامِ زِنْدگی دَرْہَم بَرْہَم ہو کر رہ جاتا ہے۔ (بد شُگونی ص۱۸۔۲۴ ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شُگونی کے ان نقصانات کو ذہن میں رکھیے، اور جب بھی بد شُگونی میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو یہ نقصانات ذہن میں لائیے اور کچھ یوں ذہن بنانے کی کوشش کیجئے کہ بد شُگونی

میں پڑنا گناہ کا کام ہے اور یہ میرے لیے دنیا وآخرت میں باعثِ نُقصان ہے۔جب ہمارا یہ ذہن بن جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس آفت سے جان چھوٹ جائے گی۔بدشُگونی سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کے اسباب پر غور کیا جائے اور اس کے علاج کیلئے بھی کوشش کی جائے۔آیئے بدشُگونی کے چند اسباب اور ان کے علاج سن کر اس پر عمل کی نیت کرتے ہیں۔

بدشُگونی کے 6 اسباب اور اُن کے علاج:

(1)...بدشُگونی کا پہلا سبب اِسلامی عقائد سے لاعلمی ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ تقدیر پر اِن معنوں میں اعتقاد رکھے کہ ہر بھلائی،بُرائی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے علمِ اَزلی کے موافق مقدّر فرمادی ہے،جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا،اپنے عِلْم سے جانا اور وہی لکھ دیا۔تو بدشُگونی دل میں جگہ ہی نہیں بنا سکے گی کیونکہ جب بھی انسان کو کوئی نقصان پہنچے گا تو وہ یہ ذہن بنالے گا کہ یہ میری تقدیر میں لکھا تھا نہ کہ کسی چیز کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

(2)...بدشُگونی کا دوسرا سبب توکل کی کمی ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ جب بھی کوئی بدشُگونی دل میں کھٹکے تو ربعَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بدشُگونی کا خیال دل سے جاتا رہے گا۔

(3)...بدشُگونی کا تیسرا سبب بدفالی کی وجہ سے کام سے رک جانا ہے۔اِس کا علاج یہ ہے کہ جب کسی کام میں بدفالی نکلے تو اسے کر گزریئے اور اپنے دل میں اس خیال کو جگہ مت دیجئے کہ اس بدفالی کے سبب مجھے اس کام میں کوئی خسارہ وغیرہ ہو گا۔

(4)...بدشُگونی کا چوتھا سبب اس کی ہلاکت خیزیوں اور نقصانات سے بے خبری ہے کہ بندہ جب کسی چیز کے نقصان سے ہی باخبر نہیں ہے تو اس سے بچے گا کیسے؟اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ بدشُگونی کی ہلاکت

خیزیوں اور نُقصانات کو پڑھے، ان پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کرے۔

(5)...بدشُگونی کا پانچواں سبب روز مرہ کے معمولات میں وظائف شامل نہ ہونا ہے۔اس کا علاج اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں: ”اس قسم (یعنی بدشُگونی وغیرہ) کے خطرے وَسْوسے جب کبھی پیدا ہوں اُن کے واسطے قرآن کریم وحدیث شریف سے چند مختصر وبیشمار نافع (فائدہ دینے والی) دعائیں لکھتا ہوں انہیں ایک ایک بار خواہ زائد (یعنی ایک سے زیادہ مرتبہ) آپ اور آپ کے گھر والے پڑھ لیں۔اگر دل پُختہ ہو جائے اور وہ وہم جاتا رہے تو بہتر ورنہ جب وہ وَسْوسہ پیدا ہو ایک ایک دفعہ پڑھ لیجئے اور یقین کیجئے کہ اللہ ورسول کے وعدے سچے ہیں اور شیطان مَلْعُون کا ڈرانا جُھوٹا۔چند بار میں بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے) وہ وَہم بالکل زائل (یعنی ختم) ہو جائے گا اور اَصلاً (بالکل) کبھی کسی طرح اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔وہ دعائیں یہ ہیں: ”**لَنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ۚ ھُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ** “ترجَمۂ کنزالایمان: ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے“(پ۱۰،التوبۃ:۵۱) ”**حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ** ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز۔“(پ۴،آل عمران:۱۷۳) ”**اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ** “یعنی الٰہی! اچھی باتیں تیرے سوا کوئی نہیں لاتا اور بُری باتیں تیرے سوا کوئی دُور نہیں کرتا اور کوئی زور طاقت نہیں مگر تیری طرف سے۔ ”**اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ** یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری فال فال ہے اور تیری ہی خیر خیر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“(باطنی بیماریوں کی معلومات، ص289بتغیر قلیل)

(6)... بد شُگونی کا چھٹا سبَب نیک شُگون اختیار نہ کرنا یا نیک شُگون اختیار کرنے میں توجہ نہ دینا اور اس کی بنیادی معلومات کا نہ ہونا بھی ہے۔ برا شُگون لے کر اس پر عمل کرنے سے چونکہ شریعت منع فرماتی ہے اور نیک شُگون لینا شرعاً مستحب ہے۔ تو برے شُگون سے بچنے کیلئے نیک شُگون لینے کی عادت بنائی جائے۔ مگر بد قسمتی سے نیک شُگون کے بارے میں معلومات نہ ہونے کے سبب بہت سے وہ طریقے جن سے فال لیا جاتا ہے ناجائز ہونے کے باوجود لوگ انہیں جائز سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید کا کوئی بھی صفحہ کھول کر سب سے پہلی آیت کے ترجمے سے اپنے کام کے بارے میں خود ساختہ مفہوم اَخذ کر لینا۔

قرآنی فال نکالنا ناجائز ہے

اس طرح فال نکالنا ناجائز ہے۔ حدیقہ ندیہ میں ہے: قرآنی فال اور اس طرح کی دیگر فال جو فی زمانہ نکالی جاتی ہیں نیک فالی میں نہیں آتیں۔ یہ ناجائز ہیں۔ (حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ، ۲/۲۶ ملخصًا) جبکہ بریقۂ محمودیہ میں ہے: قرآن پاک سے بد شُگونی لینا مکروہِ تحریمی ہے۔ (بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ، باب الخامس والعشرون، ۲/۳۸۶)

نیک شُگون مراد لینے کے جائز طریقوں میں سے ایک طریقہ استخارہ بھی ہے۔ اور یہ ایسا عمل ہے کہ اس کی ترغیب احادیثِ مبارکہ میں بھی وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں تمام اُمور میں استخارہ تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سُورت تعلیم فرماتے تھے۔

(بُخاری، کتاب التھجد، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی، ۱/۳۹۳، حدیث ۱۱۶۲)

مفسرِ شہیر، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی

نماز استخارہ ایسے اہتمام سے سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت۔اِستخارہ کے معنی ہیں خیر مانگنا یا کسی سے بھلائی کا مشورہ کرنا، چونکہ اس (استخارہ کی) دُعا و نماز میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گویا مشورہ کرتا ہے کہ فلاں کام کروں یا نہ کروں اسی لئے اسے اِستخارہ کہتے ہیں۔(مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۰۱)

یاد رکھئے! استخارہ کے کچھ آداب ہیں جن کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

(1)...استخارہ صِرْف ان کاموں کے بارے میں کیا جاسکتا ہے جو ہر مسلمان کی رائے پر چھوڑے گئے ہیں مثلاً تجارت یا ملازمت میں سے کس کا انتخاب کیا جائے؟ مکان و دکان کی خریداری مفید ہوگی یا نہیں؟ شادی کہاں کی جائے؟

(2)... استخارہ کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ کام جائز ہو، جن کاموں کے بارے میں شریعت نے واضح اَحکام بیان کر دیئے ہیں وہ لازمی طور پر ادا کرنے ہوں گے ان میں استخارہ نہیں ہوتا۔ جیسے پنج وقتہ فرض نمازیں پڑھنا، زکوۃ ادا کرنا، اسی طرح وہ کام جن سے شریعت نے منع کیا ہے ان کے کرنے کیلئے بھی استخارہ نہیں ہوتا جیسے جھوٹ بولنا، شراب، جُوئے کا اڈہ وغیرہ کھولنے کا کاروبار کرنا۔

(3)...اِستخارہ کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اِستخارہ ایسے کام کے متعلق کیا جائے جس کے کرنے کے بارے میں طبیعت کا کسی طرف مَیلان نہ ہو کیونکہ اگر کسی ایک طرف رَغبت پیدا ہو چکی ہوگی تو پھر اِستخارہ کی مدد سے صحیح صورتحال کا واضح ہونا بہت مشکل ہو جائیگا۔(فتح الباری، ۱۲/ ۱۵۵ ملخصاً)

(4)...استخارہ کا جواب ظَنِّی ہوتا ہے یقینی نہیں اِستخارہ میں جو اشارہ آئے اس پر عمل کرنا بہتر ہے لیکن اس کے خِلاف بھی عمل کرنا جائز ہے۔استخارہ کرنے کے بعد اس پر عمل کرنا فرض یا واجب نہیں ہو جاتا۔اور اِستخارہ کے خلاف کرنے والا گناہ گار بھی نہیں ہوتا اور ایسا کرنے سے کسی قسم کا نقصان بھی نہیں

ہوتا۔ اگر استخارہ کے خِلاف کرنے ہی میں دُنیاوی فائدہ ظاہر ہو تو اس پر عمل کرنے میں کچھ مُضائقہ بھی نہیں۔ہاں البتہ بِلاوَجہ استخارہ کرنے کے بعد اس کے خلاف عمل نہیں کرنا چاہئے۔

استخارے کی مزید معلومات اور طریقہ جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 1247 صَفحات پر مشتَمل کتاب ”بہارِ شریعَت جلد اوّل“ کے صفحہ 681 تا 683 اور 126 صفحات پر مشتمل کتاب ”بدشگونی“ کے صفحہ 44 تا 53 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔

ہاتھوں ہاتھ استخارہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں اپنا مدنی پیغام پہنچا چکی ہے اور خدمتِ دین کے کم و بیش 95 شعبہ جات میں مدنی کام جاری و ساری ہے، ان شعبہ جات میں ایک شعبہ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ بھی ہے، مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کا کام دکھیارے مسلمانوں کی بذریعہ مکتوبات غم خواری اور تعویذات، اَورادو وظائف کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ رُوحانی عِلاج کرنا ہے۔

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے بستوں پر ماہانہ تقریباً 1 لاکھ 64 ہزار سے زائد مریض، 3 لاکھ 45 ہزار سے زائد تعویذات، 1 لاکھ 86 ہزار سے زائد اوراد اور 56 ہزار سے زائد مکتوبات فی سبیل اللہ ملک و بیرونِ ملک ارسال کئے جاتے ہیں۔ اس شعبے کے تحت ”استخارہ مجلس“ بھی ہے۔ روزانہ پوری دُنیا سے بذریعہ فون کثیر عاشقانِ رسول اِستخارے کے ذریعے اپنے مسائل کا حل جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ماہانہ کم و بیش 50,000 (پچاس ہزار) کے قریب اسلامی بھائی اس اِستخارہ سروس پر رابطہ فرماتے ہیں۔ پاکستانی وقت کے مطابق روزانہ صبح 9 بجے سے اگلے دن صبح 5 بجے تک (مسلسل 20 گھنٹے) ہاتھوں ہاتھ

استخارہ اس نمبر پر کیا جاتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔021-34858711

ہر جمعرات مغرب تا جمعہ صبح 9 بجے تک اور ہر اتوار صبح 9 تا شام 6 بجے تک استخارہ نہیں ہوتا، اور اسلامی بہنیں رابطہ نہ فرمائیں بلکہ اپنے گھر کے کسی مرد کے ذریعے فون کروا کر استخارہ کرواسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتے میں 2 دن مدنی چینل پر رُوحانی علاج و استخارہ نامی سلسلہ براہِ راست نشر ہوتا ہے، اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر ای میل استخارہ سروس بھی موجود ہے۔ جس پر روزانہ سینکڑوں میلز موصول ہوتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی و عروج عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے بدشگونی سے متعلق سننے کی سعادت حاصل کی۔ سب سے پہلے میں نے آپ کو ایک حکایت سنائی کہ جس میں ایک شخص اپنے سفر کے دوران مختلف بدشگونیوں کا شکار ہوا اور سفر سے واپسی کا ارادہ کیا مگر اس نے فقر و فاقہ اور تنگدستی سے مجبور ہو کر کھانے کی تلاش میں سفر جاری رکھا لیکن ایک مقام پر پہنچ کر جب اس کی توقع سے زیادہ رقم اسے مل گئی تو اس نے یہ ذہن بنالیا کہ بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں یہ صرف میرا وہم تھا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہمارے ساتھ کوئی اس طرح کا واقعہ پیش آئے اور ہم اسے بدشگونی سمجھ بیٹھیں تو فوراً شیطانی وسوسہ سمجھتے ہوئے جھٹک دینا چاہیے۔ وسوسوں کے علاج کے بارے میں اہم معلومات حاصل کرنے کیلئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ

الْعَالِیَہ کا رسالہ ”وسوسے اور ان کا علاج“ کا مطالعہ کیجئے۔اس کے بعد ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ شُگُون دو طرح کا ہے ایک بُرا شُگُون ہوتا ہے اور دوسرا اچھا شگون۔ مذہبِ اسلام اچھا شُگُون لینے کی اجازت دیتا ہے مثلاً ہم صبح کسی کام کیلئے گھر سے نکلے اور کسی وَلِیُّ اللہ کی زیارت ہوگئی تو ہمیں یہ نیک شُگُون لینا چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس نیک بندے کی زیارت کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا یہ کام ہو جائے گا۔ اس کے بعد بد شُگُونی سے مُتعلِّق آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مبارک فتوے سے یہ معلوم ہوا کہ بد شُگُونی کی درحقیقت کوئی اصل نہیں یہ صرف لوگوں کا وہم ہے کہ میں نے صبح فلاں شخص کو دیکھا تھا تو میرے ساتھ ایسا ہوا، یاد رکھئے! اس طرح کسی کو منحوس کہنے میں اس کی شدید دل آزاری ہوتی ہے اور مسلمان کی دل آزاری کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے بعد میں نے آپ کو بد شُگُونی کی مثالوں میں سے عالمگیر بد شُگُونی یعنی بیٹی کی پیدائش کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نحوست سمجھنے کے بارے میں بتایا کہ لوگ بیٹے کے مقابلے میں بیٹی کی پیدائش پر زیادہ خوشی کا اظہار نہیں کرتے اور کسی کے بیٹیاں ہی بیٹیاں پیدا ہو جائیں تو بعض اوقات ان کی ماں کو بھی طعن و تشنیع کے تیروں سے اس کا دل دُکھایا جاتا ہے۔ ہمیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں اولاد کی نعمت سے نوازا ہے بعض بے اولاد لوگ اس نعمت کو پانے کیلئے نہ جانے کتنے جَتَن کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بیٹی کی پیدائش کو زحمت سمجھنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت سمجھیں اور اس کی خوب اچھی پرورش کرکے جنت کے حقدار بنیں۔اس کے بعد ہم نے بد شُگُونی کے مزید مثالیں، اس کے نقصانات اور علاج کے بارے میں سنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بد شُگُونی کی آفت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی عادتِ بد سے پیچھا چھڑانے کیلئے ماحول کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اگر ہم جھوٹ ،غیبت ، چغلی ،ماں باپ کی نافرمانی ، مسلمان کی دل آزاری ، چوری ڈکیتی وغیرہ ظاہری وباطنی گناہوں سے بچنے اور پنج وقتہ نمازوں کے عادی بننے ، سچ بولنے ،ماں باپ کی فرمانبرداری ، حسنِ اخلاق کی عادت اپنانے اور بہت سی نیکیوں کا عادی بننے کے خواہش مند ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع ،ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت اور ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کا معمول بنالیجئے۔ اگر آپ اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کرکے اپنے گھر والوں اور بُرے دوستوں کی صحبت چھوڑ کر ان مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور وفکر کا موقع میسر آئے گا ، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی ، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی ، ان گناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصور کرکے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے ، دوسری طرف اپنی ناتوانی وبے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دل زندہ ہوا تو خوفِ خدا کے سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رخساروں پر بہنے لگیں گے۔ ان مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کی برکت سے فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان پر درودِ پاک جاری ہوجائے گا ، اور زبان تلاوتِ قرآن ، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول کی عادی بن جائے گی ، دُنیا کی محبت میں ڈوبا ہوا دل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہوجائے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشگونی و بدگمانی، بے حیائی و بے پردگی اور اس طرح کے دیگر امراض سے شفا پانے اور سُنّتوں پر عمل کرنے اور ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کی دھومیں مچانے والے بن جایئے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ "صدائے مدینہ" بھی ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا "صدائے مدینہ" کہلاتا ہے۔ اور نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا سنّتِ فاروقی بھی ہے۔ منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ جب نمازِ فجر کے لیے اپنے گھر سے تشریف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص۲۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے متعلقین و محبین و تمام دعوتِ اسلامی والوں کو مدنی انعامات میں ایک مدنی انعام صدائے مدینہ کا بھی عطا فرمایا ہے، بلاشبہ روزانہ سینکڑوں اسلامی بھائی دیگر لوگوں کو نمازِ فجر کے لیے جگاتے اور ادائے فاروقی پر عمل کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

مہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں مرضِ عصیاں میں انتہاء درجے تک مبتلا ہو چکا تھا۔ دن بھر مزدوری کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوتی رات کو اسی سے مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خوب عیاشی کرتا، شور شرابا

کرتا، گالیاں تک بکتا اور والدین واہل محلہ کو خوب تنگ کرتا، اسکے علاوہ میں پرلے درجے کا جُواری و بے نمازی بھی تھا۔ اسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی ایام ضائع ہوتے رہے آخر کار میری قسمت کا ستارہ چمکا۔ ہوا یوں کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔ انہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دلائی۔ مجھ سے انکار نہ ہوسکا اور میں ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت ملی اور بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل بھی سننے کو ملے۔ جس کی یہ بَرَکت حاصل ہوئی کہ مجھ جیسا پکا بے نمازی، شرابی و جُواری تائِب ہو کر نہ صرف نماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے والا اور دوسروں کو مَدَنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے اب تک 30 اسلامی بھائی مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن چکے ہیں اور اس وقت میں ایک مسجد میں مؤذِّن ہوں اور خوب مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طَرَف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضِیلَت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالَت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمْعِ بَزمِ ہدایَت، نَوشۂ بَزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: ✸ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ص۵۹ حدیث ۲۵۰۴) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں اَیسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرْم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ ج۱ص۲۶۸) ✸ جو باوجودِ قُدْرَت زیب وزِینَت کا لِباس پَہِنْنا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامَت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداؤد ج۴ص۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) ✸ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرْض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس لِلشَّیْخ عبد الْحَقّ الدِّھلوی ص۳۶) ✸ (لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (اَیضاً۴۳) ✸ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ✸ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زِیادَہ سے زِیادَہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشْت ہو۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ص

۵۷۹) ✸ سُنّت یہ ہے کہ مَرْد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔(مراٰۃ ج۶ص۹۴) ✸ مَرد مَردانہ اور عَوْرَت زَنانہ ہی لِباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ✸ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پَیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رَہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا اَیسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بَہُت بُری صِفَت ہے۔

(بہارِ شریعت ج۳ص۴۰۹، رَدُّالْمُحتار ج۹، ص۵۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)312 صَفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ حصّہ16 اور (۲) 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تم سُدھر جاؤ گے گر اِدھر آؤ گے
سیکھنے سنّتیں، قافلے میں چلو
فضلِ مولیٰ سے جب آئیں گے پائیں گے
جذبۂ علمِ دیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ منوّرہ، سردارِ مکہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: فرض حج کرو بے شک اس کا اَجر بیس غزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۲۰۷ حدیث ۲۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۂ نَحل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**(ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے)اور بُخاری شریف (حدیث4361)میں وارِد اِس فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْاٰیَۃً۔ یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❁ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک ایسی عظیم ہَستی کے مُتعلِّق چند مدنی پُھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جن کی وَجہ سے اسلام کی عِزَّت، شان وشوکت اور قُوَّت میں اِضافہ ہوا جنہوں نے سَخاوت کے دریا بہادیئے، جن کا فیضان کئی صَدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی جاری وساری ہے، جن کے مزارِ پُرانوار پر ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے جو حاضر ہو کر اپنی مُنہ مانگی جائز مُرادیں پاتے ہیں۔ یہ اَہَم شَخصیَّت کون تھیں ان کا نام ونَسب کُنیَّت ولَقب اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیان

کروں گا۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حُصولِ علم کیلئے سفر کرنا نیز آپ کی پاکیزہ عادات و صِفات مثلاً شریعت کی بَجا آوری، مہمانوں کی مہمان نوازی اور پیر و مُرشد کی فرمانبرداری سے مُتعلِّق مدنی پھول بھی آپ کے گوش گزار کروں گا، اس کے علاوہ آپ کی کرامت اور آخر میں پانی پینے کی سُنَّتیں اور آداب بھی بیان کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جادوگر کا قبولِ اسلام

رائے راجو ایک بہت بڑا غیر مُسلم جادوگر تھا لوگ اسے اپنے جانوروں کا دودھ دیا کرتے تھے اور اگر کوئی اسے دُودھ کا نَذرانہ نہ دیتا تو وہ اس کے جانوروں پر ایسا جادو کرتا کہ جانوروں کے تھنوں سے دودھ کے بجائے خون نکلنے لگتا، ایک دن ایک بوڑھی عورت رائے راجو کے پاس دودھ لے جارہی تھی کہ ایک بزرگ نے اسے بلا کر فرمایا یہ دُودھ مجھے دیدو اور جو اس کی قیمت بنتی ہے وہ لے لو اس بوڑھی عورت نے کہا کہ ہمیں بہر صورت یہ دودھ رائے راجو کو دینا ہی پڑتا ہے ورنہ ہمارے جانوروں کے تھنوں سے دُودھ کے بجائے خون آنے لگتا ہے یہ سن کر اُس بُزرگ نے مُسکرا کر فرمایا اگر تم یہ دودھ مجھ دے دو تو تمہارے جانوروں کا دودھ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جائے گا یہ سُنتے ہی اس عورت نے آپ کو دودھ پیش کر دیا جب وہ اپنے گھر گئی تو یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اسکے جانوروں میں اس قدر دودھ تھا کہ تمام برتن بھر جانے کے بعد بھی تھنوں سے دودھ ختم نہیں ہو رہا تھا جب اُس بزرگ کی یہ زندہ کرامت لوگوں میں عام ہوئی تو گرد و نَواح سے لوگ دودھ کا نذرانہ لیکر حاضر ہونے لگے ایک طرف تو لوگوں کی عقیدت کا یہ حال تھا اور دوسری طرف رائے راجو یہ ماجرا دیکھ کر آگ بگولا ہو رہا تھا

آخر کار ان بزرگ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں مُقابلے کے لئے للکارتے ہوئے کہنے لگا کہ اگر آپ کے پاس کوئی کمال ہے تو دکھائیں بزرگ نے فرمایا میں کوئی جادوگر نہیں میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک عاجز بندہ ہوں ہاں اگر تمہارے پاس کوئی کمال ہے تو تم دکھاؤ یہ سنتے ہی وہ اپنے جادو کے زور پر ہوا میں اُڑنے لگا۔ وہ بزرگ یہ دیکھ کر مُسکرائے اور اپنے جوتے ہوا میں اُچھال دیئے جوتے رائے راجو کے ساتھ ہوا میں اُڑنے لگے ان بزرگ کی یہ کرامت دیکھ کر رائے راجو اتنا مُتاثر ہوا کہ توبہ کر کے دائرۂ اسلام میں داخل ہو گیا نہ صرف مسلمان ہوا بلکہ آپ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی اور آپ کی صحبت بابرکت سے فیضیاب بھی ہوا۔ (تذکرہ اولیائے لاہور، ص۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جس باکرامت ہستی کی ایمان اَفروز کرامت سماعت فرمائی کہ ایک نظر ولایت سے اُنہوں نے اس جادوگر کو کُفر کے اندھیروں سے نکال کر نُورِ اسلام سے مالامال فرمادیا، بھٹکے ہوئے راستے سے ہٹا کر صراطِ مُستقیم پر گامزن فرمادیا۔ کیا آپ جانتے ہیں یہ کون تھے ؟ یہ عظیم شخصیت حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش سیّد ابُوالحسن علی بن عُثمان حسنی جلّابی ہجویری جنیدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی تھے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ برصغیر پاک و ہند کے اَوَّلین مُبلغینِ اسلام میں سے وہ عظیم شخصیّت ہیں جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کرم نوازیوں اور سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عنایتوں سے ہند میں اسلام کا پرچم لہرایا، اسے نُورِ اسلام سے مُنوَّر فرمایا، جَہالت و گمراہی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو توحید و رسالت کے انوار سے رُوشناس کروایا، لوگوں کے دلوں میں خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی محبت کے پُھول کھلائے اور

معرفتِ الٰہی کے خزانے لُٹائے۔ آپ کے درس و تدریس، وعظ و تبلیغ، اجتماعی و انفرادی کوشش، تصنیف و تحریر اور روحانی قوت سے ہند میں نہایت ہی تیزی سے اسلام کی روشنی پھیلنا شروع ہوئی اور لوگ جوق در جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ آیئے ہم بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذکرِ خیر سے برکتیں حاصل کرتے ہیں۔

ولادت و سلسلۂ نسب

حضرت سیّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ولادتِ باسعادت کم و بیش ۴۰۰ھ میں غزنی شہر (مشرقی افغانستان) کے محلہ جلّاب میں ہوئی۔ کچھ عرصے بعد آپ کا خاندان محلہ ہجویر میں منتقل ہو گیا۔ آپ کی کُنیت ابوالحسن، نام علی اور لقب داتا گنج بخش ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے: ”حضرت سیّد علی بن سید عثمان بن سیّد علی بن عبد الرحمن ہے اور آپ کا سلسلۂ نسب حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم تک پہنچتا ہے۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص۸تا۱۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصالِ پُر مَلال اکثر تذکرہ نگاروں کے نزدیک 20 صفر المظفر 465 کو ہوا آپ کا مزار (مرکز الاولیاء) لاہور (پاکستان) میں ہے اسی مُناسَبت سے اسے مرکزُ الاولیاء اور داتا نگر کہا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حُصُولِ علم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ شریعت بُنیاد ہے **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ** یعنی علمِ دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر (حسبِ حال) فرض ہے۔ اِس حدیثِ پاک کے علاوہ بھی علمِ دین کے کثیر فضائل احادیثِ مُبارَکہ میں وارد

ہوئے ہیں جن کے پیشِ نظر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ہمیشہ اس فریضہ میں مشغول رہتے ہیں اور طلبِ علم سے کبھی بھی گُریزاں نہیں ہوتے۔اسی جذبے کے پیشِ نظر حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی حصولِ علمِ دین میں مشغول ہوگئے۔جس دور میں حضرت سیّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی پیدا ہوئے اُس وقت کئی عالم،فاضل اور اہلِ دانش غزنی میں رہتے تھے،گویا غزنی کی فضامیں ہر طرف علم و فکر اور معرفت کا چرچا تھا،ایک تو ماحول کا اثر اور دوسرا یہ کہ آپ کے حق میں ہادیٔ عالَم اور مرجعِ خلائق بننا مُقدَّر میں لکھا جاچکا تھا لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رحمتِ الٰہی کے سایہ میں خود علمِ دین حاصل کرنا شروع کیا اور چار سال سے زائد عمر میں حُروف شناسی کے بعد قرآنِ مجید پڑھنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں قرآنی تعلیم مکمل کرلی،اس کے بعد رَفتہ رَفتہ وقت کے مشہور عُلماء سے عربی،فارسی، حدیث،فقہ،تفسیر،منطق،فلسفہ اور دیگر عُلُوم و فُنون حاصل کئے۔اور رحمتِ خداوندی کے ذریعے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مُتَبَحِّر عالمِ دین بن کر اُفُقِ عالم پر رُونما ہوئے۔(فیضان داتا گنج بخش ملخصا،ص۳)

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے سینے میں علمِ دین حاصل کرنے کا بے انتہا شوق تھا،آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اس شوق کو پورا کرنے اور ظاہری اور باطنی علم و عرفان کی روشنی کی تلاش میں بہت سے سفر کئے اور اس دوران بڑی بڑی صَعوبتیں اَذِیَّتیں برداشت کیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ دین کی خاطر شام،عِراق،بغداد،مَدائن،فارَس،قہستان،آذَربائیجان،خُراسان اور تُرکستان کے علاوہ دیگر مُمالک کے سفر کیے اور آخر میں ہند تشریف لائے اور مرکز الاولیاء لاہور میں اسلام کا ایسا جھنڈا گاڑا جو قیامت تک اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی نہ اُکھاڑ سکے گا۔

(اللہ کے خاص بندے،ص۴۶۰وغیرہ ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو علمِ دین حاصل کرنے کا

کس قدر شوق تھا کہ آپ نے دُور دَراز مَقامات عراق، شام، فارس، طبرستان اور ترکستان سمیت 10 سے زائد مُمالک کا سفر کیا۔ ایک ہم ہیں کہ اس ترقّی یافتہ دور میں جبکہ علمِ دین حاصل کرنا انتہائی آسان ہو چکا ہے اس کے باوجود بھی علمِ دین سے کوسوں دور ہیں ؟افسوس! صد افسوس! ہم اپنے بچوں کی بہتر تعلیم وتربیت کیلئے انہیں دینی عُلوم کے زیور سے آراستہ کرنے کے بجائے صرف دُنیاوی عُلوم وفُنون سکھاتے ہیں اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دینی تربیت سے مُنہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اِداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار (شرم) محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے "اعلیٰ تعلیم" کی خاطر کُفار کے حوالے کرنے سے بھی دَریغ نہیں کیا جاتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مسلمانوں کی بدحالی، مَغربی تَہذیب سے مَحَبّت اور روشن خیالی اور اخلاقی قدروں کی پامالی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ آج مسلمانوں کی دین سے دوری کا یہ عالم ہے کہ انہیں اپنے کام کاج سے فراغت کے بعد فضولیات میں وقت برباد کرنا تو منظور ہے مگر اپنی آخرت کی بہتری کیلئے فرض علوم سیکھنے کی فرصت نہیں۔ خدارا! ہوش میں آیئے! زندگی اور وقت کو غنیمت جانتے ہوئے حصولِ علمِ دین میں مشغول ہو جایئے ورنہ یہ سانسیں رُکتے ہی علمِ دین حاصل کرنے کا یہ انمول موقع بھی ہاتھ سے چلا جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی نے ہمارے لئے علمِ دین حاصل کرنا بہت ہی آسان کر دیا ہے۔ مدنی منوں کی بہتر تعلیم وتربیت کیلئے مدارسُ المدینہ، دارالمدینہ اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے جامعات المدینہ وغیرہ قائم ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی تربیت اور ان میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز مثلاً" مدنی انعامات ومدنی قافلہ کورس" "مدنی تربیتی

کورس""فرض علوم کورس""تجوید و قراءت کورس""امامت کورس""مدرس کورس"کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ لہٰذا آپ سے جس طرح بھی ممکن ہو سکے ان کورسز میں شرکت فرما کر علمِ دین کی خوب خوب بہاریں لوٹیئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمِ دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

علوم باطنی کی تحصیل اور سلسلۂ بیعت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن وحدیث اور تمام ظاہری وشرعی عُلوم سے فراغت کے بعد جب داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے راہِ سُلوک میں قدم رکھنے کا ارادہ فرمایا تو پیرِ کامل کی تلاش میں بہت سی خانقاہوں، درویشوں اور اَہْلُ اللہ کی صحبتوں سے فائدہ اُٹھایا۔ اسی تلاش میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا ابُوالْفَضْل محمد بن حسن خُتُلی جنیدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں پہنچا دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلسلۂ جنیدیہ میں ان کے ہاتھ پر بیعت ہوئے، یہ وہی سلسلہ ہے جس میں حضور غوثُ الاعظم مُحْیُ الدِّین سَیِّد ابو محمد عبدُالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیعت ہوئے تھے۔ حضرت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی تک پہنچتا ہے۔ اور حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی وہ جَلِیْلُ الْقدر ہستی ہیں جو براہِ راست اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے شرفِ بیعت اور خلافت کی دولت سے مالامال تھے۔

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۱۳، وغیرہ ملخصاً)

حکم مرشد کی حکمت!

حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (پیر و مرشد حضرت سَیِّدُنا ابُوالفَضْل محمد بن حسن خُتُلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کی خدمت میں رہ کر) حُصُولِ معرفت کی خاطر بے حد ریاضت وعبادت کی، حُصولِ علم کی خاطر سفر کی صَعوبتیں برداشت کیں، رضائے الٰہی کے لئے اُونی لباس پہنا، مَحبَّتِ الٰہی میں فقر و فاقہ اختیار کیا اور عشقِ حقیقی میں ثابت قدمی کی خاطر مَصائب و مُشکلات میں صَبر وضَبْط سے کام لیا آخر کار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے آپ کی معرفت کی تکمیل ہوئی۔ جب آپ کے پیر و مُرشد حضرت سیّدُنا ابُوالفَضْل محمد بن حَسن خُتُلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کی نظرِ ولایت نے دیکھا کہ میرے مُریدِ خاص کے علمِ ظاہری و باطنی سے مخلوقِ خدا کے فائدہ اُٹھانے اور ان کی صُحبت سے فیض پانے کا وقت آگیا ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حکم دیا کہ تم (مرکزُالاولیاء) لاہور روانہ ہو جاؤ اور وہاں جا کر رُشد و ہدایت کا فریضہ اَنجام دو، حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے مُرشد کا حکم سُن کر عرض کی: حضور! وہاں تو پہلے ہی میرے پیر بھائی اور آپ کے مرید حضرت شاہ میراں سَیِّد حسین بخاری زَنجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی موجود ہیں اور وہ تو قُطب بھی ہیں تو پھر مجھے وہاں روانہ کرنے کی کیا حکمت؟ پیر صاحب نے فرمایا: تم اس بات کو رہنے دو اور فوراً (مرکزالاولیاء) لاہور روانگی کی تیاری کرو۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۵۰، وغیرہ)

حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی حکمِ مُرشد کی تعمیل میں سفر پر روانہ ہوئے۔ جس دن آپ نے (مرکزالاولیا) لاہور شہر میں قدم رکھا اسی دن آپ نے ایک جنازہ دیکھا، لوگوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ جنازہ (مرکزُالاولیا) لاہور کے قُطب حضرت شاہ میراں سَیِّد حسین بخاری زنجانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کا ہے۔ اس وقت آپ کو اپنے اس سوال کا جواب مل گیا کہ جب (مرکزالاولیا) لاہور میں پہلے ہی ایک قُطب موجود ہیں تو میرے جانے کی کیا ضرورت اور مُرشد کے حکم کی حکمت بھی معلوم

ہو گئی۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۵۰، وغیرہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے ہمیں یہ مدنی پھول ملتا ہے کہ اگر مرشدِ کامل کسی بات کا حکم دیں اور ہمیں بظاہر اس کا کوئی فائدہ نظر نہ آئے یا حکمت معلوم نہ ہو تب بھی آنکھ بند کر کے اِس یقین کے ساتھ حکم کی تعمیل کرنی چاہئے کہ مُرشدِ کامل نے حکم دیا ہے تو کوئی نہ کوئی حکمت و مَصلحت ضرور ہو گی۔ کیونکہ ہماری آنکھیں ظاہری چیزوں کو دیکھتی ہیں جبکہ مرشدِ کامل اپنی نگاہِ ولایت سے تمام مصلحتوں کو سامنے رکھ کر ہی حکم صادر فرماتے ہیں۔ لہٰذا مُریدِ صادق (سچے مُرید) کو چاہئے کہ پیرِ کامل کے اَحکامات کو اپنی عقل کے ترازو میں تولنے اور "کیوں، لیکن، اگر، مگر" کے ہیر پھیر میں پڑنے کی بجائے فوراً عمل پیرا ہو۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الْعَزیز بن مسعود دَبّاغ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا فرمان ہے: مرید کی اپنے پیر سے سچی مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ مُرید اپنے پیر کو عقل کے ترازو میں تولنا چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے اپنے پیر کے تمام افعال، اَقْوال اور اَحْوال بالکل دُرُست دکھائی دیتے ہوں، اگر کوئی بات سمجھ میں آجائے تو ٹھیک، ورنہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِپُرد کر دے مگر اس بات کا یقین رکھے کہ پیر کا عمل درست ہی ہے۔ لیکن اگر اسے پیر کا کوئی فعل بظاہر غلط معلوم ہو اور دل میں خیال کرے کہ پیر صاحب غلطی پر ہیں تو ایسا شخص پَل بھر میں سر کے بَل گر جاتا ہے اور اپنے دعویٔ اِرادت میں جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ (الابریز، الباب الخامس فی ذکر المشائخ والارادۃ، الجزء الثانی، ص ۷۷) اور سیدنا امام عبدُ الوہّاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ارشاد فرماتے ہیں: مُرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مُرشِد کو کبھی کیوں نہ کہے کیونکہ تمام مَشائخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس مرید نے اپنے مرشِد کو کیوں کہا وہ طریقت میں کامیاب نہ ہو گا۔ (الانوار القدسیہ، ص ۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے پُرفِتن دور میں پیری مُریدی کا سلسلہ وسیع تر ضَرور ہے، مگر کامل اور ناقِص پیر کا اِمتیاز مُشکل ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے

مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کی اِصلاح کیلئے اپنے اَولیاء کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ضَرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذریعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

فی زمانہ مُرشدِ کامل کی ایک مثال شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں، جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ میں مُرید کرتے ہیں، اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مُریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔" (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۱)

جو کسی کا مُرید نہ ہو اُس کی خِدمت میں مَدَنی مشورہ ہے! کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ کے عظیم بُزرگ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مرید ہو جائے۔ یقیناً مرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے نیک بندوں کے دامن سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اچھوں کے صَدقے ہمیں بھی اچھا بنائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اتباعِ شریعت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنی ساری

زندگی اتباعِ شریعت ،اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور معرفت کی منازل طے کرنے میں گزاری آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہت سی ریاضتیں اور مُجاہدے کئے، جگہ جگہ کی سیر وسیاحت فرمائی، کئی مُمالک کے سفر بھی کیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دورانِ سفر بھی پابندیٔ نماز کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے مُسلسل چالیس سال تک سفر میں رہے لیکن اِس کے باوجود کبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ باجماعت ترک نہ ہوئی جب جُمعہ کا دن آتا تو آپ کسی نہ کسی شہر میں چلے جاتے اور نمازِ جمعہ ادا فرماتے۔ (کشف المحجوب، ص۱۳۱، ملخصاً، مطبوعہ نوریہ رضویہ) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتہائی خُشُوع و خُضُوع کیساتھ نماز ادا فرماتے اور نماز میں آپ کامل طور پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتوجہ رہتے ،فارغ اَوقات میں نَوافل کی کثرت کیا کرتے۔ پابندیٔ نماز سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں ذِکرِ اِلٰہی پر مُداوَمت (یعنی ہمیشگی)،طہارتِ نفس ،عاجزی و انکساری اور اخلاص جیسی خوبیاں پیدا ہوئیں۔(اللہ کے خاص بندے ص۴۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختلف مُمالک کا سفر اختیار فرمایا مگر دورانِ سفر کبھی بھی نماز ترک نہ فرمائی۔ اور جب بھی نماز ادا فرماتے تو کامل توجہ اور انتہائی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ ادا فرماتے۔ جبکہ ہمارا مُعاملہ اس کے برعکس نظر آتا ہے کہ بعض افراد تو ایسے ہیں کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں ان میں سے ایک تعداد ہے جو دُرُست طریقے سے نماز پڑھنے سے قاصر ہے۔ نماز میں خشُوع و خُضوع حاصل ہونا تو دَرکنار نماز میں توجُّہ بھی نصیب نہیں ہوتی اور دل میں طرح طرح کے خیالات آتے رہتے ہیں، ان کا جسم تو مسجد میں ہوتا ہے لیکن دل بازار اور کاروباری مُعاملات میں اُلجھا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایسوں کو عبادت میں لذّت و چاشنی نصیب نہیں ہو پاتی۔ ایسے افراد کو چاہیے کہ جلد از جلد دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں

۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے شیطانی خیالات وَساوِس کے علاج کا نہ صرف طریقہ معلوم ہو گا بلکہ عملی طور پر نفس و شیطان کے ہر وار کو ناکام بنانے کا جذبہ بھی ملے گا اس کے علاوہ نمازوں کی پابندی اور سُنَّتوں پر عمل کا جَذبہ بھی نصیب ہو گا۔اس کیلئے اگر ہم مدنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز میں خشوع و خضوع کی عادت بن جائے گی۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعام نمبر 44 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے نماز اور دُعا کے دوران خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش فرمائی؟

ترا شکر مولا دیا مدنی ماحول
نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
تو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی
خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
یہاں سُنَّتیں سیکھنے کو ملیں گی
دلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا صاحب کی مہمان نوازی

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دیگر اچھی صفات کے ساتھ ساتھ آپ کی مہمان نوازی بھی بڑی عام تھی آپ کے گرد مُحِبّین و مُریدین اور اسلام قبول کرنے والوں کا ہر وقت ہجوم لگا رہتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بات کو بہت ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص آپ کے پاس

آئے اور بھوکا واپس چلا جائے۔ اس مقصد کے لئے آپ نے ایک لنگر خانے کا اِنتظام کر رکھا تھا۔ جس میں بہت سادہ اور معمولی غِذا مہمانوں کو مُہیا کی جاتی تھی۔ کبھی روٹی اور دال اور کبھی جَو اور گندم کا دلیہ ہوتا تھا، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مختصر کھانے میں اتنی برکت عطا فرماتا کہ ہر شخص آپ کے لنگر خانہ سے شِکم سیر ہو کر جاتا تھا۔ مشہور ہے کہ روٹیوں اور لنگر پر جب تک آپ ایک نظر نہیں ڈال لیتے تھے اس وقت تک وہ تقسیم نہیں کیا جاتا تھا۔ ہزاروں غریب، مسکین اور مہمان یہ کھانا کھاتے تھے مگر کبھی خادموں کو یہ شکایت نہیں ہوئی کہ کھانا کم ہو گیا ہو۔ خود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اسی دَسْتر خوان پر بیٹھتے تھے جو عام لوگوں کے لئے بچھایا جاتا تھا اور وہی غِذا استعمال فرماتے جو سب کے لئے لنگر خانہ میں تیار کی جاتی تھی ۔ روٹیاں کبھی دال سے، کبھی سرکہ اور نمک سے اور کبھی گوشت سے مہمانوں کو کھلائی جاتی تھیں۔ یہ آپ کی کرامت تھی کہ سادی سی غِذا میں بھی کھانے والے بے انتہا لطف حاصل کرتے تھے۔ (گنج بخش فیض عالم، ص ۵۹ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر مہمان نواز تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں آنے والا کوئی بھی شخص بغیر کھائے نہیں جاتا تھا۔ مہمان نوازی کرنا یقیناً بہت عظیم سعادت ہے اگر اس میں اچھی اچھی نیتیں شامل کر لی جائیں تو ثواب ہی ثواب ہے۔ جبکہ بعض لوگ مہمانوں کی آمد پر گھبرا جاتے حالانکہ مہمان نوازی تو ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّت ہے اور مہمان تو باعثِ خیر و برکت ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں ان کے آنے پر خوش ہونا چاہیے اور ان کی خُوب خُوب خیر خواہی کر کے اَجر و ثواب کمانا چاہیے۔ آیئے ترغیب کے لئے مہمان نوازی سے مُتعلِّق دو احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس گھر میں مہمان ہو اس گھر میں خَیر و برکت اسی طرح دوڑتی ہے جیسے اُونٹ کی کوہان سے چھڑی (تیزی سے گرتی ہے)، بلکہ اس سے بھی تیز۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۶، ج۴، ص۵۱)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے "جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رِزْق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ کے گُناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔"

(کشف الخفا، حرف الضاد المعجمۃ، الحدیث ۱۶۴۱، ج۲، ص۳۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی بُزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ملاقات کیلئے آنے والے علمائے کرام و دیگر شخصیات حتی کہ عام اسلامی بھائیوں کی بھی خیر خواہی فرماتے ہیں اور علمائے کرام کی خدمت میں خود اپنے ہاتھوں سے کھانا بھی پیش فرماتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بھی مہمان نوازی اور خیر خواہی کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک خواب کا ذکر!

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حَنَفِیُّ الْمَذْہب تھے اور حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ نُعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خاص عقیدت بھی رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "میں ایک روز سفر کرتا ہوا ملک شام میں مؤذنِ رسول حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے روضے پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے اپنے آپ کو مکہ معظمہ میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قبیلہ بنی شیبہ کے دروازے پر موجود ہیں اور ایک عُمر رَسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اُٹھائے ہوئے ہیں، میں فَرطِ مَحَبَّت سے بے قرار

ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی طرف بڑھا اور آپ کے مبارک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قُوّتِ باطنی اور علمِ غیب کے ذریعے میری حیرت واِستِعْجاب کی کیفیّت جان گئے اور مجھے مُخاطَب کرکے فرمایا: ”یہ ابُوحنیفہ ہیں اور تمہارے اِمام ہیں۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۱۷)

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا یہ خواب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار ان لوگوں میں سے ہے جن کے اَوصاف شریعت کے قائم رہنے والے احکام کی طرح قائِم ودائِم ہیں، یہی وجہ ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے اس قدر مَحَبَّت فرماتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جو مَحَبَّت ہے اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جس طرح آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خطا ممکن نہیں اسی طرح اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے کرم سے حضرت سیّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی خطا سے محفوظ ہیں۔ (کشف المحجوب مترجم، ص ۲۱۶ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں ہمیں اِمامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عظمت وشان معلوم ہوئی وہیں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دلوں کے حالات سے بھی باخبر ہیں جبھی تو خواب میں سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں پیدا ہونے والے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”یہ ابوحنیفہ ہیں اور یہ تمہارے امام ہیں۔“ یہ

تو خواب کا عالم تھا، نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی کئی غیب کی خبریں ارشاد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ کا علم عطا فرمایا، یعنی جو ہو چکا ہے اور جو ہو گا وہ سب آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم علمِ غیب کے ذریعے جانتے ہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ﴿۱۱۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (پ۵، النسآء: ۱۱۳)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خازن میں تین اقوال مذکور ہیں۔

(1) شریعت کے اَحکام اور دِین کی باتیں سکھائیں۔ (2) آپ کو علمِ غیب کی وہ باتیں بتائیں جو آپ نہیں جانتے تھے۔ (3) آپ کو چُھپی چیزیں سکھائیں اور دلوں کے راز پر مُطلع فرمایا اور مُنافقین کے مکر و فریب آپ کو بتا دیئے۔ (تفسیر خازن، پ۵، النساء، تحت الآیۃ ۱۱۳، ۱/۴۲۹)

ایک اور مقام پر رسولوں کو علمِ غیب عطا کئے جانے کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۪ (پ۴، آل عمران: ۱۷۹)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

صَدرُ الافاضل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیتِ

مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں:(اللہ عَزَّوَجَلَّ)ان برگُزیدہ رسولوں کو غَیب کا علم دیتا ہے اور سَیِّدِ انبیا، حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم رسولوں میں سب سے اَفْضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غُیُوب کے عُلُوم عطا فرمائے اور غُیُوب کے علم آپ کا مُعجزہ ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ مبارکہ کے علاوہ بے شمار ایسی احادیثِ مبارکہ میں بھی ہیں کہ جن میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے غیب کی خبریں دیتے ہوئے قیامت تک ہونے والے واقعات کے ساتھ آنے والے دَور میں پیدا ہونے والے فتنوں سے بھی آگاہ فرمایا اور ہمیں ان سے بچنے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بِنْ اَخْطب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں نمازِ فجر پڑھا کر مِنْبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خُطبہ سُناتے رہے یہاں تک کہ نمازِ ظہر کا وقت آگیا۔ پھر آپ نے مِنْبر شریف سے اُتر کر نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ پھر خُطبہ دینے میں مشغول ہوگئے یہاں تک کہ نمازِ عَصْر کا وقت ہوگیا۔ اس وقت آپ نے مِنْبر سے اُتر کر نمازِ عَصْر پڑھائی پھر مِنْبر پر چڑھ کر خُطبہ پڑھنے لگے یہاں تک کہ سورج غُروب ہوگیا تو اس دن بھر کے خُطبہ میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں تمام ان واقعات کی خبر دے دی جو قیامت تک ہونے والے تھے تو جس شخص نے جس قدر زِیادہ اس خطبہ کو یاد رکھا وہ ہم صحابہ میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب احوال القیامہ... الخ، باب فی المعجزات، الحدیث: ۵۹۳۶، ج۲، ص۳۹۷

اسی طرح غَیب کی خبر دیتے ہوئے آنے والے فتنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کوئی پروانہ ہوگی کہ اس نے (مال) کہاں سے حاصل کیا حَرام سے یا حلال سے۔“[1] اپنے دین پر صبر کرنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔“[2] مساجد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ نہ بیٹھنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان سے کچھ کام نہیں۔“[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ گفتگو سے جہاں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا علم غیب معلوم ہوا وہیں ہمیں قیامت کی نشانیوں میں سے بعض نشانیوں کے بارے میں بھی علم ہوا کہ قُربِ قیامت میں لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے کہ ہمارا کمایا ہوا مال حلال ہے یا حرام، اس دُور میں دین پر قائم رہنا انتہائی دشوار ہوگا، مساجد میں دُنیوی باتیں ہونگی۔ اگر ہم غور کریں تو جو علاماتِ قیامت ہم نے سُنیں یہ ہمارے معاشرے میں پیدا ہو چکی ہیں۔ آج ہم بد قسمتی سے حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر دَھن کمانے کی دُھن میں مگن ہیں۔ یاد رکھئے! اگر ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچوں یا قرابت داروں کی بے جا خواہشات پوری کرنے اور ان کے طَعنوں سے بچنے کے لئے حرام و حلال کی پروا کئے بغیر مال و دولت جمع کرتے رہے اور علمِ دین سیکھ کر سنّتوں کے مُطابق ان کی تربیت نہ کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت یہی بیوی بچے ہمارے خلاف بارگاہِ الٰہی میں مُقدّمہ کر کے ہماری پکڑ کا باعث بن جائیں۔ اسی طرح دوسری نشانی کہ دین پر صبر کرنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔ مفسرِ شہیر حضرت علامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”جیسے ہاتھ میں انگارہ رکھنا بہت ہی

---

[1] ... بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبالی من حیث... الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹

[2] ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی النھی عن سب الریاح، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷

[3] ... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/ ۸۶، حدیث: ۲۹۶۲

بڑے صابر کا کام ہے یوں ہی اس وقت مخلص، کامل مسلمان بننا سخت مُشکل ہو جاوے گا۔"[1] فی زمانہ یہ علامت بھی ہمارے معاشرے میں پائی جانے لگی ہے کہ اگر کوئی سچا مسلمان اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی پیاری سُنَّتوں پر عمل کرے، اپنے چہرے پر داڑھی شریف سجالے، یا فیشن پرستی کو چھوڑ کر سُنَّت کے مُطابق مَدَنی لباس اپنالے تو ایسے مسلمان کو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ طرح طرح سے ستایا جاتا ہے اس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے، اس پر طعن و تشنیع کے تیر برسائے جاتے ہیں۔ اگر وہ تب بھی نہ مانے تو بعض اوقات اس بے چارے کو شدید ظُلم و سِتم کا نشانہ بناکر خوب مارا پیٹا بھی جاتا ہے۔ ایسے افراد کو چاہیے کہ اپنے اس فعل سے توبہ کریں اور دین سے مَحَبَّت کا جذبہ پانے، سُنَّتوں کی طرف رَغْبَت بڑھانے، فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ سُنَن و نَوافل کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کو فرائض کے ساتھ ساتھ سُنَّتیں اپنانے اور تہجد، چاشت واِشْراق اور اَوّابین وغیرہ نوافل کی عادت بنانے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ کیونکہ فرض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نوافل کے بھی بے شُمار فضائل ہیں حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ نوافل کے ذریعے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب و مُقرَّب بن جاتا ہے۔ چنانچہ

سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ اَحْکام کی بجاآوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قُرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نَوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں تو مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں

[1] ... مراٰۃ المناجیح، ۷/۱۷۲

جن سے وہ سُنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضَرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔"

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ۶۵۰۲، ص ۵۴۵)

مفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ وَلی میں حُلُول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بو، کہ خدا تعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ (رکھنا) کفر ہے (بلکہ اس کا حدیث کا مطلب یہ ہے) کہ وہ بندہ فَنافِی اللہ ہو جاتا ہے جس سے خدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کر لیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں (جیسا کہ) حضرت سلیمان (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے تین میل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصف برخیا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے پلک جھپکنے سے پہلے یَمن سے تختِ بلقیس لا کر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عُمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے مدینۂ منورہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوند تک اپنی آواز پہنچادی۔ حُضورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقتِ اولیاء کے منکر ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج سوم، ص ۳۳۶، ملتقطا)

سمتِ مسجد سے مُتعلِّق کرامت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جو لوگ اِتباعِ شریعت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت میں زندگی گُزراتے ہیں اور نَوافل کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پالیتے ہیں تو ان کے اَعضا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاقتیں

کام کرتی ہیں اور پھر اِن اَوْلیاءُاللہ سے ایسے مُحَیِّرُالْعُقُول(یعنی عقلوں کو حیران کرنے والے)کام صادر ہوتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر لوگ دَنگ رہ جاتے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بھی ایسی کئی کرامات کا ظُہور ہوا۔ آیئے ان میں سے ایک ایمان افروز کرامت سُنتے ہیں۔ منقول ہے کہ حضرت سَیِّدنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مرکز الاولیاء لاہور تشریف لاتے ہی اپنی قیام گاہ کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کرائی، اس مسجد کی محراب دیگر مساجد کی بہ نسبت جنوب کی طرف کچھ زیادہ مائل تھی، لہٰذا مرکزُالاولیالاہور میں رہنے والے اس وقت کے علماء کو اس مسجد کی سمت کے معاملے میں تشویش لاحق ہوئی۔ چنانچہ ایک روز داتا گنج بخش رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تمام علماء کو اس مسجد میں جمع کیا اور خود امامت کے فرائض انجام دیئے، نماز کی ادائیگی کے بعد حاضرین سے فرمایا: ”دیکھئے کہ کعبہ شریف کس سمت میں ہے؟ یہ کہنا تھا کہ مسجد و کعبہ شریف کے درمیان جتنے حجابات تھے سب کے سب اُٹھ گئے اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ کعبہ شریف محرابِ مسجد کے عین سامنے نظر آرہا ہے۔

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص۵۶، وغیرہ)

نہ پوچھ ان خِرقہ پوشوں کو عقیدت ہو تو دیکھ ان کو
یدِبَیضا لئے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے خاص بندوں کو کس قدر انعامات و اکرامات سے نوازتا ہے کہ سیدنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللہِ الْوَلِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کی ہوئی طاقت سے لاہور اور کَعْبَۃُاللہ شریف کے درمیان کے سارے پردے ہٹا کر لوگوں کو کَعْبَۃُاللہ شریف کا دیدار

کروادیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ہر دَم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ان محبوب بندوں کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہیں۔ اگر ہم نیک لوگوں کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے کے خواہش مند ہیں اور خُود بھی گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیاں کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت وعقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ دنیا کے کم وبیش 192 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 95 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مُختلف دینی خِدمات سرانجام دیتی ہے۔ مثلاً حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر ونعت کا اِنعقاد کرتی ہے، مزارات سے مُلحقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرتی ہے نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی سیرت اور آپ کی شان و عظمت سے مُتعلِّق سُننے کی سعادت حاصل کی، سب سے پہلے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک کرامت سنی جس میں ایک جادو گر آپ کی کرامت دیکھ کر اسلام لایا۔ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نامِ مُبارک، کُنیت واَلقاب اور آپ کا سنِ وفات اور مدفن کے بارے میں سنا۔ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمِ دین سے محبت کے بارے میں سنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صرف علمِ دین حاصل کرنے کیلئے کئی ممالک کا سفر اختیار فرمایا۔ پھر ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق سنا کہ کس طرح اپنے مرشدِ پاک کے حکم کی تعمیل کی اور اپنے پیر صاحب کے حکم پر لاہور تشریف لائے اور پھر اس شہر میں علم و معرفت کے دریا بہادیئے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے مرشدِ کامل پر نکتہ چینی کرنے یا بے جا اعتراضات کرنے کے بجائے ان کی ہر بات پر آنکھ بند کرکے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔ آج ہم نے سیدنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے پابندِ شریعت تھے کہ مسلسل چالیس سال تک سفر میں رہنے کے باوجود بھی آپ کی کوئی نمازِ باجماعت ترک نہ ہوئی۔ ہمیں بھی اَوْلیاءُ اللّٰہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مسجد کی پہلی صف میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ نمازِ باجماعت کی پابندی کرنی چاہیے۔ اس کے بعد ہم نے داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک اور اچھی عادت یعنی مہمان نوازی سے متعلق سنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت مہمان نواز تھے۔ آپ کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی آپ کے در پر آئے اور خالی چلا جائے۔ پھر میں نے

آپ کے سامنے حضرت سیدنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک خواب بھی بیان کیا کہ جس میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیدنا امامِ اعظم امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بطورِ شفقت گود میں لیا ہوا تھا اس خواب کے ضمن میں، میں نے علمِ غیبِ مصطفٰے کے متعلق بھی مدنی پھول بھی پیش کئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے نیک بندوں کی صحبت میں رہ کر ان کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق وسعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَولیاءُ اللہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ وہ مدنی ماحول ہے جس نے بزرگانِ دین کے طریقے پر چلتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا ذہن دیا اور نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، تین آیاتِ قراٰنی کی تلاوت مع ترجمہ کَنْزُالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُالعرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4صفحات) اور شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآن مجید کو پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے۔

نبیِّ مکرّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ**، یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخَارِی ج۳ص۴۱۰حدیث۵۰۲۷)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے قراٰنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قراٰنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قراٰن شریف اس کی شفاعت کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۱ ص ۳، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر لِلطَّبرانی ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰) ایک اور حدیث پاک میں ہے: جس شخص نے قراٰنِ مجید کی ایک آیت یا دین کی کوئی سنّت سکھائی قِیامت کے دن اللہ تعالٰی اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہو گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۷ ص ۲۸۱ حدیث ۲۲۴۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مدنی حلقے میں شریک ہوں یا ویسے ہی تلاوتِ قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ ترجَمۂ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان وغیرہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو خوب ٹھہر ٹھہر کر اور اس کے معانی میں غور و فکر کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرنی اور چاہیے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔ اس کے علاوہ مدنی حلقے میں فیضانِ سُنَّت کے 4 صفحات کا درس بھی دیا جاتا ہے۔ جس میں شرکت کی برکت سے حُصولِ علمِ دین کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی حلقے میں شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے اور شجرہ شریف کے تو کیا ہی کہنے کہ مشائخِ کِرام کا یہ دستور رہا ہے! کہ وہ اپنے مُریدین و طالبین کو ایک شَجَرہ شریف بھی عطا فرماتے ہیں جس میں سلسلۂ عالیہ کے تمام مشائخ کے نام اور ضَروری وظائف اور مَخصوص ہدایات بھی ہوتی ہیں۔ شَجَرہ شریف میں سلسلۂ عالیہ کے مشائخ کے نام، بالترتیب اس طرح لکھے ہوتے ہیں کہ سلسلہ نبیِ کریم رؤوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم تک پہنچتا ہے۔ مُرید کو جب یہ یاد رہے گا کہ میں نے جس مرشِدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے، ان کا سلسلہ اِن مشائخِ عُظام سے ہوتا ہوا نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم تک پہنچتا ہے، تو اس کے دل میں "اپنے مشائخ" کی مَحبت مزید جاں گُزیں ہو گی۔ شَجَرہ

عالیہ کو پڑھنے کی تلقین اس لئے بھی کی جاتی ہیں کہ جب کوئی "شَجَرہ عالیہ" پڑھے گا تو بار بار اپنے مشائخِ کرام کے نام لینے کی برکت سے نام بھی یاد ہو جائیں گے اور ہر بار ایصال ثواب کرنے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اولیائے کاملین کی اَرْواحِ مُقدَّسہ بھی خُوش ہوں گی۔ اور ایصال ثواب کرنے والے مرید پر خُصوصی نظرِ عنایت ہوتی ہے جس سے مرید کو دینی ودُنیوی بیشمار بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں اور فائدہ ملتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اَوْلیاءُ اللہ سے مَحبت، ذکر ودُرُود کی عادت، نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذہن دیتا ہے۔ اس مدنی ماحول کی برکت سے بہت سے اسلامی بھائی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مُطابق زِندگی گُزارنے والے بن رہے ہیں۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

سنّتوں کی بہار

ایک اسلامی بھائی اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں میں ایامِ زیست (زندگی کے دن) برباد کر رہا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کا بہت شوقین تھا۔ اگر کبھی سفر پر جانا ہوتا تو ایسی بس میں بیٹھنا پسند کرتا جس میں فلمیں اور گانے باجے چلتے ہوں، میری زندگی میں سُنَّتوں کی بہاریوں نمودار ہوئی کہ ایک دن عشا کی نماز پڑھنے مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کے بعد ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے بڑے دلنشین انداز میں درسِ فیضانِ سُنَّت دینا شروع کیا، میں بھی قریب جا کر بیٹھ گیا اور بغور درس سُننے لگا، فیضانِ سُنَّت کے عام فہم الفاظ سُن کر اس قدر مُتاثر ہوا کہ باقاعدگی سے درسِ فیضانِ سُنَّت سُننا میرا معمول بن گیا۔ ربیعُ الاَوّل کے مبارک مہینے میں اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا **"مدنی مذاکرہ"** مدنی چینل پر سُننے کا موقع ملا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ

اَلْعَالِیَہ کے علم و حکمت کے مدنی پھول سُن کر ایمان تازہ ہو گیا، قبر و حشر کی تیاری کی فکر ذہن میں گردش کرنے لگی، لہٰذا میں نے زندگی کی بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا مشکبار مدنی ماحول اپنا لیا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے تحت نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مشغول ہو گیا۔ تادمِ تحریر ذیلی سطح پر مدنی قافلہ ذِمّہ دار کی سعادت ملی ہوئی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پانی پینے کے مدنی پھول

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 **مدنی پھول**" سے پانی پینے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: ❁ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھو اور فراغت پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہا کرو (تِرمِذی ج ۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ❁ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں

پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود، ج۳ص۴۷۴حدیث۳۷۲۸) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ص۷۷) البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ❁ پینے سے پہلے **بِسْمِ اللہ** پڑھ لیجئے ❁ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادَۃ للزّبید ج۵ص۵۹۴) ❁ پی چکنے کے بعد **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہیے ❁ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے ❁ منقول ہے: **سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ** یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقہیۃ الکبری لابن حجر الہیتمی ج۴ص۱۱۷، کشف الخفاء ج۱ص۳۸۴) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شفاعت کی بشارت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے نبیِ کریم ،رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:"جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرودِ پاک پڑھے گا بروزِ قِیامت اُسے میری شَفاعت پہنچ کر رہے گی۔" (الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعجَمُ الکبیر للطبرانی ج۶ص۱۸۵حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب،

اُذْکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۂ نَحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❁ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدَنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک ایسی عظیم ہَستی کے مُتعلِّق چند مدنی پُھول

پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جن کا فیضان پوری دُنیا میں اور بالخُصوص پاک وہند میں عام ہے۔ یہ عظیم شخصیّت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہت بڑے وَلی ہونے کے ساتھ ساتھ جیّد عالمِ دین بھی تھے۔ آپ کے علم و عمل کا چرچا آج بھی شَشْ جہاتِ عالم میں زور وشور سے گونج رہا ہے۔ سب سے پہلے میں ان کی ولادت، کُنیّت اور اَلقاب بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُبارک حُلیہ، آپ کا پاکیزہ بچپن اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پاکیزہ عادات نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشقِ رسول کے ضمن میں کچھ مدنی پھول بھی پیش کروں گا۔ آخر میں سُرمہ لگانے کے مدنی پھول آپ کے گوش گُزار کروں گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آیئے سب سے پہلے ایک کرامت سُنتے ہیں۔

دو انگریزوں کا قبولِ اسلام:

منقول ہے کہ دو انگریز ایک بہت بڑے عالمِ دین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اِسْتِفْسار کرنے لگے کہ آپ فرماتے ہیں کہ پیغمبرِ اسلام (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ہے: عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیل، یعنی میری اُمَّت کے عُلماء بنی اسرائیل کے اَنبیاء کی طرح ہیں۔ کیا آپ اس کا ثُبُوت دے سکتے ہیں؟ کیونکہ بنی اسرائیل کے پیغمبر تو جانوروں کی بولیاں تک سمجھتے تھے۔ آپ پیغمبرِ اسلام (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت کے عالِم ہیں، آپ میں کوئی ایسی صلاحیت ہے؟ اتّفاق سے اُس وقت دو کُونجیں اُڑی چلی جارہی تھیں، فَرنگیوں نے عرض کیا کہ وہ جو کُونجیں اُڑی چلی آرہی ہیں وہ ایک دوسری سے کیا باتیں کررہی ہیں؟

ان عالم صاحب نے فرمایا: میں تو خاکِ پائے اقدس (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ادنیٰ غلام

ہوں اور اِنکساری ظاہر کی۔ مگر انگریزوں نے اِصرار کیا۔ آپ نے فرمایا اچھا اگر آپ اِصرار کرتے ہیں تو سُن لیجئے کہ وہ دونوں کُونجیں یہ گفتگو کر رہی ہیں: اگلی پچھلی سے کہہ رہی ہے جلدی کرو، اندھیرا ہو رہا ہے، پچھلی نے اگلی کو جواب دیا ہے کہ جب ہم پچھلی وادی میں جلدی سے اُتری تھیں، تو میرے بائیں پاؤں میں کانٹا چُبھ گیا تھا اس لیے مجھ سے تیز نہیں اُڑا جارہا، تم آہستہ آہستہ چلو میں پورے زور سے چلتی ہوں تاکہ تمھارے ساتھ ساتھ رہ سکوں۔

اُن فرنگیوں کے پاس اُس وقت بندوق تھی اور دونوں بڑے نشانچی تھے ایک نے فوراً نشانہ باندھا تو پچھلی کونج گرتے ہی تڑپنے لگی اور اُنہوں نے دیکھا کہ واقعی کونج کے بائیں پاؤں میں کانٹا چُبھا ہوا ہے۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر وہ انگریز مسلمان ہوگئے اور کہنے لگے حُضُور! واقعی دینِ اسلام سچا ہے۔

(گلستانِ اولیاء از محمد امیر سلطان چشتی مطبوعہ چشتی کتب خانہ فیصل آباد ص50 از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص391)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں یہ عالمِ دین کون تھے کہ جنہوں نے اپنے نُورِ علم اور نُورِ وِلایت سے پرندوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سُن کر ان انگریزوں کو بیان فرمادی! یہ کوئی اور نہیں بلکہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلُسنّت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں ایک سچے عاشقِ رسول اور باکرامت وَلی تھے وَہیں ایک زبردست عالمِ دین بھی تھے، کم و بیش پچاس عُلُوم پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کامِل دَسْترس (یعنی مَہارت) حاصل تھی۔

ولادت باسعادت:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّہ جَسولی میں ۱۰ شَوّالُ المُکَرّم ۱۲۷۲ ہجری بروزِ ہفتہ بوقتِ ظُہر بمطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۵۸ مکتبۃ المدینہ) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام "محمد" ہے، آپ کی والدہ ماجدہ محبّت میں "اَمّن میاں" فرمایا کرتی تھیں، والدِ ماجد و دیگر اَعِزّہ "احمد میاں" کے نام سے پُکارا کرتے۔ آپ کے جدِّ اَمْجد نے آپ کا اسم شریف "احمد رضا" رکھا۔ اور آپ کا تاریخی نام "اَلْمُخْتَار" ہے (جبکہ کُنیت ابو محمد ہے) اور اعلیٰ حضرت خود اپنے نام سے پہلے "عبد المصطفیٰ" لکھا کرتے تھے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص 21) اس سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت اور غلامی کا اندازہ ہوتا ہے چنانچہ اپنے نعتیہ دیوان حدائقِ بخشش میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔

خوف نہ رکھ رضا ذرا، تُو تو ہے "عبدِ مصطفیٰ"
تیرے لیے اَمان ہے، تیرے لیے اَمان ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

القابات:

سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیشمار اَلْقابات ہیں، جن میں سے آپ کا مشہور ترین لَقَب "اعلیٰ حضرت" ہے۔ اور یہ لَقب آپ کی ذات کے ساتھ اسطرح خاص ہے کہ جب بھی اعلیٰ حضرت کہا، سُنا جاتا ہے، ذِہن فوراً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف ہی جاتا ہے۔ عُلمائے اہلِ سُنَّت آپ کو اور بھی

بے شُمار القابات سے یاد کرتے ہیں۔ عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے ”تذکرۂ امام احمد رضا“ میں سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ان بارہ القاب کے ساتھ ذکرِ خیر فرمایا ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت، ولیٔ نعمت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیِ سُنَّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت وغیرہ۔

حُلیہ مبارک:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے برادر زادے (بھتیجے) مولانا حسنین رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جمالِ مُبارک کا نقشہ کھینچتے ہوئے کچھ یوں فرماتے ہیں: ابتدائی عُمر میں آپ کا رَنگ چمکدار گَنْدُمی تھا، چہرۂ مُبارک پر ہر چیز نہایت مَوزوں ومُناسب تھی، بلند پیشانی، بینی (ناک) مبارک نہایت سُتُواں (پتلی اور خوشنما) تھی، دونوں آنکھیں بہت خُوبصورت تھیں، نگاہ میں قدرے تیزی تھی، لاغَری (کمزوری) کے سبب سے چہرہ میں گُدازی نہ رہی تھی مگر ان میں مَلاحت اس قدر عطا ہوئی تھی کہ دیکھنے والے کو اس لاغَری (کمزوری) کا احساس بھی نہ ہوتا تھا، داڑھی بڑی خوبصورت تھی، سر مبارک پر زُلفیں کان کی لَو تک تھیں، سرِ مبارک پر ہمیشہ عِمامہ شریف سجا رہتا تھا، آپ کا سینۂ مبارک باوجود اس لاغری (کمزوری) کے خوب چوڑا محسوس ہوتا تھا، گردن صُراحی دار اور بُلند تھی، آپ کا قد مِیانہ (درمیانہ) تھا، ہر موسم میں سوائے مَوسِمی لباس کے آپ سفید کپڑے ہی زیبِ تن فرماتے، آپ کی

آواز نہایت پُر درد تھی اور کسی قدر بلند بھی تھی، جب اَذان دیتے تو سُننے والے ہمہ تَن گوش (خُوب مُتوجہ) ہو جاتے، آپ نے ہمیشہ ہندوستانی جوتا پہنا جسے سلیم شاہی جوتا بھی کہتے ہیں، آپ کی رفتار ایسی نرم کہ برابر کے آدمی کو بھی (قدموں کی چاپ) محسوس نہ ہوتی تھی۔ (مجدد اسلام از علامہ نسیم بستوی مطبوعہ لاہور ص 33,32، بتغیر) لیکن کمال یہ کہ ہمیشہ نظریں نیچی رکھتے تھے۔ کبھی کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ دیکھتے۔

(امام احمد رضا اور ردِ بدعات و منکرات از یسین اختر مصباحی مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور ص 200 از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص 84)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ عادتِ مُبارکہ تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی نظروں کی حفاظت کرتے یعنی اپنی نگاہیں ہمیشہ نیچی رکھتے اور کبھی بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں دیکھا کرتے۔ کیونکہ یہ عادتِ مبارکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہے آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی نِگاہیں نیچی رہا کرتی تھیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی طرف توجُّہ فرماتے تو پورے مُتَوَجِّہ ہوتے، مُبارَک نظریں نیچی رہتی تھیں، آپ کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی، اکثر آنکھ مُبارَک کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے۔ (شمائلِ ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص ۲۳، حدیث: ۷) ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور بلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے کے بجائے آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے کی ترکیب بنائیں۔ آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے کی عادت بنانے کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مَدَنی انعام عطا فرمایا ہے کہ **"آنکھوں کی حفاظت کی عادت بنانے کے لئے سونے کے اوقات کے**

علاوہ کم از کم 12 منٹ آنکھیں بند رکھیں؟ "اگر ہم بھی اپنی آنکھوں کی حفاظت اور بد نگاہی سے بچنے کا ذہن رکھتے ہیں تو ہمیں اپنی نگاہیں نیچی رکھنی ہوں گی۔ نیّت کر لیجئے کہ اپنی نظر کی حفاظت کی عادت بنانے کیلئے روزانہ کم از کم 12 منٹ آنکھیں بند رکھوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

آقا کی حَیا سے جُھکی رہتی نظر اکثر
آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حیرت انگیز بچپن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً ہر زمانے میں بچّوں کا وُہی حال ہوتا ہے جو آج کل بچّوں کا ہے کہ سات آٹھ سال تک تو انہیں کسی بات کا ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی بات کی تَہ تک پَہنچنے کے قابل ہوتے ہیں۔ لیکن قُربان جایئے! سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے، آپ کا بچپن بھی عام بچوں سے مُمتاز و مُنفرد تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب بولنا شُروع کیا تو الفاظ کی اَدائیگی بالکل صاف تھی اَور بچوں کی طرح آپ کی زبان کج مَج نہ تھی۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص82 ملخصاً) قُوّتِ حافِظہ کا یہ عالم تھا کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عُمر میں قرآنِ مجید ناظِرہ مکمّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہو گئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علم حاصل کرنے کا اس قَدر شوق تھا کہ بغیر کہے خود پڑھنے چلے جاتے، جُمُعہ کے دن بھی جانا چاہتے مگر والدِ مُحترم کے منع فرمانے سے رُک گئے اور سمجھ لیا کہ جُمعہ کے دن دیگر عبادات اور جُمعہ کی تیاری کرنی ہوتی ہے اس وجہ سے چُھٹی ہوتی ہے، باقی چھ دن پڑھنے کے ہیں۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۴ بتغیر)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ ایک مذہبی گھرانے سے تَعلُّق رکھتے تھے تو اس کا فیضان یہ ملا کہ چھوٹی چھوٹی شرعی غلطیوں پر آپ بچپن ہی میں بلا تکلّف بول دیا کرتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ غلطی کی تصحیح قُدرت ہی نے ان کی عادتِ ثانیہ بنادی تھی، چونکہ ان سے آگے چل کر رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کو یہی کام لینا تھا اسی لیے بچپن ہی سے غیر شرعی باتوں پر دوسروں کی اصلاح کرنا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا۔ ایک دن آپ کے اُستادِ گرامی بچوں کو تعلیم دے رہے تھے کہ ایک لڑکے نے سلام کیا، اُستاد صاحب نے جواب میں فرمایا "جیتے رہو" اس پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا یہ تو جواب نہ ہوا "**وَعَلَیْکُمُ السَّلَام**" کہنا چاہیے تھا، آپ کے اس جذبۂ اظہار پر آپ کے اُستاد بے حد مَسرور ہوئے اور آپ کو بڑی نیک دُعاؤں سے نوازا۔ (مجدد اسلام، ص 37 از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بچپن میں ہی سلام کا جواب دینے پر کیسی اِصلاح فرمائی۔ کہ سلام کا جواب "جیتے رہو" نہیں ہو سکتا بلکہ "**وَعَلَیْکُمُ السَّلَام**" ہی ہو گا۔ آج کل ہمارے مُعاشرے سے یہ سُنَّت ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ بد قسمتی سے ہم مُلاقات کے وقت **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** سے اِبتدا کرنے کے بجائے "آداب عرض" کیا حال ہے ؟" مِزاج شریف" صُبح بخیر"، "شام بخیر" وغیرہ وغیرہ عجیب وغریب کلمات سے گُفتگو کا آغاز کرتے ہیں اسی طرح رُخصت ہوتے وقت بھی "خُدا حافظ" "گڈ بائی" "ٹاٹا" وغیرہ کہہ دیتے ہیں جو کہ خِلافِ سُنَّت ہے، ہاں

رُخصت ہوتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے بعد اگر خُدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔ قرآنِ پاک میں ہمیں اچھے اَلفاظ کے ساتھ سلام کا جواب دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ﴿پ۵، النسا:۸۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: "اور جب تمہیں کوئی کسی لَفْظ سے سَلام کرے تو تم اس سے بہتر لَفْظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو"۔

اگر ہمیں کوئی سلام کرے تو سَر ہِلا کر یا ہاتھ کے اِشارے سے سلام کا جواب دینے کے بجائے وَعَلَیْکُمُ السَّلام کہنا چاہیے۔ صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی اَمْجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: اُنگلی یا ہتھیلی سے سَلام کرنا مَمنوع ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اُنگلیوں سے سَلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور ہتھیلی سے اِشارہ کرنا نَصاریٰ کا۔ بعض لوگ سَلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اِشارہ کر دیتے ہیں، بلکہ بعض صرف آنکھوں کے اشارہ سے جواب دیتے ہیں یوں جواب نہیں ہوا، ان کو مُنہ سے جواب دینا واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶ ص ۴۶۴) اور سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے، بلاعُذر تاخیر کی تو گُنہگار ہوا اور یہ گُناہ جواب دینے سے دَفْع نہ ہو گا، بلکہ توبہ کرنی ہو گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۴۶۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سَلام کی سُنَّت کو زِیادہ سے زِیادہ عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو چھ برس کی عُمر میں جب یہ

معلوم ہو گیا کہ بغداد شریف کس سِمت میں واقع ہے تو پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس وقت سے دمِ آخر تک بغداد شریف کی جانب کبھی پاؤں نہیں پھیلائے۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۸۸ بتغیر)اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں اپنے بُزرگوں کے اَدب واِحْترام کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان کی طرف پیٹھ یا پاؤں کرنے ،ان کے سامنے بُلند آواز سے بات کرنے اور ہر طرح کی بے اَدبی سے بچنا چاہیے۔ کم عُمری سے ہی بااَدب ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت، امام اہلسُنَّت کی خُود اِعتمادی کا عالم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چھ سال کی عُمر میں ہی پہلی بار ایک بہت بڑے مَجْمَع میں کم و بیش دو گھنٹے کی تقریر فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بچپن ہی سے باجماعت نماز کی ادائیگی کو اپنالیا اور کبھی بھی بغیر عُذرِ شرعی جماعت نہ چھوڑی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے برادرزادے مولانا حسنین رضا خان صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُن کے ہم عُمروں سے اور بعض بڑوں کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ وہ(سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سمجھدار ہوتے ہی نمازِ باجماعت کے سخت پابند رہے، گویا قبلِ بُلوغ ہی وہ اَصْحابِ ترتیب میں شَامل ہو چکے تھے اور وقتِ وفات تک صاحبِ ترتیب ہی رہے۔(سیرتِ اعلیٰ حضرت ص۴۸ از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص87 ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کمسنی سے ہی نمازِ باجماعت کی پابندی فرماتے۔ آج ہم اعلیٰ حضرت سے مَحَبَّت کا دعوی تو کرتے ہیں مگر حال یہ ہے کہ خُوب سمجھدار ہونے کے باوجود نہ صرف خود نماز پنجگانہ کی پابندی نصیب ہوتی ہے بلکہ ہمارے بچے بھی بالغ سے جَوان ہو جاتے ہیں مگر انہیں بھی نماز کی پابندی تو دَرْکِنار، ٹھیک طرح سے نماز بھی پڑھنا نہیں

آتی اور اس کے ضَروری مسائل سیکھنے کی کوشش تک نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دین سے دُوری کے سبب نہ تو کبھی ہم نے دِینی مسائل سیکھنے اور دینی تعلیم حاصل کرنے کی جستجو کی اور نہ ہی اپنی اولاد کی اَخلاقی تربیّت اور انہیں علمِ دین سکھانے کیلئے کسی دینی ماحول سے وابستہ ہونے کی اِجازت دی۔ ہم نے دُنیا کی مَحبَّت میں صِرف مال کمانے اور دُنیوی تعلیم کے حُصول کیلئے کوشاں رہنے کو ہی اپنا مقصد بنالیا ہے۔ یاد رکھئے! نماز و روزہ اور دیگر مُعاملات کے ضَروری مسائل سیکھنا فرض ہیں۔ لہٰذا زِندگی اور وقت کو غنیمت جانتے ہوئے خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر علمِ دین سیکھئے اور اپنے بچوں کو بھی دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کیلئے مدرسۃ المدینہ، دارالمدینہ یا جامعاتُ المدینہ میں داخل کروادیجئے۔ اس کے علاوہ عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنا بھی علمِ دین حاصل کرنے کا اَہم ذریعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے نہ صرف علمِ دین کی دولت نصیب ہوتی ہے بلکہ ہمارے اندر بھی ایسا مدنی اِنقلاب برپا ہوتا ہے کہ دیکھنے والے اَش اَش کر اُٹھتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نمازِ باجماعت اَخلاص واِستقامت کے ساتھ مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عاداتِ مُبارکہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ساری زندگی شریعتِ مُطہرہ کی پاسداری میں بسر ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیّت صحیح معنوں میں شریعت کی آئینہ دار نظر آتی

تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی ٹھٹھہ نہ لگاتے (قہقہہ لگا کر نہ ہنستے) ❁ جماہی آنے پر دانتوں میں اُنگلی دَبا لیتے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوتی ❁ کُلّی کرتے وقت بایاں ہاتھ داڑھی شریف پر رکھ کر سر جُھکا کر پانی مُنہ سے گراتے ❁ قبلہ کی طرف رُخ کر کے کبھی نہ تھوکتے ❁ نہ ہی قبلہ کی طرف پاؤں مبارک دراز کرتے ❁ فرض نماز با عمامہ پڑھا کرتے ❁ خط بنواتے وقت اپنا کنگھا اور شیشہ استعمال فرماتے ❁ مِسواک کیا کرتے ❁ اور سر مُبارک میں تیل بھی ڈلواتے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ص 92 از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص 114) ❁ کسی بھی چیز کے لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی استعمال فرماتے اگر کبھی لینے والا اُلٹا ہاتھ آگے بڑھاتا تو آپ فوراً دستِ مُبارک روک لیتے اور فرماتے کہ سیدھے ہاتھ میں لیجئے کہ اُلٹے ہاتھ میں شیطان لیتا ہے۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ صرف خود سُنَّتوں کے مُطابق زندگی گزارتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی سُنَّتوں پر عمل کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے سُنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوئی بھی چیز لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی اِستعمال فرماتے اور اگر کوئی شخص اُلٹا ہاتھ بڑھاتا تو اس کی اِصلاح فرماتے اور سیدھا ہاتھ استعمال کرنے کی ترغیب دلاتے۔ یاد رکھئے! کھانے، پینے، لینے اور دینے میں سیدھا ہاتھ ہی استعمال کرنا چاہئے کہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا، پیتا، لیتا اور دیتا ہے۔ حدیثِ مُبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک سیدھے ہاتھ سے کھائے اور سیدھے ہاتھ سے پیئے اور

سیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔(سُنَنِ ابن ماجہ ج ۴ ص ۱۲ حدیث ۳۲۶۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی سَیِّدی اعلیٰ حضرت کے صدقے میں سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مسجد کا ادب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مَساجد کا بہت اَدب و اِحترام فرمایا کرتے تھے، مَساجد کی تعظیم کرنا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شیوہ تھا۔ آپ فرشِ مسجد پر (آواز پیدا ہونے کے خوف سے) ایڑھی اور اَنگوٹھے کے بل چلا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی نصیحت فرمایا کرتے کہ مسجد کے فرش پر چلتے ہوئے آواز پیدا نہیں ہونی چاہیے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری مکتبہ نبویہ لاہور ص 862)

منقول ہے کہ ایک بار کوئی نواب صاحب مسجد میں نماز پڑھنے آئے اور کھڑے کھڑے بے پرواہی سے اپنی چھڑی مسجد کے فرش پر گرادی، جس کی آواز حاضرین نے سُنی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نواب صاحب! مسجد میں زور سے قدم رکھ کر چلنا بھی منع ہے، پھر کہاں چھڑی کو اتنی زور سے ڈالنا!'' نواب صاحب نے وعدہ کیا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

(اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں مکتبہ المدینہ ص 35)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد کا کیسا اَدب کیا کرتے تھے کہ چھڑی زور سے گرانے پر نواب صاحب کی اِصلاح فرمادی اور خود بھی آواز پیدا ہونے کے خوف سے فرشِ مسجد پر ایڑھی اور انگوٹھے کے بل چلا کرتے۔ مگر افسوس! کہ ہمیں مَساجد کے اَدب کا ذرا بھی پاس نہیں اور نہ جانے کیسے کیسے خلافِ اَدب کام ہم مَساجد میں کرتے ہیں۔ زور سے بولنا، ہنسنا، چلانا، فالتو بولنا، دُنیوی باتیں کرنا، چھوٹے بچوں کو مسجد میں لے جانا اور انکا وہاں شور مچانا، مسجد میں بدبو دار کپڑے پہن کر جانا یہ سب ہمارے ہاں عام ہے۔ یاد رکھئے! ہر اُس کام سے مسجد کو بچانا ضَروری ہے جس سے مسجِد کا تقدّس پامال ہوتا ہو۔ دُنیوی باتیں، ہنسی مذاق، غُل غپاڑا اور اسی طرح کی لَغویات کیلئے مسجِدیں نہیں بنائی گئیں بلکہ مسجدیں تو عبادتِ الٰہی، کیلئے بنائی گئی ہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا سَائِب بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں، میں مسجِد میں کھڑا ہوا تھا کہ مجھے کسی نے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا اَمیرُ الْمُؤمنین عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے، اُنہوں نے مجھے (اشارہ کرکے) فرمایا: "ان دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ!" میں ان دونوں کو لے آیا۔ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُن سے اِسْتِفْسار فرمایا، "تم کہاں سے تَعَلُّق رکھتے ہو؟ عرض کی، "طائف سے۔" فرمایا، "اگر تم مدینۂ منوَّرہ کے رہنے والے ہوتے (کیونکہ وہ مسجِد کے آداب بخوبی جانتے ہیں) تو میں تمہیں ضَرور سزا دیتا (کیونکہ) تم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجِد میں اپنی آوازیں بُلند کرتے ہو۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷۸ حدیث ۴۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لَرز جایئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجِد میں داخِل تو ہوئے ثواب کمانے مگر خُوب ہَنس بَول کر نیکیاں برباد کر کے باہَر نکلے کہ مسجِد میں دُنیا کی جائز بات بھی نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ مسجد میں دُنیاوی بات چیت کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح چوپائے گھاس کو کھا جاتے ہیں۔(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب اسرار الصلوۃ ومھماتھا، الباب الاول، ج۳، ص۵۰) لہٰذا مسجِد میں پُرسُکون اور خاموش رہیئے۔ بیان بھی کریں یا سُنیں تو سنجیدگی کے ساتھ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے لوگوں کو ہنسی آئے۔ نہ خُود ہنسیئے نہ لوگوں کو ہنسنے دیجئے کہ مسجِد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، بِاذْنِ پروَردگار دو صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اَلضَّحْكُ فِي الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِي الْقَبْرِ۔** یعنی مسجِد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔(الجامع الصغیر ص ۳۲۲ حدیث ۵۲۳۱) ہاں ضَرورتاً مُسکرانا منع نہیں۔ مسجِد کے اِحترام کا ذِہن بنانے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ”مسجدیں خُوشبودار رکھئے“ مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل فرما کر مُطالعہ کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ احترامِ مسجد کا ذِہن بنے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز قُوّتِ حافِظہ

حضرتِ مُحدِّثِ اعظم ہند علامہ سَیِّد محمد مُحدِّث کچھوچھوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قُوّتِ حافِظہ اور علمی قابلیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب دارُالاِفتا میں کام

کرنے کے سلسلے میں میرابریلی شریف میں قِیام تھا تو رات دن ایسے واقعات سامنے آتے تھے کہ اعلیٰ حضرت کی حاضر جَوابی سے لوگ حیران ہو جاتے۔ ان حاضر جَوابیوں میں حیرت میں ڈال دینے والے واقِعات وہ علمی حاضِر جوابی تھی جس کی مثال سُنی بھی نہیں گئی۔ مَثَلاً اِستِفتا (سُوال) آیا، دارُالاِفتا میں کام کرنے والوں نے پڑھا اور ایسا معلوم ہوا کہ نئی قسم کا حادِثہ دَریافت کیا گیا (یعنی نئے قسم کا مُعاملہ پیش آیا ہے) اور جواب جُزئیّہ (جُز۔ئی۔یہ) کی شکل میں نہ مل سکے گا فُقَہائے کرام کے اُصولِ عامّہ سے اِستِنباط کرنا پڑے گا۔ (یعنی فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کے بتائے ہوئے اُصولوں سے مسئلہ نکالنا پڑے گا) اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، عَرض کیا: عجب نئے نئے قسم کے سُوالات آرہے ہیں! اب ہم لوگ کیا طریقہ اختیار کریں؟ فرمایا: یہ تو بڑا پُرانا سُوال ہے۔ ابنِ ہُمام نے "فَتحُ القدیر" کے فُلاں صَفحے میں، ابنِ عابِدین نے "رَدُّ المُحتار" کی فُلاں جلد اور فُلاں صَفحَہ پر (لکھا ہے)، "فتاوٰی ہندیہ" میں، "خَیریہ" میں یہ یہ عبارت صاف صاف موجود ہے اب جو کتابوں کو کھولا تو صَفحَہ، سَطر اور بتائی گئی عبارت میں ایک نُقطے کا بھی فَرق نہیں۔ اس خداداد فَضل و کمال نے عُلَما کو ہمیشہ حیرت میں رکھا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۱۰)

کمزوریٔ حافِظہ کا سبب

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بے شُمار خُصُوصیات میں سے آپ کا حافظہ بھی کمال کا تھا کہ آپ کے ساتھ رہنے والوں کی نظر میں کوئی پیچیدہ مسئلہ آجاتا اور تلاش کے باوجود انہیں نہیں ملتا تو اس کے حل کے لئے بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں حاضر ہو کر اپنی پریشانی عرض

کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی قُوّتِ حافظہ سے نہ صرف کتابوں کے نام بتاتے بلکہ صفحہ وسَطر تک بتادیا کرتے اور جب کتابیں کھول کر دیکھا جاتا تو آپ کے بتائے ہوئے حوالے سے ذَرہ بھی آگے پیچھے نہ ہوتا۔ یہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت کی قُوّتِ حافظہ کا عالم تھا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاوی رضویہ جلد 26 صفحہ 605 پر ہم عِصْیاں کے مریضوں کیلئے نِسْیان (بُھول جانے کے مَرَض) سے محفوظ رہنے کا مُجرَّب عمل ارشاد فرماتے ہیں: "دَفْعِ نِسْیان (بھولنے کی بیماری سے نجات) کے لئے 17 بار سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ ہر شب سوتے وَقت پڑھ کر سینہ پر دَم کرنا اور صُبح 17 بار پانی پر دم کرکے قدرے پینا اور چینی کی رکابی (پلیٹ) پر یہ حُرُوف اھ ظ م ف ش ذ لکھ کر پلانا نافع (فائدہ مند) ہے۔ اور چالیس روز سفید چینی (کے برتن) پر مُشک وزَعْفران وگُلاب سے لکھ کر آبِ تازہ سے مَحْو (یعنی دھو) کرکے پئیں۔ (پھر) تَسْمیہ (یعنی بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے) کے بعد فَسَهِّلْ يَا اِلٰهِيْ كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ يَا مُحْيَ الدِّيْنِ اَجِبْ، يَا جِبْرَائِيْلُ بِحَقِّ يَا بُدُّوْحُ (پڑھیں)۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنی پڑھی ہوئی باتوں کو یاد رکھنا اور قُوّتِ حافظہ بڑھانا چاہتے ہیں تو اعلیٰ حضرت کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گُناہوں سے توبہ بھی کرنی ہوگی اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی نیّت بھی کرنی ہوگی کیونکہ حافظے کی کمزوری کا ایک سبب ہماری گُناہوں بھری زِندگی بھی ہے۔ کہا جاتا ہے "**اَلنِّسْيَانُ مِنَ الْعِصْيَانِ**" یعنی نِسْیان عِصْیان (گناہ) کے باعث ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنی زِندگی گُناہوں میں بسر کرتے رہے تو اس کی نُحوست کی وَجہ سے جہاں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مَول لینی پڑے گی وہیں کمزوریٔ حافظہ کا نُقصان بھی اُٹھانا پڑے گا۔ لہٰذا زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے جلد ہی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کیجئے۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: اگر تم جلد توبہ کروگے تو اُمید ہے کہ عنقریب گُناہوں پر اِصرار کرنے کے مَرَض کا تمہارے دل سے قَلْع قَمع (یعنی خاتمہ) ہو جائے اور گُناہوں کی نُحوست کا بوجھ تمہاری گردن سے اُتر جائے اور گُناہوں کی وَجہ سے جو قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) پیدا ہوتی ہے اس سے ہرگز بے خوف نہ ہو۔ بلکہ ہر وَقت اپنے دل پر نگاہ رکھو، کیونکہ بعض صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن نے فرمایا ہے: "بے شک گُناہ کرنے سے دل سِیاہ ہو جاتا ہے اور دل کی سِیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے لیے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت و بیان سُن کر دل پر اثر نہیں ہوتا)۔" اے عزیز! کسی گُناہ کو معمولی خیال نہ کر اور کبیرہ گُناہوں پر اصرار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تائب (یعنی توبہ کرنے والا) گمان نہ کر۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۲۹)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گُناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے یوں تو تمام اَوصاف ہی لائقِ صَد تَحسین اور باعثِ رَشک ہیں۔ لیکن ایک خاص وصف جسمیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت نُمایاں اور مُمتاز تھے وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عشقِ رسول ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سر تاپا عشقِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نمونہ تھے۔ یہ وہ عُنوان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تمام زندگی اسی کے گرد گھومتی نظر آتی ہے۔ عشقِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ وہ شمع ہے جسکو فِروزاں کرنا اور مُسلمانوں کے دلوں میں اس کے چراغ جلانا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بُنیادی مَقصد تھا۔ عشقِ مُصطفٰی یہ وہ نور ہے کہ جس کی ضِیاپاشیوں سے عالَم کو مُنوَّر کرنا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بُنیادی مقصد تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش شریف" کا ہر ہر شعر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عکّاس نظر آتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ آپ نے نہ صرف اپنے دونوں بیٹوں کا نام بلکہ اپنے بھتیجوں تک کا نام نامِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رکھا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت مطبوعہ مکتبۃ المدینہ ص 73 ملخصاً) حدیثِ پاک کا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے انتہا اَدب فرماتے تھے۔ ہمیشہ دَرسِ حدیث بحالتِ قُعود (دوزانوں بیٹھ کر) دیا کرتے۔ احادیثِ کریمہ بغیر وضو نہ چُھوتے اور نہ پڑھایا کرتے۔ کُتُبِ احادیث پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے۔ حدیث کی ترجمانی فرماتے ہوئے کوئی شخص درمیانِ حدیث اگر بات کاٹنے کی کوشش کرتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت ناراض ہو جاتے، یہاں تک کہ چہرۂ مُبارک سُرخ ہو جاتا۔ حدیثِ پاک پڑھاتے وقت

دوسرے پاؤں کو زانو پر رکھ کر بیٹھنے کو ناپسند فرماتے۔(امام احمد رضا اور درسِ ادب ص ۱۶) حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے مَنْسُوب ہر شے کی تعظیم فرماتے اور اس کا اَدَب بجالاتے۔ منقول ہے کہ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں مَدْعُو تھے، کھانا لگا دیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کھانا شُروع فرمانے کا اِنتِظار تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ککڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اُٹھائی اور تناوُل فرمائی، پھر دوسری، پھر تیسری، اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب کو روک دیا اور فرمایا، ساری ککڑیاں میں کھاؤں گا۔ چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب ختم کر دیں، حاضِرین مُتَعَجِّب تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو بَہُت کم غِذا اِستِعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری ککڑیاں کیسے تناوُل فرما گئے! لوگوں کے اِستِفْسار پر فرمایا، میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی۔ لہٰذا میں نے دوسروں کو روک دیا کہ ہو سکتا ہے کوئی صاحِب ککڑی مُنہ میں ڈال کر کڑوی پا کر تُھو تُھو کرنا شُروع کر دیں چُونکہ ککڑی کھانا میرے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبارَکہ ہے اس لئے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اِس کو کھا کر کوئی تُھو تُھو کرے۔

مجھ کو میٹھے مصطفٰے کی سُنَّتوں سے پیار ہے
اِنْ شَاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سرکار سے مَنسوب اَشیاء لائقِ تعظیم ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کتنے زَبردَست عاشقِ رسول تھے، واقعی عاشِق کی شان یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب سے نِسبت رکھنے والی ہر شے کو دل و جان سے پسند کرے اور اُس کا اَدب بجالائے جبھی تو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آقا کی پسند ککڑی کا ایسا اَدب کیا کہ کڑوی ککڑی بھی تناوُل فرمالی۔ یادرہے! حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتوں کا اِحترام اور آپ سے مَنْسوب اَشیاء میں سے ہر شے کی تعظیم ہم پر لازم ہے اور دَر حقیقت یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہی کی تعظیم ہے۔

حضرت سَیِّدنا قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "شِفا شریف" میں تحریر فرماتے ہیں: "سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی تَعْظِیم وتَوقِیر میں یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے مُبارک سامان، مُقدَّس مکانات، یا کوئی اور شے جو جسمِ پاک سے چُھو بھی گئی ہو اور جس چیز کے بارے میں یہ مشہور ہو گیا ہو کہ یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ہے اُن سب کی تَعْظِیم کرنا۔"

(الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ۔۔الخ، فصل ومن اعظامہ۔۔الخ، ۲/۵۶)

اور حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف مَنْسوب کسی بھی چیز کو کوئی عیب بھی نہ لگانا چاہئے۔ صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی اَمجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو شخص حُضورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو تمام اَنْبیا میں آخر نبی نہ جانے یا حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے مُوئے مُبارک (مُقدَّس بال) کو تحقیر (بے ادبی) سے یاد کرے، آپ کے لباس مُبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ

سب کُفر ہے، بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض عُلما کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کو پسند تھا تو کافر ہے۔ یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حُضورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کھانا تَناوُل فرمانے کے بعد تین بار اَنگشت ہائے مُبارک چاٹ لیا کرتے تھے، اس پر کسی نے کہا یہ اَدب کے خِلاف ہے یا کسی سُنَّت کی تحقیر کرے، مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا، ان کی اِہانت (توہین کرنا) کُفر ہے جبکہ سُنَّت کی توہین مقصود ہو۔"

(الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی کسی سُنَّت کی تحقیر کرنا ایمان کی بربادی اور جہنّم کی حقداری کا سبب ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی ساری زندگی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی میں بسر کریں کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی اِتباع یقیناً ہماری زِندگی کے ہر گوشے میں ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے۔ جہاں سُنَّت پر عمل کرنے میں ثواب ملتا ہے وَہیں اِس کے دُنیوی فوائد بھی کثیر ہیں۔ اپنے دل میں عَظَمتِ مُصْطَفٰے کو بڑھانے، سینے میں اُلفتِ مُصْطَفٰے کی شمع جلانے، نَمازوں اور سُنَّتوں کی عادت بنانے اور ذِکر و دُرُود کی سَعادت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے نہ صرف ہمارے عَقائد و اَعمال دُرُست ہونگے بلکہ ہماری دُنیا و آخرت بھی سنور جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان و عظمت کے حوالے سے مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کی۔ سب سے پہلے ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک ایمان افروز کرامت سُنی۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت 10 شَوالُ الْمُکَرَّم 1272ھ میں ہوئی تھی۔ پھر آپ کے نام کُنیَّت، لقب اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مبارک حُلیے نیز آپ کے حیرت انگیز بچپن کی خُصوصیات کے معلوم ہوئیں کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بولنا شروع کیا تو زبانِ مُبارک سے بالکل صاف الفاظ اَدا ہوتے تھے، صرف ساڑھے چار سال کی عُمر میں ہی قرآنِ پاک ناظرہ ختم فرمالیا اور چھ سال کی عُمر میں رَبِیعُ الْاَوّل کے موقع پر ایک بہت بڑے مَجْمَع کے سامنے کم و بیش دو گھنٹے کی تقریر فرمائی۔ بالغ ہونے سے پہلے ہی نمازِ باجماعت کی پابندی کرنا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا۔ اس کے بعد ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند عاداتِ مُبارکہ کے مُتعلِّق سُنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ قہقہہ نہ لگاتے، مسواک استعمال فرماتے اور لَین دَین کے لیے ہمیشہ سیدھا ہی استعمال فرماتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی سُنَّت کے مُطابق ہر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر میں نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد کا بہت زیادہ اَدب کیا کرتے، یہاں تک کہ مسجد میں ایڑی اور انگوٹھے کے بل چلا کرتے تھے تاکہ پاؤں کی دھمک سے آواز نہ پیدا ہونے پائے۔

ہمیں بھی چاہیے کہ موبائل ٹیون سے نمازیوں کو تکلیف پہنچانے نیز بلاوجہ مسجد میں شور مچانے کے بجائے زیادہ سے زیادہ عبادت اور قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول رہیں۔ اس کے بعد ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُتعلّق سُنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ صرف سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے پناہ مَحَبَّت کیا کرتے تھے بلکہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَنْسوب ہر شے سے بھی مَحَبَّت فرماتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا سچا عشق عطا فرمائے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اعلیٰ حضرت کی سیرتِ مُبارکہ پر عمل کرتے ہوئے علمِ دین حاصل کرنا، نیکیاں کرنا، گُناہوں سے بچنا، فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنا، خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰی میں زندگی بسر کرنا، سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں ترقی کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک ہفتہ وار مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" بھی ہے۔ اور نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود سیّدُ الْانبیاء، محبوبِ

خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا، اُنہوں نے مختلف مُشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے اِس عظیم فریضے کو بَحُسن وخوبی سرانجام دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اِسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ہفتے "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے آپ بھی وقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ اس کے علاوہ ہر جمعرات کو ہونے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اَوّل تا آخر شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

غفلت کے بادل کیسے چھٹے

یوکے (انگلینڈ) کے مقیم اسلامی بھائی اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میں غفلت بھری زندگی بسر کر رہا تھا۔ دنیا کی رنگینیوں میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ نمازوں کی اَدائیگی کا ہوش تھا نہ ہی دیگر فرائض وواجبات کی کوئی پابندی کا ذہن تھا۔ سُنّتوں کی عظمت وشان سے بھی نابلد تھا، فکرِ آخرت سے غافل دُنیا کی رنگینیوں میں شاغِل اپنی زندگی کے قیمتی اَیّام فُضُولیات ولَغْویات میں برباد کر رہا تھا۔ میری عِصْیاں شِعار زندگی میں کچھ اس طرح سُنّتوں کی بہار آئی کہ ایک مرتبہ مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ اجتماع میں ہونے والے سُنّتوں بھرے بیان، ذکر و دُرُود اور بالخُصوص آخر میں مانگی جانے والی رقت انگیز دعا نے میرے دل ودماغ پر چھائی گناہوں کی سیاہی دُور کر دی۔ زندگی کے "انمول ہیرے" گُناہوں میں برباد کرنے پر مجھے نَدامت ہونے لگی، سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت

کرنے کی بَرَکت سے مجھے توبہ کی توفیق ملی اور میں نے نیک بننے کا اِرادہ کر لیا، اسی مُقدّس جذبے کے تحت پندرھویں صدی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیّت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے ماحول اور اجتماع کی برکت سے جہاں مجھے پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی وہیں پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ بھی نصیب ہو گیا۔ یوں میں راہِ سُنّت کا مُسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سُنّت کے مُطابق چہرے پر داڑھی شریف رکھ لی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا اور سفید مدنی لباس زَیبِ تَن کرنا اپنا معمول بنالیا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کے ذِمّہ دار کی حیثیّت سے اپنی خِدمات سَر انجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے "اِثمد" کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول سنتے ہیں:

(1) سُنَنِ ابن ماجہ کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثمد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (سُنَن ابن ماجہ ج۴ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷)

(2) پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ص ۳۵۹)

(3) سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۱۸۰)

(4) سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (انظر: شُعَبُ الْاِیمان، ج۵ص ۲۱۸۔ ۲۱۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس طرح کرنے سے اِنْ شاءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شفاعت کی بشارت

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے نبیِ کریم ،رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:"جو شخص صُبح وشام مجھ پر دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھے گا بروزِ قِیامت اُسے میری شَفَاعَت پہنچ کر رہے گی۔" (الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعجمُ الکبیر للطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب،

اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❁ دیکھ کر بَیان کروں گا ❁ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفَاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❁ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے "میلادِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ" کے

حوالے سے مَدَنی پھول پیش کرنے کی سَعَادَت حاصل کروں گا۔ سب پہلے میں تاجدارِ اَنْبیاء، نُورِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارَک نُور کے مُتَعَلِّق مَعلُومات آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ اس کے بعد پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِس دُنیا میں جلوہ گری کے وَقْت جو حَیرت اَنگیز واقعات رُونُما ہوئے اُن کا مُخْتَصراً ذِکْر کرنے کے بعد یہ بھی بیان کروں گا کہ ایک مُسلمان کو مِیلاد شریف مَنانے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شِیر خَواری کے چند مُعْجِزَات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مِیلاد مَنانے کی شَرعی حیثیَّت اور مِیلاد مَنانے سے روکنے کا شَرعی حُکْم نیز شَبِ وِلادَتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بوقْتِ وِلادَت قِیام اور صَلٰوۃ و سَلَام کی شَرعی حیثیَّت بَیان کروں گا۔ آخر میں چھینک سے مُتَعَلِّق مَدَنی پھول بھی پیش کرنے کی سَعَادَت حاصل کروں گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَنْقُول ہے کہ جب حضرتِ سَیِّدُنا آدَم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پیدا ہوئے تو فِرِشْتے صَف دَر صَف حضرتِ سَیِّدُنا آدَم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُشْتِ مُبارَک کے پیچھے کھڑے ہو کر نُورِ مُحَمَّدِی کی زِیارت کِیا کرتے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: "یَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ فِرِشْتے میری پُشْت کے پیچھے صَف باندھ کر کیوں کھڑے رہتے ہیں؟" ارشاد فرمایا: "اے آدَم! یہ فِرِشْتے میرے حَبِیْب، خَاتَمُ الْاَنْبِیاء، محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نُور کی زِیارت کرتے ہیں، جسے میں تیری پُشْت سے پیدا فرماؤں گا۔" حضرتِ سَیِّدُنا آدَم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے

عرض کی: ”یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! اِس مُبارک نُور کو میری پیشانی میں رکھ دے تاکہ یہ فِرِشتے میرے سامنے رہیں۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس نُور کو آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیشانی میں رکھ دیا۔ فِرِشتے حضرتِ سَیِّدُنا آدَم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور نُورِ مُحَمَّدِی پر دُرُود و سَلَام کے نَذرانے پیش کرتے رہتے۔ حضرت سَیِّدُنا آدَم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں بھی اُس مُبارک نُور کی زِیارَت کرنا چاہتا ہوں، لہٰذا اسے میری پیشانی سے نکال کر کسی ایسی جگہ رکھ دے جہاں میں اس کی زِیارَت کر سکوں۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نُورِ مُحَمَّدِی حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اَنگُشتِ شَہادت (شَہادت کی اُنگلی) میں مُنْتَقِل فرما دیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۴۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانِ عالَم کی دُنیا میں جلوہ گری

پھر یہ مُبارک نُور اَصْلَابِ طَیِّبَہ (پاک پیٹھوں) سے اَرْحَامِ طَاہِرَہ (پاک شِکَموں) میں مُنْتَقِل ہوتا ہوا حضرتِ سَیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بَطنِ اَطْہَر میں ظاہر ہوا اور بارہ رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف بروز پیر صُبْحِ صادِق کی ضِیابار سُہانی گھڑی میں اَزَلی سَعَادَتوں اور اَبَدی مَسَرَّتوں کا نُور بن کر چمکا۔

نہ کیوں آج جَشْنِ وِلادَت مَنائیں
نظر رَبّ کی رَحمت کے آثار آئے
عَدَدْ ہم کو بارہ کا کیوں ہو نہ پیارا
کہ بارہ تھی تاریخ جب یار آئے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَت سے قَبْل ایسے واقعات رُونما ہوئے جن سے سَرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آمد کی خُوشخبریاں ملتی ہیں۔ چُنانچہ

سَبْز دَرَخْت

ایک رات حضرت **عبدُالْمُطَّلِب** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وادیِ اَبْطَح میں مَحْوِ آرام تھے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خواب میں اپنے جِسْمِ اَطْہَر سے ایک سفید زَنْجِیْر نکلتی دیکھی، اُس کے چار کَنارے تھے۔ ایک کَنارہ مَشْرِق میں جا پہنچا، دوسرا مَغْرِب میں، تیسرا آسمان تک اور چوتھا کَنارہ واپس لوٹ آیا یہاں تک کہ وہ ایک سَبْز دَرَخْت بن گیا۔ جب صُبْح ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کی تَعْبِیْر مَعْلوم کی تو بتانے والوں نے بتایا: ”اگر آپ کا خواب سچّا ہے تو یَقِیناً آپ کی مُبارَک پُشْت (نسل) سے ایک ایسی ہَسْتی کا ظُہُور ہو گا جس پر تمام زمین و آسمان والے ایمان لائیں گے۔“

(السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، کتاب مبعث رسول اللہ، ذکر اخبار غریبۃ، ج۱، ص۳۱۰، بتغیرٍ)

چوپایوں کا کلام کرنا

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عَبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا آمِنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے رسولِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے حامِلَہ ہونے کی دَلیل یہ ہے کہ اُس رات قُریش کے ہر چوپائے نے (بزبانِ فصیح) کلام کرتے ہوئے کہا: ”رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی والدۂ ماجِدَہ کے شِکَمِ اَطْہَر میں جَلْوہ فرما ہو چُکے ہیں، رَبِّ کَعْبَہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُنیا کے لئے اَمان اور اَہْلِ دُنیا کے چَراغ ہیں۔"

(رسائلِ میلادِ مُصْطَفٰے، رسالۂ مولدِ النّبی لابن حجر مکّی، ص۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس وَقْت سرکارِ مکۂ مُکَرَّمہ، سردارِ مَدینۂ مُنَوَّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَت ہوئی تو سَعادت کی بارشیں ہونے لگیں۔ ظُلْمت و تاریکیاں چَھٹ گئیں اور سارا جہان نُزہَت و نُور سے مَعْمُور ہو گیا۔ مَلائکہ آپس میں مُبارک بادیاں دینے لگے اور ہر آسمان میں ایک سُتُون زَبَرجَد کا قائم کیا گیا اور وِلادتِ باسَعادَت کی بدولت نُور اَفْشاں کر دیا گیا۔ (الخصائص الکبری (مترجم)، ص۱۵۲)

مومنو! وَقتِ اَدب ہے آمدِ محبوبِ رَبّ ہے
جائے آداب و طَرَب ہے آمدِ شاہِ عَرَب ہے
غُنچے چٹکے پُھول مہکے شاخِ گُل پر مُرغ چہکے
روتا ہے شیطاں یہ کہہ کے آمدِ شاہِ عَرَب ہے
بَجْ رہے ہیں شادیانے بُت لگے کلمہ سُنانے
ہر زَباں پہ ہیں تَرانے آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالۂ بخشش، ص۱۸۴)

حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی وِلادتِ باسعادت کی خُوشخبری سُن کر (آپ کے) دادا "حضرت عبدُالْمُطَّلِب" خُوْش خُوْش حَرَمِ کَعْبہ سے اپنے گھر آئے اور والِہانہ جوشِ مَحَبَّت میں اپنے پوتے کو سینے سے لگا لیا۔ پھر کعبہ میں لے جا کر خَیْر و بَرَکت کی دُعا مانگی اور "محمد" نام رکھا۔ (شرح الزرقانی، ولادتہ... الخ، ۱/۲۳۲) آپ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا اَبُولَہَب کی لونڈی "ثُوَیْبَہ" خُوشی میں دوڑتی ہوئی گئی اور "ابُولہب" کو بھتیجا پیدا ہونے کی خُوشخبری دی تو اُس نے اِس خُوشی میں شَہادت کی اُنگلی کے اِشارے سے "ثُوَیْبَہ" کو آزاد کر دیا جس کا ثَمَرہ اَبُولَہَب کو یہ ملا کہ اُس کی موت کے بعد اُس کے گھر والوں نے اُس کو خَواب میں دیکھا اور حال پُوچھا، تو اُس نے اپنی اُنگلی اُٹھا کر یہ کہا کہ تُم لوگوں سے جُدا ہونے کے بعد مجھے کچھ خَیْر (بھلائی) نہیں ملی سِوائے اس کے کہ "ثُوَیْبَہ" کو آزاد کرنے کے سَبَب سے اِس اُنگلی کے ذَرِیعے کچھ پانی پِلا دیا جاتا ہوں۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب وامہاتکم اللاتی ارضعنکم، ۳/ ۴۳۲، حدیث: ۵۱۰۱، شرح الزرقانی، ذکر رضاعہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الخ، ۱/ ۲۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُسلمان اور مِیلاد

اِس روایت کے تَحت حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالْحَق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس واقِعے میں مِیلاد شریف والوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَبِ وِلادَت میں خُوشیاں مَناتے اور مال خَرچ کرتے ہیں، یعنی ابُولَہَب جو کہ کافِر تھا جب وہ تاجدارِ نَبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَت کی خَبَر پاکر خُوش ہونے اور اپنی لَونڈی (ثُوَیْبَہ) کو دُودھ پلانے کی خاطِر آزاد کرنے پر بدلہ دیا گیا۔ تو اُس مُسلمان کا کیا حال ہو گا جو مَحَبَّت اور خُوشی سے بَھرا ہوا ہے اور مال خَرچ کر رَہا ہے۔ (مدارِجُ النُّبُوَّت ج ۲ ص ۱۹)

شَبِ وِلَادَت میں سب مُسلماں نہ کیوں کریں جان ومال قُرباں
ابُو لَہَب جیسے سَخْت کافر خُوشی میں جب فَیْض پارہے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وِلَادَتِ باسَعَادَت کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سب سے پہلے حضرتِ ثُوَیْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا دُودھ نوش فرمایا پھر اپنی والدۂ ماجدہ حضرتِ سَیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دُودھ سے سیر اب ہوتے رہے، پھر حضرتِ سَیِّدَتُنا حَلِیْمَہ سَعْدِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دُودھ پلایا۔ (مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول، ج2، ص19،18 ملخصاً)

شیر خواری کے معجزات

شُرَفائے عَرَب کی عادت تھی کہ وہ اپنے بچوں کو دُودھ پلانے کے لئے گرد و نواح دِیہاتوں میں بھیج دیا کرتے تھے، دِیہات کی صاف سُتھری آب و ہَوا میں بچّوں کی تَنْدُرُستی اور جِسْمانی صِحَّت بھی اَچھی ہو جاتی تھی اور وہ خالِص اور فَصیح عَرَبی زبان بھی سیکھ جایا کرتے، کیونکہ شہر کی زَبان باہر کے آدمیوں کے مَیل جَول سے خالِص اور فَصِیح و بَلِیغ زبان نہیں رہا کرتی۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کو دُودھ پلانے کی سَعَادَت حضرت سَیِّدَتُنا حَلِیْمَہ سَعْدِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حاصل ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شِیْر خَواری کے مُعْجِزات بَیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔ میں "بنی سعد" کی عورتوں کے ہَمْراہ دُودھ پینے والے بچّوں کی تلاش میں مکّہ کو چلی۔ میری گود میں ایک بچہ تھا، مگر فَقْر و فَاقَہ کی وَجہ سے مجھ میں اِتنا دُودھ نہ تھا جو اُس کو کافی ہو سکے۔ رات بھر وہ بچہ بُھوک سے تڑپتا اور روتا بِلبِلاتا رہتا تھا اور ہم اس کی دِلجُوئی اور دِلداری کے لئے تمام رات بیٹھ کر گُزارتے تھے۔ ایک اُونٹنی بھی ہمارے پاس تھی۔ مگر اُس کے بھی دُودھ نہ تھا۔ مکۂ مکرَّمہ کے سَفَر میں جس خچر پر میں سُوار تھی وہ بھی اس قَدَر لاغَر (کمزور) تھا کہ قافلے والوں کے ساتھ نہ چل سکتا تھا میرے ہَمْراہی بھی اس سے تنگ آ چکے تھے۔

بڑی مُشکِلوں سے یہ سَفَر طے ہوا (اور یہ قافلہ مکہ میں پہنچ گیا اور قبیلہ بنی سعد کی عورتوں نے دُودھ پِلانے کے لیے گھر گھر جا کر بچّوں کی تلاش شُروع کر دی اور ان تمام عورتوں کو دُودھ پلانے کے لئے بچّے مِل گئے لیکن حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دُودھ پلانے کے لئے کوئی بچہ نہ مل سکا، تلاش بسیار کے بعد بالآخر) حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہو گئی اور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن کی آغوش میں آ گئے۔ اپنے خیمہ میں لا کر جب دُودھ پلانے بیٹھیں تو بارانِ رَحمت کی طرح بَرَکاتِ نَبُوَّت کا ظُہُور شُروع ہو گیا، خُدا کی شان دیکھئے کہ حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اِس قَدر دُودھ اُترا کہ رَحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اور اُن کے رِضاعی بھائی نے بھی خُوب شِکَم سیر ہو کر دُودھ پیا، اور دونوں آرام سے سو گئے، اُدھر اُونٹنی کو دیکھا تو اُس کے تھن دُودھ سے بھر گئے تھے۔ حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شوہر نے اُس کا دُودھ دوہا اور مِیاں بیوی دونوں نے خُوب سیر ہو کر دُودھ پِیا اور دونوں شِکَم سیر ہو کر رات بھر سُکھ اور چَین کی نیند سوئے۔

حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شوہر حُضُور رَحمتِ عَالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یہ بَرَکتیں دیکھ کر حَیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ حلیمہ! تم بڑا ہی مُبارَک بچّہ لائی ہو۔ حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا کہ واقعی مجھے بھی یہی اُمّید ہے کہ یہ نِہایت ہی بابَرَکت بچّہ ہے اور خُدا کی رَحمت بن کر ہم کو مِلا ہے اور مجھے یہی تَوَقُّع ہے کہ اب ہمارا گھر خَیر و بَرَکت سے بھر جائے گا۔

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کر حلیمہ
میرے گھر میں خَیْرُالْوَریٰ آ گئے ہیں
بڑے اَوْج پر ہے میرا اب مُقَدَّر

میرے گھر حَبِیبِ خُدا آگئے ہیں

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی گود میں لے کر مکّہ مُکرَّمہ سے اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے تو میرا وہی خَچّر اب اِس قَدر تیز چلنے لگا کہ کسی کی سُواری اس کی گرد کو نہیں پہنچتی تھی، قافلے کی عورتیں حَیران ہو کر مجھ سے کہنے لگیں کہ اے حلیمہ! کیا یہ وہی خَچّر ہے جِس پر تم سُوار ہو کر آئی تھیں یا کوئی دوسرا تیز رَفتار خَچّر تم نے خرید لیا ہے؟ اَلْغَرَض ہم اپنے گھر پہنچے وہاں سَخْت قَحْط پڑا ہوا تھا تمام جانوروں کے تھن میں دُودھ خُشک ہو چُکا تھا، لیکن میرے گھر میں قَدَم رکھتے ہی میری بکریوں کے تھن دُودھ سے بھر گئے، اب روزانہ میری بکریاں جب چَراگاہ سے گھر واپس آتیں تو اُن کے تھن دُودھ سے بھرے ہوتے حالانکہ پوری بَسْتی میں اَور کسی کو اپنے جانوروں کا ایک قَطرہ دُودھ نہیں مِلتا تھا میرے قبیلہ والوں نے اپنے چَرواہوں سے کہا کہ تم لوگ بھی اپنے جانوروں کو اُسی جگہ چَراؤ جہاں حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جانور چَرتے ہیں۔ چنانچہ سب لوگ اُسی چَراگاہ میں اپنے مویشی چَرانے لگے جہاں میری بکریاں چَرتی تھیں، مگر یہاں تو چراگاہ اور جَنگل کا کوئی عَمل دَخل ہی نہیں تھا یہ تو رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بَرَکاتِ نُبُوَّت کا فَیض تھا جِس کو میں اور میرے شوہر کے سِوا میری قوم کا کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا تھا۔

اَلْغَرَض اِسی طرح ہر دَم ہر قَدَم پر ہم برابر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بَرَکتوں کا مُشَاہَدہ کرتے رہے یہاں تک کہ دو سال پورے ہو گئے اور میں نے آپ کا دُودھ چُھڑا دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَنْدُرُستی اور نَشوونما کا حال دوسرے بچّوں سے اِتنا اچّھا تھا کہ دو سال میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُوب اچّھے بڑے مَعْلوم ہونے لگے، اب ہم دَسْتُور کے مُطابق رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کو اُن کی وَالِدہ کے پاس لائے اور اُنہوں نے ہمیں اِنعام واِکرام سے نوازا۔

مزید فرماتی ہیں: قاعدہ کے مُطابق اب ہمیں رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے پاس رکھنے کا کوئی حَق نہیں تھا، مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بَرَکاتِ نُبُوَّت کی وَجہ سے ایک لمحہ کے لئے بھی ہمیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جُدائی گوارا نہ تھی۔ عجیب اِتّفاق کہ اُس سال مکہ مُعَظَّمہ میں وَبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ چنانچہ ہم نے اس وَبائی بیماری کا بہانہ کرکے حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو رِضا مَنْد کر لیا اور پھر ہم رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو واپس اپنے گھر لائے اور پھر ہمارا مکان رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان بن گیا اور آپ ہمارے پاس نہایت خُوش وخُرَّم ہو کر رہنے لگے۔

(سیرتِ مصطفی، ص ۷۳ تا ۷۷ ملتقطاً ملخصاً)

دائی حلیمہ میں تری تقدیر پر نِثار
گودی میں تیری احمدِ مُختار آگئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ مُبارَکہ باعِثِ تَخْلِیقِ کائنات ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نُور کو پیدا فرمایا اور پوری دُنیا کو آپ ہی کے صَدقے میں بنایا۔ جیسا کہ حدیثِ جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہے: **"اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرَ نَبِیِّكَ یَا جَابِرُ** یعنی اے جابر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نُور کو پیدا فرمایا۔" (کشف الخفاء، حرف الہمزۃ مع الواو، ۱/ ۲۳۷) اِسی طرح حَدِیثِ قُدسی کا مَفْہُوم ہے کہ **"فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَوْلَا**

مُحَمَّدٌ مَاخَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ، یعنی اگر محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا، نہ ہی جَنَّت و دَوزَخ بناتا۔ " (الخصائص الکبری، باب خصوصیتہ بکتابۃ اسمہ الشریف ۔۔۔۔۔۔الخ، ۱/۱۴)

معلوم ہوا کہ دُنیا کی تمام اَشْیا کو وُجُود کی دولت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے تَوَسُّل سے مِلی ہے، آپ ہی اَصْلِ کائنات اور مَنْبَعِ مَوْجُودَات ہیں۔ آپ کی دُنیا میں تشریف آوری بھی باعِثِ رَحْمَت و مَسَرّت ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جیسے ہی رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کا مُبارَک مہینہ تشریف لائے تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلَادَت کی خُوشی میں اپنے گھروں، گلیوں اور محلّوں میں سَبْز سَبْز پَرچم لہرائیں، چَراغاں کریں، آپ کی آمد کے نَعْرے لگائیں اور مَحْفِلِ مِیْلاد کا اِہْتِمام بھی فرمائیں۔ کیونکہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلَادَت پر خُوشی مَنانے کا حکم خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے۔ چنانچہ پارہ 11 سُورۂ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحْمَت اور اُسی پر چاہئے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے (پارہ ۱۱، یونس ۵۸)

مُفسِرِ شَہِیْر، حَکِیمُ الْاُمَّت، مُفْتی اَحْمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر یہ حکم بھی دو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے فَضْل اور اس کی رَحْمَت مِلنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَناؤ اور خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جن

میں یہ نِعْمَت آئی یعنی رَمَضان، خُصُوصاً شَبِ قَدر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل خُصُوصاً بار ہویں تاریخ کہ رَمَضان میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا فَضْل قُرآن آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن، یعنی محمدِ مُصطفٰے (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمَت یا اُن کی خُوشی مَنانا تُمہارے دُنْیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شخصی نہیں بلکہ قومی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسْمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ بر باد نہیں بلکہ اس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۱۱، ص۳۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادت کی خُوشی مَنانا دُنْیا و مَافِیْھا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اِس میں ہے اُس) سے بہتر ہے۔ کیونکہ دُنْیوی سازو سامان، روپیہ و مکان، جائیداد و مال اور اَہْل و عِیال وغیرہ صرف دُنیا میں ہی کام آتے ہیں جب کہ مِیلاد شریف پر خُوشی مَنانا یہ ایک ایسا عمل ہے جو نہ صرف دُنیا میں باعِثِ بَرَکات ہے بلکہ آخرت میں بھی باعِثِ نَجات ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتِ عظمیٰ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں بے شُمار نِعْمَتیں عطا فرمائیں ہیں مزید ہزاروں نِعْمَتیں ہم پر ہر آن نازل ہوتی ہی رہتی ہیں، کسی ایک نِعْمت پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ اِرْشاد نہیں فرمایا کہ میں نے یہ نِعْمت عطا فرما کر تم پر اِحْسان کیا مگر جب ان تمام نِعْمتوں کی اَصْل یعنی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دُنیا میں مَبْعُوث فرمایا تو اِرْشاد فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ

وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۶۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کا بڑا اِحسان ہوا مُسلمانوں پر کہ اُن میں انہیں میں سے ایک رَسُول بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُنھیں پاک کرتا ہے اور اُنھیں کِتاب و حِکْمَت سِکھاتا ہے اور وہ ضَرور اِس سے پہلے کُھلے گمراہی میں تھے۔ (پارہ ۴، آل عمران، ۱۶۴)

یقیناً نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُسلمانوں کے لئے ایک عظیم نِعْمت ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے کُفر و شِرک کی اَندھیریاں چَھٹ گئیں اور چَہار سُو اِسْلام کی روشنی پھیل گئی۔ ظُلم و بَربَرِیَّت اور جَہالَت کا خاتِمہ ہوا اور لوگوں میں شُعُور پیدا ہوا اور اُخُوَّت و بھائی چارہ قائم ہوا، تو ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس نِعْمت پر خُوب خُوب شُکر بَجالانا چاہیے۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی شُکرانے کے طور پر روزہ رکھ کر اپنی وِلادَت کی خُوشی مَنایا کرتے تھے۔

حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ روزہ رکھ کر مِیلاد مَناتے!

چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو قَتَادَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پیر کے روزے کے مُتَعَلِّق پوچھا گیا تو فرمایا: اس دن میں ہم پیدا ہوئے اور اسی دن ہم پر قرآن اُتارا گیا (مسلم)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حَکِیْمُ الْاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں (جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا گیا) کہ یا رسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) آپ ہر پیر کو روزہ کیوں رکھتے ہیں اِس میں کیا خُصُوصِیَّت ہے۔ (تو جواباً اِرْشاد فرمایا) پیر کے دن دُنیا کو دو

نِعمتیں ملیں: ایک میری تشریف آوری اور دوسرے نُزولِ قُرآن کی اِبتِدا کہ غارِ حرا میں پہلی وَحی "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ" پیر کے دن ہی آئی لہٰذا اس دن روزہ رکھنا بہت ہی بہتر ہے۔

مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے چند مسئلے مَعْلُوم ہوئے۔ ایک یہ کہ وَقْت اور جگہ اَشْرَف واقعات کی وجہ سے اَشْرَف ہو جاتے ہیں۔ (مرقات) دوسرے یہ کہ حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ کَرِیمہ اللہ تَعَالٰی کی بڑی ہی نِعْمت ہے کہ حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے نِعمتوں میں شُمار کیا۔ تیسرے یہ کہ اَہَم واقِعات کی یادگاریں مَنانا سُنَّت سے ثابت ہے۔ چوتھے یہ کہ یادگار میں کھیل کُود نہ ہونا چاہئے بلکہ عِبَادَتیں ہوں اِس لیے مِیلاد شریف، عِیدِ مِعْراج، عُرس وغیرہ کا ثُبُوت ہوتا ہے۔

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا نِعْمَت مِلنے پر روزہ رکھنا، نَماز پڑھنا، تلاوتِ قُرآن کرنا، ذِکْرِ خُدا کرنا، ذِکْرِ مُصْطَفٰے کرنا، صَدَقہ وخَیْرات کرنا یہ سب ایسی عِبادات ہیں کہ جو بَطورِ شُکر بھی کی جاتی ہیں۔ امام اِبنِ حَجَر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِیْ اِرْشاد فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر کئی قسم کی عِبادات مثلاً صِیام (روزہ)، سُجُود (نماز)، تِلاوت، صَدَقہ وخَیْرات وغیرہ کے ذریعے اَدا ہو جاتا ہے اور نبیِّ کریم (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) جو رَحْمَت والے نبی ہیں ان کے ظُہُور سے بڑی نِعْمَت اور کون سی ہو سکتی ہے۔

(از فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۱۱۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مِیلاد شریف کی مَحْفِلوں، بڑے بڑے اِجْتِماعات اور جُلُوسِ مِیلاد میں بھی عاشِقانِ رسُول ذِکْرِ خُدا و مُصْطَفٰے ہی کرتے ہیں جو کہ اَدائیگیٔ شُکر کا طریقہ اور مِیلاد کی اَصْل ہے۔

حضرت سَیِّدُنا امام جَلالُ الدِّین سُیُوطی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مِیلاد شریف کی اَصْل لوگوں کا جَمْع ہونا، جس قدر ممکن ہو قُرآنِ مجید کی تِلاوت کرنا اور آیات واحادیث ورِوایات (جو) نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں وارِد ہوئی ہیں اُن کو بَیان کرنا ہے۔

(الحاوی للفتاوی حسن المقصد فی عمل المولد دار الفکر بیروت ۱/۱۸۹)

یاد رکھئے! مِیلاد شریف کے اِجْتِماعات میں شِرکت کرنا، اس میں تِلاوتِ قُرآن اور ذِکرِ نبی آخِرُ الزَّمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کرنا اور سُننا، اس میں صَدقہ و خَیرات کرتے ہوئے اسلامی بھائیوں کی خَیر خواہی کرنا یہ سب کارِ ثواب اور عِبادت ہیں۔ اس نیک کام سے بِلاوجہ روکنا جائز نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: ذِکرِ الٰہی سب مُسلمانوں کے لئے ہے اور مَجْلِسِ مِیلاد مُبارَک جو مُطابِقِ رواجِ حَرَمَیْن شَرِیْفَین مُعْتَبَر رِوایتوں سے پڑھی جائے اور مُنْکَراتِ شَرْعِیَّہ (خلافِ شریعت کاموں) سے خالی ہو اس سے روکنا ذِکرِ خُدا سے روکنا ہے ایسا شخص اگر بے عُذرِ صحیح مَقْبول وقابلِ قَبول روکے تو وہ **مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ** ہے یعنی خَیر سے روکنے والا خُدا کی باندھی ہوئی حَدوں سے بڑھنے والا گُناہ میں بِالْقَصْد پڑنے والا (ہے)۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۱۷۵)

مَجالسِ خَیر

صَدرُ الشَّریعَہ، بَدرُ الطَّریقَہ حضرت عَلّامہ مَولانا مُفْتی محمد اَمْجَد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مِیلاد شَرِیف یعنی حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ اَقْدَس کا بَیان جائز ہے۔ اِسی کے ضِمْن میں اس مَجْلِسِ پاک میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَضائِل ومُعْجِزات وسِیَر (خَصْلتیں) و

حالاتِ وحَیات ورَضاعَت وبِعْثَت کے واقِعات بھی بَیان ہوتے ہیں، ان چیزوں کا ذِکر احادیث میں بھی ہے اور قُرآنِ مجید میں بھی۔ اگر مُسلمان اپنی مَحْفِل میں بَیان کریں بلکہ خاص ان باتوں کے بَیان کرنے کے لیے مَحْفِل مُنْعَقِد کریں تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وَجہ نہیں۔ اس مَجْلِس کے لیے لوگوں کو بُلانا اور شَرِیک کرنا خَیْر کی طَرف بُلانا ہے، جِس طرح وَعْظ اور جَلْسوں کے اِعْلان کیے جاتے ہیں، اِشْتِہارات چھپوا کر تَقْسِیم کیے جاتے ہیں، اَخْبارات میں اس کے مُتَعَلِّق مَضامِین شائع کیے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وَعْظ اور جَلْسے ناجائز نہیں ہو جاتے، اسی طَرح ذِکْرِ پاک کے لیے بُلاوا دینے سے اس مَجْلِس کو ناجائز وبِدْعَت نہیں کہا جاسکتا۔

اِسی طَرح مِیْلاد شَرِیف میں شِیْرِیْنی (مٹھائی) بانٹنا بھی جائز ہے، مِٹھائی بانٹنا بِرّ (نیکی) وصِلَہ ہے، جب یہ مَحْفِل جائز ہے تو شِیْرِیْنی (مٹھائی) تَقْسِیم کرنا جو ایک جائز فِعْل تھا اس مَجْلِس کو ناجائز نہیں کر دے گا، یہ کہنا کہ لوگ اِسے ضَروری سمجھتے ہیں اس وجہ سے ناجائز ہے یہ بھی غَلَط ہے کوئی بھی واجِب یا فَرض نہیں جانتا، (مزید فرماتے ہیں) بَہُت مرتبہ میں نے خُود دیکھا ہے کہ مِیْلاد شَرِیف ہوا اور مِٹھائی نہیں تَقْسِیم ہوئی۔ اور بِالْفَرض اسے کوئی ضَروری سمجھتا بھی ہو، تو عُرفی ضَروری کہتا ہو گا نہ کہ شَرْعًا اس کو ضَروری جانتا ہو گا۔ اس مَجْلِس میں بوَقْتِ ذِکرِ وِلادَت قِیام کیا جاتا ہے یعنی کھڑے ہو کر دُرُود و سَلام پڑھتے ہیں عُلَمائے کِرام نے اس قِیام کو مُسْتَحْسَن (اچھا) فرمایا ہے۔ کھڑے ہو کر صَلاۃ وسَلام پڑھنا بھی جائز ہے۔ (بہار شریعت جلد سوم ص ۶۴۴۔۶۴۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدْرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی گُفتگو سے جہاں یہ مَعْلُوم ہوا

کہ مَحفِلِ میلاد میں حُضُورِ پُرنُور شافِعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ پاک، بچپن مُبارک اور رَضاعَتِ مُبارَکہ کے واقِعات کا تَذْکِرہ کرنا، اس کے لئے مَحفِلِ میلاد مُنْعَقِد کرنا، اس میں ہونے والے بَیانات کے لئے اِشْتِہارات کے ذَرِیعے لوگوں کو جَمْع کرنا، وِلادَتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشی میں لوگوں کو کھانا کِھلانا جائز ہے وہیں یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ ان بابَرَکت اِجْتِماعات کے اِخْتِتام پر کھڑے ہو کر دُرُود وسَلام پڑھنا بھی جائز و مُسْتَحْسَن اور بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن سے ثابِت شُدہ ہے۔

حضرتِ عَلّامہ مَولانا اِبْنِ حَسَن دَمِیاطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِیْ اپنے رِسالے اِثْباتُ القِیام میں فرماتے ہیں: ذِکْرِ وِلادتِ شریف سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وَقْت حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعْظِیْم کے لئے قِیام کرنا بے شک مُسْتَحَبّ و مُسْتَحْسَن ہے جس کے فَاعِل (کرنے والے) کو ثَوابِ کَثِیْر و فَضْلِ کَبِیْر حاصل ہو گا کہ یہ قِیام کرنا تَعْظِیْم میں سے ہے اور تَعْظِیْم بھی اُن نبیِ کریم، صاحبِ خُلُقِ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کہ جن کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ظُلُماتِ کُفْر (یعنی کفر کے اندھیروں) سے نورِ اِیمان کی طرف لایا اور اِن کے سَبَب ہمیں دَوزخِ جَہْل (یعنی جہالت کے گڑھوں) سے بچا کر بَہِشْتِ مَعْرِفت ویقین (یعنی ایمان وایقان کے باغات) میں داخل فرمایا۔ تو حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعْظِیْم میں خُوشنودیِ ربُّ الْعَالَمِیْن کی طرف دوڑنا ہے اور قَوی ترین شَعائرِ دین کا آشکار ہونا اور جو تَعْظِیْم کرے شَعائرِ خُدا کی تو وہ دِلوں کی پرہیز گاری سے ہے اور جو تَعْظِیْم کرے خُدا کی حُرْمَتوں کی تو وہ اس کے لئے اس کے رَبّ کے یہاں بہتر ہے۔ (اثبات القیام، از فتاوی رضویہ، ج ۲۶، ص ۵۰۷)

حضرتِ مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ”تَعْظِیْم میں کوئی پابندی نہیں بلکہ جس

زَمانہ میں اور جس جگہ جو طریقہ بھی تَعْظِیم کا ہو اسی طرح کرنی چاہئے بشرطیکہ شَرِیْعت نے اس کو حَرام نہ کیا ہو جیسے کہ تَعْظِیْمی سجدہ ورُکوع۔ (ذِکرِ مُصْطَفٰے کرتے وقت تَعْظِیمًا کھڑا ہونا اَفْضل ہے اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:) ہمارے زمانے میں (تَعْظِیم کی نِیَّت سے) شاہی اَحْکام کھڑے ہو کر بھی پڑھے جاتے ہیں لہٰذا مَحْبُوب کا ذِکر بھی کھڑے ہو کر ہونا چاہیے۔ دیکھو "**كُلُوْا وَاشْرَبُوْا**" میں مُطْلقًا کھانے پینے کی اِجازت ہے کہ ہر حَلال غذا کھاؤ پیو، تو بریانی، زَرْدہ، قَورمہ سب ہی حَلال ہوا خواہ خَیْرُالْقُرُوْن (یعنی دَورِ صحابہ وتابعین) میں ہو یا نہ ہو۔ ایسے ہی "**تُوَقِّرُوْهُ**" کا اَمر مُطْلَق ہے کہ ہر قسم کی جائز تَعْظِیم کرو۔ (چاہے) خَیْرُالْقُرُوْن سے ثابت ہو یا نہ ہو۔ (جاء الحق، ص ۲۰۷، ملتقطاً وملخصًا)

رِفعتِ ذِکر ہے تیرا حِصّہ، دونوں عالَم میں ہے تیرا چرچا
مُرغِ فِردَوس پس اَز حمدِ خُدا، تیری ہی مَدح وثنا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف میں خُوب خُوب جھنڈے لگانے چاہئیں اور گھروں گلیوں اور محلّوں میں شَرعی تقاضوں کے مُطابق خُوب خُوب چَراغاں کرنا چاہئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 561 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب، "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" (مکمّل) صَفْحَہ 174 پر ہے: عرض: میلاد شریف میں جھاڑ (یعنی پنج شاخہ مَشْعل)، فانوس، فروش وغیرہ سے زَیْب وزِینت اِسراف ہے یا نہیں؟

اِرْشاد: عُلَما فرماتے ہیں: **لَاخَیْرَفِی الْاِسْرَافِ وَلَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ** (یعنی اسراف میں کوئی

بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اِسراف نہیں۔ جس شے سے تعظیمِ ذِکر شریف مقصود ہو، ہر گز ممنوع نہیں ہو سکتی۔

ایک ہزار شمعیں

(حضرتِ سَیِّدُنا) اِمام غزالی (عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی) نے اِحیاءُ الْعُلُوم شریف میں سَیِّد ابُو علی رُوذ باری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نَقل کیا کہ ایک بندۂ صالح نے مَجْلِسِ ذِکْر شریف ترتیب دی اور اس میں ایک ہزار شَمْعیں روشن کیں۔ ایک شخص ظاہر بِیْن (یعنی ظاہری حالت پر نظر رکھنے والے) پہنچے اور یہ کیفیّت دیکھ کر واپس جانے لگے۔ بانیٔ مَجْلِس نے ہاتھ پکڑا اور اَندر لے جاکر فرمایا کہ جو شَمع مَیں نے غیر خُدا کے لئے روشن کی ہو وہ بُجھا دیجئے۔ کوششیں کی جاتی تھیں اور کوئی شَمع ٹھنڈی نہ ہوتی۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۲ص۲۶ مُلَخَّصاً)

لہراؤ سبز پرچم اے آقا کے عاشقو!
گھر گھر کرو چراغاں کہ سرکار آگئے

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جَشْنِ وِلادَت میں چَراغاں کرنے کی بھی کیا خُوب بہاریں ہیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ایک اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ایک بار جَشنِ وِلادَت کے مَوقَع پر مسجِد کو سَجا کر دُلہن بنایا ہوا تھا، ایک غیر مُسلم قریب سے گُزرا اُس نے سَجاوَٹ کے بارے میں مَعْلُومات کی جب اسے بتایا گیا کہ ہم نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَت کی خُوشی

میں یہ عظیمُ الشّان چَراغاں کیا ہے، تو اس کا دل نبیِّ آخِرُ الزّماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عَظَمت سے لَبْریز ہو گیا کہ آج وِلادَت کو 1500 سال گُزر گئے اِس کے باوُجُود مُسلمان اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اس قدر تُزک واِحْتِشام سے جَشنِ وِلادت مَناتے اور اپنی مسجدوں اور گھروں کو یوں سَجاتے ہیں تو بس یہی دین سچا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے کُفْر سے توبہ کی، کلمہ پڑھا اور حلقہ بگوشِ اِسْلام ہو گیا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت عَلّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جَشْنِ وِلادَت پر چَراغاں کرنے اور اس سے مُتَعَلِّق چند اِحْتیاطیں بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اپنے گھر پر 12 جھالَروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بلبوں سے نیز اپنی مسجِد ومَحَلّے میں بھی 12 دن تک خوب چَراغاں کیجئے۔ (مگر ان کاموں کیلئے بجلی چوری کرنا حَرام ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کر کے جائز ذَرائع کی ترکیب بنائیے) سارے عَلاقے کو سَبْز سَبْز پرچموں اور رَنگ بَرَنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقُوقِ عامّہ تَلَف کئے بِغیر فَضا میں مُعَلَّق 12 میٹر یا حسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے پرچم لہرائیے۔ بیچ سڑک پر پرچم مت گاڑیئے کہ اس سے ٹریفک کا نظام مُتأثِّر ہوتا ہے۔ نیز گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سَجاوَٹ نہ کیجئے جس سے مسلمانوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تَلَفی اور دل آزاری ہو۔

چَراغاں دیکھنے کے لئے عورتوں کا اَجنبی مَردوں میں بے پردہ نکلنا حَرام و شَرمناک نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُروَّجہ انداز میں مَردوں میں اِخْتِلاط (یعنی خَلط مَلط ہونا) انتہائی افسوس ناک ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جشنِ وِلادَت کی خُوشی میں شرعی تقاضوں کے مُطابق خُوب خُوب چَراغاں کرنے، سَبز سَبز پرچم لہرانے اور نیک اِجْتِماعات میں شرکت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سب سے پہلے یہ سُنا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک نُور حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُشتِ مُبارَک میں جلوہ فرما تھا۔ اور فِرِشتے اس کی زِیارت کیا کرتے تھے۔ پھر سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دُعا پر وہ مُبارک نُور ان کی پیشانی میں مُنْتَقِل ہو گیا۔ اس سے ہمیں یہ مَعْلُوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگرچہ اس دُنیا میں تمام اَنْبیاء کے بعد جلوہ اَفْروز ہوئے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ شان ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تَخْلِیق سے بھی پہلے نُور بن کر اس کائنات میں جلوہ فرما تھے۔ اور اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ میٹھے میٹھے عَرَبی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگرچہ بَشَر بن کر اس دُنیا میں رونق اَفْروز ہوئے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَقِیقت نُور ہے۔ مُفَسِّرِ شَہِیْر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: "رَحْمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَشَر بھی ہیں اور نُور بھی، یعنی نُورانی بَشَر ہیں۔ ظاہری جِسْم شَریف بَشَر ہے اور حَقِیقت نُور ہے۔" (رسائل نعیمیہ، ص ۳۹، ۴۰) اس کے بعد ہم سُنا کہ اَبُولَہَب کو جب خَبر ہوئی کہ اس کے

یہاں بھتیجے کی وِلادَت ہوئی ہے تو اس نے خُوشی میں اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا، تو جس اُنگلی کے اِشارے سے اس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا مَرنے کے بعد اُس سے اُسے پانی دیا جاتا ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ جب ایک کافِر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نَبی مان کر نہیں بلکہ صِرْف اپنا بھتیجا جان کر اِن کی آمد کی خُوشی مَنائے تو وہ اس سے فائدہ اُٹھائے تو ایک مُسلمان اپنے نَبی، مکّی مَدَنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا جَشن مَنائے، چَراغاں کرے اور قُمْقُمے لگائے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کیسی بَرَکتوں کا نُزُول ہوتا ہو گا۔ لہٰذا ہمیں بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا خُوب جَشن مَنانا چاہئے۔ پھر ہم نے یہ بھی سُنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اَن گِنَت نِعْمتوں سے نَوازا ہے لیکن کسی بھی نِعْمت کا اِحْسان نہیں جتا یا لیکن جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس دُنیا میں بھیجا تو ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مومنوں پر اِحْسان ہے۔ اس کے بعد یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکْر اَدا کرتے ہوئے روزہ رکھ کر اپنا جشنِ وِلادَت مَنایا کرتے تھے۔ مِیلاد مَنانا چونکہ کارِ ثَواب ہے اس لئے مِیلاد شَریف مَنانے یا اس میں شَرکت کرنے سے بلا عُذرِ شَرعی روکنے والا گُنہگار ہے۔ شَبِ وِلادَتِ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشی میں ذِکْر واَذْکار کرنا اور تَعْظِیْمِ ذکرِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاطِر کھڑے ہو کر صَلٰوۃ وسَلام پڑھنا یہ نہ صِرف جائز بلکہ عُلمائے کِرام کے نزدیک بھی مَحْبُوب عَمَل ہے۔ لہٰذا آپ سے بھی مَدَنی اِلْتِجا ہے کہ دَعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہْتمام بارھویں شَریف کے اِجْتماعِ ذِکْر ونَعْت میں اَوَّل تا آخر شرکت فرما کر صُبحِ بہاراں کی بَرَکتیں لوٹئے اور نَذر و نِیاز کے لنگر کے ساتھ ساتھ لنگرِ رَسائل کا بھی اِہْتمام کیجئے۔

مجلس لنگرِ رَسائل کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لنگرِ رَسائل سے مُراد یہ ہے کہ مکتبۃُ المدینہ سے کُتُب و رَسائل اور VCD's خرید کر حُصُولِ ثَواب اور مُسلمانوں کی خَیر خواہی کی نیَّت سے مُفت تقسیم کی جائیں۔ مَجْلِسِ لنگرِ رسائل دَرْ حَقِیقَت مکتبۃُ المدینہ ہی کا ایک شُعْبہ ہے جس کا کام گھر گھر، دَفْتَر دَفْتَر، دُکان دُکان، اسکولز، کالجز، یُونیورسٹیز اور جامِعات و مَدارِس میں سارا سال شیخِ طریقت، امیر اَہلُسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی دیگر مطبوعہ کُتُب و رَسائل اور VCD's وغیرہ کی ذاتی طور پر حَسْبِ اِسْتِطاعت اور مُخَیَّر اسلامی بھائیوں سے ترکیب بنا کر لنگر کی ترکیب کرنا ہے۔

مجلسِ لنگرِ رَسائل کے ذِمّہ داران بِالْخُصُوص دعوتِ اسلامی والوں کو اور بِالْعُمُوم ہر عاشقِ رَسُول کو یہ ذِہن دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اس حَدیثِ پاک: "تَهَادُوْا تَحَابُّوْا" (یعنی ایک دوسرے کو تُحفہ دو آپس میں مَحَبَّت بڑھے گی) پر عمل کی نیَّت سے ہر ماہ مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ کم اَز کم 12 کُتُب و رسائل یا ایک VCD ذاتی رَقْم سے خَرِید کر اپنے رِشْتے داروں، قَریبی دُکانداروں، طَلبہ و اَساتذہ وغیرہ میں تَقْسیم کریں نیز مَرحُومین کے اِیصالِ ثَواب کے لئے تیجہ، دَسْواں، چالیسواں، بَرسی وغیرہ کے مَواقع پر بھی رَسائل پر مَرحُومین کے نام ڈَلوا کر مُفت تقسیم کی ترکیب بنایا کریں۔

مجلسِ لنگرِ رسائل کے ذِمّہ داران خُوشی و غَمی (شادی، فَوتگی، چہلم و عُرس وغیرہ)، تکلیف و آزمائش (بے روزگاری، بے اَوْلادی، ناچاقی اور بیماری وغیرہ) اور اِجتماعِ مِیلاد، جُلُوسِ مِیلاد، بڑی گیارہویں شَریف، شَبِ بَرَأت، شَبِ مِعْراج، شَبِ قَدْر، اِجتماعی اِعْتِکاف (30 دن اور 10 دن)، اَعْراسِ بُزُرگانِ

دِین، رُکنِ شوریٰ / نگرانِ کابینہ کا بیان / مَدَنی مشورہ، سفر مدینہ، بچے کی وِلادَت، عَقیقہ، ہفتہ وار اِجتِماع، نمازِ جُمعہ وغیرہ کے مَواقع پر لنگرِ رَسائل کی خُوب ترغیب دِلا کر ترکیب کرتے ہیں۔ آپ بھی نیکی کے کاموں میں تَرَقّی کیلئے خُوب خُوب لنگرِ رَسائل کا اِہتمام کیجئے اور ڈھیروں ثَواب کمایئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنْعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام بھی نہ صِرف خُود فِکْرِ آخرت میں اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اے لوگو! اپنے اَعمال کا حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قِیامت آجائے اور تم سے ان کا حِساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج۱، ص۵۶)

حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "دُنیا کی فکر دل میں اَندھیرا جب کہ آخرت کی فِکْر روشنی ونُور پیدا کرتی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں فکرِ آخرت کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل مَدَنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔ اِسلامی بھائیوں کے لئے 72، اِسلامی بہنوں کے لئے 63، اِسکولز، کالجز اور جامِعات کے طَلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، اور مَدْرَسَۃُ المدینہ کے مَدَنی مُنّوں کے لئے 40

مَدَنی اِنْعامات ہیں، اِسی طرح خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں اور قَیْدیوں کے لیے بھی مَدَنی اِنْعامات مُرَتَّب فرمائے ہیں۔ مَدَنی اِنْعامات کے رَسائل مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ کی کسی بھی شاخ سے حاصل کیے جاسکتے ہیں، ان کا بَغَور مُطالَعہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل خُود اِحْتِسابی کا ایک جامع نِظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور اِیْمان کی حِفاظَت کے لئے کُڑھنے کا ذِہْن بنتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تَبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیر غَیْر سِیاسی تحریک، دَعوتِ اِسلامی کا جَشنِ وِلادَت مَنانے کا اپنا ایک مُنْفَرِد انْداز ہے، دُنیا کے بے شُمار مُمالِک میں دعوتِ اسلامی کے زَیرِ اِہتمام عیدِ مِیلادُ النَّبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَب کو عَظیمُ الشّان اِجتماعِ مِیلاد کا اِنْعِقاد ہوتا ہے۔ اِس کی بَرَکتوں کے کیا کہنے ! اس میں شِرکت کرنے والے نہ جانے کتنے ہی خُوش نَصیبوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنْقِلاب بَرپا ہو جاتا ہے۔ چُنانچِہ اِس ضِمْن میں ایک مَدَنی بہار سُنئے

شہر تَرَاڑ کَھَل ضِلع سَدْھَنوتی (کشمیر) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: رَبِیْعُ النُّوْر شَریف (۱۴۳۰ھ) کی بارہویں شب ہمارے یہاں کی مسجد میں جَشْنِ وِلادَت کی خُوشی میں سَبز جَھنڈے اور چَراغاں کی ترکیب کی جارہی تھی۔ دَرِیْں اَثنا چار اَفْراد جو کہ نَشہ باز تھے مسجِد کے امام صاحِب کی خِدْمَت میں حاضِر ہو کر عَرْض گُزار ہوئے: ہم نَشہ کرنے کی تیاری کر ہی رہے تھے کہ خیال آیا آج عیدِ

مِیلادُ النّبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رات بھی کیا ہم نَشے کا گُناہ کریں گے! کیوں نہ ہم توبہ کرلیں لہٰذا آپ کے پاس حاضِر ہوئے ہیں۔ چنانچِہ اُنہوں نے توبہ کی اور مَسْجِد میں ہونے والے جَشْنِ وِلادَت کی بہاریں لوٹنے میں شریک ہوگئے۔ امام صاحب نے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے داران سے رابِطہ کیا، اسلامی بھائی مَسْجِد پہنچے اور اُنہوں نے ان سے پُر تپاک طریقے پر مُلاقات کی اور ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے کے جَدْوَل کے مُطابِق ان کی تربیَّت شُروع کر دی، اُن کا سیکھنے سکھانے کا شوق دِیدنی تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جَشْنِ وِلادَت کی بَرَکت سے چاروں نے نَمازوں کی پابندی نِبھانے، داڑھی مُبارَک سَجانے، 63 روزہ سُنَّتوں بھرے تربیّتی کورس کی سَعادَت پانے اور مَساجِد آباد فرمانے وغیرہ وغیرہ نیکیاں بَجالانے کی اچّھی اچّھی نیّتیں بھی کیں، نیز گھر والوں سَمیت سِلْسِلۂ عالیہ قادِریّہ رَضَویّہ میں داخِل ہو کر عطّاری ہوگئے۔

خُوب جُھومو اے گُنہگارو تمہاری عید ہے
ہو گیا بخشش کا ساماں عیدِ مِیلادُ النّبی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالَت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحْمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''101 مَدَنی پھول'' سے چھینک سے مُتعلّق چند مَدَنی پھول سُنتے ہیں:

مَدَنی پھول:

دو فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم:

(1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پَسَنْد ہے اور جماہی ناپَسَنْد۔ (بُخاری ج ۴ ص ۱۶۳ حدیث ۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۱ ص ۳۵۸ حدیث ۱۲۲۸۴) (3) چھینک کے وَقت سر جُھکایئے، مُنہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۴) (4) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے (5) سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُکَ اللہ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خُود سُن لے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۹) (6) جواب سُن کر چھینکنے والا کہے: "یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تُمہاری مَغْفِرت فرمائے) یا یہ کہے: "یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہِدایت دے اور تُمہارا حال دُرُست کرے)۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶) (7) جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زَبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے مَحفوظ رہے گا۔ (مراٰۃُ المناجیح ج ۶ ص ۳۹۶) (8) حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی

کلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے دَرْد میں کبھی مُبتَلا نہیں ہو گا۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص۴۹۹ تحت الحدیث ۴۷۳۹)(9) جواب اس صُورت میں واجِب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حَمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص۱۲۰)(10) کئی اسلامی بھائی مَوْجُود ہوں تو بَعْض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جَواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۸۴)(11) نَماز میں چھینک آئے تو سُکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نَماز میں حَرَج نہیں اور اگر اس وَقْت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔ (عالَمگیری ج۱ ص۹۸)(12) آپ نَماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جَواب کی نِیَّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو آپ کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ (عالَمگیری ج۱ ص۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (312 صَفْحات) نیز 120 صَفْحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

ترے حبیب کی سُنّت کی دُھوم مچ جائے
گلی گلی میں پھرے مدنی قافلہ یارَبّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

شَہنشاہِ خُوش خِصال، سُلطانِ شیریں مَقال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک ایسا فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر (اِس وَقْت) دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔[1]

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سَلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

1 ... مسندِ بزّار، الجزء الرابع عشر، مسند عمار بن یاسر، ابن الحمیری عن عمار، ۴/۲۵۴، حدیث: ۱۴۲۵

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نَظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع "**جوانی میں عبادت کے فضائل**" ہے۔ عُموماً اَیّامِ جوانی میں بے فکری و بے پرواہی اور ان حَسین لمحات کی بے قَدری بڑھاپے میں پچھتاوے کا سبب بنتی ہے۔ لہٰذا جب تک جوانی باقی اور صحت سَلامت ہے تو اس کو زِیادہ سے زِیادہ عبادت میں گُزارنا بہت ضروری ہے۔

عبادت گزار نوجوان

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو آبادی اور لوگوں سے الگ تھلگ تَنْہا جنگل میں مَصروفِ عبادت دیکھا۔ میں نے سلام کیا، اس نے جواب دیا۔ پھر میں نے اس سے کہا: اے نوجوان! تم ایسی وِیران جگہ میں (کیوں) ہو، جہاں تمہارا کوئی مدد گار ہے، نہ رفیق؟ اس نے کہا:

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

کیوں نہیں، میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرا مددگار بھی ہے اور رفیق بھی۔ میں نے پُوچھا: (تمہارا) مددگار و رفیق کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: وہ اپنی عزّت کے ساتھ مجھ پر فَوقِیَّت رکھتا ہے، اپنے عِلْم و حکمت کے ساتھ، میرے ساتھ ہے، اپنی ہدایت کے ساتھ میرے سامنے اور اس کی نِعْمت و عظمت میرے دائیں بائیں ہے۔ جب میں نے یہ کلام سُنا تو عرض کی: کیا آپ مجھے اپنی صُحْبت اِختیار کرنے کی اجازت دیں گے؟ تو وہ کہنے لگا: آپ کی رفاقت مجھے عبادت سے غافِل کر دے گی اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا، (کیونکہ) مشرق سے مغرب تک زمین کا بادشاہ میرے لئے کافی ہے۔ میں نے پُوچھا: آپ کو اس جگہ میں وَحْشَت نہیں ہوتی؟ اس نے مجھے جواب دیا: جس کا حبیب واَنیس، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہو، اُسے کیونکر وَحْشَت ہو گی؟ میں نے پُوچھا: کھانا کہاں سے کھاتے ہیں؟ جواب دیا: جب میں چھوٹا تھا تو اُس نے اپنے لُطف و کرم سے ماں کے تاریک پیٹ میں بھی مجھے غِذا دی اور اب جبکہ میں بڑا ہو گیا ہوں تو کیا وہ میری کفالت نہیں فرمائے گا، میرے لئے اس کے پاس مُقَرَّر شُدہ رِزْق ہے اور اس کا وَقْت بھی لکھا ہوا ہے، پھر میں نے اُس سے دُعا کی دَرْخواست کی تو اس نے مجھے یُوں دُعا دی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی آنکھوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ فرمائے، آپ کے دل کو اپنے خوف سے بھر دے اور آپ کو ان لوگوں سے نہ بنائے، جو اس کے غیر میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد جب وہ جانے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے اس کے قریب جا کر عرض کی: اے میرے بھائی! پھر کب آپ سے مُلاقات ہو گی؟ تو وہ مُسکرا کر کہنے لگا: آج کے بعد دنیا میں تو آپ سے مُلاقات نہ ہو گی۔ ہاں! بروزِ قیامت جب سب لوگ جمع ہوں گے تو اگر آپ مجھ سے ملنا چاہیں تو دِیدارِ الٰہی کرنے والوں میں مجھے تلاش کیجئے گا۔ میں نے پُوچھا: آپ کو یہ کیسے معلوم

ہو گیا؟ جواب دیا: اُس کی عزّت کی قسم! اُسی کے سبب معلوم ہوا، کیونکہ میں نے اپنی آنکھ کو حرام کردہ چیزوں سے اور اپنے نَفْس کو خواہشات کے حُصُول سے باز رکھا اور تاریک راتوں میں اس کی عبادت کے لئے تَنْہائی اِخْتیار کی، (مجھے اُمید ہے کہ وہ مجھ سے خُوش ہو گا اور) اس کے بدلے وہ مجھے اپنا دِیدار کرائے گا۔ پھر وہ نوجوان غائب ہو گیا، اس کے بعد پھر کبھی اس سے مُلاقات نہ ہو سکی۔ (1)

رہوں مست و بے خُود میں تیری وِلا میں
بِلا جام ایسا بِلا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ حکایت میں اس نوجوان نے جوانی کے زمانے میں ہی دنیا کی رنگینیوں سے ناطہ توڑ کر عبادت و رِیاضت میں خود کو مشغول رکھا اور شریعت کی حرام کردہ اَشْیا دیکھنے سے باز رہا اور تَنِ تنہا، اس بیابان میں رہائش اِخْتیار کرنے سے بھی گُریز نہ کیا۔ اس حکایت میں بالخُصُوص ان نوجوانوں کے لئے عِبْرت کے بے شُمار مدنی پھُول مَوْجُود ہیں کہ جو اپنی جوانی کے نَشے میں مَدہوش رہتے ہوئے نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آکر گُناہوں میں مُلَوَّث رہتے ہیں اور رَبِّ تَعالٰی کی ناراضی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسوں کو چاہئے کہ جوانی کی اَہَمِّیَّت کو سمجھتے ہوئے اُس کے قیمتی لمحات کو فُضولیات میں برباد کرنے کے بجائے عبادتِ الٰہی میں گُزاریں کہ زِندگی میں یہ نعمت صرف ایک ہی بار ملتی ہے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحّت، جوانی،

1 ... الروض الفائق، المجلس الحادی والثلاثون فی مناقب الصالحین، ص ۱۶۶-۱۶۷

مالداری اور زِندَگی کو ضائع نہ جانے دو، اِس میں نیک اَعمال کرلو کہ یہ نعمتیں بار بار نہیں ملتیں۔(مزید فرماتے ہیں کہ)جَوانی کھیل کُود میں گنوا کر بڑھاپے میں جبکہ اَعضاء بے کار ہو جائیں، کثرتِ عِبادت کی خواہش کرنا بے وقوفی ہے، جو(عمل) کرنا ہے، جَوانی میں کرلو کہ جَوان نیک آدمی کا، بَہُت بڑا دَرَجہ ہے۔[1]

رِیاضَت کے یہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہِمّت
جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نُوریؔ جَواں تم ہو

(سامانِ بخشش از شہزادہ اعلیٰ حضرت مُفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ)

پانچ(5)سُوالات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے کہ جس کا کوئی مول نہیں، ایک بار چلی جائے تو پھر اَربوں، کَھربوں روپے خَرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتی، اگر ہم نے دُنیا میں رہتے ہوئے اپنی جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت وعِبادت میں بَسر کی ہو گی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت حَسرت ونَدامت سے بچ سکیں گے، وَرْنہ اس نعمت کی ناقَدری کے سبب شَدید ذِلَّت وخَواری اُٹھانی پڑ سکتی ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن جوانی سے مُتَعَلِّق بھی سوال کیا جائے گا۔ چُنانچہ

شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندہ اس وَقْت تک قدم نہ اُٹھا سکے گا، جب تک اس سے پانچ (5) چیزوں کے بارے میں سوال نہ

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۶، ملخصاً

کرلیا جائے:(1)عُمر کن کاموں میں گُزاری؟(2)جَوانی کن کاموں میں صَرف کی؟(3)مال کہاں سے کمایا؟(4)کہاں خَرچ کیا؟اور(5)اپنے عِلْم پر کہاں تک عمل کیا؟[1]

جو خُوش نصیب اپنی جوانی کی قَدر کرتے ہوئے نَفْسانی خواہشات سے مُنہ موڑ کر خالصتاً،اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصول کی خاطر اپنے شب وروز عِبادت ورِیاضت میں بَسر کرتا ہے،تو وہ دُنیاوآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پالیتا ہے۔آیئے!اِس ضِمْن میں چار(4)فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

عبادت گزار نوجوان کا مقام

﴿1﴾اپنی جوانی میں عبادت کرنے والے نوجوان کو،بُڑھاپے میں عبادت کرنے والے بُوڑھے پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے کہ جیسی مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام نبیوں پر۔[2]

بَہتّر(72)صِدّیقین کے ثواب کا حقدار

﴿2﴾جس نوجوان نے لذّتِ دُنیا اور اس کے عیش وعشرت کو چھوڑ دیا اور اپنی جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کی جانب پیش قَدمی کی تو،اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوش نصیب کو بَہتّر(72)صِدّیقین کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔[3]

1...ترمذی،کتاب صفۃ القیامۃ...الخ،باب فی القیامۃ،۴/۱۸۸،حدیث:۲۴۲۴

2...الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذلک،ص۷۸،حدیث:۲۲۸

3...کنزالعمال،کتاب المواعظ والرقائق...الخ،الفصل الاول،الترغیب الاحادی من الاقوال،الجزء:۸،۱۵/۳۳۲،حدیث:۴۳۰۹۹

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ

﴿3﴾بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق میں اس خُوبصورت نوجوان کو سب سے زِیادہ پسند فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی اور حُسن و جمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں صَرف کر دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کے سامنے ایسے بندے پر فَخْر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ "یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔"[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ

﴿4﴾بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نوجوان سے مَحَبَّت فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی کو اِطاعتِ خُداوَندی میں فنا کر دیا ہو۔[2]

محبت میں اپنی گُما یا اِلٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یا اِلٰہی
تُو اپنی وِلایت کی خَیرات دیدے مِرے غَوث کا واسِطہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جوانی کے قَدر دانوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کیسا خاص فَضْل و کرم فرماتا ہے کہ انہیں اپنے محبوب بندوں میں شامل فرمالیتا ہے۔ لہٰذا نوجوانوں کی خِدْمت میں عرض ہے، کہ اگر بُڑھاپے میں سُکون و اِطْمینان والی زِندگی گُزارنے کے خواہشمند ہیں تو نعمتِ جوانی کو

1...کنزالعمال،الفصل الاول،کتاب المواعظ والرقائق والخطب و الحکم،الترغیب الاحادی من الاقوال،الجزء:۸،۱۵/۳۳۲حدیث:۴۲۰۹۶

2...حلیۃ الاولیاء،عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز،۵/۳۹۴،حدیث:۷۴۹۶

غنیمت جانتے ہوئے اس فانی دُنیا کے پیچھے بھاگنے کے بجائے اپنے نَفْس کو عبادت وریاضت کی جانب مائل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگرچہ یہ بے حد دُشوار ہے، کیونکہ جوانی میں اُمیدیں اور خواہشیں عُروج پر ہوتی ہیں، لیکن اگر ہم دیگر مُعاملات کے ساتھ ساتھ حُضُورِ اَکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرتے ہوئے آپ کی عِبادت وریاضت سے سجی پاکیزہ زندگی کے مطابق عمل کریں گے، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں بھی مدنی بہاریں آجائیں گی۔

آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذَوقِ عبادت

حضرت سَیِّدُنا عطا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اور میرے ساتھ حضرت سَیِّدُنا اِبْنِ عمر اور حضرت سَیِّدُنا عُبید بن عُمَیْر رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرض کی: ہمیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں کوئی تَعَجُّب خیز بات بتلائیے۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا رو پڑیں اور ارشاد فرمایا: ایک رات رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: مجھے اِجازت دو کہ میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرلوں۔ میں نے عرض کی: مجھے اپنی خواہش کے بجائے، آپ کا رَبّ تَعَالٰی کے قریب ہونا زِیادہ پسند ہے۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر اَشک باری فرمانے لگے۔ پھر اچھی طرح وُضو کر کے قرآنِ کریم پڑھنا شُروع کیا تو دوبارہ اَشک باری فرمائی، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی چشمانِ مُبارَک سے نکلنے والے آنسو زمین تک جا پہنچے۔ اِتنے میں مُؤَذِّنِ رسول، حضرت سَیِّدُنا بلال

حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو روتا دیکھ کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قُربان! کس چیز نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو رُلایا؟ حالانکہ آپ کے صَدقے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گُناہ بخشے گا، ارشاد فرمایا: کیا میں شُکر گزار بندہ نہ بنوں؟[1]

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی مَحبَّت میں — وہ شافِعِ محشر ہے سردار مدینے کا
راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے — غم خوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا
قبضے میں دو عالَم ہیں پَر ہاتھ کا تکیہ ہے — سوتا ہے چٹائی پر سَردار مدینے کا

(وسائلِ بخشش ص180)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم عاصِیوں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ معصوم بلکہ سَیِّدُ المعصومین و سَیِّدُ العابدین (عبادت گزاروں کے سردار) ہونے کے باوُجُود کس قدر گریہ و زاری کے ساتھ اللہُ رَبُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیا کرتے، حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت اس قدر بُلند و بالا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مالک و مُختار بنایا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِاِذنِ اِلٰہی، اپنے اِختیار سے روزِ محشر بخشش سے نااُمید ہونے والے گنہگاروں کی شَفاعت فرمائیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ... درّۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون: فی بیان البکاء، ص۲۵۴-۲۵۳

وَسَلَّمَ اپنی شانِ رِفعت نشان بیان فرماتے ہیں:(بروزِ قیامت)سب سے پہلے میں (اپنے مزارِ فائضُ الاَنوار سے)باہر تشریف لاؤں گا،جب لوگ گروہ کی صُورت میں آئیں گے تو میں ہی ان کا راہ نُما ہوں گا،جب وہ(قیامت کی ہولناکیوں کے سبب)خاموش ہو جائیں گے،تو میں ہی ان کا خطیب(خطبہ پڑھنے والا)ہوں گا،جب وہ روکے جائیں گے تو میں ہی ان کا سِفارشی ہوں گا،جب وہ نااُمید ہو جائیں گے تو میں ہی انہیں خُوشخبری سُنانے والا ہوں گا۔بُزرگی اور(اللہ عَزَّوَجَلَّ کے)تمام خزانوں کی چابیاں،اس دن میرے ہاتھوں میں ہوں گی اور میں اولادِ آدم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ بُزرگی والا ہوں گا،ایک ہزار(1000)خدمت گُزار میرے میرے اِرْد گرد ہوں گے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!قُربان جایئے!اوّلین و آخرین کے سردار اور بِاِذْنِ اللہ ،مالک و مختار ہونے کے باوُجُود بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شوقِ عبادت کا یہ عالَم تھا کہ کثرتِ عبادت کے سبب قَدمَینِ نازنِین پر وَرَم(سُوجن) کے آثار نُمایاں ہو جاتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمّت کے گناہگاروں کی بخشش کی خاطر آہ و زاری فرمایا کرتے۔اس میں بِالْخُصُوص ان نوجوانوں کے لئے نصیحت کے مدنی پھُول مَوجُود ہیں کہ جن کا دل عبادت کی جانب مائل نہیں ہوتا اور وہ ساری ساری رات فُضُولیات ولَغْویات میں برباد کر دیتے ہیں،لہٰذا ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ خدارا!مُحسنِ انسانیت، غمخوارِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آنسوؤں کو یاد کیجئے،دُنیا و آخرت میں کامیابی پانے کیلئے اَحکامِ خُداوَندی کی بجاآوری، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کی پیروی اور اُخْروی

---

1 ... دارمی،باب ما اعطی النبی من الفضل، ۱/۳۹،حدیث:۴۸

اِنْعامات پانے کی حرص میں خوب خوب نیکیاں کیجئے۔

جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانو

یادرکھئے! جوانی میں عبادت کی توفیق نصیب ہونا، کسی نعمتِ عُظمیٰ (بہت بڑی نعمت) سے کم نہیں، کیونکہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی انسان، شیطان کی خطرناک چالوں، نَفس کی ناجائز خواہشوں، بُرے دوستوں کی صحبتوں، دُنیوی مُستقبل بہتر بنانے کی فکروں اور فانی دُنیا کی رنگینیوں میں کھو کر دولت کمانے کے ناجائز طریقوں کے سبب گُناہوں کی اندھیریوں میں بھٹکتا پھرتا ہے اور عبادت و رِیاضت کی طرف مائل نہیں ہو پاتا۔ یادرکھئے! ہمیں بَہُت ہی مُختصر وقت کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا ہے اور اس وَقفے میں قبر و حشر کے طویل ترین مُعاملات کیلئے تیاری بھی کرنی ہے، لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو اس مختصر سے وَقْت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جائے اور لمحہ بھر اپنا قیمتی وَقْت فُضُول کاموں میں برباد نہ کرے، کیونکہ معلوم نہیں کہ آئندہ لمحے وہ زِندہ بھی رہے گا یا موت اسے طویل ترین عرصے کیلئے گہری نیند سُلادے گی۔ لہٰذا جوانی اور زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں میں مشغول ہو جایئے۔

حدیثِ پاک میں اِرْشاد ہوتا ہے کہ پانچ (5) چیزوں کو پانچ (5) سے پہلے غنیمت جانو: ”بُڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے تَنْدُرُستی کو، فقیری سے پہلے اَمیری کو، مَصروفیّت سے پہلے فُرصَت کو اور موت سے پہلے زِنْدَگی کو۔“[1] اگر ہم بھی اپنی جوانی کو غَفْلت میں گنوانے کے بجائے قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جائیں گے تو اس کی برکت سے نہ صرف ہماری دُنیا بہتر ہو گی بلکہ قَبْر میں بھی رَبِّ تَعالٰی کی

---

1 ... مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الرقاق، الفصل الثانی، ۲/۲۴۵، حدیث: ۵۱۷۴

نَوازشوں کی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔اِن شَاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ، آیئے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حکایت سُنتے ہیں۔

دو(2) جنّتوں کی خوشخبری

اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں ایک صالح نوجوان مسجد میں مَشْغُولِ عبادت رہتا تھا۔جب اس کا اِنتقال ہو گیا تو(راتوں رات اس کے غسل اور کفن دَفن کا انتظام کرنے کے بعد) صُبح جس وَقْت اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس واقعے کی خبر دی گئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے والد کے پاس اس کے صالح بیٹے کے انتقال کی تعزیت کے سلسلے میں تشریف لے گئے،(تعزیت کرلینے کے بعد) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے خبر کیوں نہ دی؟(کہ میں بھی اس کی نمازِ جنازہ وغیرہ میں شریک ہو جاتا)اُس نے عرض کی: اے اَمِیْرُالْمُؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! رات(کافی)ہو چکی تھی،(لہٰذا آپ کے آرام کے پیشِ نظر آپ کو بتانا مُناسب نہ سمجھا گیا) تو اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: مجھے اس صالح نوجوان کی قَبْر کے پاس لے چلو،لہٰذا اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھیوں کو(اس کی) قبر کے پاس لے جایا گیا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پُکارا: اے فُلاں! (اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:)

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾

(پارہ۲۷،الرحمن:۴۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رَبّ کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔

اس(باعمل)نوجوان نے قبر کے اندر سے دو(2)مرتبہ جواب دیا:یا امیرَ المؤمنین!میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ دو جنّتیں عطا فرمادی ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!دیکھا آپ نے کہ اس نوجوان نے اپنی ساری زِندگی گُناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں بسر کی تو مرنے کے بعد یہ عبادت،اس کی بخشش ومَغْفِرت کا سبب بنی اور جنَّت کی اَعْلٰی نعمتیں بھی نصیب ہوئیں۔یاد رکھئے!یہ حُسن وجوانی دولتِ فانی ہے اور اس پر غُرور وتکبُّر حماقت ونادانی ہے۔

ڈھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے　　تُو بجالے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!تندرستی وجَوانی پر اِتْرانے اور شب وروز گُناہوں میں ضائع کرنے کے بجائے اِخْلاص واِسْتقامت کے ساتھ ذَوقِ عبادت اور شوقِ تلاوت کا معمول بنائے رکھئے،ایسے میں اگر بُڑھاپا آگیا اور عبادت کی لگن بھی باقی رہی تو صِحَّت وہِمَّت نہ ہونے کے باوُجود اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس لاچاری کے عالَم میں بھی جَوانی کی عبادتوں جیسا ثواب ملتا رہے گا۔چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:"جب بندہ(حالتِ اِسلام میں نیکیاں کرتے ہوئے)عُمْر کے اُس حصے میں پَہُنچ جائے کہ اُسے کسی شے کے مُتَعَلِّق(پہلے سے)علم ہونے کے باوُجود(بوقتِ ضرورت)وہ چیز یاد نہ رہے،تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے نامۂ اَعمال میں وہ نیکیاں بھی لکھتا رہتا ہے،جو وہ اپنی

1...تاریخ ابن عساکر،عمرو بن جامع بن عمرو بن محمد بن حرب،۴۵/۴۵۰،رقم:۵۳۲۰ ملتقطاً

صحّت کے زمانے میں کیا کرتا تھا۔[1] حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جو بُوڑھا آدمی بُڑھاپے کی وجہ سے زِیادہ عبادت نہ کرسکے، مگر جوانی میں بڑی (خُوب) عبادتیں کرتا رہا ہو تو اللہ تعالٰی اُسے مَعْذور قرار دے کر اُس کے نامۂ اَعمال میں وُہی جوانی کی عبادت لکھتا ہے۔[2]

اِلٰہی ہوں بَہُت کمزور بندہ نہ دنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو

(وسائلِ بخشش ص316)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کی بَرَکت سے بُڑھاپے میں بھی جوان

حضرت سَیِّدُنا علامہ زَیْنُ الدِّین عبدُالرَّحمٰن اِبْنِ رَجَب حَنْبَلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جوانی میں عبادت کرنے سے مُتَعَلِّق بہت پیاری بات ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس وَقْت یاد رکھا، جب وہ جوان اور تَنْدُرُست تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا اُس وَقْت خیال رکھے گا، جب وہ بُوڑھا اور کمزور ہو جائے گا اور اُسے بُڑھاپے میں بھی اچھی قُوَّتِ سَماعَت، بَصارت، طاقت اور ذِہانت عطا فرمائے گا۔ حضرت سَیِّدُنا اَبُوالطیب طبری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سو(100) سال سے زِیادہ عمر پائی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذِہْنی وجسمانی لحاظ سے تَنْدُرُست اور توانا تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے صِحَّت کا راز پُوچھا تو ارشاد فرمایا: ”میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صَلاحیتوں کو گُناہ سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بُوڑھا ہو گیا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں میرے لئے باقی رکھا ہے۔ اس کے بَرْعکس حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

1...مُسْنَدِ اَبِی یَعْلٰی، مسند انس بن مالک، عبداللہ بن عبدالرحمن الانصاری عن انس، ۳/۲۹۳، حدیث: ۳۶۶۶

2...مرآۃ المناجیح، ۷/۸۹

ایک بُوڑھے شخص کو دیکھا کہ جو بھیک مانگ رہا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس شخص نے جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُقُوق کو ضائع کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُڑھاپے میں اس کی قُوَّت کو ضائع فرمادیا۔"(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے اپنی جوانی کے گُلشن کو عبادت وریاضت کے پانی سے سیراب کیا اور گُناہوں سے بچتے رہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُڑھاپے میں بھی ان پر جوانی کے اثرات باقی رکھے۔ مگر افسوس! ہماری نوجوان نَسْل عبادت وتِلاوت میں مشغول رہنے کے بجائے موبائل فون، اِنْٹرنیٹ، سوشل میڈیا(Social Media) اور ٹی وی کے غلط اِسْتعمال کے سبب اپنا قیمتی وَقْت بے دَرْدی و بے فکری کے ساتھ برباد کرتی نظر آتی ہے۔ موبائل فون جدید ٹیکنالوجی کا ایک حصّہ، وَقْت کی ضرورت اور رابطے کا اَہَم ذریعہ ہے۔ جہاں یہ ہمارے لیے مُفید ہے، وہیں اس کا غلط اِسْتعمال بہت سے نُقْصانات کا باعث بھی بن رہا ہے۔ ہمارے اسکول وکالج کے وہ طلبہ وطالبات جنہیں ہم مُستقبل کے معمار کہتے ہیں، وہ اس آفتِ بد کا شکار ہو چکے ہیں، کوئی گیمز کا دیوانہ ہے تو کوئی فلمی گانوں کا مَتْوالا، کسی کا میموری کارڈ حَیاسوز ویڈیوز سے بھرا ہوا ہے تو کوئی نائٹ پیکجز سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ساری ساری رات بیہودہ اور فُحْش گفتگو میں گُزار رہا ہے۔ اسی طرح انٹرنیٹ، دورِ جدید کی اَہَم اور مُفید اِیْجاد ہے اس کے دِینی اور دُنیوی بے شُمار فوائد ہیں، مگر اس کے ذَریعے نوجوانوں میں بہت سی بُرائیاں عام ہوتی جارہی ہیں۔

انٹرنیٹ ایک چُھری کی مانند ہے، جس کا صحیح اور غلط دونوں ہی استعمال ہیں، مگر افسوس! ہمارے

---

1 ... مجموعہ رسائلِ ابنِ رجب، قولہ یحفظک، ۳/۱۰۰ ملخصاً

معاشرے میں انٹرنیٹ کا غلط استعمال زیادہ ہے،انٹرنیٹ پر موجود، فحش مضامین اور کہانیاں ، گندی تصویریں اور نفسانی خواہشات کو بھڑکانے والی بیہودہ فلموں،ڈراموں نے نوجوان نسل کے اَخلاق و کردار، عادات واطوار کو تباہ وبرباد کر دیا ہے، ساری ساری رات اِنٹرنیٹ پر بڑی بے دردی کے ساتھ اپنا پیسہ اور قیمتی وقت ضائع کرنا، جھوٹ بولنا، لوگوں کو دھوکہ دینا، بلیک میل کرنا، جیسی برائیاں ہمارے معاشرے کے نوجوانوں میں بڑی تیزی سے عام ہوتی جارہی ہیں، پہلے تو انٹرنیٹ کا استعمال صرف کمپیوٹر تک محدود تھا، مگر جب سے یہ سہولت موبائل پر موجود ہوئی تو چھوٹی عمر کے بچے بھی اس وبا کے شکار ہو کر اپنا مستقبل ضائع کر رہے ہیں۔اس بیماری میں مبتلا نوجوان تعلیم سے محروم ہو کر معاشرے میں کوئی اہم مقام پانے کے بجائے، اَخلاق و تمیز کھو کر معاشرے میں ذلیل وخوار ہوتے نظر آرہے ہیں ۔خدارا!غفلت سے بیدار ہو جایئے اور اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اَوْلاد کی اِصلاح کا بھی ذِہن بنایئے ۔اگر ہمیں اپنے بچوں کو اس جدید ٹیکنالوجی سے مُتعارف کروانا ہی ہے تو اس کا صحیح اِستعمال بھی سکھائیں، ان کی نگرانی بھی کرتے رہیں۔اِنٹرنیٹ کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنا اور اپنی اَوْلاد کا قیمتی وَقْت صحیح جگہ استعمال کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net وزٹ کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ویب سائٹ پر قرآنِ پاک، ترجمہ کنزالایمان اور تفاسیر کے علاوہ حدیث واصولِ حدیث، فقہ واصول فقہ، سیرت وتصوف وغیرہ موضوعات سے متعلق اردو، انگلش، عربی، ہندی گجراتی اور دنیا کی مختلف زبانوں میں کتب ورسائل کا نہ صرف آن لائن مطالعہ کیا جاسکتا ہے، بلکہ فری ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ

اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطارؔ قادِری، رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مختلف سوالات کے دلچسپ جوابات پر مشتمل مدنی مُذاکرے، نگرانِ شُوریٰ و مبلغین دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے بیانات، حمد و نعت، منقبت اوراصلاح آموز شارٹ کلپس (Short clips) بھی مَوْجُود ہیں، جنہیں آپ ڈاؤن لوڈ(Download) کرکے فیس بک(Facebook) یاواٹس اپ(Whatsapp) کا صحیح استعمال کرتے ہوئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو شئیر (Share) بھی کرسکتے ہیں۔ شرعی مسائل میں رہنمائی حاصل کرنے کیلئے آن لائن دارالافتااور دُکھی انسانیت کی غمخواری اور روحانی علاج کیلئے، تعویذاتِ عطاریہ آن لائن، کاٹ اوراستخارہ بھی کرواسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے چند شعبہ جات کا تعارف بھی شَامل ہے، کم و بیش 97 سے زائد شعبہ جات اور دعوتِ اسلامی کے دِیگر کئی مدنی کاموں میں ہونے والے لاکھوں لاکھ روپے کے اخراجات میں بذریعہ انٹرنیٹ مالی معاونت کا مکمل طریقہ کار بھی دیا گیاہے، جس کے ذریعے آپ صدقاتِ واجبہ (مثلاً زکوٰۃ، فطرانہ، عُشر، روزوں کا فِدیہ، قَسم کا کفّارہ، منّت وغیرہ) اور نافلہ (صدقات وخیرات وغیرہ) کے ذریعے نیکی کے کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں، نیز سافٹ وئیر کی صورت میں المدینہ لائبریری بھی ہے، جسے کمپیوٹر میں اِنسٹال(Install) کرکے سرچنگ آپشن(Searching Option) کی مدد سے 200 سے زائد کتب ورسائل سے اِستفادہ کرسکتے ہیں، نیز اوقاتُ الصلوۃ سافٹ وئیر کے ذریعے مختلف ممالک اور شہروں میں، سحر واِفطار اور نماز کے اوقات بھی معلوم کرسکتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دورِ جدید کی ان اِیجادات کا صحیح اِستعمال کرنے کی توفیق عطافرمائے اور ان کے غلط استعمال کے ذریعے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطافرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّ

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!نیکیوں میں دل لگانے کی کوشش کیجئے اور کسی گُناہ کو چھوٹا سمجھ کر ہر گز نہ کیجئے، کیونکہ ایک گُناہ کئی بُرائیوں کا مجموعہ ہوتا ہے،یعنی مزید دس(10)بُرائیاں اپنے ساتھ لاتا ہے جیسا کہ

گُناہ کے دس(10)نُقصانات

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:گُناہ اگرچہ ایک ہی ہو،اپنے ساتھ دس(10)بُری خصلتیں لے کر آتا ہے﴿1﴾جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو غضب دِلاتا ہے،حالانکہ وہ(رَبِّ عَزَّوَجَلَّ) اس بندے پر (غَضَب فرمانے کی) قُدرت رکھتا ہے﴿2﴾وہ(یعنی گُناہ کرنے والا)اِبلیسِ لَعِیْن کو خوش کرتا ہے﴿3﴾جنّت سے دُور ہو جاتا ہے﴿4﴾جہنّم کے قریب آجاتا ہے﴿5﴾وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے﴿6﴾وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے ،حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے﴿7﴾وہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو اِیذا دیتا ہے﴿8﴾وہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُن کے روضۂ مُبارَکہ میں رَنْجِیْدہ کرتا ہے﴿9﴾زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو (اپنی) نافرمانی پر گواہ بنا لیتا ہے﴿10﴾وہ تمام انسانوں سے خیانت اور رَبُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔[1]

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گُناہوں کے اَمراض سے شِفا یارَبّ

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1 ... بحر الدموع،الفصل الثانی:عواقب المعصیۃ،ص۳۰-۳۱

(وسائلِ بخشش ص376)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے گُناہ اگرچہ ایک ہی ہوتا ہے، مگر اس کی وجہ سے انسان دس(10) بُرائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر بَتقاضائے بَشَرِیَّت کوئی گُناہ سَرزد ہو جائے تو فوراً رَبِّ تَعالٰی کی بارگاہ میں سچّی توبہ کیجئے۔ اَفسوس صَد افسوس! بعض نادان جوانی کے نَشے اور فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا ہو کر لمبی لمبی اُمیدیں باندھے، غَفلت کی چادر تانے شرعی اَحکام کو پسِ پُشت ڈال کر توبہ کے مُعاملے میں مسلسل ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے خُود کو اس طرح دِلاسے دیتے ہیں کہ "ابھی تو میرے کھیلنے کُودنے کے دن ہیں"، "فُلاں کو دیکھو وہ تو اتنا بُوڑھا ہو چکا ہے، مگر ابھی تک زندہ ہے جبکہ میں تو ابھی تندرست اور جوان ہوں"، یُوں جھوٹی اور کھوکھلی اُمیدوں کے سہارے زِندہ رہتے ہیں، پھر جیسے جیسے جوانی کا زَوال شروع ہوتا ہے تو بُڑھاپا بھی اپنی جڑیں مَضبوط کرتا چلا جاتا ہے، پھر جا کر ایسوں کو ہوش آتا ہے کہ اب تو مجھے توبہ کر کے خُود کو گُناہوں سے بچانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوب خُوب عبادات بَجالانے کا پُختہ اِرادہ کرنا چاہئے۔ پھر اگرچہ بَسا اوقات ہمت کر کے نیکیاں کرنے میں کامیاب ہو بھی جاتے ہیں، مگر جوانی کی بہاروں کو یاد کر کے خُوب دِل جلاتے اور اَشک بہاتے ہیں کہ اے کاش! میں اپنی جوانی کو عبادت و رِیاضت میں بسر کر لیتا، مگر آہ! جوانی تو کسی گزرے "**کل**" کی طرح جا چکی اور اب پلٹ کر کبھی واپس نہیں آئے گی۔

توبہ میں تاخیر کی وجہ

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام اَبُو حامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت سے غافل جوانوں

اور توبہ میں ٹال مٹول کرنے والوں کو نصیحت کے مدنی پھول اِرْشاد فرماتے ہیں: جہاں تک توبہ میں تاخیر اور ٹال مٹول کی بات ہے تو اس بات پر غور کرے کہ اَکْثر دَوزخی توبہ میں تاخیر کی وجہ سے چِلّاتے ہوں گے کیونکہ ٹال مٹول کرنے والا اپنے مُعاملے کی بُنیاد آئندہ زندگی کو بناتا ہے جو کہ اس کے اختیار میں نہیں۔ ممکن ہے وہ "**کل**" تک زِنْدہ نہ رہے اور اگر باقی رہ بھی جائے تو جس طرح "**آج**" گُناہ کو نہیں چھوڑ سکتا ممکن ہے "**کل**" بھی اس کے تَرْک پر قُدرت نہ پائے۔ کاش! وہ جانتا کہ "**آج**" اس کی توبہ میں رُکاوٹ شَہْوَت کا غلبہ ہے اور شَہْوَت تو "**کل**" بھی اس سے دُور نہ ہو گی بلکہ بڑھ جائے گی، کیونکہ عادت کی وجہ سے یہ مزید پُخْتَہ ہو جاتی ہے اور جس شَہْوَت کو اِنسان عادت کے ذریعے پُخْتَہ کر لیتا ہے، وہ اس کی طرح نہیں جسے اس نے پُخْتَہ نہ کیا۔ اسی سبب سے توبہ میں ٹال مٹول کرنے والے ہلاک ہوئے، کیونکہ وہ دو ہم شکل چیزوں میں تو فرق سمجھتے ہیں، لیکن یہ نہیں سوچتے کہ شہوات سے چھٹکارا پانا مشکل ہے اور اس مُعاملے میں تمام ایّام یکساں ہیں۔ (یاد رکھو!) توبہ میں تاخیر کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے، جسے ایک درخت کو اُکھاڑنے کی حاجت ہے، لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ دَرَخْت مضبوط ہے اور اسے سخت مَشَقّت کے بغیر نہیں اُکھاڑا جا سکتا تو کہتا ہے کہ میں اسے ایک سال بعد اُکھاڑوں گا، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ درخت جب تک قائم رہتا ہے، اس کی جڑیں مضبوط ہوتی جاتی ہیں اور خود اس (توبہ میں تاخیر کرنے والے) کی عُمر جُوں جُوں بڑھتی جاتی ہے یہ کمزور ہوتا جاتا ہے، تو دُنیا میں اس سے بڑھ کر اَحمق کوئی نہیں کہ اس نے قُوّت کے باوُجود کمزور کا مُقابلہ نہ کیا اور اس بات کا منتظر رہا کہ جب یہ خود کمزور ہو جائے گا اور کمزور شے مضبوط ہو جائے تو اس پر

غلبہ پائے گا۔[1]

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نُمونے — مگر تجھ کو اَندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے — جو آباد تھے وہ مَحَل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
مِلے خاک میں اَہلِ شاں کیسے کیسے — مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامُوَر بے نشاں کیسے کیسے — زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی میں اَحکامِ شرعی واِطاعتِ الٰہی کی بَجا آوری میں سستی کرنے اور گُناہوں بھری زندگی سے توبہ میں تاخیر کرنے والے نوجوانوں کو خوابِ غَفلت سے جگانے کے لئے امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ مُبارَک فرمان کافی ہے۔ عقلمند وہی ہے جو زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے توبہ کرلے اوراپنی بقیہ زندگی زِیادہ سے زِیادہ عبادتِ الٰہی میں بَسر کرتا رہے، بِالْخُصُوص نوجوانوں کو توبہ میں ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نوجوان کی توبہ بہت پسند ہے، جیسا کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ یعنی جوانی میں توبہ کرنے والا شخص، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے۔[2] ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، الرکن الاول فی دواء التوبۃ... الخ، ۴/۷۲

2 ... کنز العمال، کتاب التوبۃ، الفصل الاول فی فضلھا والترغیب فیھا، الجزء: ۴، ۴/۸۷، حدیث: ۱۰۱۸۱

مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الشَّابِّ التَّائِبِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو توبہ کرنے والے نوجوان سے زیادہ پسندیدہ کوئی نہیں۔[1]

نوجوانوں کی اِصلاح اور دعوتِ اسلامی کا کردار

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس پُرفِتَن دَور میں قرآن و سُنَّت سے دُور، جوانی کی مَستی میں مَخمُور، حِرص وہَوسِ دُنیا کے نَشے میں چُور اور نفس وشیطان کے ہاتھوں مجبور ہو کر گُناہوں کے سیلاب میں بہنے والے نوجوانوں کی اِصلاح اور اَخلاقی تَربِیَت کیلئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت 63روزہ مدنی تَربیتی کورس بھی ہوتا ہے۔اس کورس کی اِفادِیَّت و اَہَمِّیَّت کے مُتَعَلِّق شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سُنَّت، جلد اوّل صفحہ 510 پر فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی صحبتوں سے مالا مال 63روزہ (مدنی) تربیتی کورس آخِرت کیلئے اِس قدَر نَفع بخش ہے کہ اس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اُس کی تفصیلات معلوم ہو جانے کے بعد شاید دِین کا دَرد رکھنے والا ہر مُسلمان یہ حسرت کریگا کہ کاش! مجھے بھی 63روزہ (مدنی) تربیتی کورس کرنے کی سعادت حاصِل ہو جائے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ (کراچی) کے علاوہ دِیگر شہروں میں بھی (مدنی) تربیتی کورس کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔اِس میں بعض وہ عُلُوم حاصِل ہوتے ہیں، جن کا سیکھنا ہر عاقِل، بالغ مسلمان پر فرض ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (مدنی) تربیتی کورس میں (اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ) وُضو و غسل کے علاوہ نماز کا عملی طریقہ سکھایا جاتا، غسلِ میّت، تَجْہِیز و تَکْفِین، نمازِ جنازہ و نمازِ عید کی تَربِیَت ہوتی

---

1 ... کنز العمال، حرف المیم، کتاب المواعظ والحکم، الترغیب الاحادی من الاکمال، الجزء:۸، ۱۵/۳۳۲، حدیث: ۴۳۱۰۱

ہے۔ مدنی قاعدہ کے ذَرِیعے دُرُست مَخارِج کے ساتھ قرآنی حُروف کی اَدائیگی کی تعلیم دی جاتی ہے اور قرآنِ کریم کی آخِری 20سُورَتیں زَبانی حِفظ اور سُورَۃُ المُلک کی مَشْق کروائی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بہت سے نوجوان، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو چکے ہیں اور اُن کی بے رونق زندگیوں میں مَدَنی بہاریں آ گئیں اور وہ اپنی جوانی کے پُر بہار اَیّام، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام پر وقْف کر کے اِس مدَنی مقصَد کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے" کو عام کرنے والے بن گئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحَبَّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سِکھلائے گا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھّو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص646)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "جوانی کیسے گزاریں؟" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نوجوانوں میں عبادت کا ذَوق پیدا کرنے اور سُنّتوں پر عمل کا شوق بڑھانے کیلئے، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ۱۸ ربیعُ الاوّل ۱۴۱۲ھ بمطابق 26 ستمبر 1991ء ہفتہ وار سُنّتوں

بھرے اجتماع میں دعوتِ اسلامی کے اَوَّلین مدنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب (واقع گلستانِ اَوکاڑوی بابُ المدینہ کراچی) میں **"جوانی کی عبادت کے فَضائل"** کے عُنوان سے بیان فرمایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ نے اس کی مدد سے نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ **"جوانی کیسے گزاریں؟"** کے نام سے ایک رسالہ مُرتّب کیا ہے۔ اس رِسالے میں قرآنی آیات، نصیحت آموز احادیثِ پاک اور مختلف بُزرگوں کے حکمت سے بھرپُور واقعات کے ذریعے نوجوان طبقے کو عبادت کی جانب راغب کرنے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا غلام بنانے اور انہیں قبر و آخرت کی فکر پیدا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ آپ بھی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ سے **ھَدِیَّۃً** طلب فرما کر اَوّل تا آخر مُطالَعہ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ رسالہ جوانی کے مقصد کو سمجھنے اور عبادت میں دل لگانے میں کافی حد تک مُعاوِن ثابت ہوگا۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو پڑھا (Read) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جوانی میں عبادت کے فضائل سُننے کی سعادت حاصل کی۔ جو لوگ اپنی جوانی کے گلشن کو عبادت و رِیاضت کے خُوش نُما مہکتے پھُولوں سے سجاتے ہیں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بَہُت محبوب ہوتے ہیں، ان کی پیشانیوں سے عبادت کا نُور جھلکتا ہے اور وہ بُڑھاپے میں بھی صحت و تندرست رہتے ہیں اور مرنے کے بعد جنَّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں۔ اے کاش!

ہم بھی پنج وَقتہ نمازِ باجماعت مسجد کی پہلی صَف میں پڑھنے والے پکّے نمازی، تہجد، اِشراق وچاشت کے نوافل کے عادی اور سُنّتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام، مدرسۃُ المدینہ بالغان!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے جہاں دیگر بے شُمار فَوائِد حاصل ہوتے وہیں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے۔ مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں قُرآنِ پاک کی تَعْلِیم دی جاتی ہے۔ قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فَضِیلت ہے۔ چُنانچہ،

حَضْرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فَیْضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ** یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔"

(صحیح البخاري، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم... الخ، الحدیث ۵۰۲۷، ج۳، ص۴۱۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت و اَہَمِّیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلِیمات کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تَحْت اسلامی بھائیوں کیلئے عُموماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَساجِد

وغیرہ میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی تَرکیب ہوتی ہے اوراسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات و اَوْقات میں ہَزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغات کی ترکیب ہوتی ہے،اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُستْ اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُختلِف دُعائیں یاد کرتے، نماز کے مسائل سیکھتے اور سُنَّتوں کی مُفت تَعْلِیم حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی اپنی دُنیاو آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شرکت فرمائیں۔ آیئے تَرْغِیب کے لئے ایک مَدَنی بہار سُنئے۔ چُنانچہ،

بابُ الْاِسْلام(سندھ) کے مشہور شہر زَم زَم نگر(حیدر آباد) کے مُقیم اسلامی بھائی (عُمر تقریباً28سال)کا بیان ہے: میں نَویں کلاس میں پڑھتا تھا اور حُصُولِ دُنیا کی جُستجو میں مگن تھا۔ میرے علاقے کے اسلامی بھائیوں سے میری راہ ورسم بڑھی تو وہ مُجھے نیکی کی دعوت دے کر مَسْجد لے گئے۔ جب میں نَماز پڑھ کر مَسْجد سے نکلنے لگا تو ایک خَیْر خَواہ اسلامی بھائی (جو مَسْجد کے دروازے کے قَرِیب کھڑے تھے) نے مجھ سے دَرْس میں شِرکت کی اِلْتِجا کی۔ میں دَرْسِ فَیْضانِ سُنَّت میں بیٹھ گیا۔ یہ میری دعوتِ اسلامی سے رَفاقَت کی اِبْتِدا تھی۔ پھر میں نے اسلامی بھائیوں کی اِنْفِرادی کوشش سے مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کردیا۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتماع میں شِرکت کی، جہاں میرے جَذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے۔ چَنْد ہفتوں بعد امیر اَہلُسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان بَذریعہ ٹیلیفون ریلے ہوا۔ جسے تمام شُرکائے اِجْتماع نے بڑے غور سے سُنا۔ بیان کے بعد امیر اہلُسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اجتماعی توبہ اور بیعت کروائی تو میں بھی عطّاری بن گیا۔ پھر جُوں جُوں وَقْت گُزرتا گیا میں مَدَنی ماحول میں رَچْتا بَسْتا گیا۔ میں اپنے ذیلی حلقے میں دوسال تک مَدَنی کام کرتا رہا۔ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھے فِقْہی مَسائل سے بَہُت

دِلچسپی تھی۔ عِلْمِ دِیْن سیکھنے کے جَذبے کے تحت میں نے 1999ء میں جامعۃُ المدینہ (فیضانِ عثمان غنی گلستانِ جوہر باب المدینہ کراچی) میں دَرْسِ نَظامی میں داخلہ لے لیا۔ دَرْسِ نِظامی کے ساتھ ساتھ مَدَنی کام بھی اِسْتِقامت سے کرنے کی سَعادَت حاصل رہی۔ میں اپنے جامِعہ میں مَدَنی کاموں کا خادِم (ذِمّہ دار) تھا۔ 2005ء میں فارِغُ التَّحْصِیْل ہونے پر میٹھے میٹھے مُرشدِ کریم امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے میرے سر پر دَستارِ فَضِیلت کے طور پر سبز سبز عمامہ شَرِیف باندھا۔ امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضان کے صَدَقے آج بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے مُختلف شُعْبہ جات و مدنی کاموں میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچانے کی سَعادَت حاصل ہو رہی ہے۔

یہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تِلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے سنت پر عمل کی نیت سے چلنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

❀ پارہ15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۷)

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ایک شَخْص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو قدرے آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے سے چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[3] ❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے ہوئے چلتے ہیں، یہ قطعاً

---

1 ... مُسلِم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم التبختر فی المشی... الخ، ص۱۱۵۶، حدیث:۲۰۸۸ ملخصاً

2 ... الشمائل المحمدیة للترمذی، باب ماجاء فی مشیة رسول اللّٰہ، ص۸۷، رقم:۱۱۸

3 ... ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث:۵۲۷۳

غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لاتیں مارنا بھی بے اَدَبی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(304صفحات) نیز 120 صَفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثَواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صُبح وشام دَس دَس (10,10) بار دُرُودِ پاک پڑھا، اُسے قِیامَت کے دِن میری شَفاعَت ملے گی۔ (مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ۱۰، ص ۱۶۳، حدیث ۱۷۰۲۲، از ضیائے درود و سلام)

سب نے صَفِ مَحشر میں للکار دِیا ہم کو
اے بے کَسوں کے آقا اب تیری دُہائی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔(اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِدِ اس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر

تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ایک ایسی عظیم ہَستی کی سِیرتِ مبارکہ کے مُتعلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، جن کا فیضان کئی صَدیاں گزر جانے کے باوجود بھی جاری وساری ہے، جن کے مزارِ پُر انوار پر ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے، لوگ حاضر ہو کر اپنی مُنہ مانگی جائز مرادیں پاتے ہیں۔ یہ اَہَم شَخصِیَّت کون تھیں؟ ان کا نام ونَسب، کُنْیَت ولَقب کیا تھا؟ آج کے بیان میں یہ سب سُنیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے ساتھ ساتھ ان کا حُصولِ علم کیلئے سفر کرنا اور ان کی پاکیزہ عادات وصِفات مثلاً صبر وشُکر کی مدنی سوچ، علمِ دِین کے حصول کا شوق سے مُتعلِّق چند مدنی پھول اور بیان کے آخر میں بیٹھنے کی سُنَّتیں اور آداب بھی بیان کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صابر وشاکر نوجوان:

شام کا وَقْت تھا، رات کی تاریکی آہِسْتہ آہِسْتہ ہر شَے کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی، خُراسان میں ایک بے ساز وسامان مُسافِر ہاتھ میں عَصا لیے، ہر چیز سے بے نیاز، بوسِیدہ، موٹا اور کُھردَرا ٹاٹ کا لباس پہنے چلا جارہا تھا، جب وہ آبادی کے قریب پہنچا تو رات گُزارنے کے اِرادے سے ایک ایسے مَقام پر ٹھہرا جہاں بَظاہِر دِین دار نظر آنے والے کچھ اَفْراد بھی مَوْجُود تھے، جن کے چہرے خُوشحالی وبے فِکری سے دَمک رہے تھے، جیسے ہی ان کی نَظر اِس مَفْلُوْکُ الْحال (خستہ حال) شَخْص پر پڑی، تو اُن میں سے ایک

نے سَخْت لہجے میں سُوال کیا۔ ”تم کون ہو؟“ اُس مُسافِر نے نَرْمی سے جواب دیتے ہوئے کہا: مُسافِر ہوں ، یہاں رات بَسَر کرنے کے لیے ٹھہرنا چاہتا ہوں۔ وہ سب قَہقَہہ لگا کر ہنس پڑے اور اُسے حَقارَت سے دیکھتے ہوئے کہا: یہ ہم میں سے نہیں ہے۔ مُسافِر اُن کی یہ بات سُن کر خُوشی سے کِھل اُٹھا اور جواب میں کہا: واقعی میں تم میں سے نہیں ہوں۔ رات ہوئی تو اُن میں سے ایک شَخْص نے اُس کے آگے سُوکھی روٹی لا کر رکھ دی اور خود اپنے دوستوں کی اُس مَحفِل میں شریک ہو گیا، جس میں وہ اَنواع واَقسام کی عُمدہ اور لَذِیذ غِذاؤں سے لُطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دُوسرے سے ہنسی مَذاق میں بھی مَشغُول تھے ۔ وہ مُسافِر کو رُوکھی روٹی کھاتا دیکھ کر ہنستے اور کھائے ہوئے خَربُوزے کے چھلکے اُسے مارتے جاتے، ساری رات وہ لوگ طَعْن و تَشْنِیع کے تِیر بَرساتے رہے یعنی بُرا بھلا کہتے رہے، یہاں تک کہ صُبح ہو گئی مگر وہ صابِر و شاکِر نَوجوان خُوش دِلی سے اُن کے سِتم برداشت کرتا رہا اور کوئی جوابی کاروائی نہ کی۔ (کشف المحجوب، ص۶۶، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اِس عظیم ہستی کی شان میں، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی لکھی ہوئی منقبت کے کچھ اشعار سُنتے ہیں۔

ہو مدینے کا ٹِکٹ مجھ کو عطا داتا پیا — آپ کو خواجہ پیا کا واسِطہ داتا پیا
دو نہ دو مرضی تمہاری تم مدینے کا ٹِکٹ — میں پکارے جاؤں گا داتا پیا داتا پیا
دولتِ دنیا کا سائل بن کے میں آیا نہیں — مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا

کاش میں رویا کروں عِشقِ رسولِ پاک میں　　سوز دو ایسا پئے احمد رضا داتا پیا
کا ش! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو　　فیض کا دریا بہا دو سرورا داتا پیا
مجھ کو داتا تاجدارانِ جہاں سے کیا غَرَض　　میں تو ہوں منگتا ترے دربار کا داتا پیا
جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن　　ہو مِری اُمّید کا گلشن ہرا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برائی کو بھلائی سے ٹالنے والے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ واقعے میں اپنے ساتھ نارَواو ناپسندیدہ سُلوک پر صَبْر کرنے والے وہ بُزُرگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزِیدہ وَلی، حضرتِ سَیِّدُنا داتا گَنْج بَخْش عَلی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب اور بَرگُزِیدہ بندوں کا یہ مَعْمُول ہوتا ہے کہ وہ آنے والی ہَر مُصِیبَت پر صَبْر و شُکْر سے کام لیتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس طرح اپنے بندوں پر بے شُمار نعمتیں نِچھاوَر فرما کر اِحسانِ عَظِیم فرماتا ہے، اسی طرح بَعْض اَوقات اُنہیں مَصائِب و آلام کے اِمتِحان میں ڈال کر کامیابی کی صُورَت میں بُلَندیِ دَرَجات کے عِلاوَہ بے شُمار دُنْیَوِی واُخْرَوِی اِنْعامات کے ساتھ ساتھ اَیسوں کو یہ مُژدَۂ جاں فِزا بھی سُناتا ہے کہ ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ تَرْجَمۂ کنزُالایمان: بیشک اللہ صابِروں کے ساتھ ہے۔ (پارہ:۲، بقرہ:۱۵۳) یاد رکھئے! ذاتِ باری تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ کا قُرب وہ عَظِیم نِعْمَت ہے کہ جس کے حُصُول کے لیے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولیائے عُظام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے ایسی ایسی تکالیف پر صَبْر کیا کہ جن کے تَصَوُّر سے ہی لَرزَہ طارِی ہو جاتا ہے۔ ہمیں بھی یہ نِیَّت کرنی چاہیے کہ اگر کوئی مصیبت آئی، کسی نے ہمارا

دل دُکھایا یا بد سُلوکی سے پیش آیا تو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے صَبر سے کام لیں گے۔اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بَندے کے بدَن یا اس کے مال یا اس کی اَولاد کی طَرَف کوئی سَختی بھیجوں، پھر وہ صَبْرِ جَمیل کے ساتھ اُس کا اِستِقْبال کرے، تو قِیامت کے دِن مُجھے اِس سے حَیا آئے گی، کہ میں اُس کے لیے میزان قائم کروں یا اُس کا نامۂ اَعمال کھولوں۔(کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم اول، ۲/۱۱۵، حدیث: ۶۵۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! دُنیا میں بَظاہِر کَڑوے محسُوس ہونے والے صَبر کے چَند گھُونٹ آخِرت میں کیسی مِٹھاس کا سَبَب بنیں گے۔ حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ساتھ پیش آنے والی بد سُلوکی پر کَمالِ صَبر کا مُظاہَرہ کیا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وہ عَظِیم مَقام وِلایَت عَطا فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اِس دُنیا سے پَردہ کیے ہزار (1000) سال سے زائِد کا عَرْصہ بیت چُکا ہے، مگر آج بھی لاکھوں مُسلمانوں کے دِلوں میں آپ کی مَحَبَّت و عَظَمَت قائم و دائم ہے، لوگ جَوق دَر جَوق آپ کے مَزارِ پُر اَنوار پر حاضِری کی سَعادَت پاتے ہیں اور اپنی خالی جھولیاں مُرادوں سے بھرتے ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعارُف:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام "عَلی" والِد کا نام "عُثمان" ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سِلسِلۂ نَسَب چھ (6) واسِطوں سے سَیِّدُ الشُّھَدا، راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰی، حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَنِ مُجْتَبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جاملتا ہے۔

(بزرگانِ لاہور، ص۲۲۲) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کُنْیَت "اَبُوالْحَسَن" ہے۔(اردو دائرۃ المعارف،۹/۹۱) جبکہ مَشْہور و مَعرُوف لَقَب "گَنْج بَخْش" ہے۔ اِس لَقَب کی وَجہِ تَسْمِیَہ(نام رکھنے کی وجہ) کچھ یُوں ہے کہ حضرت خواجۂ خواجگان، سَیِّدُنا مُعِینُ الدِّین چِشتی اَجْمیری سَنْجَری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کچھ عَرْصے تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزارِ فائِضُ الاَنْوار پَر مُعْتَکِف رہے اور حضرتِ داتا گَنْج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فُیُوضِ باطِنی سے مالامال ہو کر جب اَلْوَداعی فاتِحہ کے لیے حاضِر ہُوئے تو زَبانِ مُبارَک پر بے ساختہ یہ شِعْر آگیا:

گَنْج بَخْشِ فَیْضِ عالَم، مَظْہَرِ نُورِ خُدا
ناقِصاں را پِیْرِ کامِل، کامِلاں را رَہْنُما

حضرتِ سَیِّدُنا سُلطانُ الہِنْد خواجہ غَرِیب نَواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زَبانِ مُبارَک سے نِکلا ہوا لَقَب "گَنْج بَخْش" آج پورے بَرِّصَغیر میں گُونج رہا ہے۔ یہاں تک کہ بَعْض لوگ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِسْمِ مُبارَک سے بھی ناواقِف ہوتے ہیں اور مَحْض "داتا گَنْج بَخْش" کے لَقَب سے ہی یاد کرتے ہیں۔

(محفلِ اولیا، ص۳۸۸، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور داتا گَنْج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کم و بیش 400ھ میں غَزنی شہر میں ہُوئی۔ کچھ عَرصے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خاندان مَحَلہ ہَجْویر مُنْتَقِل ہو گیا، اِسی نِسبَت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہَجْوِیری کہلاتے ہیں۔(اردو دائرۃ المعارف، ج۹، ص۹۱ ملخصاً)

غم مجھے میٹھے مدینے کا عطا کر دو شہا میرا سینہ بھی مدینہ دو بنا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خُدا میں سفر:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے زمانے کے کئی عَظِیمُ الْمَرْتَبَت (یعنی بُلند رُتبے والے) ائمہ طَرِیقَت و شَرِیعَت سے عِلم و مَعرِفَت کے جام پیے، عُمر کا ایک بڑا حِصّہ سَفَر میں گُزارا، جس کا مَقْصَد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مِلنا، اُن کے فَیْضان سے فَیض یاب ہونا، اپنے نَفْس کو مَشَقَّتوں اور تکلیفوں کا عادی بنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنُودی پانا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کِرمان، سِیستان، تُرکِستان، ماوَراءُالنَّہر، خُوزِستان، طَبَرِستان، آذربیجان، فارس، عِراق، شام، فلَسطِین اور حِجازِ مُقدَّس سمیت کئی مُلکوں کا سَفَر کیا۔ (اردو دائرۃ المعارف، ۹/۹۴) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جَواں عُمری ہی میں عُلومِ ظاہِری کی تکمِیل کر چکے تھے، آپ کے عِلمی مَقام کا اندازہ اِس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مَرتبہ سُلطان محمود غَزنَوی کی مَوجُودگی میں حضرتِ داتا علی ہَجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک غَیر مُسلِم فلَسَفی سے مُکالَمہ ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی عِلمی قابِلیَّت سے زَبَردَست جوابات کے ذَرِیعے اُسے خاموش کر دیا، حالانکہ اُس وَقْت آپ کی عُمر زِیادہ نہ تھی، کیونکہ اِس مُکالَمے کو سُلطان محمود غَزنَوی کی زِندگی کے آخِری سال میں بھی فَرض کیا جائے تو اُس وَقْت آپ کی عُمرِ مُبارَک تقریباً 20 سال بنتی ہے۔ (پیش لفظ از کشف المحجوب، ص ۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے مصطفٰے کی بارگاہِ پاک میں	کیجئے میری سِفارش آپ یا داتا پیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمِ دِین کے حُصُول کا شوق:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ داتا گَنج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علمِ دین حاصِل

کرنے کا کس قَدَر شوق تھا؟علمِ دین کے حُصُول کی خاطِر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِراق، شام، اور حِجازِ مُقدَّس سَمیت دس (10) سے زائد مَمالِک کا سَفَر کیااوراِس راہِ پُرخار میں کئی ناخُوشگوار واقِعات سے بھی ہمکنار ہوئے، مگر صَبْر و رِضا کے پیکر اوررَبِّ تَعَالٰی کے شُکْر گُزار رہے۔ اب ذرا غَور کیجئے کہ ایک طرف تو ہمارے اَسلاف کا یہ حال تھا کہ حُصُولِ عِلمِ دِین کے ذَرائِع اِنتِہائی دُشوار ہونے کے باوُجُود یہ مُبارَک ہستیاں تَن دَہی (محنت و لگن) سے علمِ دین حاصِل کرتے رہے اور لوگوں میں نیکی کی دَعوَت عام کرتے رہے، اس کے بر عکس ہمارا معاملہ یہ ہے کہ آج اِس تَرَقّی یافتہ دور میں جبکہ عِلمِ دین حاصِل کرنا اِنتِہائی آسان ہو چکا ہے، تمام تر سَہُولَتوں اورآسائشوں کے باوُجُود بھی ہم علمِ دین سے دُور ہیں حتّٰی کہ فَرْض عُلُوم سیکھنے کی بھی فُرصَت نہیں۔ ہم خُود کواور اپنی اَولاد کو دُنْیَوی فَوائِد دلوانے کے لیے عُلُوم وفُنُون تو سِکھاتے ہیں تاکہ اَعلیٰ ڈِگری حاصِل کرکے ہمارانام رَوشَن ہونے کے ساتھ ساتھ اولاد کاعارضی مُستقبل بھی روشن ہو، مگر اَفسوس! ہمیں اپنی آخِرت سَنوارنے کی بالکل فِکْر نہیں۔ یادرکھئے! علمِ دین سیکھنا ہر مُسلمان مَرد و عَوْرت پر فَرْض ہے۔

کتنا عِلم سیکھنا فَرْض ہے؟

حَدیثِ پاک میں ہے: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ**۔یعنی عِلم کا طَلَب کرنا ہر مُسلمان مَرد (اسی طرح عَورت) پر (بھی) فَرْض ہے۔(ابن ماجہ،کتاب السنۃ،باب فضل العلماء والحث الخ، ۱/۱۴۶،حدیث ۲۲۴)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک کے تَحْت میرے آقا اعلیٰ

حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مَوْلانا شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا، اُس کا آسان لفظوں میں مُخْتَصَراً خُلاصہ عَرْض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اَوَّلِین واَہَم تَرِین فَرْض یہ ہے کہ بُنیادی عَقائِد کا عِلْم حاصِل کرے، جس سے آدَمی صَحِیحُ العَقِیدَہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے اِنکار و مُخالَفَت سے کافِر یا گُمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مَسائلِ نَماز یعنی اِس کے فَرائِض وشَرائِط و مُفسِدات (نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جَب رَمَضانُ الْمُبارَک کی تَشْرِیف آوَری ہو تو روزوں کے مَسائِل، مالِکِ نِصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مَسائِل، صاحِبِ اِستِطاعَت ہو تو مَسائلِ حَج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَرُوری مَسائِل، تاجِر ہو تو خرید و فَروخْت کے مَسائِل، مُزارِع یعنی کاشْتکار (اور زمیندار) پر کھیتی باڑی کے مسائل، مُلازِم بننے اور مُلازِم رکھنے والے پر اِجارہ کے مَسائِل۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اور اسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل و بالِغ مرد و عورت پر اُس کی مَوجُودَہ حالَت کے مُطابِق مَسئَلے سیکھنا فَرْضِ عین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مَسائلِ حَلال و حَرام بھی سیکھنا فَرْض ہے۔ نیز مَسائلِ قَلْب (باطِنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیَّہ (باطِنی فَرائض) مَثَلاً عاجِزی واِخْلاص اور تَوَکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گُناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہَم فَرائِض سے ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۳۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا کہ دِین کا بُنیادِی عِلْم نہ سیکھنا، آخرت کی تَباہی و بَربادِی کا سَبَب بن سکتا ہے کیونکہ جب نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نِکاح، تِجارت، مَزدُوری اور دیگر مُعامَلات کے

بارے میں دِینی مَعلُومات نہ ہوں گی تو یقیناً ان کاموں میں شَرعی غَلَطیاں بھی سرزد ہو جائیں گی جن کی وجہ سے آخرت میں پکڑ ہو سکتی ہے۔ لہٰذا زندگی کی اِن اَنمول ساعَتوں کو غَنیمَت جانتے ہوئے حُصُولِ علمِ دین کے لئے کوشاں رہئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سُنت بننے، گُناہوں سے بچنے اور آخرت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

گو ذلیل وخوار ہوں پاپی ہوں میں بدکار ہوں	آپ کا ہوں آپ کا ہوں آپ کا داتا پیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرکز الاولیاء(لاہور) میں تشریف آوری:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا یہ وہ عظیم کام ہے کہ جس کی تکمیل کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وقتاً فوقتاً اپنے اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اِس دُنیا میں مَبْعُوث فرمایا۔ یہاں تک کہ تاجدارِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اِسی مقصد کیلئے اِس دُنیا میں تَشرِیف لائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد اُمَّت کو نیکی کی دَعوَت دینے اور ان کی تربِیَت کا یہی کام بارگاہِ نُبُوَّت کے براہِ راست تَربِیَت یافتہ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنبھال لیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد بھی ہر دور میں بُزرگانِ دین نے اسلامی تعلیمات کے نُور سے لوگوں کے دِلوں کو مُنوَّر کیا۔ حضرتِ سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اسی مقصد کو اپنا شِعار بنایا اور نیکی کی دعوت کے اِس اَہم فَرِیضے کو نبھانے کیلئے مرکز الاولیاء(لاہور) پہنچے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (مرکز الاولیاء) لاہور میں عِلم و حِکمَت کے ایسے دَریا بہائے کہ وہ شہر جو پہلے کُفر اور شِرک کے اندھیروں میں ڈُوبا ہوا تھا، حُضُور سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوششوں سے قَلْعۂ اِسلام بن گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اَخلاق، حُسنِ کِردار

اور نَرْم گُفتار سے کئی دلوں میں آپ کی مَحَبَّت راسخ ہوگئی۔ مرکز الاولیاء(لاہور) میں آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قیام کی مُدَّت تقریباً تیس(30) سال ہے۔(اللہ کے خاص بندے، ص۴۶۸) اس تمام عَرْصے میں آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شَب و روز دِین کی تبلیغ میں مَشغُول رہے، آپ کی بے داغ سِیرت، دِلکَش گُفتگو، پُرنُور شَخْصِیَت اور دِلوں میں اُتر جانے والے ارشاداتِ عالِیہ لوگوں کو کفر وضَلالَت (گمراہی) کے دَلدَل سے نِکال کر ہِدایَت کی راہ پر گامزَن کرتے رہے۔ مرکز الاولیاء(لاہور) میں آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی قِیام گاہ کے پاس ہی ایک جگہ مَسجِد کی تَعمِیر کا سنگِ بنیاد رکھا اور اس مسجد کی تعمیر کے وَقْت آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود مزدوروں کی طرح کام کیا اور بڑی مَحَبَّت اور جَذبے سے اس کی تعمیر میں پیش پیش رہے ،مرکز الاولیاء(لاہور) شہر میں یہی پہلی مسجد تھی جو ایک وَلِیُّ اللہ کے ہاتھوں تعمیر ہوئی۔(اللہ کے خاص بندے، ص۴۶۹) حضرتِ سَیِّدُنا داتا گَنْج بَخْش رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوری زندگی خُوب مَحَبَّت و لگن سے خدمتِ دین کا کام سرانجام دیا، دُکھی اِنْسانِیَّت کو اَمْن و سُکُون کا پَیغام دیا اور اپنے مُریدین و مُحِبِّین کی دِینی و دُنیاوی حاجَتوں کو پُورا فرمایا۔ آج بھی آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مَزارِ فائِضُ الاَنْوار سے اپنے عقیدت مندوں کی حاجَت رَوائی فرماتے، ان کی پریشانیاں حل فرماتے اور اپنے رُوحانی فیضان سے جسے چاہتے ہیں مالامال کرتے ہیں۔

میں ہوں عصیاں کا مریض اور تم طبیبِ عاصیاں	ہو عطا مجھ کو گناہوں کی دوا داتا پیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا صاحب اور حاضریِ مزارات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیاءُ اللہ کے مَزارات پر حاضِری کی بَرَکت سے دُعائیں قَبول

ہوتی ہیں، مُشکِلات و مَصائِب سے نَجات ملتی ہے، خاص اِس نَظریے سے اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مَزارات پر جانا بھی ہمارے اَسلاف کا طریقہ رہا ہے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا داتا گَنْج بَخْش علی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی یہ مَعمُول تھا کہ وہ بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مَزارات پر حاضِری دیتے تھے، مَزارات پر حاضِری کے مُتَعَلِّق اپنے کئی واقِعات اُنہوں نے اپنی مَشہور و مَعرُوف کِتاب "کَشْفُ الْمَحْجُوب" میں دَرْج کیے ہیں۔ آیئے اُن میں سے چند سنتے ہیں: چنانچہ

1. حضرتِ سَیِّدُنا داتا گَنْج بَخْش علی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں ایک روز سفر کرتا ہوا، ملکِ شام میں مؤذنِ رسول، حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مزار شریف پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے اپنے آپ کو مَکَّۂ مُعظَّمہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قبیلہ بنی شیبہ کے دروازے پر موجود ہیں اور ایک عمر رسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اُٹھائے ہوئے ہیں، میں فرطِ مَحَبَّت سے بے قرار ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف دوڑا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قوتِ باطنی اور علمِ غیب کے ذریعے میری حیرت و اِستِعْجاب (تعجب) کی کیفیت جان گئے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: "یہ ابو حنیفہ ہیں اور تمہارے امام ہیں۔" (کشف المحجوب، ص۲۱۶ ضیاء القرآن ملخصًا)
2. مزید فرماتے ہیں: ایک بار مجھے ایک (دِینی) مُشْکِل دَرپیش ہوئی، میں نے اُس کے حل کی کوشِش کی مگر کامیاب نہ ہوا، اِس سے قَبْل بھی مجھ پر ایسی ہی مُشْکِل آئی تھی، تو میں نے حضرتِ

شیخ ابویزید رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزار شَریف پر حاضِری دی تھی اور میری وہ مُشْکِل آسان ہو گئی تھی۔ اس مرتبہ بھی میں نے اِرادہ کیا کہ وہاں حاضِری دُوں۔ اِسی نِیَّت سے تین (3) ماہ تک اُن کے مَزار مُبارَک پر چلّہ کَشی کی، تاکہ میری مُشْکِل حل ہو جائے۔ (کشف المحجوب، ص۶۵)

3. حضرت اَبُو العباس قاسم بن مَہدی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں حُضُور داتا گنج بخش رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں کہ آج تک ان کا مَزار "مَرْوَ" (تُرکمانستان) میں مَوْجُود ہے اور بہت مَشْہور و مَعْروف ہے، لوگ وہاں مُرادیں مانگنے جاتے ہیں اور بڑی بڑی مُشْکِلات حَل کرنے کے لیے ان سے طالبِ اِمداد ہوتے ہیں اور اُن کی اِمداد کی جاتی ہے، یہ بات بہت مُجَرَّب (یعنی کئی بار کی آزمائی ہوئی) ہے۔ (کشف المحجوب، ص۱۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَوْلیائے کِرام حَیات ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ نہ صرف مَزارات پر جانا باعِثِ برکت ہے بلکہ وہاں مُشْکِلات بھی حَل ہوتی ہیں اور یہ سب صاحِبِ مَزار ہی کا فَیْضان ہوتا ہے۔ مُمکِن ہے کسی کو یہ وَسْوَسہ آئے کہ اَوْلیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کا فَیض کیسے مِل سکتا ہے؟ کیونکہ وہ تو وَفات پا چکے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عِنایات سے مَزارات میں نہ صرف حَیات ہوتے ہیں بلکہ زائِرِیْن (اپنے مَزارات کی زِیارَت کرنے والوں) کی ہِدایت و مدد بھی فرماتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا اِمام اسماعیل حَقّی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انبیاء، اَولیاء اور شُہَداء کے اَجسام

قبروں میں بھی نہ تو مُتَغَیِّر ہوتے ہیں اور نہ ہی بوسیدہ ہوتے ہیں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کے جسموں کو اِس خرابی سے جو گوشت کے گلنے سڑنے سے پیدا ہوتی ہے، مَحْفُوظ رکھا ہے۔(تفسیر روح البیان، ج۳، ص۴۳۹)

شَیخ عبدُالحق مُحدّثِ دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیاء اِس دارِ فانی سے دارِ بَقا کی طرف کُوچ کر گئے ہیں اور اپنے پَروَرْدگار کے پاس زِندہ ہیں اُنہیں رِزْق دِیا جاتا ہے، وہ خُوش حال ہیں اور لوگوں کو اس کا شُعُور نہیں۔(اشعۃ اللمعات، کتاب الجہاد، باب حکم الاسراء، ۳/۴۲۳)

حضرتِ علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی دونوں حالتوں (زِندگی و مَوت) میں اَصْلاً (کوئی) فَرْق نہیں، اِسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں تشریف لے جاتے ہیں۔(مرقاۃ شرح مشکوۃ باب الجمعۃ فصل الثالث، ۳/۴۵۹)(از فتاوی رضویہ، ج۹، ص۴۳۳)

کون کہتا ہے ولی سب مَر گئے؟
قَید سے چُھوٹے وہ اپنے گھر گئے!

حاضریِ مزارات، برکت کا سبب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان جَلِیلُ الْقَدْر آئمۂ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی تَصْرِیحات سے یہ مَعلُوم ہوا کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، شُہَدائے عُظام اور اولیائے ربِّ سلام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سب اپنے اپنے مَزارات میں زِندہ ہوتے ہیں اور تَصَرُّف بھی فرماتے ہیں۔ اسی لیے صرف عوام ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے عُلَماء اور فُضَلاء کا یہ مَعمُول رہا ہے کہ وہ اپنی مُشکِلات کے حَل کے لیے اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مَزارات پر حاضِری دِیا کرتے تھے۔ آیئے اِس بارے میں تین(3) اقوالِ بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی

سنتے ہیں۔ چنانچہ

1. مشہور حَنْبَلی مُحدِّث حضرت امام خَلّال ابو بکر احمد بن محمد بَغْدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی مُعامَلہ دَرپیش ہوتا ہے، میں اِمام مُوسیٰ کاظِم بن جَعْفَر صادِق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مَزار پر حاضِر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مُشْکِل کو آسان کر کے مجھے میری مُراد عَطا فرما دیتا ہے۔ (تاریخ بغداد، ج۱ص۱۳۳)

2. کروڑوں شافِعِیُّوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجَت پیش آتی ہے تو میں دو(2) رَکْعَت نَماز ادا کر کے امامِ اَعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزارِ پُر اَنْوار پر جا کر دُعا مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری حاجت پوری کر دیتا ہے۔ (الخیرات الحِسان ص۹۴)

3. حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاجَت تھی اور میں کافی تنگدَسْت بھی تھا۔ میں نے حضرتِ مَعرُوف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْرِ اَنور پر حاضِری دی، تین(3) بار سورۂ اِخلاص کی تِلاوت کی اور اس کا ثَواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی اَرْواح کو پہنچایا، پھر اپنی حاجت بَیان کی۔ جُونہی میں وہاں سے واپس آیا میری حاجت پُوری ہو چکی تھی۔ (الروض الفائق ص۱۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایصالِ ثواب کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعات سے مَعلُوم ہوا کہ اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مَزارات پر دُعائیں قَبُول ہوتی ہیں، نیز بُزرگانِ دین اور اَوْلیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو ایصالِ ثَواب کرنے کی اَہَمِّیَّت بھی معلوم ہوئی، لہٰذا ہمارا بھی یہ معمول ہونا چاہئے! کہ جب بھی کسی بُزرگ کے مَزار شریف پر حاضِری کا شَرَف حاصِل ہو تو صاحبِ مَزار کو ضَرور ایصالِ ثواب بھی کریں۔ ہمیں اس کی بڑی بَرَکتیں ملیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

حضرت سیِّدُنا امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہَوَازِن قُشَیْرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: کہ ایک بُزرگ کا بَیان ہے: میں حضرتِ رابِعہ بَصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے حَق میں دُعا کیا کرتا تھا، ایک دَفْعہ میں نے اُنہیں خواب میں دیکھا، فرما رہی تھیں: "تمہارے تُحائِف (یعنی دعائیں اور ایصالِ ثواب) نُور کے طَباقوں میں ہمارے پاس آتے ہیں جو نُور کے رومالوں سے ڈھانپے ہوتے ہیں۔" (الرسالۃ القشیریۃ، باب رؤیا القوم، ص۴۲۴)

مَزارات پر حاضری کے آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے برکتیں حاصِل کرنے کیلئے ان کے مَزارات پر حاضِری کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں۔ حاضِری سے پہلے کیا کیا اچھی نیتیں ہونی چاہییں؟ مَزارات پر جاکر کیا دُعائیں مانگنی چاہییں؟ مَزارات پر حاضِری کے کیا کیا فَوائد ہیں؟ وغیرہ وغیرہ یہ سب جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ کے مطبوعہ 48 صَفْحات پر مُشْتَمِل رسالے "مَزاراتِ اولیاء کی حِکایات" ھَدِیَّۃً حاصِل فرما کر اِس کا مُطالَعہ کرلیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں کافی

اضافہ ہو گا۔ آیئے اِسی رسالے سے مَزارات پر حاضِری کا طریقہ اور اس کے مَدَنی پھول سنتے ہیں۔

(اگر کوئی شَخْص ولیُّ اللہ کے مَزار شریف یا) کسی بھی مُسلمان کی قَبْر کی زِیارَت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مَکان پر (غَیر مکروہ وَقْت میں) دو(2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** کے بعد ایک (1) بار **اٰیَۃُ الْکُرْسِی** اور تین(3) بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** پڑھے اور اس نَماز کا ثَواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس فَوت شُدہ بندے کی قَبْر میں نُور پیدا کرے گا اور اِس (ثَواب پہنچانے والے) شَخْص کو بَہُت زِیادہ ثَواب عَطا فرمائے گا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ص۳۵۰) پھر اچھی اچھی نیتیں کرنے کے بعد مَزارات کی طرف روانہ ہو اور (زائر یعنی زِیارت کرنے والے کو چاہیے کہ اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے) مَزاراتِ طیِّبات پر حاضِر ہونے میں پائنتی (پا۔ئِن۔تی۔یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار(4) ہاتھ کے فاصِلہ پر مُواجَہہ میں (یعنی چِہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور مُتَوَسِّط (یعنی درمیانی) آواز میں (اِس طرح) سَلام عَرض کرے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ**، پھر "**دُرُودِ غَوْثیہ**" تین(3) بار، **اَلْحَمْد** شریف ایک(1) بار، **اٰیَۃُ الْکُرْسِی** ایک(1) بار، **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** سات (7) بار، پھر "**دُرُوْدِ غَوْثیہ**" سات (7) بار، اور وَقْت فُرْصت دے تو **سُوْرَۂ یٰسٓ** اور **سورۂ مُلک** بھی پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرے کہ الٰہی! اِس قِراءَت پر مجھے اِتنا ثَواب دے جو تیرے کرم کے قابِل ہے، نہ اُتنا جو میرے عَمَل کے قابِل ہے اور اِسے میری طرف سے اِس بندۂ مَقبول کو نَذْر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب، جائز (اور) شرعی ہو، اُس کے لیے دُعا کرے اور صاحبِ مَزار کی رُوح کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قَرار دے، پھر اُسی طرح سَلام کر کے واپَس آئے۔ (فتاوٰی رضویہ:۹/۵۲۲، از مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص۱۶،۶)

نِیاز تقسیم کرنے کی اِحتیاطیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ مَزاراتِ اَولیاء پر نیاز بھی تقسیم کی جاتی ہے، یہ بھی صاحبِ مَزار کو ایصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرنے کے لیے نِیاز وغیرہ تقسیم کرنے کی بڑی فَضِیلت ہے، چنانچہ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رَضَوِیّہ جلد24 صفحہ 521 پر لکھتے ہیں: کھانا کھلانا، لنگر بانٹنا بھی مَنْدُوب (یعنی اچھا عمل) وباعِثِ اَجْر ہے، حدیث میں ہے: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: **اِنَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ مَلٰٓئِکَتَہٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ۔** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے اُن بندوں کے ساتھ جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، فِرِشتوں پر مُباہات (یعنی فَخْر) فرماتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، ج۲، ص۳۸، الحدیث ۲۱، از فتاوی رضویہ، ج۲۴، ص۵۲۱)

لیکن لنگر (نیاز) تقسیم کرتے ہوئے اِس بات کا خَیال ضَرور رکھئے کہ کسی بھی طرح لنگر (نیاز) کی بے حُرمَتی و بے ادبی نہ ہو، نہ پاؤں میں آئے، نہ مَزار شریف کا فَرش آلودہ ہو، دھکم پیل سے بچنے کے لئے اسلامی بھائیوں کو بٹھا کر یا قِطار بنا کر لنگر (نیاز) تقسیم کِیا جائے، آنے والے زائرین کے حُقُوق کا خَیال رکھا جائے کہ لنگر (نیاز) تقسیم کرنے کی وجہ سے انہیں حاضِری دینے میں کسی قِسْم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے اور خاص طور پر مَزار شریف کی تعظیم کا مکمل اِہتمام کِیا جائے، ایسا نہ ہو کہ ایک طرف تو لنگر (نیاز) تقسیم کرکے اَجْر وثَواب کے مُسْتَحِق بنیں اور دوسری طرف مَزار شریف کی بے اَدَبی کے مُرتکِب ہو جائیں۔ کھانے کی نِیاز کے ساتھ ساتھ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ کی مَطبُوعہ کُتُب ورَسائل تقسیم کرکے بھی بے شُمار ثَوابِ جارِیہ، صاحِبِ مَزار کی خدمت میں پیش کِیا جاسکتا ہے۔ (مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص۱۷)

کھانا گر جائے تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! نہ صرف مَزار شریف میں لنگر (نیاز) تقسیم کرتے ہوئے بلکہ ہر جگہ کھانا کھاتے اور کھلاتے ہوئے اِحتیاط کرنی چاہیے کہ کہیں کھانے کے دانے وغیرہ ضائع نہ ہو جائیں۔ اگر کہیں کوئی لُقمہ گر جائے اور تنفیرِ عوام (لوگوں کی نفرت) کا اندیشہ بھی نہ ہو تو لوگوں کی پروا کئے بِغَیر بلا جھجک اُٹھا کر کھالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

اُمّ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کَون ومَکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَکانِ عالی شان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اُس کو لے کر پُونچھا پھر کھالیا اور فرمایا: عائشہ! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) اچھّی چیز کا اِحترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قَوم سے بھاگی ہے تو لَوٹ کر نہیں آئی۔ (ابنِ ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب النھی عن القاء الطعام، ۴/ ۵۰، حدیث: ۳۳۵۳)

کھانا ضائع مت کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل ہر ایک بے بَرَکتی اور تنگدستی کا رونا رو رہا ہے۔ کیا بعید کہ روٹی کا اِحترام نہ کرنے کی یہ سَزا ہو۔ آج شاید ہی کوئی مُسلمان ایسا ہو، جو روٹی ضائع نہ کرتا ہو۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِل سوز نظّارے ہیں، شادی کی تقریبات ہوں یا بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی نیاز کے تبرّکات۔ افسوس صَد کروڑ افسوس! دَسترخوانوں اور دریوں پر بے دردی کے ساتھ کھانا گرایا جاتا ہے، کھانے کے دوران ہڈّیوں کے ساتھ بوٹی اور مَصالَحہ برابر صاف نہیں کیا جاتا، گرُم مَصالَحے کے ساتھ بھی کھانے کے کثیر اَجزاء ضائع کر دیئے جاتے ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا اور پیالوں، پتیلوں میں بچا ہوا شوربا دوبارہ استِعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں، اِس طرح کا بہُت سارا بچا ہوا کھانا

عُموماً کچرا کُونڈی کی نذر کر دِیا جاتا ہے۔ اب تک جتنا بھی اِسراف کیا ہے، برائے مہربانی! اُس سے تَوبہ کر لیجئے۔ آئندہ کھانے کے ایک بھی دانے اور شوربے کے ایک بھی قَطرے کا اِسراف نہ ہو اِس کا عہد کر لیجئے۔ **وَاللہِ الْعَظِیْم!** قِیامت میں ذرّہ ذرہ کا حِساب ہونا ہے، یقیناً کوئی بھی قِیامت کے حِساب کی تاب نہیں رکھتا، سچّی تَوبہ کر لیجئے۔ دُرُودِ پاک پڑھ کر عَرض کیجئے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج تک میں نے جتنا بھی اِسراف کیا، اُس سے اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے تَوبہ کرتا ہوں اور تیری عَطا کردہ تَوفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری تَوبہ قَبول فرما اور مجھے بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(فیضانِ سنت، ص ۲۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سِیرت و کردار کے مُتَعَلِّق بیان سنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پانچویں صدی ہجری کے وہ عظیم الشان بُزرگ ہیں کہ جن کے وِصال کو ہزار (1000) سال سے زِیادَہ عرصہ گُزر چکا ہے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی و رُوحانی چمک دَمک میں آج بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ لاکھوں مُسلمانوں میں آپ کا فیضان جاری و ساری ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اَصْل وطن اَفْغانِستان کا شہر غزنی ہے، لیکن لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا وطن چھوڑ کر ایک اَنْجان شہر میں اِقامت اِختیار فرمائی، اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ نیکی کی دعوت دینے کے لیے ہر ماہ کم اَز کم تین (3) دن کے

مَدَنی قافلے میں ضرور سفر کرنا چاہیے اوراس راہ میں آنے والی مُشکلات کو خَندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے خوب خوب سُنَّتوں کی خِدمت کیلئے کوشاں رہنا چاہیے۔ ہر شُعبے سے مُنسلک اَفراد پر اَحسن اَنداز میں اِنفرادی کوشش کرنی چاہیے۔

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان!

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں مُختلف شعبہ جات میں خِدمتِ دین کا کام سرانجام دے رہی ہے، وُہیں کھلاڑیوں کی اِصلاح وتربیت کیلئے بھی ایک شعبہ بنام "مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان" قائم کیا ہے، جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں سے مُنسلک لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا اورانہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ" کے مطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی کھلاڑیوں اوران کے گھر والوں کو مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کا ذہن دینے کی کوشش جاری ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع میں شرکت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنتوں کی خدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے تحت ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کام مُسلمانوں کو راہِ سُنَّت پر چلانے

اور عاشِقانِ رسول میں قرآن وسُنّت کا پیغام پہنچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ان 12مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وارایک مَدَنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شِرکت کرنا" بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا آغاز بعد نمازِ مَغْرِب سورۂ مُلک کی تِلاوت سے ہوتا ہے، فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے:اس ذات کی قسم!جس کے قَبضۂ قُدرت میں میری جان ہے!کتابُ اللّٰہ کی ایک آیت سننا پہاڑ (جَبَلِ صَبِیر) کی مثل صَدَقہ کرنے کے اَجْر سے زیادہ عظیم ہے۔(جمع الجوامع،حرف الواو،۸۲/۸،حدیث:۲۴۶۱۵) غور کیجئے!جب ایک آیت سننے کے یہ فَوائد ہیں تو مکمل سُورت کا سننا کس قَدَر اَجْر وثَواب کا باعِث ہو گا۔تِلاوَت کے بعد نَعْت شریف پڑھی جاتی ہے۔ نَعْت پڑھنے اور سننے کے بھی کیا کہنے؟ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نَعْت پڑھنا،حضرت حَسّان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سنّت اور نَعْت سُننا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتِ کریمہ ہے،اس کے بعد سُنَّتوں بھرے بَیان کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں علمِ دین کے بیش قیمت موتی چننے کو ملتے ہیں۔علمِ دین حاصِل کرنے کی فضیلت کے بارے میں فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے:سب سے افضل صَدَقہ یہ ہے کہ مُسلمان علم سیکھے، پھر اپنے اسلامی بھائی کو سکھائے۔(سنن ابن ماجہ،کتاب السنہ،باب ثواب معلم الناس بالخیر،رقم ۲۴۳،ج۱،ص۱۵۸)،ذِکر ودُعا،صَلٰوۃ وسَلام، نمازِ عشاء، نماز کے بعد حلقے لگتے ہیں، جس میں مختلف موضوعات پر سُنّتیں و آداب بتائے جاتے ہیں، کوئی ایک دُعا یاد کروائی جاتی ہے، فکرِ مدینہ کا مدنی حلقہ ہوتا ہے، پھر وقفہ آرام، خوش نصیب عاشقانِ رسول رات اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے کے بعد نمازِ تہجد کی برکات لُوٹتے ہیں، اذانِ فجر کے بعد صدائے مدینہ، نمازِ فجر باجماعت، نماز کے بعد مدنی حلقے میں شرکت اور پھر مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے اِشراق وچاشت کی سعادت پانے کے بعد صلٰوۃ و

سلام پر اجتماع کا اِختتام ہو جاتا ہے۔اجتماع کے اختتام پر کئی عاشقانِ رسول سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت ہمارے لئے کس قدر باعثِ اَجر وثواب ہے۔ لہٰذا آپ سے مَدَنی التجا ہے، سُستی اُڑایئے اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کو اپنا معمول بنایئے! اور ڈھیروں ثواب کے حق دار بن جایئے۔ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی برکت کا اندازہ اِس مَدَنی بہار سے لگایئے!

مَدَنی بہار:

مرکز الاولیاء(لاہور) کے علاقے ،ملتان روڈ کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح کی تحریر بھیجی کہ میں لااُبالی(بے فکر) اور شوخ طبیعت کا مالک تھا۔ ٹِفن بجا کر بچّوں والے گیت گانے اور قوّالوں کی نقلیں اُتارنے کے مُعاملے میں خاندان بھر میں مشہور تھا۔شادی و دیگر تقریبات میں مزاحیہ چُٹکلے اور فلمی غزلیں سُنانا، گانے گانا،بے ڈھنگے انداز میں ناچ دکھانا اور طرح طرح کے نخروں سے لوگوں کو ہنسانا،میرا محبُوب مَشغلہ تھا، اسکول کا زمانہ تھا، ایک باعِمامہ اسلامی بھائی اکثر بڑے بھائی جان سے ملنے آیا کرتے تھے۔ایک دن بھائی جان نے میرا تعارُف کروایا تو اُنہوں نے مجھے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی۔ میں اُن کی دعوت پر جُمعرات کو سنّتوں بھرے اِجتماع میں جا پہنچا، مجھے بَہُت اچّھا لگا۔یوں میں نے پابندی سے جانا شروع کر دیا اور دیگر کلاس فیلوز کو بھی دعوت پیش کی جس پر وہ بھی آنے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے نَمازوں کی پابندی شروع کر دی۔ آہِستہ آہِستہ عِمامہ شریف بھی سج گیا، جس پر گھر کے بعض افراد نے

سختی کے ساتھ مخالَفت کی، حتّٰی کہ بَسا اَوقات مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عِمامہ شریف کھینچ کر اُتار دیا جاتا۔ درس دینے سے روکا جاتا، زُلفیں رکھیں تو گھر والوں نے زبردستی کٹوادیں، داڑھی ابھی نکلی نہیں تھی، مگر سجانے کی نیّت کرلی تھی۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حوصلہ ملتا چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہِستہ آہِستہ گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔ وہ گھر والے جو سنّتوں بھرے اِجتِماع اور مَدَنی قافلے میں سَفَر کی اِجازَت نہیں دیتے تھے، انہوں نے مجھے یکمُشت بارہ(12) ماہ کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کی اِجازَت دے دی۔ گھر میں اسلامی بہنوں کا اِجتِماع شُروع ہو گیا اور والِد صاحب نے بھی داڑھی سجالی۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۰۷)

گرچہ فنکار ہو، قافلے میں چلو　　گو گلو کار ہو، قافلے میں چلو
خُلد در کار ہو، قافلے میں چلو　　فضلِ غفّار ہو، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھنے کی سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکٰوۃُ الْمَصابیح، ج۱ص۵۵ حدیث۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب مُلاحظہ کیجیے:

❀...سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنّت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۸) ❀... چارزانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ❀... جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، الحدیث ۴۸۲۱، ج۴، ص۳۳۸) ❀... قِبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹) ❀... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر واُستاذ کی نشست پر انکی غَیْبَت (یعنی غَیر مَوجُودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۴، ۳۶۹/۴۲۴) ❀...جب کبھی اِجتِماع یا مَجْلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ❀...جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیں آپ کے قَدَم آرام پائیں گے۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص۴۰) ... ❀ مَجْلِس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین (3) بار پڑھ لیں تو گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خَیر و مَجْلِسِ ذِکر میں پڑھے تو اُس کیلئے اُس خَیْر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: **سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ"** ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خُوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف تَوبہ کرتا

ہوں۔(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج۴، ص۳۴۷) ❀...جب کوئی عالمِ با عَمَل یا مُتّقی شَخْص یا سَیِّد صاحِب یا والِدَین آئیں تو تَعْظِیماً کھڑے ہو جانا ثَواب ہے۔ حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: بُزُرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قِیام اور اِسْتِقْبال جائز بلکہ سنّتِ صحابہ ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۰، جملہ منقول از سنتیں اور آداب، ص۹۹، بتغیر)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ16(312صفحات) نیز120صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

بَحر و بَر کے بادشاہ، دو عالَم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، پھر اُس میں نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو قیامت کے دن وہ مجلس اُن کے لئے باعثِ حسرت ہو گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود بار بار اور بے شُمار دُرود

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللّٰہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْرَوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا عِشْقِ رسول

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُوسری بار حج کے لئے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کی آرزو لئے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سَعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غَزَل لکھی، جس کے مَطْلَع (یعنی پہلے شعر) میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُوئے لالہ زار یعنی جانبِ گُلزار تشریف لا رہے ہیں۔

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

مَقْطَع (یعنی آخری شعر جس میں شاعر کا تَخَلُّص آتا ہے) میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجزی اور بے مائیگی (بے۔ما۔یہ۔گی یعنی مسکینی) کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ،

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مِصْرَعِ ثانی (دوسرے مِصْرَع) میں بطورِ عاجزی اپنے لئے "کُتّے" کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں "شَیدا" لکھ دِیا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس مَقْطَع میں عاشِقِ ماہِ رِسالت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمال انکساری کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتّے) گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہیں۔

یہ غزل عَرْض کر کے دِیدار کے اِنتظار میں مُؤَدَّب (یعنی باادب) بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری سے مُشَرَّف ہوئے۔[1]

آنکھ محوِ جلوۂ دیدار دل پُر جوشِ وجد
لب پہ شکرِ بخششِ ساقی پیالی ہاتھ میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِشْقِ رسول کو اپنی زندگی کا سرمایہ اور ذکرِ رسول کو گویا اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا، ساری عُمْر اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عظمت میں نعتیں لکھ لکھ کر لوگوں کو عِشْقِ رسول میں گرماتے رہے اور اُن

1 . . . تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۱۳ ملخصاً

کے دِل میں عِشْقِ حبیب کے دِیے جلاتے رہے، نیز اپنی زبان و قلم کے ذریعے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزّت و نامُوس کی حفاظت کرتے رہے، چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاشِقِ صادِق تھے، لہٰذا دِیارِ حبیب کی حاضری کا شوق سینے میں موجیں مارتا رہا اور جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں حاضری کی سعادت ملی تو پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عظمت میں دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے اور عِشْقِ مُصْطَفٰے میں ڈُوبے ہوئے اَشعار، اُس پاک بارگاہ میں پیش کر دیئے۔ رِقّت و سوز سے بھرپور اَشْعار کو دَرَجۂ قبولیّت حاصل ہوا، غیب دان آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رحمت کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دِیدار کا شربت پِلا کر گویا، اعلیٰ حضرت کے عاشِقِ صادق ہونے پر اپنی مُہر لگا دی۔

جو ہے اللہ کا ولی بے شک
عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشق اور مَحَبَّت کسے کہتے ہیں:

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَحَبَّت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: طبیعت کا کسی لذیذ شے کی طرف مائل ہو جانا "مَحَبَّت" کہلاتا ہے۔ اور جب یہ میلان قوی اور پختہ (یعنی بہت شدید) ہو جائے تو اُسے "عشق" کہتے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۶)

یعنی کسی پسندیدہ چیز کی طرف تَعَلُّق قائم ہو جانا مَحَبَّت کہلاتا ہے اور جب وہی تعلق شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت و عشق کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری والے کام کئے جائیں۔ حضرتِ سہل بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کی علامت، قرآن سے مَحَبَّت کرنا ہے اور قرآن سے مَحَبَّت کی علامت، نبیِّ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کرنا ہے اور نبیِّ آخر الزمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی علامت، ان کی سُنّت سے مَحَبَّت کرنا اور ان سب سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ آخرت سے مَحَبَّت کرنا اور آخرت سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ قدرِ ضرورت کے علاوہ، دُنیا سے بُغض رکھنا۔ (الجامع لاحکام القرآن، الجزء الرابع، ۲/۴۸، ملتقطاً)

عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، سچا عاشقِ رسول وہی ہے جو دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چھڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت میں زندگی گزارتا ہے اور ضرورت سے زیادہ دنیا کے پیچھے نہیں جاتا۔ جو لوگ عشقِ مُصْطَفٰے کو دُنیا کی مرغوب چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں، انہیں یہ عظیم الشان انعامات حاصل ہوتے ہیں:

1. اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے لوگوں کے دِلوں میں ایمان راسخ فرما دیتا ہے۔
2. ان کا خاتمہ بھی اچھا ہوتا ہے۔
3. اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے ایسے لوگوں کی مدد فرماتا ہے۔

4. اِنہیں ہمیشہ رہنے والی جنّتوں میں داخل فرمائے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔
5. ایسے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے کہلاتے ہیں۔
6. منہ مانگی مرادیں پاتے ہیں، بلکہ امید وخیال سے بھی بڑھ کر نعمتیں پاتے ہیں۔
7. سب سے بڑی خوشخبری یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہو جاتا ہے۔(ماخوذ از تمہید الایمان:۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت، بریلی شریف کے مَحلّہ جَسُولی میں 10 شَوّالُ المُکَرَّم ۱۲۷۲ ہجری بمطابق 14 جُون 1856 عیسوی کو ہفتہ کے دن ظہر کے وقت ہوئی۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیۂ کریمہ سے اپنا سنِ ولادت نکالا ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ (پ۲۸، المجادلۃ:۲۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی رُوح سے اُن کی مدد کی۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مَسْلک کے اعتبار سے حَنَفی اور طریقت میں قادِری تھے۔ آپ کے والدِ ماجِد، استاذُ العُلَماء مولانا نَقِی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دادا جان مولانا رضا علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔[2] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام "محمد" ہے، آپ کی والِدہ

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸ بتغیر
2 . . . فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۶۷ ملخصًا

ماجِدہ مَحبَّت میں **"اَمَّن میاں"** فرمایا کرتی تھیں، والد ماجِد اور دوسرے رشتے دار **"احمد میاں"** کے نام سے پُکارا کرتے تھے، آپ کے داداجان نے آپ کا نام **"احمد رضا"** رکھا، آپ کا تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** ہے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود اپنے نام سے پہلے **"عبدُ المصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[1] جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِشْقِ رسول کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، چُنانچہ اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

خَوف نہ رکھ رضا ذرا، تُو تو ہے "عبدِ مُصْطَفٰی" تیرے لئے اَمان ہے، تیرے لئے اَمان ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے القابات

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَلْقابات میں سے مشہور ترین لَقَب **"اعلیٰ حضرت"** ہے، یہ لَقب آپ کی ذات کے ساتھ اِس طرح خاص ہے کہ جب بھی اعلیٰ حضرت کہا، سُنا جاتا ہے، ذِہن فوراً آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف ہی جاتا ہے۔ عُلمائے اہلِ سُنَّت، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اِس کے علاوہ اور بھی بہت سے القابات سے یاد کرتے ہیں جیسا کہ

شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"تذکرۂ امام احمد رضا"** میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر، اِن القابات و اَلْفاظ کے ساتھ فرمایا ہے: اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنَّت، ولیِ نعمت، عظیمُ

---

1 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۷۷ ملخصًا

البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین وملّت، حامیِ سُنَّت، ماحِیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت۔

اُس کی ہستی میں تھا عمل جوہر
سُنّتِ مصطفیٰ کا وہ پیکر
عالمِ دِین صاحبِ تقویٰ
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت، آپ کے فتاویٰ، ملفوظات اور آپ کی نعتیہ شاعری کو پڑھ یا سُن کر ہر سمجھدار یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ عِشْقِ رسول آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نَس نَس میں سَمایا ہوا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عُمْر بھر، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف و تَوْصِیف بیان کی، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ سَتُودہ صفات (یعنی جس میں قابلِ تعریف خوبیاں ہوں) پر اِعْتراضات کرنے والوں کو منہ توڑ جوابات دیئے اور قرآنِ پاک کے ترجمے میں بھی شانِ رسالت کا خاص خیال رکھا۔ یوں سمجھئے کہ عِشْقِ مُصْطَفٰے کی شمع لوگوں کے دل میں روشن کرنا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بُنیادی مَقْصَد تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَعْتِیہ دیوان "**حدائقِ بخشش شریف**" کا ہر ہر شعر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِشْقِ رسول کی عکّاسی کرتا نظر آتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِشْقِ رسول کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ آپ نے نہ صرف اپنے دونوں بیٹوں کا نام بلکہ اپنے بھتیجوں تک کا نام، نامِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر رکھا۔ [1]

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۷ ملخصاً

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مُبارکہ، سنّتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حقیقی معنی میں آئینہ دار تھی، آپ کا اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا اور بات چیت کرنا، سب سنّت کے مُطابق ہوتا تھا، سنّتوں سے مَحَبَّت کا یہ عالَم تھا کہ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں مَدْعُو تھے، کھانا لگا دِیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کھانا شُروع فرمانے کا اِنتِظار تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ککڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اُٹھائی اور تَناوُل فرمائی، پھر دوسری، پھر تیسری، اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب کو روک دِیا اور فرمایا، ساری ککڑیاں میں کھاؤں گا۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب ختم کر دیں، حاضِرین مُتَعَجِّب تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو بہت کم غِذا اِستِعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری ککڑیاں کیسے تناوُل فرما گئے! لوگوں کے اِستِفْسار پر فرمایا: میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی، لہٰذا میں نے دوسروں کو روک دِیا کہ ہو سکتا ہے کوئی صاحِب ککڑی مُنہ میں ڈال کر کڑوی پا کر تُھو تُھو کرنا شُروع کر دیں، چُونکہ ککڑی کھانا میرے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتِ مُبارَکہ ہے، اِس لئے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اِس کو کھا کر کوئی تُھو تُھو کرے۔ (1)

مجھ کو میٹھے مُصْطَفٰے کی سُنَّتوں سے پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشق نے کڑوی ککڑی کھانا گوارا کر لیا مگر یہ گوارا نہ کیا کہ کوئی شخص مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبوب

1 . . . فیضانِ سُنّت، ص۴۵۷

چیز ککڑی کھا کر مُنہ بگاڑے یا کسی طرح کی ناپسندیدگی کا اِظہار کرے، یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اُن کی سُنّت سے سچی مَحَبَّت کا مُنہ بولتا ثُبُوت تھا، کیونکہ جو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت سے مَحَبَّت کرتا ہے، درحقیقت وہ آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی سے مَحَبَّت کرتا ہے جیسا کہ مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ حقیقت بُنیاد ہے: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی، اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی، وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِتباعِ سُنت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا قُرب نصیب ہوتا ہے، اِتباعِ سُنت کی برکت سے دونوں جہاں میں سرفرازی و سُرخروئی نصیب ہو گی، اِتباعِ سُنت کی برکت سے عشقِ رسول میں اِضافہ ہو گا۔ اتباعِ سنت میں ڈھیروں حکمتیں، اتباعِ سنت سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، مکی مدنی سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حقیقی مَحَبَّت کی وجہ سے حدیثِ پاک کا بے اِنتہا اَدَب فرماتے تھے۔ ہمیشہ دَرسِ حدیث اَدَب کے ساتھ دوزانوں بیٹھ کر دِیا کرتے۔ احادیثِ کریمہ بغیر وُضو نہ چُھوتے اور نہ پڑھایا کرتے۔ کُتُبِ احادیث پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے۔ حدیث کی شَرح و وضاحت کے دوران اگر کوئی شَخْص بات کاٹنے کی کوشش کرتا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت ناراض ہو جاتے، یہاں تک کہ چہرۂ مُبارک غُصّے کی وجہ سے سُرخ ہو جاتا۔ حدیثِ پاک پڑھاتے وقت پاؤں، زانو پر رکھ کر بیٹھنے کو ناپسند فرماتے۔[2]

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۲۷۶ ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآن و حدیث کے اَدَب و اِحْتِرام کا خاص خیال رکھا کریں نیز قرآن و حدیث اور سُنّتوں بھرے بیانات سُنتے ہوئے بھی بھرپُور توجّہ اور تمام تر آداب کا خیال رکھتے ہوئے بے اَدَبی اور غفلت و لاپروائی سے بچا کریں۔ یاد رکھئے کہ اَدَب انسان کو کامیابی کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے اور بے اَدَبی اُسے ناکامی اور مَحْرُومی کے دلدل میں دھنسا دیتی ہے۔ افسوس! آج کل تو ہر طرف بے اَدَبی کا دَور دَورہ ہے بالخُصُوص مُبارک اَسماء اور مُقَدَّس اَوْراق کا اَدَب و اِحْتِرام تو اب تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، بسا اوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَسْمائے مبارکہ اور آیاتِ قرآنیہ والے اَوْراق سرِراہ بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گندی نالیوں تک میں پڑے دکھائی دیتے ہیں، یونہی بعض لوگ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عظمت نشان میں جان بُوجھ کر یا بے توجُّہی کے سبب ایسے ایسے الفاظ بول جاتے یا لکھ ڈالتے ہیں کہ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شایانِ شان نہیں ہوتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بااَدَب بنائے اور بے اَدَبوں کی صحبت اور اُن کی تحریریں پڑھنے سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

اعلیٰ حضرت پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خاص کرم تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا انداز اس قدر دلکش ہے کہ خُود اَدَب کو بھی ان پر ناز رہے گا، یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تمام مُبارک ہستیوں کا دل و جان سے اَدَب بجالاتے، مگر پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُعاملے میں تو بہت زیادہ اَدَب کا لحاظ رکھا کرتے تھے، اگر کسی کی تحریر یا گفتگو سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بے اَدَبی کا پہلو نکلتا یا کسی لفظ سے شانِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ میں کمی کی بُو بھی محسوس ہوتی تو فوراً تنبیہ فرماتے نیز اپنی تحریروں اور نعتیہ شاعری میں بھی اس قِسم کے الفاظ استعمال کرنے سے بچتے۔ آیئے! اِس ضمن میں دو(2) ایمان افروز واقعات سنتے ہیں چُنانچہ

اَسمائے مقدّسہ کا اَدَب

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 173 پر ہے کہ ایک روز سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے مولانا حَسَنَیْن رضا خان صاحب، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فتوی طلب کرنے والوں کی طرف سے پُوچھے گئے کچھ سوالات سُنا رہے تھے اور جوابات لکھ رہے تھے۔ ایک کارڈ پر لفظِ اللہ لکھا گیا۔ اِس پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو کہ میں کبھی تین چیزیں کارڈ پر نہیں لکھتا: (1) اِسمِ جلالت یعنی اللہ (2) محمد اور احمد اور (3) نہ کوئی آیتِ کریمہ، مثلاً اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لکھنا ہے تو یوں لکھتا ہوں: حُضورِ اَقْدس عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام یا اِسمِ جلالت یعنی اللہ لکھنا ہو تو اس کی جگہ مولیٰ تعالیٰ لکھتا ہوں۔ [1]

خلافِ اَدَب الفاظ نہ لکھے

ایک بار حضرت مولانا سیّد شاہ اِسماعیل حَسَن میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک دُرودِ پاک لکھوایا، جس میں حُضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صِفَت کے طور پر لفظِ حُسَیْن اور زاہِد بھی تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُرودِ پاک تو لکھ دِیا مگر یہ دو لفظ تحریر نہ فرمائے اور فرمایا کہ لفظِ حُسَیْن میں چھوٹا ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں اور زاہد اُسے کہتے ہیں جس کے

---

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۷۳ ملخصًا

پاس کچھ نہ ہو۔ (حالانکہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تو بِاِذْنِ اللہ ہر چیز کے مالک و مُختار ہیں لہٰذا) حضورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں اِن اَلفاظ کا لکھنا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔[1]

مالکِ کونَین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں دوجہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

شعر کی وضاحت: ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت کا یہ عالَم ہے کہ دوجہاں کے مالک ہیں، رُوئے زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں آپ کے پاس ہیں، پھر بھی خالی ہاتھ رہتے ہیں، لیکن انہی خالی ہاتھوں سے سب کی جھولیاں بھرتے ہیں، حضرت اَبُوہُرَیرہ کو بے مثال حافظہ، حضرت ربیعہ کو جنت اور حضرت قتادہ کو آنکھ عطا فرمادی۔ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات میں اَدَب و تعظیم کا کیسا جذبہ تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فنافِی اللہ اور فنافِی الرَّسول کے اعلیٰ مَنْصَب پر فائز تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت آپ کے دل پر نَقْش ہوچکی تھی، جیسا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک موقع پر خُود ارشاد فرمایا: اگر کوئی میرے دل کے دو (2) ٹکڑے کردے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ لکھا ہوا پائے گا۔[2]

حبیبِ خُدا کا نظارہ کروں میں دِل و جان اُن پر نِثارا کروں میں
خُدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد اگر قَلب اپنا دو پارہ کروں میں
خُدارا! اب آؤ کہ دَم ہے لَبوں پر دَمِ واپسی تو نظارہ کروں

---

1 . . . امام احمد رضا اور عِشقِ مصطفٰے، ص ۲۹۳ ملخصًا
2 . . . سوانح امام احمد رضا، ص ۹۴

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کر سکتے تھے، لیکن بے چین دِلوں کے چین، رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ اَقْدس میں ادنیٰ سی بے اَدَبی و گُستاخی بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے، یہی وجہ ہے کہ پیشہ وَر گُستاخوں کی گُستاخانہ عبارتوں کو دیکھتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی، دُشمنانِ مُصْطَفٰے کی سازشوں کو بے نقاب کرنے میں کسی کی ملامت کو خاطر میں نہ لاتے، اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت بیان کرنے میں مشغول رہتے نیز ساری زندگی گُستاخوں کی طرف سے پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزّت و عظمت پر کئے جانے والے حملوں کا سختی سے دِفاع کرتے رہے تاکہ وہ غُصّے میں جَل بُھن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُرا بھلا کہنا اور لکھنا شُروع کر دیں۔ جیسا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا خُلاصہ ہے: اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز اپنی ذات پر کئے جانے والے حملوں اور تنقید بھرے جملوں کی طرف کوئی توجّہ نہ دوں گا، سرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی طرف سے مجھے یہ خدمت سپُرد ہے کہ عزّتِ سرکار کی حِمایت (یعنی دِفاع) کروں نہ کہ اپنی، میں تو خُوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، بُرا کہتے اور مجھ پر بُہتان لگاتے ہیں، اِتنی دیر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی (شان میں) بدگوئی اور عیب جُوئی سے غافل رہتے ہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اِس میں ہے کہ میری اور میرے باپ دادا کی عزّت و آبرُو عزّتِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے ڈھال بنی رہے۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جس کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی شان میں اَدنیٰ سی بھی توہین کرتا پاؤ، اگرچہ وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اس سے جُدا ہو جاؤ، جس

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ملخصاً

کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گُستاخی کرتا دیکھو، اگرچہ وہ کیسا ہی عظیم بُزرگ کیوں نہ ہو، اسے اپنے اندر سے دودھ کی مکّھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔[1]

وُہی دُھوم اُن کی ہے ماشاء اللہ مِٹ گئے آپ مٹانے والے
خلق تو کیا کہ ہیں خالق کو عزیز کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے
کیوں رضاؔ آج گلی سُونی ہے اُٹھ مِرے دُھوم مچانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وسوسہ

اِس حقیقت سے اِنکار کی تو گُنجائش ہی نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واقعی ایک زبردست عاشِقِ رسول تھے اور آپ کی شَخْصِیّت بے شُمار خُوبیوں کی جامع تھی، مگر آپ کی تحریروں کو پڑھنے یا سُننے کے بعد بسا اَوْقات ذہن میں یہ وَسْوَسہ گردش کرنے لگتا ہے کہ آپ کی طبیعت میں فطرتی طور پر سختی کا پہلو غالب رہا، حالانکہ ایک عاشِقِ رسول اور ولیِ کامل کو تو اِنتہائی نَرم طبیعت و مِزاج کا عادی ہونا چاہئے۔

علاجِ وسوسہ

یہ مَحْض ایک شیطانی وَسْوَسہ ہے کیونکہ کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سِیْرَت و کردار کا باریک بینی کے ساتھ مُطالَعہ کرنے والے اِس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِنتہائی نَرم طبیعت کے مالک تھے، البتہ اللہ و رسول کی شان میں گُستاخی یا شرعی اَحْکام کی ہَٹ دھرمی سے خلاف وَرْزِی کرنے والوں کے حق میں بہت سَخْت تھے، مگر اس کے باوُجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

---

1 . . . تعلیماتِ امام احمد رضا بریلوی، ص ۵ ملخصاً

کی سختی کبھی بھی بے محل اور نامُناسب نہ ہوتی بلکہ بڑی محتاط اور اِنتہائی سنجیدگی کے دائرے میں رہتی، بے شک آپ نے بدمذہبوں کی قابلِ اعتراض تحریروں پر سختی سے گرِفْت فرمائی اور اُن کے ساتھ ذرّہ برابر بھی نرمی نہ برتی، لیکن کسی بھی مقام پر تہذیب و شائستگی کا دامن نہ چھوڑا۔ یہی وجہ ہے کہ رسولِ اَکْرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے بُغْض و عداوت رکھنے کے سبب کُفْر و گمراہی کی تنگ و تاریک وادِیوں میں بھٹکنے والے بہت سے اَفْراد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریروں کی برکت سے اپنے بُرے عقائد سے تائب ہو کر سچے پکے عاشِقِ رسول بن گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساری عُمْر وہی راستہ اپنائے رکھا، جو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اِختیار فرمایا تھا کہ یہ حضراتِ قُدسیَّہ بھی عام مومنوں کے مُعاملے میں اِنتہائی شفیق و مہربان تھے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دُشمنوں کے لئے ان کی تلواریں ہمہ وقت نیام سے باہر ہی رہتی تھیں۔

محمد کی مَحَبَّت دِینِ حق کی شرطِ اوّل ہے　　اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریرات اور آپ کے ملفوظات کا اگر انصاف کے ساتھ جائزہ لِیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ بد دینوں کا سختی کے ساتھ ردّ کرنے میں ہر گز ہر گز آپ کا اپنا کوئی ذاتی فائدہ نہ تھا بلکہ فقط اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت نے آپ کو یہ انداز اختیار کرنے پر اُبھارا، ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے اپنی ذات کی خاطر کبھی بھی کسی سے بدلہ نہ لِیا اور یہی ایک مومن کے ایمانِ کامل کی علامت ہے۔ حدیث پاک میں ہے: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر مَحَبَّت کی اور

اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی بغض رکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی کسی کو کچھ دِیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی دینے سے رُکا، تو یقیناً اس نے اِیمان مکمل کر لیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سختیاں اور نرمیاں سب رِضائے الٰہی کے لئے تھیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دُشمنوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے حق میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ صرف خُود نرم مِزاج تھے بلکہ وقتاً فوقتاً دوسروں کو بھی نرمی اِختیار کرنے کی تاکید فرمایا کرتے چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے متعلّقین کو نصیحت کے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: نرمی کے جو فوائد ہیں، وہ سختی سے ہر گز حاصل نہیں ہو سکتے، لہٰذا جو لوگ عقائد کے مُعاملے میں تَذَبْذُب اور شُکوک و شُبہات کا شِکار ہوں، اُن سے نرمی کی جائے تاکہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔[2]

ڈال دی قلب میں عظمتِ مُصطفیٰ
حکمتِ اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساداتِ کرام سے عقیدت کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ ایک سچّے عاشق کے نزدیک محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بھی قابلِ عقیدت و مَحبَّت اور لائقِ اِحترام و عزّت ہوتی ہے، لہٰذا اعلیٰ حضرت بھی پیارے آقا، مکی

---

1 ... ابو داؤد، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان، ۴/۲۹۰، رقم: ۴۶۸۱
2 ... امام احمد رضا اور عِشقِ مصطفٰے، ص۲۷۸ ملخصاً

مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے منسوب ہر چیز سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ سیّد زادوں سے خاص عقیدت رکھتے تھے جیسا کہ

ملکُ العُلَماء، حضرت علّامہ مولانا ظَفَرُ الدّین قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساداتِ کرام، جُزءِ رسول (یعنی نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ مُتَوَّر کا ٹکڑا) ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے حق دار ہیں اور اِس پر پُورا عمل کرنے والا میں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پایا۔ اس لئے کہ کسی سیّد صاحِب کو وہ اُس کی ذاتی جان پہچان یا قابلیت کے اعتبار سے نہیں دیکھتے تھے بلکہ اِس حیثیّت سے مُلاحَظہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا "جُزء" ہیں، پھر اِس عقیدت و نظریے کے بعد جو کچھ اِن (ساداتِ کرام) کی تعظیم و تَوقِیر کی جائے، سب دُرُست و بَجا ہے۔ اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اپنے قصیدۂ نور میں عرض کرتے ہیں۔

تیری نَسْلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا　　تُو ہے عَینِ نور تیرا سب گھرانا نُور کا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ساداتِ کرام کی مَحَبَّت واُلفت سے بھرپُور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں بھی ساداتِ کرام کی مَحَبَّت و عظمت کا جذبہ پیدا ہو، چُنانچہ

نام لینے والے کی اِصلاح فرمائی

ملکُ العُلَماء، حضرت علّامہ مولانا ظَفَرُ الدّین قادری رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت مولانا نُور محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت مولانا سیّد قناعت علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ دونوں حضرات،

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۷۹ ملخصًا

مجدِّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر علمِ دین حاصل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا نُور محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سَیِّد صاحب کا نام لے کر اِس طرح پُکارا: قناعت علی، قناعت علی! جب حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عاشِقِ صادِق، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو گوارا نہ کیا کہ خاندانِ رسول کے شہزادے کو اس طرح نام لے کر پُکارا جائے۔ فوراً مولانا نُور محمد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُلوایا اور اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: کیا سیّد زادوں کو اِس طرح پُکارتے ہیں؟ کبھی مجھے بھی اِس طرح پُکارتے ہوئے سُنا؟ (یعنی میں تو اُستاد ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اِختیار نہیں کیا) یہ سُن کر مولانا نُور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور ندامت سے نِگاہیں جُھکا لیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جایئے! آئندہ خیال رکھئے گا۔[1]

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیّد زادے کی انوکھی تعظیم

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیَائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اوّلین رسالے ”تذکرۂ امام احمد رضا“ میں تحریر فرماتے ہیں: مدینۃُ الْمُرشِد بریلی شریف کے کسی مَحلّے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَدعو (یعنی دعوت پر بُلائے گئے) تھے۔ اِرادت مندوں نے اپنے یہاں لانے کے لئے پالکی کا اِہتمام کیا

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۸۳ ملخصاً

چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوار ہوگئے اور چار(4)مزدور، پالکی کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر چل دیئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ یَکایک، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پالکی میں سے آواز دی: ''پالکی روک دیجئے'' پالکی رُک گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فوراً باہَر تشریف لائے اور بھرّائی ہوئی آواز میں مزدُوروں سے فرمایا: سچ سچ بتایئے آپ میں سیّدزادہ کون ہے؟ کیونکہ میرا ذَوقِ ایمان، سرورِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشبو محسوس کررہا ہے، ایک مزدُور نے آگے بڑھ کر عرض کی: حُضور! میں سیّد ہوں۔ ابھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہونے پائی تھی کہ عالَمِ اسلام کے پیشوا اور اپنے وقت کے عظیم مجدِّد نے اپنا عِمامہ شریف اُس سیّدزادے کے قدموں میں رکھ دِیا۔ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے ٹَپ ٹَپ آنسو گِر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر اِلتِجا کررہے ہیں: مُعَزَّز شہزادے! میری گُستاخی مُعاف کردیجئے، بے خیالی میں مُجھ سے بُھول ہوگئی، ہائے غضب ہوگیا! جن کی نَعْلِ پاک میرے سَر کا تاجِ عزّت ہے، اُن کے کاندھے (کندھے) پر میں نے سُواری کی، اگر بروزِ قِیامت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پُوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزند کا دَوشِ نازنیں (یعنی نازُک کندھا) اِس لئے تھا کہ وہ تیری سُواری کا بوجھ اُٹھائے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! اُس وَقت میدانِ محشر میں میرے ناموسِ عِشق کی کتنی زبردست رُسوائی ہوگی۔ کئی بار زَبان سے مُعاف کردینے کا اِقْرار کروالینے کے بعد امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آخری اِلتِجائے شوق پیش کی: محترم شہزادے! اس لاشُعُوری میں ہونے والی خَطا کا کَفّارہ جبھی اَدا ہوگا کہ اب آپ پالکی میں سُوار ہوں گے اور میں پالکی کو کاندھا (کندھا) دُوں گا۔ اس اِلتِجا پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بعض کی تو چیخیں بھی بُلند ہوگئیں۔ ہزار اِنکار کے بعد آخِر کار مزدُور شہزادے کو پالکی میں سُوار ہونا ہی پڑا۔ یہ مَنْظَر کس قَدَر دل سوز ہے، اہلسنّت کا جلیلُ القدر امام مزدُوروں میں شامِل ہو کر اپنی خُداداد علمیّت اور عالمگیر شُہرت کا سارا اِعزاز، خُوشنُودیِ محبوب کی

خاطر ایک گُمنام مزدور شہزادے کے قدموں پر نِثار کر رہا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سچّے عِشْقِ رسول کے صدقے ایک مخصوص خُوشبو کے ذریعے معلوم ہو گیا کہ پالکی اُٹھانے والے مزدُوروں میں کوئی سَیِّد زادے بھی ہیں اور پھر وہاں موجود بہت سے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے عشق کا یہ نِرالا انداز دیکھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن کا مقام اِتنا بلند ہے کہ عَرَب و عَجَم کے نامی گرامی علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اُن سے شرفِ بیعت حاصل کریں، آپ کی صحبت کو اپنے لئے باعثِ فَخر سمجھیں، آپ سے حدیث روایت کرنے کی اجازت طَلَب کریں، آپ کے مجدِّدِ وقت، ولیِ کامل اور عاشِقِ رسول ہونے کی گواہی دیں، جنہیں کم و بیش پچاس (50) علوم و فُنُون میں کامل مہارت حاصل ہے، جنہوں نے لُغَوی، مَعْنَوی، اَدَبی اور علمی کمالات پر مُشْتَمِل ذاتِ خُدا، عظمتِ مُصْطَفٰے اور مُقَدَّس ہستیوں کے اَدَب و اِحْتِرام کا پاسبان ترجمۂ قرآن "**کنزُالایمان**" کیا، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات و جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل سے مُزَیَّن تیس (30) جلدوں پر مُحیط اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ جن کے علمی مقام و مرتبے کا ثُبُوت ہے، جن کی وُسعتِ علمی اور فَصاحت و بلاغت کے ہر طرف چرچے ہو رہے ہیں، جنہوں نے حرمین شریفین میں دو (2) دن کے مختصر عرصے اور وہ بھی بیماری کی حالت میں "**اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ**" جیسا تحقیقی رسالہ عربی میں لکھ کر، محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے علمِ غیب کے ثُبُوت پر دلائل کے اَنْبار لگائے اور دُشمنانِ رسول کے دانت کھٹّے کئے نیز عُلمائے حَرَمَیْن سے دادِ تحسین حاصل کی، آج وہی امامِ عشق و مَحَبَّت عاجزی و اِنکساری کی تصویر

1 . . . انوارِ رضا، ص ۴۱۵ ملخصاً

بنے، سرِ عام ایک سیّد زادے کے حُضور گِڑگِڑا کر مُعافی مانگ رہے ہیں اور خُود پالکی میں بیٹھنے کے بجائے سَیِّد زادے کو پالکی میں بٹھا کر پالکی کا بوجھ اپنے کندھے پر اُٹھا رہے ہیں۔ نیز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طرزِ عمل سے یہ مدنی پھول بھی سیکھنے کو مِلا کہ ساداتِ کرام کو اُن کا نام لے کر مُخاطَب کرنا خلافِ اَدَب ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ساداتِ کرام کو اُن کا نام لے کر پُکارنے کو بے اَدَبی شُمار فرماتے تھے حتی کہ آپ کے مُتَعَلِّقِیْن میں سے اگر کوئی اِس قسم کی بے احتیاطی کر بیٹھتا تو ناراضی کا اِظہار فرماتے اور آئندہ ساداتِ کرام کے اَدَب واِحْتِرام کی تعلیم ارشاد فرماتے۔

غور کیجئے کہ جسے ساداتِ کرام کی عقیدت و مَحَبَّت اور اُن کے اِحْتِرام کا اِس قدر لحاظ ہو، اُسے سَیِّدوں کے سردار، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کس قدر والہانہ عشق ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کو کسی سے عشق ہو جاتا ہے تو عاشق اپنے قلبی جذبات کا اِظہار اور محبوب کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے بسا اَوقات اَشْعار کا سہارا لیتا ہے، کیونکہ اَشْعار کے ذریعے اپنے دِلی جذبات بہت اچھے انداز میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنے عشق کے اِظہار کے لئے نعتیہ شاعری کا راستہ اِختیار فرمایا چُنانچہ عشق و مستی میں ڈُوب کر لکھے گئے کلاموں پر مشتمل نعتیہ مجموعہ بنام "**حدائقِ بخشش**" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاعری کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نوکِ قلم سے تحریر کیا گیا ایک ایک شعر، شریعت کے عین مُطابق ہے۔ یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِس مجموعے کے تقریباً ہر ہر کلام کو زبردست شُہرت حاصِل رہی، مگر بِالْخُصُوص سلامِ رضا (یعنی مُصْطَفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، شَمْعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام) کو اللہ عَزَّ

وَجَلَّ نے جو عُروج و مرتبہ بخشا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ "**حدائقِ بخشش**" اور "**سلامِ رضا**" کی خُوبیوں پر مختلف اِعتِبار سے کُتُب و رَسائل تَصنِیف کئے جانے کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ بچّے بُوڑھے جوان اور مرد و عورت سبھی مَحافِل وغیرہ میں اس سلام کو عِشقِ رسول میں بے ساختہ جُھوم جُھوم کر پڑھتے ہیں اور اُن پر ایک عجیب رِقّت طاری ہو جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سلام میں آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیگر فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مختلف اَعضائے مُبارکہ کی شان و شوکت بھی بہت عُمدہ انداز میں بیان فرمائی ہے۔ جیسے دھوپ اور چاندنی میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ اقدس کا سایہ نہیں تھا، آپ کے تاجِ نُبُوّت کی یہ شان تھی کہ بڑے بڑے سردار بھی بارگاہِ رسالت میں سر جھکاتے، آپ کے گوشِ مبارک ایسے کہ مِیلوں دُور کی آواز بھی سن لیا کرتے، چشمانِ مبارک حَیا سے جھکی رہتیں، مُبارک زبان ایسی کہ جو کہہ دیا، ہو کر رہا۔ آپ کی حکومت دونوں جہانوں میں نافذ ہے، آپ کی بارگاہ میں کوئی غمزدہ یا پریشان حال حاضر ہوتا تو چہرہ انور کی مسکراہٹ کو دیکھ کر سب غم بھول جاتا، آپ کے مبارک گلے سے دودھ اور شہد جیسی میٹھی خوبصورت آواز نکلتی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سادگی و قناعت کا یہ عالم تھا کہ مالکِ کائنات ہونے کے باوجود انتہائی سادہ غذا تناول فرماتے۔ آیئے! اس ضمن میں سلامِ رضا کے چند اَشعار سُنئے اور عشق و محبت میں جُھومئے:

قَدِّ بے سایہ کے سایۂ مَرحمت ظِلِّ مَمدُودِ رافَت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سَروراں خَم رہیں اُس سرِ تاجِ رِفعَت پہ لاکھوں سلام
لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق مانگ کی اِستِقامت پہ لاکھوں سلام

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان — کانِ لَعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی — اُن بھَوؤں کی لَطافت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شَرْم و حَیا پر دُرود — اُونچی بینی کی رِفعَت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں — اُس کی نافِذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اُس تَبَسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جس میں نہریں ہیں شِیر و شکَر کی رَواں — اُس گلے کی فَصاحَت پہ لاکھوں سلام
حَجَرِ اَسْوَدِ کعبۂ جان و دل — یعنی مُہرِ نُبوّت پہ لاکھوں سلام
کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غِذا — اس شِکَم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ نعتیہ اَشعار تحریر کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں، نہ ہی ہر کسی کو اس کی اجازت ہے، نعتیہ شاعری کے لئے فَنِّ شاعری کے اُصولوں کے ساتھ ساتھ علمِ دین کی دولت اور عُلمائے حق کی صحبت وغیرہ کئی چیزیں ضروری ہیں، بہت سے ایسے شاعر جن کا دنیوی شاعری میں کوئی ثانی نہیں، مگر جب انہوں نے نعتیہ شاعری کے میدان میں قسمت آزمائی تو علمِ دین اور علمائے دِین کی صحبت سے مَحْروم ہونے کی وجہ سے ایسی ایسی ٹھوکریں کھائیں کہ الامان والحفیظ۔ بہر حال عافیت اسی میں ہے کہ عام لوگ نعت شریف لکھنے کا خیال اپنے دل سے نکال دیں، کیونکہ یہ آسان کام نہیں۔

قربان جائیے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کمالِ احتیاط پر کہ نعت لکھنے کے کامل اَہل ہونے اور فنِّ شاعری کے اُصولوں میں مہارت حاصل ہونے کے باوُجود نعت شریف لکھنے کو ایک مُشکل کام کہا

کرتے تھے چُنانچہ خُود ہی فرماتے ہیں: حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مُشکل ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اِس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔[1]

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "کُفریہ کلِمات کے بارے میں سوال جواب" کے صفحہ 232 پر نعتیہ شاعری کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: کہ یہ سُنّتِ صَحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہے یعنی بعض صحابہ مَثَلاً حسّان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیِّدُنا زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَغَیْرُھُما سے نعتیہ اَشْعار لکھنا ثابت ہے۔ تاہم یہ ذِہن میں رہے کہ نعت شریف لکھنا نہایت مُشکِل فَن ہے، اِس کے لئے ماہِرِ فَن، عالِمِ دین ہونا چاہئے، ورنہ عالِم نہ ہونے کی صورت میں رَدیف، قافِیہ اور بَحر (یعنی شعر کے وَزن) وغیرہ کو نِبھانے کیلئے خلافِ شانِ اَلفاظ ترتیب پا جانے کا خَدشہ رہتا ہے۔ عوامُ النّاس (عام لوگوں) کو شاعِری کا شوق چَرانا مناسِب نہیں کہ نَثر کے مُقابلے میں نَظم میں کُفریّات کے صُدُور (یعنی وُقوع) کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ اگر شرعی اَغلاط سے کلام محفوظ رہ بھی گیا تو فُضولیات سے بچنے کا ذِہن بہت کم لوگوں کا ہوتا ہے۔ جی ہاں! آج کل جس طرح عام گفتگو میں فُضول اَلفاظ کی بھرمار پائی جاتی ہے، اِسی طرح بیان اور نعتیہ کلام میں بھی ہوتا ہے۔[2] لہٰذا اَدَب کا تقاضا تو یہی ہے کہ فَنِّ نعت سے ناواقِف اَفراد خُود سے نعتیں لکھنے کا شوق ہرگز نہ پالیں کہ اِسی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب تک زندہ رہے، عِشْقِ رسول

---

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۲۷

2 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۳۲

کے طُفیل بارگاہِ مُصْطَفٰے سے حاصل ہونے والے اَنوار وتَجَلِّیات سے خُود بھی فیضیاب ہوتے رہے اور مخلوقِ خُدا کو بھی فیضیاب کرتے رہے نیز رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عِنایتوں کا سلسلہ صرف آپ کی حیات تک ہی مَحْدُود نہ رہا بلکہ بعدِ وِصال بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر لُطف و رِضوان کی بارشیں ہوتی رہیں۔ چُنانچہ

دربارِ رسالت میں انتظار

پچیّس(25) صَفَرُ الْمُظَفَّر کو بَیْتُ المقدّس میں ایک شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت میں پایا۔ تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے عِظام، دربار میں حاضِر تھے، لیکن مجلس میں خاموشی طاری تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتظار ہے۔ شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، حُضور! میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں، کس کا اِنتظار ہے؟ سیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **"ہمیں اَحمد رضا کا اِنتظار ہے۔"** شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی، حُضُور! اَحمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں **"بریلی"** کے باشِندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مولانا احمد رضا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو اُنہیں معلوم ہوا کہ اُس عاشِقِ رسول کا اُسی روز (یعنی 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۴۰ھ کو) وِصال ہو چُکا تھا، جس روز اُنہوں نے خواب میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ کہتے سنا تھا کہ **"ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔"**

یا الٰہی جب رَضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے　　دولتِ بیدارِ عِشْقِ مُصطفٰے کا ساتھ ہو[1]

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۵-۳۶

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ عشق و مَحَبَّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحَبَّت دل میں پیدا کرنے، آپ کے عِشْقِ رسول میں سے حِصّہ پانے اور اِرْشادات سے رہنمائی حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ یہ کتاب شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، حُضُور مُفتیِ اَعْظَم ہند مولانا مُصْطَفٰی رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تالیف کی ہوئی وہ کتاب ہے، جس میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت کے عِلم و حِکمت اور عِشْقِ رسول سے بھرپُور اِرشادات کو جمع فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں شریعت کے اَحْکام، طریقت کے آداب، نبیِ اَکْرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے فضائل و مناقِب، سَلاطِیْنِ اِسلام کے تذکرے، عُلُوم و فُنُون سے لگاؤ رکھنے والوں کے ذہن میں پیدا ہونے والی اُلجھنوں کے جوابات، حَرام و حلال کے ضروری مسائل، بُزُرگوں کی اِیمان اَفروز حکایات اور اِس کے علاوہ بہت سی مُفید معلومات کا خزانہ موجود ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے هَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ فرمایئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدائقِ بخشش کا تعارف!

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بے مثال نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" ہے۔ ولی کامل اور امامِ عشق و محبت کے نوکِ قلم سے نکلا ہوا ہر ایک شعر قرآن و حدیث کا سچا ترجمان اور ناموسِ مصطفٰے، صحابہ واہلِ بیت اور اولیائے کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عظمتوں کا سچا محافظ اور ان کے فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی کامل عبور حاصل تھا، اس لئے آپ نے اُردو کے علاوہ عربی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں بھی نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اس نعتیہ دیوان میں فصاحت وبلاغت کے وہ دریا بہائے کہ زمانے کے کئی نامی گرامی شاعر وادیب، حدائقِ بخشش کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ داد و تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیَائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو حدائقِ بخشش سے اس قدر لگاؤ ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے بیانات و مدنی مذاکروں میں وقتاً فوقتاً حدائقِ بخشش کے اشعار پڑھتے ہیں بلکہ اپنے مریدین و متعلقین کو بھی حدائق بخشش پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں۔ الغرض حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وہ بلند پایہ کارنامہ ہے کہ جس کی بدولت عاشقانِ رسول کے سینوں میں عشقِ مصطفٰے کی شمع فروزاں ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے حدائق بخشش خرید کر پڑھئے، آپ کے عشقِ رسول میں اضافہ ہو گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

مکتبۃُ المدینہ کا قیام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِشْقِ رسول کی شمع اپنے دل میں جلانے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 97 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، اِنہی میں سے ایک مکتبۃُ المدینہ بھی ہے۔ دورِ حاضر میں پیغامات کی تَرسیل اور کتب و رسائل کی اِشاعت کے لئے جدید ذرائع اور وسائل کا اِستِعمال بڑی تیزی کے ساتھ عام ہوتا جارہا ہے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان جدید ذرائع کو نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے یا دِیگر جائز مقاصد کے لئے ہی استعمال کیا جاتا، مگر افسوس کہ بعض باطِل قوتوں نے اِن ذرائعِ اِبلاغ کو اپنے مَفادات کی تکمیل کا ہتھیار بنالیا، جس کی مدد سے وہ شب و روز اپنے گُمراہ کُن عقائد کی تَرویج و اِشاعت کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو راہِ حق سے ہٹانے میں مَصروف ہیں۔ اَلْغَرض ایک طرف بے عملی کا سیلاب اپنی تباہیاں مچا رہا تھا تو دوسری طرف بدعقیدگی کے خوفناک طُوفان کی ہَولناکیاں بربادی کے بھیانک مَناظر پیش کر رہی تھیں، لہٰذا شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن حالات میں بھی بدعقیدگی کے اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کی اَنتھک کوششیں فرمائیں بالآخر آپ کی مُخلِصانہ کوششیں رنگ لائیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا شاندار آغاز ہو گیا۔ دعوتِ اسلامی کے اس شُعبے سے، اوّلاً صِرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے ایسی تَرَقّی نصیب ہوئی کہ آڈیو کیسٹوں سے اپنے کام کا آغاز کرنے والے اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے تَحْت آج بابُ المدینہ (کراچی) میں باقاعدہ پریس (Press) اور وی سی ڈیز (VCDs) مکتب قائم ہیں، جو اس شُعبے سے مُتَعَلِّق ہر قسم کی جَدید سَہولیات وضَروریات سے آراستہ

ہیں۔اس مُختَصَر عرصے میں مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز(VCDs) دُنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں، وہیں اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر عُلَمائے اَہلسُنّت کَثَّرَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کی کتابیں بھی شائع ہو کر کثیر تَعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کو زِندہ کرنے کا سبب بن رہی ہیں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تمام شُعبہ جات بشمول مکتبۃُ المدینہ کو دن گیارھویں رات بارھویں تَرَقّی عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

- اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سینہ، عِشْقِ مُصطفٰے کا گنجینہ تھا، آپ کے ملفوظات، فتاویٰ جات اور نعتیہ اَشعار سے عِشْقِ مصطفٰے کی کرنیں پھوٹتیں۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بہت زِیادہ فَضْل و کرم تھا، حتّٰی کہ دُوسری بار سَفرِ مدینہ کے موقع پر سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حالتِ بیداری میں اپنے دِیدار کا جام بھی پِلایا۔
- اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدتوں کا مرکز مَدِیْنَۃُ الرَّسُوْل تھا اور آپ فَنَا فِی الرَّسُول کے اس اَعْلیٰ مَرتبے پر فائز تھے کہ خُود ہی اِرْشاد فرمادِیا کہ اگر کوئی میرے دل

کے دو ٹکڑے کر دے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) لکھا ہوا پائے گا۔

- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ اَقْدس اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تَعَلُّق و نِسْبَت رکھنے والی ہر شے کا بے حد اَدَب بَجالاتے نیز ساداتِ کرام کے ساتھ تو اس قدر اَدَب و تعظیم والا سُلوک فرماتے کہ دیکھنے والے حیرت میں پڑ جاتے۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قلمی، زَبانی اور عملی ہر طریقے سے لوگوں کی شَرعی رَہْنُمائی فرمائی، خُود بھی اَسْلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے نَقْشِ قدم پر چلے اور لوگوں کو بھی ان کے راستے پر چلنے کی تاکید فرماتے رہے۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نامُوسِ رسالت کے سچے پاسبان تھے، عام مُسلمانوں کے لئے اِنتہائی رَحم دِل جبکہ بد دِینوں اور گُستاخانِ رسول و دُشمنانِ صحابہ و اَوْلیا کے لئے شمشیر بے نِیام کی مانند تھے، ساری زِندگی بد دِینوں کا قلع قمع کرنے میں مصروف رہے۔
- ترجمۂ قرآن "**کنزالایمان**" اور نعتیہ دیوان "**حدائقِ بخشش**" آپ کے وہ شاندار کارنامے ہیں کہ انہیں پڑھتے یا سُنتے وَقْت سینے میں مَوْجُود دل، عِشْقِ حبیب میں جُھومنے لگتا ہے، اَلْغرض اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عِشْقِ رسول ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اَعْلیٰ حضرت کے صَدْقے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی مَحَبَّت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فُیُوض و بَرَکات سے حِصّہ پانے کے لئے آپ بھی مَسلکِ اَعلیٰ حضرت کی ترجمانی کرنے والی، تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی اِنْعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا اَوڑھنا بچھونا بنا لیجئے، نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس" بھی ہے۔ یاد رہے کہ! دَرس و بیان کے ذَریعے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی بہت فضیلت ہے، چُنانچہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دِیا، بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت کی طرف بُلایا، وہ قِیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہو گا۔[1] حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا، دِین کا قُطبِ اعظم ہے، (یعنی ایسا اَہم رُکن ہے کہ اِس سے دِین کی تمام چیزیں وابَستہ ہیں) اِسی اَہم کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مَبعُوث فرمایا۔[2] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں چوک درس دینے یا سُننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... حِلْیَۃُ الْاولیاء، ۶/۳۶، رقم: ۷۷۱۶

2 ... اِحیاءُ الْعُلوم، ۲/۳۷۷

مدنی بہار: دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے آخری عشرے کے سنّتوں بھرے اِجتماعی اعتکاف میں شریک، ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ایک رات میں سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے خواب میں اِمامِ اَہلُسنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، حضرتِ علامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دِیدار کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز پڑھا رہے ہیں اور آپ کے پیچھے وَجِیہ چہروں والے کچھ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں، جن کے سروں پر سبز سبز عمامے اور بدن پر سنّت کے مطابق سفید لباس تھے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ جب معلومات کیں تو پتا چلا کہ سبز سبز عمامہ دعوتِ اسلامی والے سجاتے ہیں اور ان کے امیر، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں۔ پھر مجھے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"تذکرۂ امام احمد رضا"** پڑھنے کا موقع ملا۔ دل تو پہلے ہی مطمئن تھا، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَحَبَّت دیکھ کر میں اور بھی متأثر ہوا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھوں بیعت ہو کر عطّاری بن گیا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتکاف میں شریک ہونے کی سعادت پا رہا ہوں اور میں سبز سبز عمامہ سجانے اور سُنَّت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کرتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ

سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مدنی پھول“ سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں:

❀ دو رَکعَت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے اَفْضل ہے۔[2]

❀ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) رَبِّ تَعَالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔[3] ❀ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبِّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ حضرت سیِّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مسواک کا اِستِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[4] ❀ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مسواک

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

3 ... مُسندِ اِمام احمد بن حنبل، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

4 ... اِحیاء الْعُلوم، ۳/۲۷

جب نا قابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ اَدائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وَزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سُنَّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار سُنَّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃ"۔

پُوچھے گا مولیٰ ہے لایا کیا کیا
میں یہ کہوں گا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
رکھو لحد میں جس دَم عزیزو
مجھ کو سُنانا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا

اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عُلْیَت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور کی تَعْظِیم بَخْشِش کا سبب بن گئی

حضرتِ سَیِّدُنا وَہْب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ بَنی اِسْرائیل میں ایک ایسا شَخْص تھا جس نے اپنی زِنْدگی کے دو سو (200) سال، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گُزارے، اسی نافرمانی کے عالَم میں اس کی موت واقع ہو گئی، بَنی اِسْرائیل نے اس کے مُردہ جِسم کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے گَندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحْی بھیجی کہ اس کو وہاں سے اُٹھاؤ اور اس کی تَجْہِیْز وتَکْفِیْن کر کے اس کی نَمازِ جنازہ پڑھو۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے لوگوں سے اس کے مُتَعَلِّق پُوچھا، تو اُنہوں نے اس کے بَدکردار ہونے کی گواہی دی، حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ”یارَبِّ عَزَّوَجَلَّ! بَنی اِسْرائیل تو اِس کے بَدکردار ہونے کی گواہی دے رہے ہیں کہ اس نے اپنی زِنْدگی کے دو سو (200) سال تیری نافرمانی میں گُزارے ہیں؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحْی فرمائی کہ یہ ایسا ہی بَدکردار تھا، مگر اس کی یہ عادت تھی کہ جب کبھی تَورات شریف پڑھنے کے لئے کھولتا اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اسمِ گرامی کی طرف دیکھتا تو اس کو

چُوم کر اپنی آنکھوں سے لگالیتا اور اُن پر دُرُود پڑھا کرتا، پس میں نے اس کے اس عَمَل کی قَدر کی اور اس کے گُناہوں کو مُعاف فرما کر اس کا نکاح ستّر(70) حُوروں کے ساتھ کر دیا۔

(حِلیۃ الاولیاء، ۴/ ۴۵، حدیث: ۴۶۹۵)

گناہ گار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں
کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان اَفروز حِکایت نے تو اَہلِ اِیمان کے دِل و دِماغ کو مُعَطَّر کر دیا، وہ شخص کہ جو طویل عرصے تک گُناہوں میں مُبتلا رہا اور اس دوران نیکیوں کے قریب بھی نہ گیا، لیکن صرف نامِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے سبب اسے یہ اِنْعام ملا کہ حضرتِ مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بحکمِ خُداوندی اس کی تَجْہِیْز و تَکْفِیْن کا اِنْتِظام فرمایا، اس کے سابقہ تمام گُناہ مُعاف کر دیئے گئے اور وہ رَحْمتِ خُداوَندی کا مُسْتَحِق ٹھہرا۔ غور کیجئے کہ جب حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اُمَّتی نامِ مُصطفٰی کی تَعْظِیم کے سبب بخشش و مغفرت کا حقدار ہو سکتا ہے تو پھر اُمَّتِ مُحَمَّدِیَّہ کا وہ فرد جو اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہ صرف نام کی تعظیم کرے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات اور اُس سے نِسْبَت رکھنے والی ہر شے کی تَعْظِیم کو لازِم و ضروری جانے تو پھر اس پر رَحْمتِ خُداوَندی کی کیسی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔ نیز اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ مُبارَک کو تعظیم کی نِیَّت سے چُومنا نہ صِرف جائز ہے بلکہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی حاصل کرنے کا ذَریعہ بھی ہے۔ یاد رکھئے! ایمان لانے کے بعد تعظیمِ مُصْطَفٰی ہی مَطْلوب و مَقْصُود ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و مَحَبَّت پر ہی ایمان کا مدار ہے۔ دَعْوَیٔ اِیمان کے لیے عظمتِ مُصْطَفٰی کی اَہَمِّیَّت و ضرورت پر کئی آیاتِ مُبارَکہ دَلالت کرتی ہیں۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 26، سُوْرَۃُ الْفَتْح، آیت نمبر 8 اور 9 میں اِرْشاد فرماتا ہے۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ(۸) لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝(۹) (پارہ: ۲۶، الفتح: ۸، ۹)

تَرْجَمۂ کنزُالایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خُوشی اور ڈر سُناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

اعلیٰ حَضرت، امامِ اَہلِسُنت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیتِ کریمہ کے ضمن میں جو اِرْشاد فرمایا اس کا خُلاصہ یہ ہے: مُسلمانو! دیکھو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دِینِ اِسْلام بھیجنے، قرآنِ مَجِید اُتارنے کا مَقْصد تین (3) باتیں اِرْشاد فرمائی ہیں: پہلی یہ کہ اللہ و رَسُول پر ایمان لانا، دُوسری یہ کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعْظِیم کرنا، تیسری یہ کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی عِبادَت کرنا۔ ان تینوں باتوں کی بہترین تَرتیب تو دیکھئے، سب سے پہلے اِیمان کا ذِکْر فرمایا اور سب سے آخر میں اپنی عبادت کا اور درمیان میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعْظِیم کا حکم اِرْشاد فرمایا، کیونکہ اِیمان کے بغیر حُضُور کی تعظیم فائدہ نہ دے گی۔ بہت سے غَیْر مُسلِم ایسے ہیں کہ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعْظِیم و تکریم اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر غیر مسلموں کی طرف سے کیے جانے والے اِعتراضات کے جوابات میں کتابیں لکھتے اور لیکچر دیتے ہیں، مگر چُونکہ ایمان نہ لائے، تو اِن کا اِعْتِراضات کے جواب دینا فائدہ مَنْد نہیں ہو گا، کیونکہ یہ ظاہِری تَعْظِیم ہے، اگر دِل میں حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی

عَظَمَت ہوتی تو ضَرُور اِیمان لاتے۔ کیونکہ جب تک نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی تعظیم نہ ہو تو اگرچہ ساری زِندگی عِبادَتِ اِلٰہی میں گُزرے، سب بے کار ہے اور بارگاہِ الٰہی میں اَصْلاً قابلِ قَبول نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسوں کے بارے میں فرماتا ہے:

وَ قَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

(پارہ: ۱۹، الفرقان: ۲۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ انہوں نے کام کئے تھے ہم نے قَصْد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرّے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔

اور یہ بھی اِرْشاد فرماتا ہے:

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾

(پارہ: ۳۰، الغاشیہ: ۳، ۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: کام کریں مَشَقَّت جھیلیں، جائیں بھڑکتی آگ میں۔

یعنی عَمَل کریں، مَشَقَّتیں اُٹھائیں اور بدلہ کیا ہو گا؟ یہی کہ بھڑکتی آگ میں جائیں گے۔

(فتاویٰ رضویہ: ۳۰/۳۰۷، ملخصًا)

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے	پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مُبارَکہ اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِرْشاداتِ عالیہ سے واضح ہوا کہ تعظیمِ مُصْطَفٰی ہی اَصْلِ ایمان ہے۔ اگر کوئی شَخْص عظمتِ مُصْطَفٰی سے پہلو تہی (کنارہ کشی) کرتے ہوئے دِیگر نیک اعمال کی سَعی (کوشش) کرتا ہے، تو اس کا کوئی عمل قابلِ قَبول نہ ہو گا۔ تعظیمِ مُصطفٰے میں ذَرا سی خامی تمام نیک اعمال کی بَربادی کا باعث بن سکتی ہے۔ جیسا کہ پارہ 26 **سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت** کی آیت نمبر 2 میں اِرْشادِ باری تَعَالٰی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲

(پارہ:۲۶،الحجرات:۲)

نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حُضُور کی اَدْنٰی بے اَدَبی کُفر ہے، کیونکہ کُفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں، جب ان کی بارگاہ میں اُونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہیں، تو دُوسری بے اَدَبی کا ذِکر ہی کیا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ نہ ان کے حُضُور چِلّا کر بولو، نہ انہیں عام اَلْقاب سے پُکارو، جن سے ایک دوسرے کو پُکارتے ہیں، چچا، ابّا، بھائی، بشر نہ کہو، رَسُوْلُ اللہ، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن کہو۔ (نورالعرفان:۸۲۳)

بارگاہِ ناز میں آہستہ بول	ہو نہ سب کچھ رائیگاں آہستہ چل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہُ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کا پاک کلام سَیِّدُ الْاِنْسِ وَالْجان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان میں رَطْبُ اللِّسان ہے اور ہمیں اُن کے دَر کی حاضری کے آداب سکھا رہا ہے کہ دَربارِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں صرف آواز کا بُلند ہو جانا ہی اتنا بڑا جُرم ہے کہ اس کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیاوی بادشاہوں کے دَرباری آداب، انسانی ساخت (انسانوں کے بنائے ہوئے) ہیں، مگر حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے دروازے شریف کے آداب رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) نے بنائے، (اور) رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) نے (ہی) سِکھائے، نیز یہ آداب صرف اِنسانوں پر ہی جاری نہیں بلکہ جِنّ و اِنْس و فرشتے

سب پر جاری (ہوتے) ہیں۔ فرشتے بھی اِجازت لے کر دولت خانہ میں حاضری دیتے تھے، پھر یہ آداب ہمیشہ کے لیے ہیں۔ (نورالعرفان:۸۲۳)

تِرے رُتبہ میں جس نے چون وچرا کی		نہ سمجھا وہ بدبخت رُتبہ خدا کا

(ذوقِ نعت، ص۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام واجبُ الِاحترام اور لائقِ تعظیم ہیں، قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُختلف مَقامات پر اَنبیائے کرام کی تعظیم کا حکم اِرشاد فرمایا اور اس حکم کی بَجا آوَری کرنے والوں کو اِنعام واِکرام سے نوازنے کا وَعْدہ بھی فرمایا ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدَۃ کی آیت نمبر 12 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حسن دو تو بے شک میں تمہارے گُناہ اُتاردوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رَواں

بالخُصُوص حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام پر ایمان لانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرنے والوں کو فَلاح وکامرانی کی بِشارت عطا فرمائی ہے: چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعراف کی آیت نمبر 157 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ		تَرجَمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نُور کی پیروی کریں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾	جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

یاد رکھئے! یہ اِنعامات اُسی وَقْت حاصل ہوں گے کہ جب ہم ہر مُعاملے میں تمام انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام خُصُوصاً سَیِّدُ الاَنْبیا، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعْظِیم وتَوقیر کو اپنے اِیمان کا حصّہ سمجھیں گے اوران کی اَدْنٰی سے اَدْنٰی توہین سے بھی بچنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آدابِ نبوی سکھاتے ہوئے جہاں بارگاہِ رسالت میں آواز بُلند کرنے سے منع فرمایا، وہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عامیانہ اَنداز میں پُکارنے کی بھی مُمانعت فرمائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 18، سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 63 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

تَرْجَمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے

(پارہ:۱۸، النور:۶۳)

صَدْرُ الاَفاضِل، حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اس آیت کے) ایک معنٰی مُفَسِّرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ (جب کوئی) رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نِدا کرے (پُکارے) تو اَدَب و تکریم اور تَوْقِیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے مُعَظَّم اَلْقاب سے نرم آواز کے ساتھ مُتَواضِعانہ و مُنْکَسِرانہ (عاجزی والے) لہجہ میں "**یَانَبِیَّ اللّٰہ! یَارَسُوْلَ اللّٰہ! یَاحَبِیْبَ اللّٰہ!**" کہہ کر۔ (تفسیر خزائن العرفان، پارہ:۱۸، سورۃ النور: تحت الآیۃ:۶۳)

اِمامُ المُفسرین، حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرْشاد فرماتے ہیں: پہلے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو **یَا مُحَمَّدُ، یَا اَبَاالْقَاسِم** کہا جاتا، جب اللہ تَعَالٰی نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس

سے نَہی (مُمانَعت) فرمائی، تو صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) **یَا نَبِیَّ اللہ، یَا رَسُوْلَ اللہ** کہا کرتے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الاول، الجزء الاول ص ۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کا مُعامَلہ کس قَدر اَہَم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ بات بھی ناپسند ہے کہ کوئی میرے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا نام لے مُخاطَب کرے۔ عُلماء تصریح (وضاحت) فرماتے ہیں: حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نام لے کر نِدا کرنی حَرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۳۰/۱۵۷) یاد رہے! حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم صِرف حیاتِ ظاہری تک مَحْدُود نہیں تھی بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ہر مُسلمان پر آپ کی شان وعظمت کو تسلیم کرنا لازِم ہے۔

حضرتِ علامہ اِسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہِری حَیات اور بعدِ پردہ پوشی (ظاہری وَفات کے بعد) غَرَض ہر حالت میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعْظِیم وتَوقیر اُمَّت پہ لازِم اور ضَروری ہے کیونکہ دِلوں میں جتنی حُضُور کی تعظیم بڑھے گی اِتنا ہی نُورِ ایمان میں اِضافہ ہوتا رہے گا۔ (تفسیر روح البیان ج ۷، ص ۲۱۶)

خاک ہوکر عشق میں آرام سے سونا مِلا
جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص: ۱۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق و مَحَبَّت اور ہر مُعاملے میں آپ کا بے حد اَدب، ایمان میں اضافے کا سبب اور اِیمان کی جڑ ہے۔ اس کو یُوں سمجھئے

کہ اگر کسی درخت کی جڑ ہی کٹ جائے تو وہ درخت سُوکھ جاتا ہے اور اس پر لگے ہوئے بَھل اور پُھول گل سڑ کے جَھڑ جاتے ہیں، اِسی طرح تعظیمِ مُصطفٰی، اِیمان کے پودے کی جڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے بغیر اِیمان کا پودا بھی ہرا بھرا نہیں رہ سکتا اور نیک اَعْمال کی صُورت میں اس پر لگے ہوئے پھل اور پُھول ضائع ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اپنی نیکیوں کو باقی رکھنے اور شجرِ ایمان کو بڑھانے کیلئے اَدبِ رسول کو لازِم سمجھئے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے تعظیمِ مُصطفٰی کی ایسی داستانیں تحریر فرمائیں کہ اس کی مِثال ملنا ناممکن ہے۔ آیئے! شمعِ رسالت کے ان پروانوں کے عشقِ مُصطفٰی کے چند واقعات سُنتے ہیں۔

1. روایت میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ، کمالِ اَدب واِحْترام کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دروازہ ناخنوں سے کھٹکھٹاتے تھے۔ (شرح شفا لملا علی قاری ج ۲، ص ۱۷)
2. اسی طرح صُلحِ حُدَیبیہ کے سال قُریش نے حضرت سَیِّدُنا عُروَہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو (جو ابھی ایمان نہ لائے تھے)، شہنشاہِ دو عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بھیجا، اُنہوں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب وُضو فرماتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے اس قدر تیزی سے بڑھتے کہ یُوں معلوم ہوتا، جیسے ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گے۔ جب لُعابِ مُبارَک ڈالتے یا ناک صاف کرتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے ہاتھوں میں لے کر (بطورِ تبرُّک) اپنے چہرے اور جسم پر مَل لیتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں کوئی حکم دیتے تو فوراً تعمیل کرتے اور جب گفتگو فرماتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے خاموش رہتے اور اَزْراہِ تعظیم، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھتے۔ جب حضرت سَیِّدُنا عُروَہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اَہْلِ مکہ کے پاس واپس گئے تو ان سے کہا: اے گروہِ قُریش! میں قَیصر و کِسریٰ اور نَجّاشی کے درباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خدا کی

قسم! میں نے کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان وشوکت اور قَدْر و مَنْزِلت نہیں دیکھی، جیسی شان (حضرت) محمد (مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی ان کے صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں دیکھی ہے۔ (شفا، فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ، ۲/۳۸)

3. ایک بار حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا حضرتِ سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پُوچھا گیا: **اَنْتَ اَکْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللہ؟** یعنی آپ بڑے ہیں یا، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بڑے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: **هُوَ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا كُنْتُ قَبْلَهٗ**۔ یعنی بڑے تو وہی ہیں، بس پیدا میں ان سے پہلے ہوا ہوں۔ (کنز العمال: ۱۳/۲۲۴ حدیث: ۳۷۳۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسی والہانہ مَحَبَّت اور تعظیم کیا کرتے تھے کہ عمر میں بڑے ہونے کے باوُجُود بھی بڑائی کی نسبت رَسُوْلُ اللہ کی طرف ہی کرتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی عشقِ مُصْطَفٰی کی شمع نہ صرف اپنے دل میں روشن کریں بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی اَسْلاف کے عشقِ رسول کے پیارے پیارے واقعات سُنا کر بچپن ہی سے ان کے دل میں مَحَبَّتِ رسول کو راسخ کریں۔ اس کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 274 صفحات پر مُشْتَمل کتاب "**صحابۂ کرام کا عشقِ رسول**" کا مُطالَعہ بے حد مُفید رہے گا۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے مُشْکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ہر ماہ کم اَز کم تین (3) دن، مدنی قافلے میں سفر، مدنی اِنْعامات پر عمل، مدنی مُذاکروں اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عشقِ رسول کی دولت نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کیلئے تعظیمِ مُصْطَفٰی کس قدر اَہَمِّیَّت

کی حامل ہے کہ اس کے بغیر دَعْوٰیٔ ایمان ہی بے کار ہے۔یاد رکھئے! جس طرح خُود تاجدارِ اَنبیا، سرورِ ہر دوسَرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اَقْدَس کی تعظیم ضروری ہے، اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والے اَصْحاب و اَزْواج، آل واَوْلاد اور تَبَرُّکات کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکْرِ اَقْدس کی بھی تعظیم ضروری ہے۔یُوں تو تمام ہی دِینی مَحافل میں ذِکْرِ مُصْطَفٰی کیا جاتا ہے، لیکن خاص کر اِجتماعِ میلاد میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْرِ خَیْر کیا جاتا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وعظمت کو بیان کیا جاتا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارَکہ کے پیارے واقعات سُنائے جاتے ہیں، لہٰذا جشنِ عیدِ میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ منانا بھی تعظیمِ مُصطفٰی ہی کی ایک صُورت ہے۔"(روح البیان، ج۹، ص۵۶)

اِمام جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ: میلادِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منانے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرتبے کی تعظیم ہے۔(الحاوی للفتاوی، ج۱، ص۲۲۲) اسی طرح محمد بن یُوسف صالحی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میلاد منانے سے آپ کی مَحَبَّت اور تعظیم ہوتی ہے۔(سبل الہدی والرشاد، ج۱، ص۳۶۵) ہماری خُوش نصیبی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عنقریب رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مُبارَک مہینہ ہمارے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے، اس رحمتوں والے مہینے کے آتے ہی عاشقانِ رسول کے دلوں میں خُوشیوں کی لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ جشنِ عید میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تیاریوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد پر تو پُوری کائنات مَسْرور ہو گئی، عرش خُوشی سے جُھوم اُٹھا، کُرسی بھی خُوشی سے اِترانے لگی اور جِنّوں کو آسمان پر جانے سے روک دیا گیا، تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: بے شک ہمیں اپنے راستے میں بڑی مَشَقَّت کا سامنا ہوا ہے اور فرشتے اِنتہائی خُوشی ورُعب سے تسبیح خوانی کرنے لگے، ہوائیں جُھوم جُھوم کر چلنے لگیں اور بادلوں کو ظاہر کر دیا، باغات میں ٹہنیاں جُھکنے لگیں اور کائنات کے گوشے گوشے سے "اَھْلًا وَّسَھْلًا

مَّرْحَبًا" کی صَدائیں آنے لگیں۔(الروض الفائق، ص۲۴۳)اَلْغَرَض! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سَراسَر رحمتوں اور برکتوں کا مَنْبَع ہے، چُنانچہ اَصحابِ فیل کی ہلاکت کا واقعہ، فارس کے مجوسیوں کی ایک ہزار(1000)سال سے جَلائی ہوئی آگ کا ایک لمحہ میں بجھ جانا، کسریٰ کے محل کا زَلزلہ اور اس کے چودہ (14) کنگروں کا مُنْہَدِم (زمین بوس) ہو جانا، "ہَمْدان" اور "قُم" کے درمیان چھ(6) میل لمبے چھ(6) میل چوڑے "بُحَیْرَۂ ساوَہ" کا یکایک بالکل خُشک ہو جانا، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدہ کے بدنِ مُبارَک سے ایک ایسے نُور کا نکلنا، جس سے "بصریٰ" کے محل روشن ہو گئے۔(المواھب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، ولادتہ... الخ، ۱/۱۶۷، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۱) یہ تمام واقعات اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں، جو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری سے پہلے ہی "مُبَشِّرات" (خُوشخبری دینے والے) بن کر عالَمِ کائنات کو یہ خُوشخبری دینے لگے کہ

مُبارَک ہو وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے دَر پر آنے والا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جَشنِ عید مِیلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنانا ایک مُبارک کام ہے، اس کے مَنانے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بے شُمار دِینی و دُنیاوی رحمتیں ملتی ہیں۔ جیسا کہ تفسیرِ رُوحُ البَیان میں ہے کہ مَحفلِ میلاد شریف کی برکت سال بھر تک گھر میں رہتی ہے۔(روح البیان، ۹/۵۷) اسی طرح حضرت سیِّدُنا امام قَسْطَلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "وِلادَتِ باسعادت کے ایّام میں مَحفلِ میلاد کرنے کے خَواص (خُصُوصِیَّت) سے یہ اَمرِ مُجرَّب (یعنی تَجرِبہ شُدہ بات) ہے کہ اس سال اَمْن و اَمان رہتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحمت نازِل فرمائے، جس نے ماہِ وِلادَت کی راتوں کو عید بنا لیا۔"(مواہبُ اللدُنیّہ ج۱ ص۱۴۸) جَشنِ میلاد مَنانے والے کو دُنیاوی برکتوں کے ساتھ ساتھ جنَّت کی بشارت بھی ہے۔ شیخِ مُحَقِّق حضرت شاہ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادت کی رات خُوشی مَنانے والوں کی جَزاء یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اپنے فَضل و کرم سے **جَنّٰتُ النَّعِیم** میں داخِل فرمائے گا۔ مُسلمان ہمیشہ سے مَحفلِ میلاد مُنعَقِد کرتے آئے ہیں اور وِلادَت کی خُوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خُوب صَدَقہ و خیرات دیتے آئے ہیں۔ خُوب خُوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکْر کا اِہتمام کرتے ہیں اور اپنے مکانوں کو سَجاتے ہیں اور اِن تمام اَفعالِ حَسَنہ (اچھے کاموں) کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔ (مَاثَبَتَ مِنَ السُّنَّۃ ص ۷۴ ملخصاً، صبح بہاراں، ص ۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا میلاد مَنانے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کس قَدر خُوش ہوتا ہے اور انہیں کیسے کیسے عظیمُ الشّان اِنعام واِکْرام سے نوازتا ہے۔ لہٰذا جَشنِ وِلادت کی خُوشی میں مسجِدوں، گھروں، دُکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے مَحَلّے میں بھی سبز سبز پرچم لہرایئے، خُوب چَراغاں کیجئے یا کم اَز کم بارہ (12) بَلْب تو ضَرور روشن کیجئے۔ ربیعُ الاوّل کی بارھویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے اجتماعِ ذِکر و نعت میں شرکت کیجئے اور صُبحِ صادِق کے وَقْت سبز سبز پرچم اُٹھائے دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے اَشکبار آنکھوں کے ساتھ صُبحِ بہاراں کا اِستِقبال کیجئے۔

12 ربیعُ الاوّل کے دن ہو سکے تو روزہ بھی رکھ لیجئے کہ ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یَومِ وِلادت مَنایا کرتے تھے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو قَتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: بارگاہِ رِسالت میں پیر کے روزے کے بارے میں دَریافت کیا گیا تو اِرْشاد فرمایا: ”اِسی دن میری وِلادَت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحْی نازِل ہوئی۔“ (صحیح مُسلم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۲) یاد رہے! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَت پر خُوشی مَنانے کا حکم قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔ چُنانچہ پارہ 11 سُورۂ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پارہ۱۱، یونس۵۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحْمت اور اِسی پر چاہیے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے۔

مُفسرِ شَہِیر، حَکِیمُ الْاُمَّت، مُفْتی اَحْمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر انہیں یہ حکم بھی دو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے فَضْل اور اس کی رَحْمت ملنے پر خُوب خُوشیاں مَنَاؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَنَاؤ، خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جن میں یہ نِعْمَت آئی یعنی رَمَضان، خُصُوصاً شَبِ قَدْر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل خُصُوصاً بارہویں تاریخ میں کہ رَمَضان میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا فَضْل قُرآن آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن، یعنی محمدِ مُصطفٰی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمت یا اُن کی خُوشی مَنانا، تُمہارے دُنیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شَخْصی نہیں بلکہ قَومی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسْمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اِس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی: ۱۱/۳۶۹)

دُھوم مچاتے رہیں اور مناتے رہیں		عیدِ میلاد ہم، تاجدارِ حرم
عید میلاد میں، گاڑیں گے یاد میں		سبز پیارا عَلَم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش)

اَہْلِ سُنَّت کا مذہب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَہلسنّت کے مذہب میں مَجلسِ میلادِ پاک اَفضل ترین مَندُوبات (مُستحبات) اور اعلیٰ ترین نیک کاموں میں سے ہے۔ (الحق المبین، ص:۱۰۰)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مَولانا مُفتی محمد اَمجَد علی اَعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میلاد شَریف یعنی حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ اَقدس کا بَیان جائز ہے۔ اِسی کے ضِمن میں اس مَجلِسِ پاک میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَضائل و مُعجِزات و سِیَر (خَصلتیں) و حالات و حَیات و رضاعَت و بِعثَت کے واقِعات بھی بَیان ہوتے ہیں، ان چیزوں کا ذِکر احادیث میں بھی ہے اور قُرآنِ مجید میں بھی۔ اگر مُسلمان اپنی مَحفِل میں بَیان کریں، بلکہ خاص ان باتوں کے بَیان کرنے کے لیے مَحفِل مُنعَقِد کریں، تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وَجہ نہیں۔ اس مَجلِس کے لیے لوگوں کو بُلانا اور شَرِیک کرنا خَیر کی طَرف بُلانا ہے، جِس طرح وَعظ اور جَلسوں کے اِعلان کیے جاتے ہیں، اِشتِہارات چھپوا کر تَقسِیم کیے جاتے ہیں، اَخبارات میں اس کے مُتَعَلِّق مَضامِین شائع کیے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وَعظ اور جَلسے ناجائز نہیں ہو جاتے، اسی طَرح ذِکرِ پاک کے لیے بُلاوا دینے سے اس مَجلِس کو ناجائز و بِدعَت نہیں کہا جا سکتا۔ (بہار شریعت، ج:۳، ص:۶۴۴۔۶۴۵)

ربیعِ پاک تجھ پر اَہلسنّت کیوں نہ قُرباں ہوں
کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالہ بخشش، ص۳۷)

عیدِ میلادُ النَّبی اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُسلمانوں کیلئے سُلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنشاہِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یَومِ وِلادَت سے بڑھ کر اور کون سا دن "یَومِ اِنعام" ہو سکتا ہے؟ کیونکہ کائنات کی تمام رونقیں اور تمام نعمتیں اُنہی کے طُفیل تو ملی ہیں اور یہ دن تو عیدوں سے بھی بڑھ کر ہے، کہ دونوں عیدیں بھی اسی کے صَدقے میں نصیب ہوئیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہتمام پاکستان سمیت مختلف مقامات پر ہر سال عیدِ میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شاندار طریقے سے مَنائی جاتی ہے۔ ربیعُ الاوّل کی ۱۲ ویں شب کو عظیم الشّان اجتماعِ میلاد کا اِنْعقاد ہوتا ہے اور عید کے روز (12 ربیع الاوّل) **"مرحبا یا مُصطفٰی"** کی دُھومیں مَچاتے ہوئے بے شُمار جُلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں، جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلادُ النَّبی تو عید کی بھی عید ہے
بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلاد النَّبی

(وسائلِ بخشش ص380)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مکتوبِ عطّار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر اَہَم کام کے کچھ ضروری آداب ہوتے ہیں، جَشنِ میلادُ النَّبی مَنانے کے آداب میں سے یہ ہے کہ تَمام غیر شَرعی کاموں سے اِجْتناب کیا جائے، مثلاً گلی یا سڑک وغیرہ پر اِس طرح سَجاوٹ کرنا کہ جس سے گاڑی والوں اور پیدل چلنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے، ناجائز ہے۔ چَراغاں دیکھنے کیلئے عورتوں کا اَجنبی مَردوں کے درمیان بے پردہ نکلنا نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُروَّجہ انداز میں مَردوں میں اِخْتِلاط (یعنی خَلط مَلط ہونا) انتہائی اَفسوس ناک ہے، نیز بجلی کی چوری بھی ناجائز

ہے، لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابطہ کر کے جائز ذَرائع سے چَراغاں کی ترکیب بنائیے۔ جُلوسِ میلاد میں حتَّی الْامکان باوُضُو رہئے، نَمازِ باجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جَشنِ میلاد مَنانے کے بارے میں اپنے ایک مکتوب میں کچھ اَہم مدنی پھُول عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! ہم بھی اس مکتوبِ عطار کو توجہ کے ساتھ سُنتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام عاشِقانِ رسول اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خِدمتوں میں جَشنِ وِلادَت کی خوشی میں لہراتے ہوئے سبز سبز پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننھے ننھے قُمقُموں کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا مَکّی مَدَنی سلام،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال۔

تم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

چاند رات کو ان اَلفاظ میں تین(3) بار مَساجِد میں اِعْلان کروایئے: ”تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مُبارَک ہو کہ ربیعُ النُّور شریف کا چاند نظر آگیا ہے۔“

ربیعُ النُّور اُمّیدوں کی دُنیا ساتھ لے آیا
دُعاؤں کی قَبولیَّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

مَرد کا داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا، دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردگی کرنا حرام ہے۔ برائے کرم! رَبیعُ النُّور شریف کی بَرَکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کیلئے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں

مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! مَدَنی بُرقع پہننے کی نِیَّت کریں۔(مَرد کا داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹّھی سے گھٹانا اور عورت کا بے پردَگی کرنا حرام اور فوراً توبہ کرکے ان گُناہوں سے باز آنا واجِب ہے۔)

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گِرے
دَبدبہ آمد کا تھا ، اَھْلًا وَّ سَھْلًا مرحبا

(وسائلِ بخشش ص ۱۴۷)

سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کرتے ہوئے مَدَنی اِنْعامات کے رِسالے پُر کرکے ہر ماہ (کی پہلی تاریخ کو) جمع کروانے کی نِیَّت کریں، ہاتھ اُٹھا کر کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالۂ بخشش ص ۱۸۴)

تمام عاشقانِ رسول بَشُمول نگران وذِمّہ داران، رَبیعُ النُّور شریف میں خُصُوصِیَّت کے ساتھ کم اَز کم تین (3) روزہ مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں اور اسلامی بہنیں 30 دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحرموں میں) درسِ فیضانِ سُنّت جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو

اپنی مسجِد، گھر، دُکان، کارخانہ وغیرہ پر 12 عَدَد ورنہ کم اَز کم ایک عَدَد سبز سبز پرچم ربیعُ النُّور شریف کی چاند رات سے لیکر سارا مہینہ لہرایئے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں وغیرہ پر ضرورتاً اپنے پلّے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگایئے۔ ہر طرف سبز سبز پرچموں کی بہاریں مسکُراتی نظر آئیں گی۔ عُموماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور بے ہُودہ اَشْعار لکھے ہوتے ہیں۔ میری آرزُو ہے کہ ٹرکوں، بسوں، ویگنوں، رکشوں، ٹیکسیوں، سُوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے نُمایاں اَلْفاظ میں تحریر ہو، **مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے**۔ مالِکانِ بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے ملکر مَدَنی ترکیبیں کیجئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے دل کی دُعائیں لیجئے۔

ضَروری اِحتیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لیرے لیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے۔ نیز جُوں ہی ربیعُ النُّور شریف کا مہینہ تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط نہیں کرپاتے اور بے ادَبی ہو جاتی ہے تو بِغیر نقش و تحریر کے سادَہ سبز پرچم لہرایئے۔

(سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ بھی حتَّی الامکان اپنے مکانِ بے نشان بنام "بیتُ الفنا" پر سادہ جھنڈے لگواتا ہے)

نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ
نبی کا جھنڈا اَمن کا جَھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

اپنے گھر پر ۱۲ جھالَروں (یعنی لڑیوں) یا کم اَز کم ۱۲ بلبوں سے نیز اپنی مسجِد و مَحَلّے میں بھی ۱۲ دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔ (مگر ان کاموں کیلئے بجلی چوری کرنا حرام ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہَم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کرکے جائز ذرائع کی ترکیب بنایئے) سارے عَلاقے کو سبز سبز پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر چوک وغیرہ پر، راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے

ہوئے حُقوقِ عامّہ تلَف کئے بِغیر فضا میں مُعلَّق ۱۲ میٹر یا حسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک پر پرچم مت گاڑیئے کہ اس سے ٹریفک کا نظام مُتاثِر ہوتا ہے۔ نیز گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے، جس سے مسلمانوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تلَفی اور دل آزاری ہو۔

مَشرق و مَغرب میں اِک اِک بامِ کعبہ پر بھی ایک
نَصب پرچم ہوگیا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش ص۱۴۶)

ہر اسلامی بھائی حسبِ توفیق زِیادہ، ورنہ کم اَز کم ۱۲ روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پھُولوں کے مُختلف پمفلٹ، جُلُوسِ میلاد میں بانٹے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اِسی طرح سارا سال اپنی دُکان وغیرہ پر تقسیمِ رسائل کا اِہتمام فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔ شادی غَمی کی تقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطر بھی "تقسیمِ رسائل" کیجئے! اور دیگر مُسلمانوں کو اس کی ترغیب دیجئے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دِین کو پھیلایئے
کرکے راضی حق کو حقدارِ جِناں بن جایئے

سگِ مدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ "جَشنِ ولادت کے ۱۲ مدنی پھُول" ممکن ہو تو 112 ورنہ کم اَز کم ۱۲ عدد نیز ہو سکے تو رسالہ "صُبحِ بہاراں" 12 عدد مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیّۃً حاصل کر کے تقسیم کیجئے۔ خُصُوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچایئے، جو جَشنِ وِلادَت کی دُھومیں مَچاتے ہیں۔ ربیعُ النُّور شریف کے دوران 1200 روپے اگر یہ نہ ہو سکے تو 112 روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو ۱۲ روپے (بالِغان) کسی

سُنّی عالم کو پیش کیجئے۔ اگر اپنی مسجد کے امام، مُؤذِّن یا خُدّام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نیّت کریں تو مدینہ مدینہ۔ جمعہ کے روز دیں تو بہتر کہ جمعہ کو ہر نیکی کا ستّر (70) گُنا ثواب ملتا ہے۔ سُنّتوں بھرے بیان کا کیسٹ سُن کر کئی لوگوں کی اصلاح ہونے کی خبریں ہیں، آپ حضرات میں بھی کچھ نہ کچھ ایسے خُوش نصیب ہوں گے جو بیان کا کیسٹ سُن کر مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا ایسی کیسٹیں اور V.C.D,S لوگوں تک پہنچانا، دِین کی عظیم خِدمت اور بے اِنْتہا ثواب کا باعِث ہے، تو جس سے بن پڑے ہفتہ میں ورنہ مہینے میں کم از کم 12 آڈیو یا وڈیو کیسٹیں سنّتوں بھرے بیان کی ضرور فروخت کرے۔ مُخَیَّر اسلامی بھائی اگر مُفْت تقسیم کریں تو مدینہ مدینہ۔ جشنِ وِلادت کی خُوشی میں بیان کی کیسٹیں اور V.C.D,S خوب تقسیم فرمایئے اور تبلیغِ دین میں حصّہ لیجئے۔ شادیوں کے مواقِع پر "شادی کارڈ" کے ساتھ رِسالہ اور ہو سکے تو بیان کا کیسٹ یا V.C.D بھی منسلک فرمایئے۔ عید کارڈز کا رَواج ختم کر کے اِس کی جگہ بھی یہی رائج کیجئے تا کہ جو رقم خرچ ہو، اُس سے دِین کا بھی فائدہ ہو۔ مجھے لوگ قیمتی عید کارڈز بھجواتے ہیں، اِس سے دِل خُوش ہونے کے بَجائے جلتا ہے۔ کاش! عید کارڈ پر خَرچ ہونے والی رقم، دین کے کام میں صَرف کی جاتی! نیز اس پر لگی ہوئی افشاں (یعنی چمکدار پاؤڈر) سے سخت پریشانی ہوتی ہے۔

اُنکے در پے پلنے والا اپنا آپ جواب
کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے

بڑے شہر میں ہر علاقائی مُشاوَرت کا نگران (قصبے والے قصبے میں) 12 دن تک روزانہ مختلف مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنّتوں بھرے اجتماعات مُنْعَقِد کرے (ذِمّے دار اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعات فرمائیں) ربیعُ النُّور شریف

کے دوران ہونے والے تمام اجتماعات میں جن سے ہو سکے وہ سارا مہینہ سبز پرچم ساتھ لایا کریں۔

لب پر نعتِ رسولِ اکرم ہاتھوں میں پرچم
دیوانہ سرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

گیارہ(11) کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہو سکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نِیَّت سے سفید لباس، عمامہ، سر بند، ٹوپی، سر پر اَوڑھنے کی سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے کتھئی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہِ پیڈ وغیرہ اپنے استِعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو اشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا
عالَم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ وِلادت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ

- رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم، ایمان کا حصّہ ہے۔ بنی اِسرائیل کے 200 سالہ گنہگار و بدکردار شخص کی بخشش کا ذریعہ تعظیمِ مصطفٰی ہی بنی۔
- صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں تعظیمِ مُصطفٰی کا بہت زِیادہ جذبہ تھا۔
- تعظیمِ مصطفٰی حیاتِ مبارک میں ہی نہیں، بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ہر مسلمان پر لازم ہے۔

❖ مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق و محبت اور ہر معاملے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بے حد اَدب، ایمان میں اِضافے کا سبب اور ایمان کی جڑ ہے۔

❖ کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان و شوکت اور قَدْر و مَنْزِلت نہیں دیکھی گئی، جیسی شان، محبوبِ رحمٰن، (حضرت) محمد (مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی، ان کے صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں دیکھی گئی۔

❖ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والے آل و اَصْحاب و اَزْواج، اَوْلاد، تَبَرُّکات اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکرِ اَقْدس کی بھی تعظیم ضروری ہے۔

❖ تعظیمِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تقاضا یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَنْسُوب ہر مُبارَک چیز کی تعظیم کی جائے۔

❖ عاشقانِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جَشنِ عید میلادُ النَّبی بھی بڑی دُھوم دھام سے مَناتے ہیں، کیونکہ یہ دن حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت کی وجہ سے عظمت والا ہے۔

❖ ہمیں بھی چاہیے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جَشن مَنا کر، رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بے شُمار رحمتیں اور ڈھیروں برکتیں حاصل ہو گی۔

مجلسِ تراجم!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی ساری دُنیا میں عشقِ رسول کی شمعیں روشن کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے مختلف شُعبہ جات کے ذریعے دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعبوں میں سے ایک شعبہ **"مجلس تراجِم"** بھی ہے، جو امیر اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا مُختلف زَبانوں میں تَرجمہ کرنے کی خِدمت سَر اَنجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیض یاب ہو سکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔** اِنتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زَبانوں میں شیخِ طریقت، امیر اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تَصانیف اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا تَرجمہ ہو چُکا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اوراپنے دوست واَحباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیں، تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ہو سکے تو نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے 1 مدنی کام ہفتہ وار مدنی مذاکرہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہم کرتا ہے، اس کی برکت سے لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر

نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "مَدَنی مذاکرے" میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور علمِ دِین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوذَر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے 1000 رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۲، حدیث۲۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے، ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے میں اَوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی برکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ!

میں نے گُناہوں سے توبہ کرلی!

واہ کینٹ (پنجاب، پاکستان) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُباب ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی مُتعدّد اَخلاقی بُرائیوں میں مُبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا

میرا محبوب مَشْغَلہ تھا۔ گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی سَعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پچھلے گُناہوں سے تائب ہو کر فرائض و واجبات کا عامِل بننے کیلئے کوشاں ہوں، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی شریف سجالی ہے اور مدنی حُلیہ بھی اَپنالیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید کرم یہ ہوا ہے کہ والِدَین نے بخوشی مجھے "**وقفِ مدینہ**" کر دیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنشاہِ نُبُوّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بَزْمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(ابنِ عساکر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے مسواک سے مُتَعَلِّق چند اہم مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ❀ دو (2) رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفْضل ہے۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب، ج ۱، ص ۱۲۷، حدیث: ۳۳۹) ❀ مِسواک پیلُو یا زَیْتُون یا نِیم وغیرہ کَڑوی لکڑی کی ہو۔ ❀ مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسواک ایک بالِشْت

سے زِیادَہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ❀ اِس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں۔ ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نَرم کر لیجئے۔ ❀ مُناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے۔ ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے۔ ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین (3) بار کیجئے۔ ❀ ہر بار دھو لیجئے۔ ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین (3) اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو۔ ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔ ❀ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بَواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ❀ مِسواک وُضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبُو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۸۳۷) ❀ مِسواک جب نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتّھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُنْدَر میں ڈبو دیجئے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مطالعہ فرمالیجئے)

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ دو (2) کُتُب "بہارِ شَریعت" حصّہ 16 (312 صَفحات) "سُنَّتیں اور آداب" (120 صَفحات) ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سَفر بھی ہے۔

مجھ کو جَذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار
سُنَّتوں کی تربیَت کے قافلے میں بار بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ المومنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا، تمہاری دُعاؤں کا محافظ، رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

1 ... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ... الخ، ص۲۷۰

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُرُودِ پاک کی برکت سے قبولیتِ دُعا

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر یوں دُعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رَحم فرما۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ یعنی اے نمازی تُو نے جلدی کی، (پھر دُعا کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

فرمایا)جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ایسی حَمد کر جو اس کے لائق ہے، پھر مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ اور اُس کے بعد دُعا مانگ۔ راوی کا بیان ہے کہ اِس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَمد بیان کی اور نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھا تو نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قَبُولیت کا طالب ہے تو اسے چاہئے کہ دُعا کے شروع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و تعریف بھی بیان کیا کرے اور نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک بھی پڑھا کرے بلکہ آخر میں بھی حمد و دُرود پڑھنا چاہئے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب ”فضائلِ دُعا“ صفحہ 68 پر والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علّامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُعا کے آداب بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: دُعا کے لیے اوّل و آخر حمدِ اِلٰہی بجالائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ کوئی اپنی حمد کو دوست رکھنے والا نہیں، تھوڑی حمد پر بہت راضی ہوتا اور بے شمار عطا فرماتا ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اَوّل و آخر نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اُن کے آل و اَصحاب پر دُرُود بھیجے کہ دُرُود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مَقْبول ہے اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید ہے کہ دُعا کے اَوّل و آخر کو قبول فرمائے اور دَرمیان کو رَد کر دے۔[2]

زَمین و آسمان کے دَرمیان مُعلَّق دُعا

حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطاب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ

1...ترمذی کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات...الخ ۵/۲۹۰ حدیث: ۳۴۸۷
2...فضائلِ دُعا، ص۶۸ ملخصاً

وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یعنی دُعا زمین وآسمان کے دَرمیان روک دی جاتی ہے، جب تک تُو اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود نہ بھیجے، بلند نہیں ہوپاتی۔[1] حضرتِ علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰهِ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهٖ یعنی دُعا اللہ تعالٰی سے حِجاب میں ہے، جب تک محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے اَہلِ بیت پر دُرُود نہ بھیجا جائے۔[2]

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے عزیز! دُعا طائِر (یعنی پرندہ) ہے اور دُرُود شَہپَر (یعنی اس کا سب سے بڑا پَر ہے)، طائِر بے پَر کیا اُڑ سکتا ہے!

پرندے کے بازُو کا سب سے بڑا پَر کہ جس کے بغیر کوئی پرندہ پرواز نہیں کر سکتا اسے شَہپَر کہا جاتا ہے۔ یعنی دُعا ایک پرندہ اور دُرُودِ پاک اس کے شَہپَر کی مانِند ہے لہٰذا ایسا پرندہ جس کا شَہپَر ہی نہ ہو وہ کیا اُڑے گا ایسے ہی وہ دُعا جو دُرُودِ پاک سے خالی ہو کیسے مَقبُول ہو سکتی ہے؟[3]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کریں، بالخصوص اپنی دُعاؤں کے شُروع اور آخر میں تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُبارک پر دُرُودِ پاک لازمی پڑھا کریں، اس کی بَرَکت سے ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مَقبُول ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

نظر کا نُور دلوں کیلئے قَرار دُرُود		عَقِیدتوں کا چَمن، رُوح کا نِکھار دُرُود

1...ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی...الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶
2...کنز العمال، کتاب الأذکار، الباب الثامن فی الدُعاء، ۱/۳۵، الجزء الثانی، حدیث: ۳۲۱۲
3...فضائلِ دُعا، ص۶۹ ملخصًا

چراغِ یاسِ مُسلسل کے گُھپ اَندھیروں میں		غَموں کی دُھوپ میں ہے ابرِ سایہ دار دُرُود
دُرُود رُوح کی بالیدگی کا ساماں ہے		جَبینِ شوق کو دیتا ہے اک نکھار دُرُود
دُرُود نغمۂ نعتِ نبی کا زِینہ ہے		سدا بہار دُعاؤں کا ہے وقار دُرُود
گُلاب ذِہن کے پردوں پہ کھلنے لگتے ہیں		زَباں پہ جب بھی مِری آتا ہے مُشکبار دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! دُعا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف اور اپنی عاجزی کا اِظہار) کرنے، اس کا قُرب حاصل کرنے، اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے، اس کے فضل وانعام کا مستحق ہونے، بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دُنیوی واُخروی مَصائِب ومُشکِلات کے حل کا نہایت آسان اور مُجرَّب ذریعہ ہے، دُعا مانگنا اللہ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کے پیارے بندوں کی عادت بھی ہے اور ایک بہترین عبادت بھی، دُعا مانگنا پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت بھی ہے اور دُعا گنہگار بندوں کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت و سعادت بھی ہے، دُعا کی اہمیت اور قدرومنزلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنِ پاک میں خود اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو نہ صرف اپنی بارگاہ میں دُعا مانگنے کا حکم فرمارہا ہے بلکہ قبولیت کی خُوشخبری سے بھی نواز رہا ہے،

چنانچہ پارہ 24 سورۂ مومن آیت نمبر 60 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (پ۲۴،المومن:۶۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تمہارے ربّ نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔

اسی طرح پارہ2سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر186میں ارشادِ خُداوندی ہے:

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ (پ۲،البقرۃ:۱۸۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پُوچھیں تو میں نزدیک ہوں دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک زندگی کے مبارک ایّام کا مطالعہ کیا جائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معمولاتِ زندگی میں مختلف دُعائیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معمول رہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ مبارک عمل تعلیمِ اُمّت کے لیے بھی تھا، مثلاً گھر میں داخل ہونے کی دُعا، گھر سے نکلتے وقت کی دُعا، سونے سے پہلے کی دُعا، بیدار ہونے کے بعد کی دُعا، کھانا کھانے سے پہلے کی دُعا، کھانا کھانے کے بعد کی دُعا، لباس پہننے کی دُعا، تیل لگانے کی دُعا وغیرہ۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف وقتاً فوقتاً دُعا کی اہمیت کو بیان فرمایا بلکہ دن رات مصروفِ دُعا رہنے کی ترغیب بھی دلائی، آیئے دُعا کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں چند احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

1. پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی دُعا عبادت کا مَغز ہے۔[1]

---

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدُعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲

2. حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کوئی چیز دُعا سے بزرگ تر نہیں۔[1]

3. حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے لئے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا تو اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کئے جانے والے سوالوں میں سے پسندیدہ سوال عافیت کا ہے۔ جو مصیبتیں نازل ہو چکیں اور جو نازل نہیں ہوئیں، ان سب میں دُعا سے نفع ہوتا ہے، تو اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! دُعا کرنے کو (اپنے اوپر) لازم کرلو۔[2]

4. حضرت جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دُشمن سے نجات دے اور تمہارے رِزق کو وسیع کر دے، رات دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگتے رہو کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ احادیثِ مُبارکہ میں دُعا مانگنے کے کتنے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں کہ دُعا مصائب و آلام سے چُھٹکارے کے لئے بھی فائدے مند ہے اور رِزق میں برکت و کُشادگی کا سبب بھی ہے، دُشمنوں سے نجات کا ذریعہ بھی ہے اور مومن کا ہتھیار بھی کہ بندۂ مومن دُعا کے ذریعے بڑی سے بڑی مصیبت اور مشکل سے مشکل حالات کا مقابلہ کر سکتا ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ خُوشی اور غمی ہر حالت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے اور دُنیا و آخرت کی بھلائیوں کے حصول اور

1...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدُعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۱

2...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دُعاء النبی، ۵/۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۹

3...مسند ابو یعلی، مسند جابر بن عند اللّٰہ ۲/۲۰۱، حدیث: ۱۸۰۶

طرح طرح کی مشکلوں سے نجات کیلئے بارگاہِ الٰہی میں گِڑگِڑا کر دُعا مانگے اور دُعا میں غفلت نہ کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ دُعا افضل ترین عبادت ہے، جس کے ذریعے ایک مسلمان اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے گویا ہم کلام ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ الدُّعَاءُ یعنی دُعا افضل ترین عبادت ہے۔[1] لہٰذا جس طرح تمام عبادتوں کے کچھ نہ کچھ شرائط و آداب ہوتے ہیں، جن پر اُن عبادات کی قبولیت و دُرُستی کا دار و مدار ہوتا ہے، اسی طرح دُعا کے بھی کچھ آداب ہیں، دُعاؤں کی قبولیت میں اُن آدابِ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، اگر دُعا میں اُن آداب کا خیال رکھا جائے تو قبولیتِ دُعا کے اِمکانات بڑھ جاتے ہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو جائیں تو ہمیں چاہئے کہ دُعا کے آداب کا خاص خیال رکھا کریں۔

کتاب ”فضائلِ دُعا“ کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُعاؤں کی قبولیت کے آدابِ کی معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 326 صفحات پر مشتمل کتاب **”فضائلِ دُعا“** کا مطالعہ کرنا بے حد مُفید ہے، یہ کتاب در حقیقت اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت علّامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصنیف ”اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ“ کی تسہیل ہے، اس کتاب میں دُعا کے فضائل، دُعا کے آداب، قبولیتِ دُعا کے اسباب، قبولیتِ دُعا کے اوقات، قبولیتِ دُعا کے مقامات، دُعاؤں کی قبولیت میں اسمِ اعظم کی اہمیت، قبولیتِ دُعا میں رُکاوٹ بننے والے اَسباب، دُعا مانگنے کے فوائد اور دُعا سے متعلق اہم سوالات وجوابات کو بیان کیا گیا

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الثامن فی الدُّعاء، ۲/۱، الجزء الثانی، حدیث: ۳۱۳۱

ہے۔شاید یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب فرمایئے، خُود بھی اِس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دِلایئے، نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے دُعا کے چند آداب اور اس ضمن میں قبولیتِ دُعا کے واقعات سُنتے ہیں۔

اپنے رَبّ کو محبوب ناموں سے پکارے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دُعا کرنے والا شروع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کے محبوب ناموں سے پُکارے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے اسمِ پاک "اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن" پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے کہ جو شخص اسے تین (3) بار کہتا ہے، فرشتہ نِدا کرتا ہے (یعنی آواز دیتا ہے): مانگ کہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن تیری طرف متوجہ ہوا۔[1]

اسی طرح پانچ (5) بار "یَا رَبَّنَا" کہنا بھی دُعا کی قبولیت میں بہت اَثر رکھتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اس لفظِ مبارک کو پانچ (5) بار ذکر کر کے اِس کے بعد ارشاد فرمایا:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ (پ۴، اٰل عمران: ۱۹۵) تَرجَمۂ کنزالایمان: تو اُن کی دُعا سُن لی اُن کے رَبّ نے۔

امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے: جو شخص بے بسی کے وقت پانچ (5) بار "یَا رَبَّنَا"

1 ... مستدرک، کتاب الدُعاء والتکبیر... الخ، باب انّ للّٰہ ملکاً موکلاً... الخ، ج ۲/ ۲۳۹، حدیث: ۲۰۴۰

کہے تو جس کا خوف رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اُس چیز سے امان بخشے گا اور جو چیز چاہتا ہے، عطا فرمائے گا۔[1]

دُعا سے پہلے نیک عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ دُعا سے پہلے کوئی نیک عمل کیا جائے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امام جَزری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: اٰدَابُ الدُّعَاءِ مِنْهَا تَقْدِيْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهُ عِنْدَ الشِّدَّةِ یعنی ہر مشکل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا اور دُعا سے پہلے نیک عمل کرنا دُعا کے آداب میں سے ہے۔[2] جب کوئی بندہ اِخلاص کے ساتھ کئے گئے نیک عمل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں وسیلہ بنا کر دُعا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے صدقے بندے کی دُعا قبول فرماتا ہے۔ آیئے اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

اعمالِ صالحہ کے وسیلے سے مانگی جانیوالی دُعا کی برکت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 656 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ ریاضُ الصالحین"** کے صفحہ 139 پر ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: گزشتہ زمانے میں تین(3) شخص کہیں جارہے تھے کہ بارش ہونے لگی تو وہ پناہ لینے کیلئے ایک غار میں داخل ہوئے، اچانک پہاڑ سے ایک چٹان گری جس نے غار کا منہ بند کر دیا۔ یہ دیکھ کر انہوں نے کہا: اس مصیبت سے نجات کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے اپنے نیک

---

1 ... روح المعاني، پ۳، آل عمران، تحت الاية: ۱۹۴، ۴/ ۵۱۲

2 ... الحصن الحصين، آداب الدُعا، ص ۲۳

اعمال کا وسیلہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کر کے دُعا کریں۔ چنانچہ، ان میں سے ایک نے کہا: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے، میں ان سے پہلے نہ تو اپنے اہل وعیال کو پینے کیلئے دودھ دیا کرتا تھا نہ ہی اپنے خادموں کو، ایک دن میں درختوں کی تلاش میں بہت دُور نکل گیا، جب واپس آیا تو میرے والدین سو چکے تھے، میں دودھ لے کر ان کے پاس آیا تو انہیں سویا ہوا پایا، میں نے نہ تو انہیں جگانا مناسب سمجھا اور نہ ہی ان سے پہلے اہل وعیال میں سے کسی کو دینا پسند کیا بلکہ میں دودھ کا پیالہ لئے اپنے والدین کے پاس کھڑا رہا، جب صبح ہوئی تو میں نے انہیں دودھ پیش کیا۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں نے یہ عمل صرف تیری رِضا کے لئے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! اس کی دُعا سے چٹان کچھ سِرَک گئی، لیکن ابھی اتنی جگہ نہ بنی تھی کہ وہ نکل سکتے، پھر دوسرے نے کہا: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میرے چچا کی بیٹی لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی، میں نے اس سے بُرائی کا اِرادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا، پھر وہ قحط میں مبتلا ہوئی تو میرے پاس آئی میں نے اس شرط پر اسے 100 دینار دیئے کہ وہ میری خواہش پوری کر دے، وہ مجبور تھی تیار ہو گئی، جب میں اس کے ساتھ تنہائی میں گیا اور اس پر قابو پالیا تو اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور ناحق مُہر کو نہ توڑ (یعنی اس بُرے کام سے باز آجا) یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا اور میں بُرائی سے باز رہا، حالانکہ مجھے اس سے شدید محبت تھی، پھر میں نے اس سے وہ دِینار بھی واپس نہ لئے، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں نے یہ عمل صرف تیری رِضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! چٹان کچھ اور سَرَک گئی لیکن اب بھی وہ باہر نہ نکل سکتے تھے۔ تیسرے نے کہا: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے کچھ مزدوروں سے کام کروایا اور سب کی مزدوری دے دی، لیکن ان میں سے ایک مزدور اُجرت چھوڑ کر چلا گیا، میں نے وہ تجارت میں لگا دی تو اس کی رقم بڑھتی رہی کچھ عرصہ بعد وہ آیا اور کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میری اُجرت مجھے دے دے۔ میں نے کہا: یہ اونٹ، گائے، بکری اور غلام جو کچھ تم دیکھ رہے ہو، یہ سب تمہارے ہیں۔ اس نے کہا:

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! مجھ سے مذاق مت کر۔ میں نے کہا: میں مذاق نہیں کر رہا، یہ سب کچھ تمہارا ہی ہے۔ چنانچہ، وہ سب مال لے کر چلا گیا اور کچھ بھی نہ چھوڑا۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میرا یہ عمل تیری رِضا کیلئے تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! پس چٹان ہٹ گئی اور وہ تینوں باہر نکل کر اپنی منزل کی طرف چل دیئے۔[1]

اعمالِ صالحہ کے وسیلے سے دُعا

عَلَّامَہ اِبْنِ بَطَّال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص سچی نیت سے اپنے اُن اعمال کے وسیلہ سے دُعا مانگے، جو اس نے خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کئے تھے تو اُمید ہے کہ اس کی دُعا قبول ہو گی، جب غار میں پھنسے لوگوں نے اپنے ان اعمال کے وسیلے سے دُعا مانگی جو انہوں نے خالص رضائے الٰہی کے لئے کئے تھے اور انہوں نے امید کی کہ ان کے وسیلے سے غار کا منہ کھل جائے گا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی دُعا قبول فرما کر اُن پر فضل فرمایا اور انہیں غار سے نجات دی۔[2]

نہ کر رَد کوئی اِلتجاء یا اِلٰہی ہو مقبول ہر اِک دُعا یا اِلٰہی
رہے ذِکر آٹھوں پَہَر میرے لب پر تِرا یا اِلٰہی تِرا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک اور اس کی شرح کی روشنی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ جو

---

1 ... بخاری، کتاب الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/۴۶۴، حدیث: ۳۴۶۵

2 ... شرح بخاری لابن بطال، کتاب الادب، باب اجابۃ دُعاء من برّ والدیہ، ۹/۱۹۳

نیک عمل صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے کیا گیا ہو وہی دُنیا و آخرت میں فائدہ دے گا، رِیاکاری کے ساتھ عبادت نہ صرف بے فائدہ ہے بلکہ مصیبت کا باعث بھی ہے، نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کی خاطر ایسے اعمال سے خود کو مُزیّن کرے کہ جن کی حقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں کچھ اَور ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو اپنی بارگاہ سے دُور فرما دیتا ہے۔[1] نیز رضائے الٰہی کے بجائے دکھاوے کے لئے نیک اعمال کرنے والے کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے کہ قیامت کے دن ریاکار سے کہا جائے گا کہ تُو اپنا اجر اس کے پاس جا کر تلاش کر جس کے لئے تُو عمل کیا کرتا تھا۔[2]

بہر حال ہمیں بھی چاہئے کہ دُعا سے پہلے حسبِ استطاعت اخلاص کے ساتھ کوئی نیک عمل کر لیا کریں، بہت سے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کا طرزِ عمل یہ تھا کہ وہ حضرات دُعا سے پہلے دو(2) رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد دُعا مانگا کرتے تھے جیسا کہ

ظالم حاکم سے نجات

جب صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کو زمانے کے ظالم و جابر حاکم ابنِ زیاد نے قید کر لیا تو آپ بہت پریشان ہوئے اور اپنے بھتیجے کی رہائی کے لئے بصرہ کے اُمَراء اور بااثر لوگوں سے سفارش کروائی لیکن کامیابی نہ ہو سکی، ابنِ زیاد نے سب کی سفارشوں کو رَد کر دیا، صَفْوَان بن مُحْرِز نے بڑی تکلیف دِہ حالت میں رات گزاری رات کے پچھلے پہر انہیں اچانک اُونگھ آگئی تو خواب میں کسی کہنے والے نے کہا: اے صَفْوَان بن مُحْرِز! اُٹھ اور اپنی حاجت طلب کر یہ خواب دیکھ کر ان کی آنکھ کھل گئی، ایک انجانے سے خوف نے ان کے جسم پر

---

1 ... جامع الاحادیث، قسم الاقوال، ۷/۱۶۹، حدیث: ۲۱۶۶۰

2 ... اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم الجاہ الریاء، باب بیان ذم الریاء، ۱۰/۳۷۷ مختصراً

لزرہ طاری کر دیا تھا انہوں نے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر رو رو کر بارگاہِ خُداوندی میں دُعا کرنے لگے، یہ اپنے گھر میں مصروفِ دُعا تھے اور وہاں ابنِ زیاد بے چینی اور کَرب میں مبتلا تھا، اس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ مجھے صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کے پاس لے چلو، سپاہی فوراً مشعلیں لے کر ابنِ زیاد کے پاس آئے، ظالم حکمران اپنے سپاہیوں کے ساتھ جیل کی جانب چل دیا، وہاں پہنچ کر اس نے جیل کے دروازے کھلوائے اور بلند آواز سے کہا: صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کو فوراً رہا کر دو، اس کی وجہ سے میں نے ساری رات بے چینی کے عالم میں گزاری ہے، حاکم کی آواز سن کر سپاہیوں نے فوراً صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کو جیل سے نکالا اور ابنِ زیاد کے سامنے لا کھڑا کیا، ابنِ زیاد نے بڑی نرمی سے گفتگو کی اور کہا: جاؤ! خُوشی خُوشی اپنے گھر چلے جاؤ، تم پر کسی قسم کا کوئی جُرمانہ وغیرہ نہیں، اتنا کہہ کر ابنِ زیاد نے اسے رہا کر دیا، وہ سیدھا اپنے چچا صَفْوَان بن مُحْرِز کے پاس پہنچا اور دروازے پر دستک دی، اندر سے آواز آئی: کون؟ کہا آپ کا بھتیجا۔ اپنے بھتیجے کی اس طرح اچانک آمد پر آپ بہت حیران ہوئے اور دروازہ کھول کر اندر لے گئے، پھر حقیقتِ حال دریافت کی تو اس نے رات والا سارا واقعہ سنا دیا، صَفْوَان بن مُحْرِز نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور اپنے بھتیجے سے گفتگو کرنے لگے۔ (1)

مِہرباں تُو ہی تُو ہی مددگار اُس دُکھی دل کا تُو حامیِ کار
جس کو دُنیا نے ٹھکرا دِیا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرَتَّم، ص139)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... عیونُ الحکایات، ۲/ ۲۲۰

دل سے جو آہ نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کا ایک اَدَب یہ بھی ہے کہ ظاہری حالت سے عاجزی وانکساری کا اظہار ہو، دل حاضر ہو اور دُعا مانگنے والا اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری دُعا اپنے فضل وکرم سے ضرور قبول فرمائے گا۔ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس طرح دُعا مانگا کرو کہ تمہیں قبولیتِ دُعا کا پورا یقین ہو اور یاد رکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ غافل دل کی دُعا نہیں سُنتا۔[1]

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا گُزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو بہت گڑگڑا کر دُعا مانگ رہا تھا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اگر میرے بس میں ہوتا تو میں ضرور اس کی حاجت پوری کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسی وقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی بھیجی: اے موسیٰ میں تجھ سے زیادہ رحیم وکریم ہوں، مگر بات یہ ہے کہ یہ شخص پکار تو مجھے رہا ہے، پر اس کا دل اپنی بکریوں میں لگا ہوا ہے اور میں ایسے شخص کی دُعا نہیں سُنتا، جس کا دل غیر کی طرف لگا ہوا ہو۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ بات اس شخص کو بتائی تو اس نے دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا مانگی اور اس کی حاجت پوری ہوگئی۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بے توجُّہی وبے یقینی سے صرف رسمی انداز میں دُعا ہرگز ہرگز نہیں مانگنی چاہئے بلکہ جب بھی دُعا مانگی جائے، انتہائی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ یقینی انداز میں مانگی جائے، بعض اوقات ہم کافی عرصے سے ایک ہی دُعا مانگ رہے ہوتے ہیں مگر وہ قبول نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے موقع غنیمت جان کر شیطانِ لعین ہمارے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے، ہمیں

---

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی جامع الدعوات، ۵/۲۹۲، حدیث: ۳۴۹۰

2 ... روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۳، ۵۶/۱۷۸

چاہئے کہ شیطانی وسوسوں سے بچتے ہوئے دُعا کے قبول نہ ہونے میں اپنا قصور سمجھیں اور اپنا ذہن بنائیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا میں کوئی کمی نہیں ہے تو یقینی طور پر ہماری دُعا میں ہی بے یقینی، بے توجہی یا کوئی اور کمی رہ جاتی ہو گی، جو ہماری دُعا کی قبولیت میں رُکاوٹ کا باعث بنتی ہو گی یا پھر ہماری مرضی کے مُطابق مُراد نہ ملنے میں ہماری بھلائی ہو گی۔

اندھے کو آنکھیں مل گئیں

کہتے ہیں: ایک بار اَورنگ زَیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلطانُ الہند خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہوئے۔ احاطہ میں ایک اندھا فقیر بیٹھا صدا لگا رہا تھا: یا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! آنکھیں دے۔ آپ نے اس فقیر سے دریافت کیا: بابا! کتنا عرصہ ہوا آنکھیں مانگتے ہوئے؟ بولا، برسوں گُزر گئے مگر مُراد پوری ہی نہیں ہوتی۔ فرمایا: میں مزارِ پاک پر حاضِری دے کر تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں اگر آنکھیں روشن ہو گئیں تو ٹھیک، ورنہ قتل کروادوں گا۔ یہ کہہ کر فقیر پر پہرا لگا کر بادشاہ حاضِری کیلئے اندر چلے گئے۔ اُدھر فقیر پر گریہ طاری تھا اور رو رو کر فریاد کر رہا تھا: یا خواجہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! پہلے صرف آنکھوں کا مسئلہ تھا اب تو جان پر بن گئی ہے، اگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کرم نہ فرمایا تو مارا جاؤں گا۔ جب بادشاہ حاضری دے کر لوٹے تو اُس کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔ بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا کہ تم اب تک بے دِلی اور بے توجُّہی سے مانگ رہے تھے اور اب جان کے خوف سے تم نے دل کی تڑپ کے ساتھ سوال کیا تو تمہاری مُراد پوری ہو گئی۔

ہو چشمِ شِفا اب تو شہا! سُوئے مریضاں عِصیاں کے مَرَض نے ہے بڑا زور دکھایا

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۵۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کے مزارات پر خُلوصِ دل سے ان کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعا بھی قبول ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی حاجات کے لئے وقتاً فوقتاً اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات پر حاضری دیتے رہیں اور ان کے وسیلے سے دُعائیں مانگیں۔ والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علّامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُعا کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصِفّات اور اس کی کتابوں خصوصاً قرآن اور ملائکہ وانبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بالخصوص حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء خصوصاً حضور غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لیے وسیلہ بنائے کہ محبوبانِ خُدا کے وسیلے سے دُعا قبول ہوتی ہے۔[1] قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی بارگاہ میں وسیلہ اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔[2] لہٰذا دُعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیاروں کو وسیلہ بنانا چاہئے اور ہو سکے تو نیک بندوں سے اپنے لئے دُعا بھی کروانی چاہئے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک بندوں کی دُعائے خیر اور دُعائے نقصان ضرور قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ

حضرت الحاج مولانا عبدُ المصطفی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں علماء، اولیاء اور تمام صالحین کی کسی کے خلاف دُعائیں بہت ہی خطرناک اور ہلاکت آفریں بلائیں ہیں۔ ان بزرگوں کی دُعائے ضَرَرْ اور پھٹکار وہ تلوار ہے جس کی کوئی ڈھال نہیں اور یہ تباہی وبربادی کا وہ زہر آلود

---

1 . . . فضائلِ دُعا، ص۱۷ بتغیر قلیل

2 . . . پ۶، المائدۃ: ۳۵

تیر ہے جس کا نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ زندگی بھر ہر ہر قدم پر یہ دھیان رکھے کہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی شان میں ذرّہ بھر بھی بے ادبی نہ ہونے پائے اور بزرگانِ دِین میں سے کسی کی بھی دُعائے ضَرَر نہ لے بلکہ ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہے کہ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی دُعائیں ملتی رہیں کیونکہ نیک بندوں کی نقصان کیلئے دُعائیں بربادی کا خوفناک سگنل (Signal اِشارہ) اور ان کی دُعائیں آبادی کا شیریں پھل ہیں۔[1]

آیئے اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سُنیے اور اپنے دل میں اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی مزید عظمت پیدا کیجئے:

آنکھیں بے نور ہو گئیں

حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عطاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو مسلم خولانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه جب مسجد سے اپنے گھر کی طرف تشریف لے جاتے تو دروازے پر پہنچ کر اَللهُ اَکْبَر کی صدا بلند کرتے ،جواب میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی زوجۂ محترمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْها بھی اَللهُ اَکْبَر کہتیں۔ پھر جب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه صحن میں جاتے تو اَللهُ اَکْبَر کہتے، جواب میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی زوجہ بھی اَللهُ اَکْبَر کہتیں۔ جب کمرے میں داخل ہوتے تو پھر اَللهُ اَکْبَر کہتے اور جواب میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی زوجہ محترمہ بھی اَللهُ اَکْبَر کہتیں، یہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا ہر روز کا معمول تھا ایک رات جب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه گھر تشریف لائے اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے دروازے پر پہنچ کر حسبِ معمول اَللهُ اَکْبَر کہا لیکن جواب نہ ملا، پھر جب صحن میں پہنچ کر اَللهُ اَکْبَر کہا تب بھی جواب نہ ملا، جب کمرے میں پہنچے اور اَللهُ اَکْبَر کہا تب بھی

---

1 . . . کراماتِ صحابہ، ص۱۳۶

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ نے جواباً اَللّٰہُ اَکْبَر نہ کہا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ نے آپ کو کھانا دیا اور چُپ چاپ زمین پر بیٹھی رہی، ایسا لگتا تھا جیسے وہ آپ سے ناراض ہیں، آپ کے گھر میں روشنی کیلئے چراغ تک نہیں تھا، لیکن آپ پھر بھی صابر وشاکر تھے۔ جب آپ نے اپنی زوجہ کو ناراض پایا تو ان سے دریافت کیا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندی! تُو کیوں پریشان ہے؟ یہ سُن کر وہ کہنے لگیں: تمہارا امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاں بڑا مرتبہ ہے، وہ تمہاری بہت تعظیم کرتے ہیں، اگر آپ ان سے ایک خادم مانگ لیں تو وہ ضرور آپ کو عنایت فرمادیں گے، ہمارے پاس ایک بھی خادم نہیں جو ہماری خدمت کرسکے، خادم آجائے گا تو ہمیں آسانی ہوجائے گی، یہ سن کر آپ نے دُعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے اور اس طرح بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض گزار ہوئے: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اسے اندھا کردے جس نے میرے گھر والوں کا ذہن خراب کیا ہے اور ہم میں پھُوٹ ڈالنے کی کوشش کی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دُعا کا اثر فوراً ظاہر ہوا اور پڑوسیوں کی ایک عورت کی آنکھیں اچانک بے نور ہوگئیں جو اپنے گھر میں تھی اور اسی نے آکر آپ کی زوجہ محترمہ سے کہا تھا کہ اگر تُو اپنے خاوند سے کہے تو وہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے غلام حاصل کرسکتے ہیں، اور اگر تمہیں غلام مل گیا تو اس طرح تمہاری زندگی پُرسکون ہوجائے گی۔ کچھ نظر نہ آنے کی بناء پر اس نے گھر والوں سے کہا: تم نے چراغ کیوں بجھادیئے؟ گھر والوں نے کہا: چراغ تو جل رہے ہیں، شاید! تمہاری آنکھیں بے کار ہوچکی ہیں، اب وہ عورت بہت پریشان ہوئی اور جب اسے معلوم ہوا کہ یہ حضرت سَیِّدُنا ابو مُسلم خولانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دُعا کا اثر ہے تو وہ اپنی حرکت پر بہت شرمندہ ہوئی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے معافی چاہی اور زار وقطار رونے لگی، اور عرض کرنے لگی: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر معاف فرمادیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ میری بِینائی لوٹ آئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس پر ترس آنے لگا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھادیئے اور اس کی بِینائی کے لئے دُعا کی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی دُعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ اس عورت کی آنکھیں روشن ہوگئیں اور وہ بالکل ٹھیک ہوگئی۔ (1)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ والوں کی دُعائیں کیسا اثر رکھتی ہیں کہ اِدھر اُن نیک بندوں کے منہ سے دُعا نکلتی ہے اُدھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہو جاتی ہے، ان کی دُعاؤں سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، غم دُور ہوتے ہیں، تقویٰ و پرہیز گاری اور جذبۂ عبادت نصیب ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ نہ صرف نیک لوگوں کی دُعائیں حاصل کریں، بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی بھی کوشش کریں اس کے ساتھ ساتھ بُرے لوگوں کی صحبت سے بچتے ہوئے اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ دُعا سے مالا مال ہونے، دُعا میں رِقّت و سوز پانے اور دُعا کے آداب سیکھنے سکھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں

---

1 . . . عیونُ الحکایات، ۱/ ۹۰

بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں بھرے اجتماع میں مانگی جانے والی دُعائیں ضَرور رنگ لاتی ہیں، کیونکہ وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا ذکرِ خیر ہوتا ہے اور جس جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا ذکرِ خیر کیا جائے تو وہاں رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں برستی ہیں جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا امام سُفْیان بن عُیَیْنہ (عُ۔یَ۔نَہ) فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمتِ الٰہی اُترتی ہے۔[1] ذرا سوچئے کہ جہاں چھما چھم رحمتیں برس رہی ہوں وہاں دُعائیں کیوں قبول نہ ہوں گی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جماعت میں بَرَکت ہے اور مسلمانوں کے مجمع میں دُعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے عُلَماء فرماتے ہیں: جہاں چالیس (40) نیک مُسلمان جَمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولیُّ اللہ ضَرور ہوتا ہے۔[2] لہٰذا ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، سُنّتوں بھرے اجتماع میں مانگی جانے والی دُعاؤں کے ثمرات کس طرح ظاہر ہوتے ہیں۔ سنئے اور جھومئے چنانچہ

اجتماعی دُعا میں توبہ کی توفیق مل گئی

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، جوانی اور اچھّی صحّت نے مجھے مغرور بنا دیا تھا، نِت نئے فینسی ملبوسات سِلوانا، رات گئے تک آوارہ گردی میں وقت گنوانا، جُوئے میں پیسے لُٹانا وغیرہ میرا معمول تھا۔ والِدَین سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے حتی کہ کبھی کبھار تو میری اصلاح کے لئے دُعا کرتے ہوئے امّی جان کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی مجھے ہفتہ

1 ... حلیۃ الاولیاء، ۷/۳۳۵، حدیث: ۱۰۷۵۰
2 ... فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۱۸۴ بتغیر قلیل

وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرتے مگر میں ٹالتا رہا، بالآخر ہم دونوں اجتماع گاہ پہنچ گئے، خُدا کی قسم! میں نے زندگی میں کبھی ایسی رُوحانیت دیکھی تھی نہ سُنی تھی۔ جب رِقّت انگیز دُعا شُروع ہوئی تو شرکائے اجتماع کی ہچکیوں کی آواز بُلند ہونے لگی حتی کہ میرے جیسا پتّھر دل آدمی بھی پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگا، میں نے اپنے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کا ہو کر رَہ گیا۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعِث بنا مَدَنی ماحول
یقینا مُقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرَمّم، ۶۴۶ تا ۶۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیک لوگوں کی دُعاؤں میں شریک ہو کر دُعا مانگنے کی کیسی کیسی برکتیں ہیں، واقعی ہم نہیں جانتے کہ کس نیک بندے کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو جائے اور اُس کے صدقے دُعا میں شریک تمام لوگوں کی بگڑی بن جائے۔ آیئے اس ضمن میں ایک واقعہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

نیک بندے کی دُعا پر آمین کہنے کی برکت

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحٰق محمد بن یزید واسِطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ کیا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میری مغفِرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو

عَمْرو بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جُمُعہ کے دن ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور دُعا کی تو ہم نے آمین کہی، بس اسی لئے مغفِرت ہو گئی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ، استاد اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہم اپنے لیے دُعا مانگیں تو سب اہلِ اسلام کو اس دُعا میں شریک کر لیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہیں تو کسی بندے کا طُفَیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔

حضرت سَیِّدُنا ابو الشیخ اصبہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کی: ہم سے ذکر کیا گیا جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ اِلٰہی میں عرض کر کے اسے جنت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم میں مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ (پ۲۶، محمد: ۱۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گُناہوں کی معافی مانگو۔

حدیث میں ہے: نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (یعنی اے اللہ! میری

---

1 ... شَرْحُ الصُّدُور، ص۲۸۲

مغفرت فرما) کہتے سنا، فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو شاملِ دُعا کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ حَسَنَۃً یعنی جو شخص سب مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔[2]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی دُعاؤں میں اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی یاد رکھا کریں، ساتھ ہی والدین بلکہ اپنے استادوں کے لئے بھی ضرور دُعا کریں، یاد رہے کہ دِینی استاد روحانی باپ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے لئے دُعا کرنا انسان کے حق میں نعمتوں کا سبب ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اِذَا تَرَکَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یَنْقَطِعُ عَنْہُ الرِّزْقُ یعنی جب بندہ والدین کے لئے دُعا کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس سے رِزق روک دیا جاتا ہے۔[3] لہٰذا اُستادوں اور ماں باپ کے لئے بھی لازمی دُعا کرنی چاہئے۔ جب بھی دُعا مانگیں دُعا میں نہایت عاجزی و گریہ وزاری کریں، روتے اور گڑگڑاتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی بے بسی اور لاچاری کا اظہار کرتے ہوئے اپنی حاجات کے لئے التجائیں کریں۔

حضرت علّامہ، مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس اَدبِ دُعا کے تحت فرماتے ہیں: جس قدر اِدھر سے عاجزی زیادہ ہوگی، اُدھر سے لطف و کرم زائد ہوگا۔ مزید فرماتے ہیں کہ دُعا میں آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ قبولیت کی دلیل ہے، رونا نہ آئے تو رونے کا سا مُنہ بنائے کہ نیکوں کی صورت

---

1 ... ردّ المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب: في الدعاء بغیر العربیۃ، ۲/۲۸۶

2 ... مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب الاستغفار للمؤمنین والمؤمنات، ۱۰/۳۵۲، حدیث: ۱۷۵۹۸

3 ... کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، باب بر الاب والام من الاکمال، ۱۶/۲۰۱، حدیث: ۴۵۵۴۸

بھی نیک ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ دُعا میں گڑگڑانے والوں کو پسند فرماتا ہے۔[1]

رونے والی آنکھیں مانگو، رونا سب کا کام نہیں
ذِکرِ محبت عام ہے لیکن، سوزِ محبت عام نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کی قبولیت کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے دُعا کرنی چاہیے، نیز دُعا کی قَبولیَّت میں جلدی کرنے سے بھی بچنا چاہیے، بعض نادان لوگ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ ہم تو اتنے عَرصے سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بُزُرگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وَظائِف پڑھتے ہیں، وہ اَوراد بھی پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مَزار پر بھی گئے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری حاجت پوری کرتا ہی نہیں، حالانکہ بسا اَوقات قَبولیَّتِ دُعا کی تاخیر میں کافی مصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں، لہٰذا دُعا میں جلدی نہیں مچانی چاہیے، دُعا کی قَبولیَّت میں جلدی مچانے اور قبولیت میں تاخیر پر اُکتانے والوں کو چوٹ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے مخصُوص انداز میں نصیحت کے جو مدنی پھول عطا فرمائے، اُن کا خُلاصہ سُنئے اور قبولیتِ دُعا میں جلدی مچانے سے خُود کو بچایئے:

اَفسروں کے پاس تو بار بار دھکّے کھاتے ہو مگر...

دُنیوی اَفسروں سے کام نِکلوانے کے آرزو مَندوں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمّید اور انتظار میں گُزار دیتے ہیں، صُبح و شام اُن کے دروازوں پر دَوڑتے ہیں اور وہ اَفسران ہیں کہ مُنہ نہیں لگاتے،

---

1 ... کتاب الدعاء للطبرانی، باما جاء فی فضل ... الخ، ص۲۸، حدیث: ۲۰

جواب نہیں دیتے، جِھڑکتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، ان افسروں کے پاس دھکّے کھانے میں گرچہ برسوں گُزر جائیں مگر اُمّید اب بھی پہلے دن کی طرح مضبوط ہے، دُنیاوی افسروں کے ہاں دھکّے کھانے والے تو نہ اُمّید توڑیں، نہ اُن کا پیچھا چھوڑیں، مگر افسوس! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دروازے پر اوّل تو آتا ہی کون ہے! اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہوجائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گُزرا اور شِکایَت ہونے لگی، صاحِب! پڑھا تو تھا، کچھ اَثَر نہ ہوا! یہ اَحمَق اپنے لئے قَبولیَّت کا دروازہ خُود بند کرلیتے ہیں۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یُعَجِّلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجِبْ لِی یعنی تُمہاری دُعا قَبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یہ مت کہو کہ میں نے دُعا کی تھی قَبول نہ ہوئی۔[1] مزید فرماتے ہیں: بَعض تو اِس تاخیر پر ایسے بے قابو ہوجاتے ہیں کہ اَعْمال، اَوْرَاد اور دُعاؤں کی تاثیر سے اپنا اعتقاد بلکہ نَعُوْذُ بِاللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وَعدۂ کرم سے بھی اِعتماد ختم کر بیٹھتے ہیں۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اَے بے حَیاء! بے شَرمو!! ذرا اپنے گریبان میں مُنہ ڈالو۔ اگر کوئی تُمہارا برابر والا دَوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تُم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اوّل تو خود ہی شرم محسوس کرو گے کہ ہم نے تو اُس کا کام کیا نہیں، اب کِس مُنہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر وہ کام بہت زیادہ ضروری ہو کہ کہہ بھی دیا اور اُس دوست نے نہ کیا تو یہ سوچ کر اس سے اَصْلاً (یعنی بالکل) شِکایَت نہ جانو گے کہ ہم نے اُس کا کام کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب غور کرو کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کتنے اَحکام پر عمل کرتے ہو...؟ اُس کے حکم پر عمل نہ کرنا اور اپنی دَرخواست ہر صُورت میں مَنْظور ہونے کی خواہش کرنا کیسی بے حیائی ہے! او اَحمَق! پھر فَرق دیکھ!

---

1 ... صحیحُ البخاری ج۴ ص۲۰۰ حدیث ۶۳۴۰

اپنے سَر سے پاؤں تک نَظرِ غور کر! ایک ایک رُوئیں میں ہر وَقت، ہر آن کتنی کتنی ہزار دَرْ ہزار دَرْ ہزار صَدہزار بے شُمار نِعمتیں ہیں۔ تُو سوتا ہے اور اُس کے مَعْصُوم فِرِشتے تیری حِفاظت کو پَہرا دے رہے ہیں، تُو گُناہ کر رہا ہے اور پھر بھی سَر سے پاؤں تک صِحّت و عافِیَّت، بَلاؤں سے حِفاظَت، کھانے کا ہَضم، فُضْلات (یعنی جسم کی اندرونی گندگیوں) سے نجات، خُون کی رَوانی، اَعضاء میں طاقَت، آنکھوں میں روشنی وغیرہ بے حِساب کرم بے مانگے تُجھ پر اُتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بَعض خواہِشیں عطا نہ ہوں، کِس مُنہ سے شِکایَت کرتا ہے؟ تُو کیا جانے کہ تیرے لئے بَھلائی کس چیز میں ہے! تُو کیا جانے کہ تجھ پر کیسی سَخْت مصیبت آنے والی تھی جو اِس دُعا نے دُور کی، تُو کیا جانے کہ اِس دُعا کے عِوَض کیسا ثواب تیرے لئے ذَخیرہ ہو رہا ہے، اُس رَبّ کا وَعدہ سچّا ہے اور قَبول کی یہ تینوں صُورتیں ہیں، جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اَعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اِعتِقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور اِبلیسِ لَعین نے تجھے اپنا ساکر لیا۔[1]

مُسلماں ہوں اگرچہ بَد ہوں، سچّے دِل سے کرتا ہوں ترے ہر حکم کے آگے سرِ تسلیم خم مولیٰ
خِرَد کرتی نہیں اب کام اِلٰہی! میں ہوا ناکام تجھی سے اِلتجاء ہے مجھ پہ کر رحم و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرَمّم، ص97)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تَوْقیت کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں کی خِدمت اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت اب تک 100

1 . . . فضائلِ دُعا، ص۱۰۰ ملخصًا

سے زائد شعبہ جات کا قیام عمل میں آچکا ہے۔اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس تَوقیت"** بھی ہے۔**تَوقیت سے مُراد وہ عِلْم ہے جس کی مدد سے دُنیا کے کسی بھی مقام کے لئے نمازِ پنجگانہ، طُلوع وغُروب(سحری واِفطار کے اوقات)، نِصْفُ النَّہَار اور مِثْلِ اوّل وثانی وغیرہ کے اَوْقات معلوم کئے جاتے ہیں نیز دُرست سَمتِ قِبلہ کا تَعَیُّن کیا جاتا ہے۔** اعلیٰ حضرت، اِمام اہلسنت، مُجدِّدِ دِین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک مکتوب میں اِس عِلْم کی اَہَمِّیَّت کے مُتَعَلِّق فرمایا: عَلّامہ اِبنِ حَجَر مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "الزَّوَاجِر" میں اِس (عِلْم) کو فَرْضِ کِفَایَہ لِکھا ہے۔[1] نَماز کی صِحّت کا مسئلہ ہو یا روزہ کی دُرُستی کا، ان کے اَحْکام عِلْمِ تَوقیت کے مَرہُون ہیں، اوقاتِ صَوم وصلوٰۃ کی مَعْرِفت درکار ہو یا صحیح سَمتِ قِبلہ کا تَعَیُّن اِس عِلْم کے بغیر ممکن نہیں، اگرچہ مسجد کی عمارت سے سَمتِ قبلہ معلوم تو ہو سکتی ہے مگر قبلہ رُو مسجد تَغْیِیر کرنے کے لئے تو اِس فَنّ کا جاننا پھر بھی اہم ہے، لہٰذا اِس علم کی اَہَمِّیَّت واِفَادِیت کے پیشِ نظر تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت باقاعدہ ایک شعبہ قائم ہے، جس کا کام عِلْمِ توقیت کے ذریعے مختلف مقامات کے اَوقاتِ صَوم وصلوٰۃ کے دُرُست نقشہ جات تیّار کرنے کے ساتھ ساتھ اس علم کو عام کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تَوقیت نے اب تک نہ صرف عِلْمِ تَوقیت کے اُصُول وقوانین کے مُطابق بے شُمار شہروں کے اَوْقاتُ الصَّلٰوۃ کے نقشہ جات تیّار کئے ہیں بلکہ اس سلسلے میں مزید ایک قدم بڑھاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی مایہ ناز مجلس آئی ٹی کے تعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بنام "اَوقاتُ الصَّلٰوۃ" بھی مُتَعَارَف کروایا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرُست وقْت کی نشاندہی میں بے حد مُفید

---

1 . . . مکاتیبِ ملک العلما قلمی، حیاتِ ملک العلماص۸، مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ مرکز الاولیاء لاھور

ہے۔ چُنانچہ کمپیوٹر سافٹ وئیر کے ذریعے دُنیا بھر کے تقریباً 27لاکھ مقامات جبکہ موبائل ایپلی کیشن(Mobile Application) کے ذریعے تقریباً 10ہزار مقامات کے لئے درست اَوقاتِ نماز وسمتِ قبلہ بھی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

نِظامُ الاَوْقات سے مُتَعَلِّق کسی بھی قسم کا مسئلہ یا تجویز ہو تو مجلس کے اراکین وذِمّہ داران سے عالمی مدنی مرکز کے فون نمبرز پر یا اس ای میل ایڈریس(prayer@dawateislami.net) کے ذریعے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں، مکتب کے مَخْصُوص اَوقات میں تَوقیت مکتب میں بالمشافہ رہنمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ میں جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے دُعاؤں کی قبولیت کے واقعات بھی سُنے اور ساتھ ہی ساتھ دُعا کی اہمیت، اس کے فضائل اور قبولیتِ دُعا کے آداب کے بارے میں بھی سنا کہ دُعا مانگنا حکمِ خُداوندی ہے، دُعا کرنا سنتِ مُصْطَفٰے ہے، دُعا کرنا اِطاعتِ مصطفٰے ہے، بزرگوں کا پسندیدہ معمول ہے، دُعا عبادت کا مغز ہے، دُعا افضل عبادت ہے، دُعا مومن کا ہتھیار ہے، دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بُزُرگ تَر ہے، دُعا مصیبتوں میں نفع بخش ہے، دُعا دُشمن سے نجات اور رزق میں کشادگی کا سبب ہے۔ دُعا کے اَوّل و آخر میں دُرُودِ پاک پڑھنا قبولیتِ دُعا کا سبب ہے، دُعا کی قبولیّت کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ ناموں سے دُعا کرنا نہایت اثر رکھتا ہے، دُعا کی قبولیّت کے لیے نیک عمل بجالانا اور اس نیک

عمل کے وسیلے سے دُعا کرنا قبولیتِ دُعا کا اہم ذریعہ ہے، قبولیتِ دُعا کا یقین رکھتے ہوئے توجہ اور یکسوئی کے ساتھ دُعا مانگنی چاہئے، دُعا میں بزرگوں کا وسیلہ پیش کرنا بھی قبولیتِ دُعا کا سبب ہے، نیک لوگوں کے ساتھ مل کر اجتماعی طور پر دُعا کرنے میں برکت ہے، دُعا میں اپنے پیر، والدین، استادوں اور تمام مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے، دُعا روتے، گڑگڑاتے اور اپنی بے بسی و بے کسی کا اظہار کرتے ہوئے مانگی جائے، دُعا میں آنسو کا ایک بھی قطرہ نکل گیا تو وہ قبولیتِ دُعا کی علامت ہے۔

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے دَر سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجاء ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
آہ! رَنج و اَلم نے ہے مارا یا اِلٰہی مجھے دے سہارا
ایک غمگین دِل کی صدا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمّم، ص37-136)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 101 **مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔[1] ❀ جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[2]

❀ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ❀ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ❀ ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے۔) ❀ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[3] اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ❀ آپس میں ہاتھ ملانے

1...معجم اوسط، ۵/۳۸۰، رقم: ۷۶۷۲

2...شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

3...مسند احمد، ۴/۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴

سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔ ❀ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔ ❀ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ❀ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ❀ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ ❀ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔[1] ❀ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔[2] ❀ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدیّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مُرَمّم، ص۶۷۰،۶۶۹)

---

1 ... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۱۷ مُلَخَّصاً
2 ... دُرِّمُختار، ۹۸/۲
3 ... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۷۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ راحت نشان ہے: جو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس کا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس

1 ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم **"اَصحابِ کَہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا واقعہ"** سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی مختلف سورتوں میں پچھلی اُمّتوں کے سبق آموز واقعات، اُن پر نازل ہونے والی نعمتیں، عذابات اور مختلف حیرت انگیز عجائبات اور نشانیوں کو بیان فرمایا ہے۔ اَصحابِ کَہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا واقعہ بھی عجائباتِ قرآنیہ میں سے ایک

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

تَعَجُّب خیز اور سبق آموز واقعہ ہے، جس کا ذکر قرآنِ کریم کے پندرہویں(15ویں) پارے کی "سورۂ کہف" میں موجود ہے۔اس واقعے کا بیان قرآنِ کریم میں اِن الفاظ کے ساتھ فرمایا گیا ہے:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝۹ اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۰

(پ۱۵،الکھف:۱۰-۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے جب ان جوانوں نے غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رَبّ ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی(راہ پانے) کے سامان کر۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "صِراطُ الجِنان" میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت لکھا ہے کہ یہاں سے اَصحابِ کہف(رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم) کا واقعہ شروع ہوتا ہے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی عجیب و غریب نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دِیا، کیونکہ اس واقعے میں بہت سی نصیحتیں اور حکمتیں ہیں۔[1] اسی آیتِ مقدّسہ میں موجود لفظِ "رَقِیم" کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: "رَقِیم" اُس وادی کا نام ہے جس میں اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم جلوہ فرما ہیں۔[2]

آیئے! اب ہم اَصحابِ کَہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اِس روحانی و اِیمان افروز واقعے کے متعلق سنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول چنتے ہیں چُنانچہ

اَصحابِ کَہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا واقعہ

1...صِراطُ الجِنان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ:۹، ۵/۵۴۰

2...تفسیر خازن، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۹، ۳/۱۹۸

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 617 صفحات پر مشتمل تفسیر **"صِراطُ الجِنان"** جلد 5 صفحہ 541 پر اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ایمان افروز واقعے کو کچھ یوں بیان کیا گیا ہے کہ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اُفْسُوس نامی شہر کے شریف و قابلِ احترام لوگوں میں سے ایماندار لوگ تھے۔ان کے زمانے میں دَقْیَانُوس نامی ایک بڑا ظالم بادشاہ تھا، جو لوگوں کو غیر خدا کی عبادت پر مجبور کرتا اور جو شخص بھی غیر خدا کی عبادت پر راضی نہ ہوتا، اُسے قتل کر ڈالتا تھا۔ دَقْیَانُوس بادشاہ کے ظلم و ستم سے اپنا ایمان بچانے کے لئے اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم بھاگے اور قریبی ایک پہاڑ میں غار کے اندر پناہ لے لی، وہاں سوگئے اور 300 برس سے زیادہ عرصے تک اسی حال میں رہے۔ تلاش کروانے پر بادشاہ کو معلوم ہوا کہ وہ ایک غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دِیا کہ غار کو ایک مضبوط دیوار کھینچ کر بند کر دِیا جائے تاکہ وہ اس میں (بھوکے پیاسے) مر جائیں اور وہ غار ہی ان کی قبر ہو جائے، یہی ان کی سزا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا ایمان کی حفاظت کے معاملے میں کس قدر زبردست مدنی ذہن بنا ہوا تھا کہ ان حضرات نے فتنوں سے بچنے اور سلامتیِ ایمان کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرکے غار میں پناہ لینا تو گوارا کر لیا، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور کو معبود ماننے کیلئے تیار نہ ہوئے، یہ بھی معلوم ہوا کہ فتنوں کے زمانے میں مخلوق سے علیحدگی اختیار کرنا ،ایمان کی حفاظت کا نہایت مؤثّر ترین ذریعہ ہے۔

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عنقریب فتنے ہوں گے جن میں بیٹھا ہوا کھڑے شخص سے اچھا رہے گا اور کھڑا شخص چلنے والے سے اچھا رہے گا اور چلنے والا شخص

1 ... صِراطُ الجِنان، ۵/ ۵۴۱، بتغیر قلیل

دوڑنے والے سے اچھا رہے گا۔ جو اس (فتنے) کی طرف جھانکے گا تو وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ تو جسے بچاؤ کی کوئی جگہ یا پناہ گاہ ملے تو اسے چاہئے کہ وہ اس میں پناہ لے لے۔[1]

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بیٹھنے سے مراد ہے ان فتنوں سے الگ تھلگ رہنا، ان سے بالکل واسطہ نہ رکھنا، یہ ذریعہ ہو گا فتنوں سے حفاظت کا کہ وہ نہ فتنوں کو دیکھے گا نہ ان کا اثر لے گا۔ اور کھڑے ہونے سے مراد ہے دُور سے انہیں دیکھنا، ان پر خبر دار اور مطلع ہونا۔ چلنے سے مراد ہے ان میں مشغول ہونا مگر معمولی طور پر۔ اور دوڑنے سے مراد ہے، ان میں خوب مشغول ہونا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/۱۹۵، مختصراً)

آج بھی نئے نئے فتنے سَر اُٹھا رہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہر وقت اپنے **اِیمان کی حفاظت** کی فکر میں مشغول رہیں، نیز فتنوں سے حفاظت اور سلامتیِ ایمان کے لئے اِصلاحِ اُمّت کی کوششوں میں مصروف تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کریں اور ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ایمان کی حفاظت اور ایمان پر خاتمہ بالخیر کے لیے مخصوص اوراد و وظائف پڑھنے کا معمول بنائیں، آیئے حفاظتِ ایمان سے متعلق چند اَوراد و وظائف سُنتے ہیں۔ چنانچہ

ایمان پر خاتمہ کے 4 اوراد

---

1 ... بخاری، کتاب الفتن، باب تکون فتنۃ القاعد... الخ، ۴/۴۳۶، حدیث: ۷۰۸۲

ایک شخص بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں حاضِر ہو کر ایمان پر خاتِمہ بالخیر کیلئے دعا کا طالِب ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس کیلئے دعاء فرمائی اور ارشاد فرمایا:

(1)(روزانہ) 41بار صبح کو **یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔** (اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تُو۔) اوّل و آخِر دُرُود شریف نیز (2) سوتے وَقت اپنے سب اَوراد کے بعد **سُورۂ کافرون** روزانہ پڑھ لیا کیجئے، اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے، ہاں اگر ضَرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر سُورۂ کافرون تلاوت کر لیں کہ خاتِمہ اِسی پر ہو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتِمہ ایمان پر ہو گا۔ اور (3) **تین**(3) بار صبح اور **تین**(3) بار شام اس دُعاء کا وِرد رکھیں: **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَیْئًا نَّعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُہ** '("اے اللہ عزوجل ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اِس سے اِستغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے۔")[1] (4) **بِسْمِ اللہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَمَالِیْ۔** (اللہ تعالیٰ کے نام کی بَرَکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو۔) **صبح وشام 3،3بار** پڑھئے، دین، ایمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔[2] (غروب آفتاب سے صبحِ صادِق تک رات اور آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ایمان کی حفاظت کے لیے ایسی بُری صحبت سے بچیں، جس سے بربادیِ ایمان کا اندیشہ ہو۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "صِراطُ الجِنان" میں ہے: **نیکوں اور نیکیوں سے محبت ایمان کی علامت ہے، جبکہ بُروں اور بُرائیوں سے محبت ایمان کی کمزوری کی**

---

1 ... الملفوظ حصہ ۲ ص ۲۳۴ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور

2 ... شجرہ قادِریہ رضویہ ص ۱۲ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

علامت ہے، لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی ایمانی قوت کو اپنے قلبی مَیلان سے معلوم کرے، کیونکہ جن دِلوں میں فلموں، ڈراموں، بے حیائیوں اور گانوں کی محبت ہو، ان دلوں میں نماز، ذِکر، دُرود اور تلاوت کی محبت نہیں سما سکتی۔ (تفسیر صراط الجنان، جلد 1، ص168)

اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارا ایمان سلامت رکھے، ایمان کی سلامتی کے ساتھ خاتمہ بالخیر نصیب ہو، گنبدِ خضریٰ کے سائے تلے شہادت کی موت نصیب ہو، جنّت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں جگہ نصیب ہو۔

مُسلماں ہے عطاؔر تیری عطا سے
ہو اِیمان پر خاتمہ یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تفسیر **"صِراطُ الجِنان"** میں ہے کہ دَقْیَانُوس بادشاہ نے اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو ہلاک کرنے کا یہ کام جس کے سپرد کیا وہ نیک آدمی تھا، اس نے ان اصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے نام، تعداد اور پورا واقعہ ایک تختی پر لکھوا کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دِیا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ کرا دی گئی۔ کچھ عرصے بعد دَقْیَانُوس ہلاک ہو گیا، زمانے گزرے، بادشاہتیں بدلتی رہیں، یہاں تک کہ ایک نیک بادشاہ مقرر ہوا جس کا نام بَیدَرُوس تھا اور اس نے 68 سال حکومت کی۔ اس کے دورِ حکومت میں ملک میں فتنہ فساد پیدا ہوا، یوں کہ بعض لوگ مرنے کے بعد اُٹھنے اور قیامت آنے کے منکر (یعنی انکار کرنے والے) ہو گئے۔ بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا اور اس نے گریہ وزاری کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی

میں دعا کی کہ یاربّ عَزَّوَجَلَّ! کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے مخلوق کو مُردوں کے اُٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو جائے۔ اسی زمانے میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے لئے اسی غار کا انتخاب کیا (جس میں اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم موجود تھے) پھر اس نے (چند لوگوں کے ساتھ مل کر) دیوار گرادی۔ دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے۔ اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اللہ تعالیٰ کے حکم سے خوشی خوشی اُٹھے، چہرے تر و تازہ، طبیعتیں خوش اور زندگی کی تر و تازگی بدستور برقرار تھی۔ ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔[1]

فِتنوں سے بچئے اور دُوسروں کو بھی بچائیے

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ جو اپنے دِین و اِیمان کی حِفاظَت کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر ہجرت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ غیب سے اُس کی حفاظت کے لئے ایسے اسباب پیدا فرما دیتا ہے کہ عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ چونکہ اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے بھی اپنے دین و اسلام کی حفاظت کی خاطر لوگوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے غار میں پناہ لی، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے غار کو ایک خاص ہیبت بخش کر ان کی حفاظت فرمائی کہ کوئی ان تک جا نہیں سکتا تھا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ فتنوں اور فتنہ پھیلانے والوں سے دُور رہتے ہوئے نیک لوگوں کی صحبت کی صورت میں ایسا ٹھکانا اختیار کریں جو فتنوں سے حفاظت کا ذریعہ ہو۔ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی ہمیں فتنوں سے بچنے کے لئے اچھا ٹھکانا اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسے فتنے ہوں گے، اِن میں بیٹھے رہنے والا، کھڑے ہونے والے

---

1 ... صِراطُ الجِنان، ۵/ ۵۴۲، بتغیر قلیل

سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا، جو اِن کی طرف جھانکے گا وہ اُسے اُچک لیں گے، اِس لیے جو کوئی پناہ یا ٹھکانا پائے تو اِس کی پناہ میں آ جائے۔

حضرت عَلامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی شان میں بیٹھنے سے مُراد، اِن فتنوں سے الگ تھلگ رہنا اور بالکل واسطہ نہ رکھنا ہے، یہ اِن فتنوں سے حِفاظت کا ذریعہ ہو گا، وہ نہ فتنوں کو دیکھے گا نہ اِن کا اثر لے گا۔ کھڑے رہنے سے مُراد دُور سے اِنہیں دیکھنا، اِن پر خبر دار اور مطلع ہونا ہے۔ چلنے سے مُراد اِن میں معمولی طور پر مشغول ہونا ہے۔ دَوڑنے سے مُراد ان میں خوب مشغول ہونا ہے۔ ٹھکانے سے مراد اَمن کی جگہ اور پناہ سے مُراد وہ آدمی ہے جو اُسے فتنوں سے بچالے یعنی یا تو پناہ کی جگہ چلا جائے یا ایسے شخص کے پاس رہے جو اُس کو اِن فتنوں سے بچائے۔[1]

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جنگِ رُوم کے سفر میں اصحابِ کہف کے غار کے پاس سے گُزرتے وقت اس غار میں داخل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تو حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے انہیں منع کیا اور یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائی:

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَیْهِمْ لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اے سننے والے اگر تُو اُنہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے۔ (پ۱۵، الکھف:۱۸)[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے جاگنے کے بعد سب سے

1 ... مرقاۃ المفاتیح، ۹/ ۲۶۱، تحت الحدیث: ۵۳۸۴

2 ... تفسیر خازن، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/ ۲۰۵ ملخصاً

پہلے ایک دوسرے کو سلام کیا اور پھر نمازادا کی۔ان کے اس عمل سے معلوم ہوا کہ سلام و نماز بہت قدیم عبادتیں ہیں،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلام میں بھی انہیں ایک خاص اہمیت وفضیلت حاصل ہے، مگر افسوس! کہ اب سلام جیسی پیاری پیاری سُنّت مِٹتی جارہی ہے اور بد قسمتی سے مساجد بھی نمازیوں سے خالی ہوتی جارہی ہیں۔حالانکہ احادیثِ مُبارَکہ میں نماز پڑھنے اور مسلمانوں کو سلام کرنے کی دلنشین خوشخبریاں ارشاد فرمائی گئی ہیں۔آیئے!بطورِ ترغیب سلام و نماز کی فضیلت پر مشتمل 2احادیثِ مُبارَکہ سنتے ہیں چُنانچہ

نبیِ مکرّم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:اَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوْا یعنی سلام کو عام کرو سلامتی پاؤ گے۔[1]اور نماز کے متعلق ارشاد فرمایا:اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ میں نے آپ کی اُمت پر 5 نمازیں فرض فرمائی ہیں اور ان کے بارے میں اپنے آپ سے عہد کیا ہے کہ جو انہیں پابندی کے ساتھ ان کے وقت میں ادا کرے گا، اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو ان کو پابندی کے ساتھ ادا نہ کرے گا اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔[2]لہٰذا ہم سبھی کو چاہئے کہ سلامتی حاصل کرنے اور جنت پانے کے لئے سلام کی سُنّت کو عام کریں اور پنج وقتہ نمازِ باجماعت کی پابندی کرتے رہیں۔آیئے ہم سب نیت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، پانچوں نمازیں باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے نماز سے فارغ ہو کر یَمْلِیْخَا سے

1...ابن حبان،کتاب البر والاحسان،باب افشاء السلام...الخ،ذکر اثبات السلامۃ...الخ،۱/۳۵۷،حدیث:۴۹۱

2...ابو داود،کتاب الصلوۃ،باب المحافظۃ علی وقت الصلوۃ،۱/۱۸۸،حدیث:۴۳۰

کہا کہ آپ جایئے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لایئے اور یہ بھی خبر لایئے کہ دقیانوس بادشاہ کا ہم لوگوں کے بارے میں کیا ارادہ ہے۔ وہ بازار گئے تو انہوں نے شہر کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی اور وہاں نئے نئے لوگ پائے، یہ دیکھ کر انہیں تعجب ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ کل تک تو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر نہیں کر سکتا تھا جبکہ آج اسلامی علامتیں ظاہر ہیں۔ پھر کچھ دیر بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تندور والے کی دُکّان پر گئے اور کھانا خریدنے کے لئے اسے دقیانوسی روپیہ دِیا، جس کا رواج صدیوں پہلے ختم ہو گیا تھا اور اسے دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا۔ بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آگیا ہے، چُنانچہ وہ انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے، وہ نیک شخص تھا، اس نے ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا خزانہ کہیں نہیں ہے۔ یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے۔ حاکم نے کہا: یہ بات کسی طرح قابلِ یقین نہیں، کیونکہ اس میں جو سال لکھا ہوا ہے وہ 300 برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں، ہم لوگ بوڑھے ہیں، ہم نے تو کبھی یہ سِکّہ دیکھا ہی نہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال میں ہے؟ حاکم نے کہا: آج رُوئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں، سینکڑوں برس پہلے ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا: کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں اور میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہیں، چلو میں تمہیں ان سے مِلا دُوں، حاکم اور شہر کے سردار اور ایک کثیر مخلوق ان کے ہمراہ غار کے کنارے پہنچ گئے۔ اَصحابِ کہف یَمْلِیْخَا کے انتظار میں تھے، جب انہوں نے کثیر لوگوں کے آنے کی آواز سنی تو سمجھے کہ یَمْلِیْخَا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج ہماری تلاش میں آرہی ہے۔ چُنانچہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد میں مشغول ہو گئے۔ اتنے میں شہر کے لوگ پہنچ گئے اور یَمْلِیْخَا نے بقیہ حضرات کو تمام قصّہ سنایا، ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم اللہ تعالٰی کے حکم سے اتنا طویل زمانہ (یعنی

300سال سے بھی زیادہ عرصے تک) سوئے رہے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے موت کے بعد زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی بنیں۔

جب حاکمِ شہر غار کے کنارے پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا، اس کو کھلوایا تو تختی بر آمد ہوئی، اس تختی میں اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور اُن کے کُتّے کا نام لکھے ہوئے تھے۔[1]

اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی تعداد اور اَسمائے مُبارَکہ

خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی تعداد میں جب لوگوں کا اختلاف ہوا تو یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۬ؕ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میرا ربّ ان کی گنتی خوب جانتا ہے انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے۔ (پ۱۵، الکھف:۲۲)[2]

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے فرمایا: میں انہی کم لوگوں میں سے ہوں، جو اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی تعداد کو جانتے ہیں۔ اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی تعداد 7 ہے جن کے اَسمائے گرامی یہ ہیں: (1) مَکْسَلْمِیْنَا، (2) یَمْلِیْخَا، (3) مَرْطُوْنَس، (4) بَیْنُوْنَس، (5) سَارِیْنُوْنَس، (6) ذُوْنوانس، (7) کَشْفِیْطَطْنُوْنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن اور آٹھواں اُن کا کتا جس کا نام قِطْمِیْر ہے۔[3]

اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ناموں کی برکت

1... صِراطُ الجِنان، ۵/ ۵۴۲، بتغیر قلیل

2... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۱۵۳

3... تفسیر خازن، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۲۲، ۴/ ۲۰۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ نے اپنی کتابوں میں اَصحابِ کہف کے ناموں کے فوائد وخواص بیان کئے ہیں، آیئے! ہم بھی ان ناموں کی برکتیں سُنتے ہیں چُنانچہ

منقول ہے کہ اگر یہ نام لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے، سرمائے پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا، کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتے، بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے، کہیں آگ لگی ہو اور یہ نام کپڑے میں لپیٹ کر ڈال دیئے جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے آگ بجھ جاتی ہے، بچے کے رونے، باری کے بخار، دردِ سر، اُمُّ الصِّبْیَان (یعنی خاص قسم کے دماغی جھٹکوں اور دوروں کی بیماری)، خشکی وتری کے سفر میں، جان ومال کی حفاظت، عقل کی تیزی اور قیدیوں کی آزادی کے لئے یہ نام فائدے مند ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے صندوق سے نکلنے والی تختی میں ان کے ناموں کے علاوہ یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ یہ جماعت اپنے دِین کی حفاظت کے لئے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزین ہوئی، دقیانوس نے خبر پاکر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کر دینے کا حکم دِیا، ہم یہ حال اس لئے لکھتے ہیں تاکہ جب کبھی یہ غار کُھلے تو لوگ ان کے حال پر مطلع ہو جائیں۔ یہ تختی پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بجالائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی، جس سے موت کے بعد اُٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ حاکمِ شہر نے اپنے بادشاہ بَیدرُوس کو اس واقعہ کی اطلاع دی، چُنانچہ بادشاہ بھی بقیہ معزز لوگوں اور سرداروں کو لے کر حاضر ہوا اور شکرِ الٰہی کا سجدہ بجالایا کہ اللہ تعالٰی نے اس کی دعا قبول کی۔ اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے بادشاہ سے مُعانقہ (مُ۔عَانَ۔قَہ) کیا یعنی گلے مِلے اور فرمایا: ہم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

---

1 ... حاشیہ جمل، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۲۲، جز۲، ۴/۴۲۳، بتغیر قلیل

سپرد کرتے ہیں۔وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ،اللہ تعالیٰ تیری، تیرے مُلک کی حفاظت فرمائے اور جنّات و انسانوں کے شر سے بچائے۔بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنی خواب گاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروفِ خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دے دی،بادشاہ نے ایک درخت کی لکڑی کے صندوق میں ان کے جسموں کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رُعب سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔بادشاہ نے غار کے مُنہ پر مسجد بنانے کا حکم دِیا اور ایک خوشی کا دن مُعَیَّن(مخصوص) کر دِیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ہمیں 3 مدنی پھول حاصل ہوئے:پہلا یہ کہ مرنے کے بعد زندہ ہو کر اُٹھنا حق ہے اور اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا واقعہ اس کی نشانی اور دلیل ہے۔دوسرا یہ کہ کراماتِ اَولیا حق ہیں،اصحاب کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نبی نہیں بلکہ بنی اسرائیل کے ولی ہیں،ان کی کرامت یہ بیان ہوئی کہ غار میں 300 سال سے زیادہ عرصے تک سوتے رہے۔اتنا عرصہ بے غذا سونا اور فنا نہ ہونا یقیناً ایک کرامت ہے۔یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ کرامت سوتے میں بھی ظاہر ہو سکتی ہے،اس کے لئے ولی کا جاگا ہوا ہونا ضروری نہیں جیسا کہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی تفسیرِ قرآن،بنام"صِراطُ الجِنان"میں ہے: کرامت ولی سے سوتے میں بھی ظاہر ہو سکتی ہے اور اسی طرح بعدِ موت بھی۔ان کے جسموں کو مٹی کا نہ کھانا یہ بھی کرامتِ اولیا میں سے ہے۔یہ ضروری نہیں کہ ولی اپنے اختیار سے کرامت ظاہر کرے اور اسے علم بھی ہو بلکہ بعض اوقات بغیر ولی کے اختیار کے اور بغیر اس کے علم کے بھی کرامت ظاہر ہوتی ہے جیسے

---

1 . . . صِراطُ الجِنان،پ۱۵،الکہف،تحت الآیۃ:۱۰۔۵،۹/۵/۶۴۱،۵۴۳،ماخوذاً بتغیر قلیل

اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے واقعے سے ہوا۔[1] تیسرا مدنی پھول یہ ملا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اور ہر سال اُن کا عُرس منانا ہرگز ممنوع نہیں بلکہ نیک لوگوں کا طریقہ ہے جیسا کہ صدرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی واقعے کی روشنی میں ارشاد فرماتے ہیں: بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اَہلِ اِیمان کا قدیم طریقہ ہے۔ بزرگوں کے قُرب میں برکت حاصل ہوتی ہے، اسی لئے اللہ والوں کے مزارات پر لوگ حصولِ برکت کے لئے جایا کرتے ہیں۔ قبروں کی زیارت سُنّت اور ثواب کا باعث ہے۔[2]

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر سال کے آغاز میں شُہَدائے اُحُد عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی قبروں کی زیارت کو تشریف لے جاتے اور اُن کے لیے دُعا فرماتے کہ سلامتی ہو تم پر (راہِ حق میں) تمہارے صبر کرنے کے سبب اور کیا ہی اچھا ہے آخرت کا گھر (جو تمہیں اس کے بدلے میں عطا ہوا)۔[3]

سِراجُ الہند، حضرت سَیِّدُنا شاہ عبد العزیز محدثِ دِہلَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام عَلَیْہِمُ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلام کا عُرس منانا اس حدیثِ پاک سے ثابت ہے۔[4]

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: بزرگوں کے آستانوں کے برابر مسجد بنانا اور برکت کے لیے وہاں نمازیں پڑھنا، قرآن شریف اور بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔ سورۂ کہف میں ہے: لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾[5] (ترجمۂ کنزالایمان: قسم ہے کہ ہم تو ان پر

---

1 ... صِراطُ الجِنان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۵، ۱۱/ ۵۴۴ بتغیر قلیل

2 ... خزائن العرفان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۲۱، ص ۵۵۲ بتغیر قلیل

3 ... مُصَنَّف عَبْدالرَّزّاق، کتاب الجنائز، باب فی زیاۃ القبور، ۳/ ۳۸۱، رقم: ۶۷۴۵ ملخصاً

4 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۲۰۲ ملخصًا

5 ... پ۱۵، الکھف: ۲۱

مسجد بنائیں گے۔)حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور اور اکثر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مزارات کے پاس مسجدیں ہیں،یہ خود صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن یا صالحین عَلَیْہِمْ رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِین نے بنائیں،اب مزاراتِ اولیاء کے پاس عام مسلمان مسجدیں بناتے ہیں،مقبولوں کے قرب میں نماز زیادہ قبول ہوتی ہے۔مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار(50000)نمازوں کے برابر ہے،حُضُوْرِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قُرب کی وجہ سے،ربّ تعالٰی نے گنہگار اسرائیلیوں سے فرمایا تھا: وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ[1](ترجمۂ کنزالایمان:اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں۔)قبورِ انبیا کی برکت سے توبہ قبول ہوگی۔(اللہ تعالٰی)حضرت سَیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ بیان فرماتا ہے:هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ[2](ترجمۂ کنزالایمان:یہاں پکارا زکریا اپنے رَبّ کو۔)حضرت سَیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سَیِّدَتُنا بی بی مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس کھڑے ہو کر بیٹے کی دعا مانگی،معلوم ہوا کہ بزرگوں کے قُرب میں توبہ اور دُعا بہت قبول ہوتی ہے۔[3]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بزرگانِ دین عَلَیْہِمْ رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِین اور اہلِ حق علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلام کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ اپنی مشکلات کے حل کے لیے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات پر حاضری دِیا کرتے تھے۔آیئے!اس ضمن میں معمولاتِ بزرگانِ دین ملاحظہ فرمایئے،چُنانچہ

1. حضرت سَیِّدُنا حسن بن ابراہیم خَلّال حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:مجھے جب کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے،میں حضرت سَیِّدُنا امام موسیٰ بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر

1...پ۱،البقرۃ:۵۸

2...پ۳،اٰل عمرٰن:۳۸

3...مرآۃ المناجیح،۱/۴۴۰ملتقطاً بتغیر قلیل

ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مشکل کو آسان کر کے مجھے میری مراد عطا فرما دیتا ہے۔[1]

2. شافِعیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رَکعت نَماز ادا کر کے حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر جا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری حاجت جلد پوری کر دیتا ہے۔[2]

3. حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک حاجت درپیش تھی اور میں کافی تنگدست بھی تھا۔ میں نے حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبرِ اَنور پر حاضری دی، 3 بار سُورۂ اِخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی اَرْواح کو پہنچایا پھر اپنی حاجت بیان کی۔ فرماتے ہیں کہ میں اس حال میں واپس آیا کہ میری حاجت پوری ہو چکی تھی۔[3]

4. حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن محمد زہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار کی حاضری مُرادیں پوری ہونے کیلئے مُجَرَّب (یعنی تجربہ شُدہ) ہے اور جو کوئی ان کے مزار کے پاس 100 مرتبہ سورۂ اِخلاص کی تلاوت کرے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال

---

1 ... تاریخ بغداد، مقدمة المصنف، باب ماذکر فی مقابر بغداد... الخ، ۱/۱۳۳

2 ... الخیرات الحِسان، الفصل الخامس والثلاثون، ص ۹۴ ملتقطاً

3 ... الروض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون الخ، ص ۱۸۸

کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت کو پورا فرمادے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ والوں کے مزارات کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں کہ یہاں آنے والا خالی دامن نہیں لوٹایا جاتا بلکہ مَن کی مرادیں پاتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی بزرگوں کی محبت وعقیدت بڑھانے کے لئے شریعت کے دائرے میں رہ کر وقتاً فوقتاً ان کے مزارات کی حاضری اور ان کے عُرس میں شرکت کا اہتمام کیا کریں، عُرس کے موقع پر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی نیّت سے خوب **تقسیمِ رسائل** کی ترکیب کی جائے، زائرین کو **نماز کی پابندی** کی تلقین کی جائے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کے لیے اِنفرادی کوشش کا سلسلہ کیا جائے، مسجد و فِنائے مسجد کے علاوہ جہاں ممکن ہو مدنی چینل کے ذریعے **مدنی مذاکرہ** دیکھنے / دِکھانے کا باقاعدہ اِہتمام کیا جائے، **ہفتہ وار اجتماع** کے دن قریبی ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت دی جائے۔ "**مدنی تربیت گاہ**" قائم کرکے عاشقانِ رسول کو فرض علوم، سُنّتیں و آداب سکھانے کی کوشش کی جائے۔

کتاب "فیضانِ مزاراتِ اولیاء" کا تعارُف

اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت اور ان کے مزارات پر حاضری کی مزید برکتیں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 138 صفحات پر مشتمل کتاب "**فیضانِ مزاراتِ اولیا**" کا مطالعہ فرمائیے، یہ کتاب عارف بِاللہ امام عبدُ الغنی بن اسماعیل نابُلسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عربی کتاب کا اُردو زبان میں ترجمہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں فضائلِ اولیا پر مشتمل آیات، احادیث کے

---

1 ... مناقب معروف الکرخی، الباب السابع والعشرون فی ذکر فضیلۃ زیارۃ قبرہ... الخ، ص ۲۰۰

علاوہ ولایت، کرامت اور اولیا کی اقسام، ان سے متعلق اہم اُمور، قبروں کے مختلف احوال، جعلی پیروں کی مذمّت، مزاراتِ اولیا کی برکات، وہاں پر حاضری کے آداب اور بہت سی اہم معلومات کو جمع کیا گیا ہے۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرما کر خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کے ذہنوں میں شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ دن مُعَیَّن یعنی مخصوص کر کے خوشی کا اظہار کرنا یا عُرس منانا جائز نہیں۔ یاد رکھئے! دن مُعَیَّن یعنی مخصوص کر کے خوشی کا اظہار کرنے اور اللہ والوں کا عرس منانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں نیز یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ بِلاوجہِ شرعی ان جائز و مستحب کاموں کو ناجائز کہنا ہرگز عقلمندوں کا طریقہ نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دن مقرر کر کے خوشی کا اظہار کرنا یا خوشی ملنے کے دن کو اپنے لئے عید کا دن قرار دینا، نیک و پرہیز گار لوگوں کے معمولات میں شامل رہا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے حواریوں (یعنی اپنے اصحاب) کی درخواست پر بارگاہِ الٰہی میں آسمان سے خوان اُتارنے اور پھر اسے اپنے اور اپنی قوم کے لئے عید کا دن قرار دیئے جانے کے لئے عرض گزار ہوئے، جس کا ذکر پارہ 7 سورۂ مائِدَہ کی آیت نمبر 114 میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رَبّ ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تُو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ (پ۷، المائدۃ: ۱۱۴)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دُعا سے یہ سبق ملتا ہے کہ جس دن قدرتِ خداوندی کا کوئی خاص نشان ظاہر ہو، اس دن خوشی منانا اور خوشی کا اظہار کر کے عید منانا حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُقَدَّس سُنّت ہے۔[1] بالفرض عُرس کے موقع پر اگر کہیں خلافِ شرع کام ہوتے بھی ہیں تو ان کاموں کو ختم کیا جائے گا نہ کہ عرس کو چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مشتمل کتاب **"جنّتی زیور"** صفحہ 206 پر ہے: اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلام کے مزارات پر حاضری مسلمانوں کے لئے باعثِ سعادت و برکت ہے، ان کی نیاز و فاتحہ، ایصالِ ثواب مستحب اور خیر و برکت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ البتہ عُرسوں میں جو خلافِ شریعت کام ہونے لگے ہیں مثلاً قبروں کو سجدہ کرنا، عورتوں کا بے پردہ ہو کر مَردوں کے مجمع میں گھومتے پھرنا، عورَتوں کا ننگے سر مزاروں کے پاس جُھومنا، چِلّانا، نامحرم مَردوں کو دیکھنا، باجا بجانا، ناچ کرانا، یہ سب خُرافات ہر حالت میں ہر جگہ ممنوع ہیں، بزرگوں کے مزاروں کے پاس تو اور زیادہ مذموم ہیں، لیکن ان خرافات و ممنوعات کی وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ

1 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۹۳ ملخصاً

بزرگوں کا عرس حرام ہے، بلکہ اس کے بجائے جو کام حقیقت میں حرام اور ممنوع ہیں، ان کو روکنا لازم ہے۔ ناک پر اگر مکھی بیٹھ گئی ہے تو مکھی کو اُڑا دینا چاہیے ناک کاٹ کر نہیں پھینک دینی چاہیے۔ اسی طرح اگر جاہلوں اور فاسقوں نے عرس میں کچھ حرام اور ممنوع کاموں کو شامل کر دیا ہے، تو ان حرام و ممنوع کاموں کو روکا جائے گا، عرس ہی کو حرام نہیں کہہ دیا جائے گا۔[1]

ہم کو سارے اَولیاء سے پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ! اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”صدائے مدینہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ قرآن سے مالا مال ہونے، اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلام کی محبت و عقیدت میں مزید اضافہ کرنے، علمِ دین سیکھنے اور عمل کا جذبہ دل میں پیدا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، نیز ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ **”صدائے مدینہ لگانا“** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **”صَدائے مدینہ“** لگانا کہتے ہیں، لہٰذا آپ بھی صَدائے مدینہ لگایئے اور مَساجد کی آباد کاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صدائے مدینہ لگانا سنتِ صحابہ ہے، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔[2] آیئے! بطورِ

1... جنتی زیور، ص۲۰۶ بتغیر قلیل

2... طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳، مفهوماً

ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے ہیں چُنانچہ

کلمہ پاک کا ورد کرنے لگے

ضلع اوکاڑہ(پنجاب پاکستان) کے شہر دِیپالپور کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے چچا جان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مرید تھے۔ پڑھے لکھے نہیں تھے مگر مَدَنی کاموں میں شرکت رہتی۔ صدائے مدینہ کا روزانہ معمول تھا اور اس کیلئے صبح جلدی بیدار ہو کر دُور دُور تک صدائے مدینہ لگا کر مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے بیدار کرتے۔ اس عادت کی بناپر وہ "دیپالپور" میں مشہور تھے۔ 26رَمَضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ ہمارے چچا، سردارآباد (فیصل آباد) سے لَوٹ رہے تھے۔ عشاء کی نماز کا وقت ہونے پر گاڑی روک کر نمازِ عشاء ادا کی، پھر آگے روانہ ہوئے۔ گاڑی تیز رفتاری کے ساتھ جارہی تھی کہ اچانک چچا جان نے بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پڑھا اور فرمایا سب کَلِمَہ پڑھو۔ سبھی نے کَلِمَہ طَیِّبہ کا ورد شروع کردِیا، ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ گاڑی کو اچانک ایک زور دار جھٹکا لگا اور گاڑی اُلٹ گئی اور لُڑھکتی ہوئی کھائی میں جاگری۔ دیگر لوگ معمولی زخمی ہوئے مگر چچا جان کو شدید زخم آئے، شدید تکلیف کے باوُجود اُن کی زبان پر بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جاری تھا اور اس طرح کَلِمَہ طَیِّبہ کا وِرد کرتے ہوئے ہمارے چچا جان محمد رفیق عطاری انتقال فرماگئے۔ ان کی تدفین دوسرے روز رَمَضان المبارک کی 27ویں شب عمل میں لائی گئی۔

یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آ جاؤ دیگا سِکھا مدنی ماحول

تمہیں لُطف آ جائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص646،647)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نسبت کی بہاریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نسبت کی بھی کیا خُوب بہاریں ہیں: اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا کُتّا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے نسبت حاصل ہونے کے سبب عزّ و شرف والا بن گیا۔ یاد رکھئے کہ ❀ نسبت ایک عظیم حقیقت ہے ❀ نسبتوں کی وجہ سے بے قدر و قیمت چیزیں قیمتی ہو جاتی ہیں ❀ نسبت کو ہمارے معاشرے میں بھی بڑی اہمیت حاصل ہے کہ بہت سے افراد کو لوگ صرف ان کے باپ دادا کی نسبت سے پہچانتے ہیں ❀ دنیا کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں تو ہمیں کئی عجائبات نظر آئیں گے، مثلاً قدیم کرسیاں، کتابیں، فن پارے، قدیم زمانے کے سِکّے، ہتھیار، تلواریں، طیّارے، لباس، برتن، اوزار وغیرہ آج بھی دنیا بھر کے عجائب خانوں (Museums) کی زِینت ہیں، اس لئے کہ اب یہ معمولی چیزیں نہ رہیں بلکہ قدیم زمانوں، ملکوں، بادشاہوں، قوموں، تہذیبوں اور شخصیات سے منسوب ہونے کے سبب ان معمولی چیزوں کو اتنی شہرت و اہمیت حاصل ہو گئی کہ اب انہیں قیمتی چیزوں کی طرح بڑے اہتمام کے ساتھ محفوظ رکھا گیا ہے، اگر ان چیزوں کو کوئی خاص نسبت حاصل نہ ہوتی تو یہ انمول ہونے کے بجائے بدستور بے قدر و قیمت ہی رہتیں بلکہ بہت پہلے ہی ان کا وجود مِٹ چکا ہوتا ❀ اللہ تعالیٰ نے

قرآنِ کریم میں حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جان، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والے شہر مکہ کی قسم ارشاد فرمائی ❀ نبی کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاک بیبیوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو جب نسبتِ رسول نصیب ہوئی تو وہ مومنوں کی مائیں کہلائیں اور خاکِ مدینہ کو جب نسبتِ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حاصل ہوئی تو وہ خاکِ شِفا کہلائی ❀ نسبتِ مُصْطَفٰے نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو آسمانِ ہدایت کا روشن ستارہ بنادیا ❀ نسبت ہی کے سبب ساداتِ کرام افضل و اعلیٰ ہیں ❀ نسبت ہی کی بدولت حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام کے گھوڑے کے قدموں کی خاک سببِ حیات بن گئی ❀ نبیوں عَلَیْہِمُ السَّلام کی نسبت کا صدقہ تھا کہ بنی اسرائیل تابوتِ سکینہ کی برکت سے دشمنوں پر فتح پالیتے ❀ نسبت ہی کی برکت تھی کہ حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ اطہر سے چُھو جانے والی مُبارَک قمیص کے سبب حضرت سَیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بِینائی لوٹ آئی ❀ مخصوص ملکوں، شہروں، علاقوں، گلی کُوچوں، قصبوں، محلوں، مہینوں، دِنوں، تاریخوں، قوموں، مقامات و شخصیات حتّٰی کہ روز مرَّہ استعمال ہونے والی عام سی چیزوں کے قابلِ احترام اور لائقِ تعظیم ہو جانے میں اسی نسبت کا فیضان ہے۔

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نسبت کی اہمیت کو مزید اُجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صفا اور مروہ وہ پہاڑ ہیں جن پر حضرت سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پانی کی تلاش میں 7 بار چڑھیں اور اُتریں۔ اُس اللہ والی کے قدم پڑ جانے کی برکت سے یہ دونوں پہاڑ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئے اور قیامت تک حاجیوں پر اس پاک بی بی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نقل اُتارنے میں ان پر چڑھنا اور اُترنا 7 بار لازم ہو گیا۔ بزرگوں کے قدم لگ جانے سے وہ چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئی۔ مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے، جس پر کھڑے ہو کر حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کعبہ معظمہ کی تعمیر کی، وہ بھی

حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گیا اور اس کی تعظیم ایسی لازم ہوگئی کہ طواف کے نفل اس کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھنا سُنّت ہوگئے کہ سجدے میں سر اس پتھر کے سامنے (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں) جھکے۔ جب بزرگوں کے قدم پڑجانے سے صفا مروہ اور مقامِ ابراہیم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئے اور قابلِ تعظیم ہوگئے تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی قبریں کہ جن میں یہ حضرات دائمی قیام فرماہیں، یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں ہیں اور ان کی تعظیم لازم ہے۔ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے غار جس میں وہ آرام فرماہیں گزشتہ زمانے کے مسلمانوں نے وہاں مسجد بنائی اور رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے کام پر ناراضی کا اظہار نہ کیا، جس سے معلوم ہوا کہ وہ جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئی، جس کی تعظیم ضروری ہوگئی۔ جو جانور قربانی کے لئے یا کعبۂ معظمہ کیلئے مُتَعَیَّن ہوجائے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی ہے، اس کا احترام کرنا چاہیے، جیسے قرآن کا جُزدان، غلافِ کعبہ، آبِ زمزم اور سرزمینِ مکہ شریف وغیرہ کا احترام کرنا ضروری ہے، کیونکہ ان کو رَبّ عَزَّوَجَلَّ یا اس کے پیاروں سے نسبت ہے، لہٰذا اِن سب کی تعظیم ضروری ہے۔ طُورِ سینا پہاڑ اور مکہ معظمہ اس لئے عظمت والے بن گئے کہ طُور کو حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام سے اور مکہ معظمہ کو ہمارے پیارے آقا، حبیبُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہوگئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے پیاروں کی چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں کی تعظیم و توقیر قرآنی فتوے سے دِلی تقویٰ ہے، لہٰذا جو کوئی نمازی روزہ دار تو ہو مگر اس کے دل میں تبرُّکات کی تعظیم نہ ہو وہ دِلی پرہیز گار نہیں۔[1]

دونوں عالَم میں ہُوا وہ سُرخُرُو
جس کو اُن کی چشمِ رحمت مل گئی

1 . . . علم القرآن، ص۴۸ تا ۵۰، ملتقطا، بتغیر قلیل

میں اِمام احمد رضا کا ہُوں غلام
کتنی اعلیٰ مجھ کو نِسبت مل گئی

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص400)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے نسبت کی بہاریں ملاحظہ کیں، اگر ہم اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے واقعے پر غور کریں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہاں بھی ہمیں نسبت کا فیضان دکھائی دے گا۔ کُتّے کو عموماً ایک معمولی سا جانور سمجھا جاتا ہے، راہ چلتے لوگوں پر بھونکنا اس کی عادت میں شامل ہوتا ہے، لیکن اگر اسی جانور کو اللہ والوں کی نسبت و صحبت مل جائے تو پھر وہ عام کُتّا نہیں رہتا بلکہ اس کی شان و شوکت اور اہمیت و رِفعت کئی گُنا بڑھ جاتی ہے، اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے کُتّے کا بھی کچھ یہی معاملہ ہے کہ جو پہلے ایک عام سا کُتّا تھا مگر اسے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے محبت و اُلفت ہو گئی تھی لہٰذا وہ ان اللہ والوں کی محبت میں اُن کا رفیق و شریکِ سفر اور محافظ بن گیا، اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلام کی صحبت و نسبت کی برکتیں کیا نصیب ہوئیں، اس کی تو قسمت چمک اُٹھی اور اس کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہو گیا کہ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اپنے مقبول بندوں یعنی اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ ساتھ اس کا بھی ذکر فرمایا، چُنانچہ پارہ15 سورۃُ الکھف کی آیت نمبر18 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اُن کا کُتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔

(پ۱۵، الکھف:۱۸)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: بُزُرگوں کی صحبت کا کتّے پر اتنا اثر ہوا کہ اس کا ذِکر عزّت سے قرآن میں آیا اور اس کے

نام کے وظیفے پڑھے جانے لگے، اس کو ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوئی۔ مٹّی اسے نہیں کھاتی۔ تو جس انسان کو نبی کی صحبت نصیب ہو اس کا کیا پوچھنا![1]

کُتّے کے نقصان سے محفوظ رہنے کا وظیفہ

صدرُ الافاضِل حضرت علامہ مولانا سیّد مفتی محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ تفسیرِ ثَعْلَبی میں ہے: جو کوئی ان کلمات وَ کَلْبُہُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْہِ بِالْوَصِیْدِ کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے کُتّے کے شر سے اَمْن میں رہے گا۔[2] اگر کُتّا بھونکتا ہوا لپکے، حملہ آور ہو تو یہی قرآنی کلمات پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔[3]

اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے کُتّے کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَصحابِ کَہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا کتّا بلعم باعُور کی شکل (کا) بن کر جنّت میں جائے گا اور وہ اس کتّے کی شکل (کا) ہو کر دوزخ میں پڑے گا۔ اُس (یعنی اصحابِ کَہف کے کُتّے) نے محبوبانِ خدا کا ساتھ دِیا، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اُس کو انسان بنا کر جنّت عطا فرمائی اور اُس (یعنی بلعم باعُور) نے محبوبانِ خدا سے عداوت (یعنی دشمنی) کی (نتیجتاً وہ تباہ و برباد ہو گیا)۔[4]

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چند جانور جنّت میں جائیں گے: (1) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُونٹنی قَصواء، (2) اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا کُتّا،

---

1 . . . نور العرفان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ۱۸، ص۴۷۰ بتغیر قلیل
2 . . . خزائن العرفان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ۱۸، ص۵۵۱ بتغیر قلیل
3 . . . سگِ مدینہ کہنا کیسا؟، ص۳۱
4 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۶۶ بتغیر قلیل

(3)حضرت سَیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اُونٹنی اور (4)حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دراز گوش۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: اگر زمین مسجد کے لئے وقف ہو جائے تو اُس کی شان و عظمت بڑھ جاتی ہے، اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے کُتّے نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے پیاروں کیلئے وقف کر دی تو اُسے ہمیشہ کی زندگی مل گئی، زمین اور کُتّا زندگی وقف کرنے کی وجہ سے شان والے ہو گئے، تو اگر انسان اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی رِضا و خوشنودی کے حُصُول کی خاطِر دِین کے لئے وقف کر دے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے بھی افضل ہو جائے گا۔[2]

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے محبت کی برکت

حضرت سَیِّدُنا اِمام ابو عبدُ اللہ محمد بن اَحمد قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کُتّا اتنا بلند مقام پا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام اور نیک بندوں سے محبت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلّی ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔[3] یعنی ان کیلئے تسلّی ہے کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کامیاب ہوں گے۔[4]

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے مُرشِدی نے سنبھال رکھا ہے

1...مرآۃ المناجیح، ۷/۵۰۱ بتغیر قلیل

2...تفسیرِ نعیمی، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۳، ۳/۱۳۴ بتغیر قلیل

3...تفسیر قرطبی، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، الجزء ۱۰، ۵/۲۶۹

4...صِراطُ الجِنان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۵/۵۵۰

میرے عیبوں پہ ڈال کر پردہ مجھ کو اچھوں میں ڈال رکھا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ والوں سے خُوب خُوب عقیدت و محبت رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نماز روزے کی پابندی کریں نیز اچھے اعمال اختیار کرتے ہوئے بُرے اعمال سے ہر دَم خود کو بچانے کی بھرپور عملی کوشش جاری رکھیں۔ خاص طور پر اللہ والوں کی بے اَدبی، دُشمنی اور عداوت سے دُور رہیں، کیونکہ اس کا انجام بہت بُرا ہے: حدیثِ قُدسی میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی کی میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔[1]

بے ادبی کی مذمّت بیان کرتے ہوئے نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَدَبُ السُّوْءِ کَعِرْقِ السُّوْءِ یعنی بے ادبی بہت بُری عادت کی طرح ہے۔[2] حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں زیادہ علم کے مقابلے میں تھوڑے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔[3] اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا اَدَبَ لَہٗ یعنی جو باادب نہیں اس کا کوئی دِین نہیں۔[4] کسی دانا کا قول ہے: مَا وَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَۃِ وَمَا سَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْکِ الْحُرْمَۃِ یعنی جس نے جو کچھ پایا اَدب واحترام کرنے کے سبب ہی

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع ... الخ، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

2 ... شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، حدیث: ۱۰۹۷۴، ۷/۴۵۵

3 ... رسالہ قشیریہ، باب الادب، ص ۳۱۷

4 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۸/۱۵۸

پایااور جس نے جو کچھ کھویاوہ اَدب واحترام نہ کرنے کے سبب ہی کھویا۔[1]

مشہور کہاوت ہے کہ **"باادب بانصیب، بے ادب بدنصیب"** لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ بے ادبی اور بے ادبوں سے دُور رہے اور دِل و جان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کا ادب بجالائے کیونکہ ادب انسان کو دنیاو آخرت میں کامیابیاں اور عزت و شہرت دلواتا ہے، یہ وہ انمول چیز ہے کہ جس کی تعلیم خود ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرمائی چُنانچہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ یعنی مجھے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ادب سکھایا اور بہت اچھا ادب سکھایا۔[2] بہر حال عزّت و ذِلّت سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اختیار میں ہے، وہ چاہے تو اپنے پیاروں سے نسبت اور ان کا ادب بجالانے کی برکت سے ایک کُتّے کو بھی نواز دے اور اس کے سر پر عزّت کا تاج سجا کر اسے جنّت کا پروانہ عطا فرمادے اور چاہے تو بلعم بن باعور جیسے مقبولِ بارگاہ کو بے ادبی و گستاخی کی وجہ سے اپنی بارگاہ سے دُھتکار دے۔

بَلعَم باعُور بنی اِسرائیل میں بہت بڑا عالِم تھا۔ مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات تھا (یعنی اُس کی دُعا قبول ہوتی تھی) مال کے لالچ میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے بد دُعا کرنی چاہی، جو اَلفاظ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اُس کو ہلاک کر دِیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۶۷ بتغیر قلیل) ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص315)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... راہِ علم، ص۲۹

2 ... جامع صغیر، حرف الھمزہ، حدیث: ۳۱۰، ص۲۵

مدرسۃُ جامعۃُ المدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی 100 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہے، جس میں سے ایک شعبہ "جامعۃ المدینہ آن لائن" بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت بھی مختلف کورسز کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے، یہ کورسز کون کون سے ہیں، آیئے! ان کورسز کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں: ❀طہارت کورس، ❀نماز کورس، ❀عقائد و فقہ کورس ❀فیضانِ زکوٰۃ کورس ❀ درسِ نظامی آن لائن ❀فیضانِ بہارِ شریعت کورس ❀فیضانِ فرض علوم کورس، ❀فیضانِ تفسیر کورس ❀تجہیز و تکفین کورس، ❀فیضانِ تفسیر صراط الجنان کورس، ❀فیضانِ رمضان کورس، ❀قُربانی کورس وغیرہ۔ ہر کورس کی مُدّت اور دورانیہ مختلف ہے، ان کورسز میں داخلوں کا طریقِ کار دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر دِیا ہوا ہے۔

اس کے علاوہ ان نمبرز 2799484-321 92+ 5262526 -333 92+ پر کال یا وٹس ایپ (WhatsApp) کے ذریعے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ کورس کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی اپنی سہولت کے مطابق ڈَبل بارہ (24) گھنٹوں میں سے کوئی بھی ٹائم لے سکتے ہیں۔

پاکستان سے پڑھنے والے اسلامی بھائیوں کی فیس 1050 (ایک ہزار پچاس روپے) ہے، اگر فیملی سے ایک سے زیادہ افراد پڑھ رہے ہوں تو ایک کی مکمل فیس اور بقیہ کو فیملی پیکج کے تحت 50٪ فیصد ڈسکاؤنٹ دیا جائے گا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے سنا کہ

- اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم یعنی غار والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے۔
- اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم ایمان کی حفاظت کے مدنی جذبے سے سرشار نیک لوگ تھے۔
- اَصحاب کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی برکت سے کثیر لوگ گمراہی سے محفوظ ہو گئے۔
- اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا جسمِ مبارک طویل عرصہ سونے کے باوجود بھی سلامت رہا، جو ان کی کُھلی کرامت تھی۔
- اَصحابِ کہف نماز کی ادائیگی بجالانے اور سلام کو عام کرنے والے لوگ تھے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غار کے قُرب و جوار میں ایک خاص ہیبت کے ذریعے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی حفاظت فرمائی۔
- مزارات پر جانا اور وہاں جاکر دعائیں کرنا، بزرگانِ دِین عَلَیْہِمْ رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِین کا معمول ہے۔
- مزارات کے قُرب میں مسجدیں بنانا نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے۔
- اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا کُتّا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں سے نسبت و محبت کا شرف پاکر اور ان کا ادب بجالا کر بارگاہِ الٰہی میں مقبول اور جنّتی ہو گیا۔
- اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اسمائے گرامی کی برکت سے آگ سے حفاظت ہوتی ہے، اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اسمائے گرامی کی برکت سے سرمایہ محفوظ رہتا ہے، اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اسمائے گرامی کی برکت سے کشتی وجہاز ڈُوبنے سے محفوظ رہتے ہیں، اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اسمائے گرامی کی برکت سے بھاگا ہوا شخص واپس آجاتا

ہے الغرض ان ولیوں کے ناموں کی برکت سے بہت سی پریشانیوں سے چھٹکارا نصیب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے طفیل ہمیں اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلام کا ادب واحترام اور ان کی سچی پکی عقیدت ومحبت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سنّت کے مطابِق میں ہر اک کام کروں کاش تُو پیکرِ سنّت مجھے ش اللہ! بنادے

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص۱۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 101 مدنی پھول سے گھر میں آنے جانے کی چند سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

❀ جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ (اللہ عَزَّوَجَلَّ

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔)[1] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ ❀ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے۔ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے۔ ❀ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔[2] یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[3] ❀ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ❀ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بَخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے، کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اِجازت نہ دی ہو ❀ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے ❀ کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اِس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے ❀ واپسی پر اَہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ

1...ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵

2...رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۲

3...شرح الشّفاء للقاری، ۲/۱۱۸

16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو　　پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے　　ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبِّ تعالٰی کی حمد کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود شریف پڑھا اور اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طَلَب کی تو اس نے بھلائی کو اس کی جگہ سے تلاش کر لیا۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصُور تم ہو عَفُوّ و غَفور بَخْش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش مُرمّم، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

---

1 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب التکبیر... الخ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دِین دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک عظیم مبلغ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم ایک ایسی عظیم ہَستی کے مُتعلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں گے کہ جن کی وَجہ سے اسلام کی عِزَّت، شان و شوکت اور قُوَّت میں اِضافہ ہوا، جنہوں نے سَخاوت کے دریا بہا دیئے، جن کا فیضان کئی صَدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی جاری و ساری ہے، جن کے مزارِ پُر انوار پر ہر وَقْت عاشقانِ رسول، عاشقانِ صحابہ و اہلبیت اور عاشقانِ اولیاء کا ہجوم رہتا ہے جو حاضر ہو کر اپنی مُنہ مانگی جائز مُرادیں پاتے ہیں۔ یہ اَہَم شَخصیَّت کون تھی؟ ان کا نام و نَسب، کُنیَّت و لَقب کیا تھا؟ یہ بھی سُنیں گے، نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک بہت ہی پیاری خُوبی "**شوقِ علم**

دِین" کے بارے میں بھی رنگ برنگے مدنی پھولوں کی مہکتی خوشبوؤں سے اپنے مَشامِّ دِماغ کو معطر و معنبر کرنے کی کوشش کریں گے، ان مدنی پھولوں کو اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجا کر ان پر عمل کی بھی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد اَہلِ بَیتِ اَطہار و صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے شجرِ اسلام کی آبیاری کی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد ان کی پیروی میں بعد میں آنے والے بُزرگوں نے بھی دینِ متین کی خِدمت کے اس اہم فریضے کو حُسن و خُوبی کے ساتھ ادا کیا۔ بالخُصُوص پاک وہند میں تبلیغِ اسلام کے لئے جن اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلام نے نمایاں کردار اَدا کیا، ان میں حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سرِ فہرست ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اندازِ تبلیغ، علمِ دِین دین کی ترویج و اشاعت، اجتماعی و انفرادی کوششوں، تصنیف و تحریر اور رُوحانی قُوّت سے ہند میں نہایت ہی تیزی سے اسلام کی روشنی پھیلنا شروع ہوئی اور کثرت سے لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ آیئے! آج ہم اِنہی داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دِین کے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں بھی علمِ دِین کی بُجھتی شمع دوبارہ رَوشن ہوجائے، اے کاش! داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ نصیب ہو جائے، آیئے! پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارُف سنتے ہیں چنانچہ

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعارف

حضرت داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کُنیت ابو الحسن، جبکہ علی اسمِ گرامی یعنی نام ہے۔ آپ غزنی کے رہنے والے تھے۔ جُلّاب اور ہجویر "غزنی" کے محلّوں میں سے دو(2) محلے ہیں، پہلے جُلّاب میں قِیام پذیر تھے پھر ہجویر میں منتقل ہو گئے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت کم و بیش ۴۰۰ھ میں ہوئی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ علمِ دِین

حضرت خواجہ مَستان شاہ کابلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّد علی بن عثمان ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محمود غزنوی کے قائم کردہ دِینی مدرسے میں اکثر دیکھے گئے، اُس وَقْت آپ کی عمر بمشکل 12، 13 سال کی ہو گی، حُصُولِ علمِ دِین کے جذبے سے سرشار یہ طالبِ علمِ دِین تعلیم میں اتنا مَحْو ہوتا کہ صبح سے شام ہو جاتی مگر کبھی پانی تک پیتے نہ دیکھا گیا، رضوان نامی سفید رِیش بزرگ اُس مَدْرَسے کے مُدرّس تھے، وہ اپنے اس خاموش طبع طالبِ علمِ دِین کو تکریم کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔

ایک روز سلطان مَحْمُود غَزنَوی کا گُزر اسی مَدْرَسے کی جانب سے ہوا اور وہ اس عظیم دِینی درس گاہ میں آیا، دیگر شاگردوں کے برعکس حضرت مخدوم علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کام میں اتنے مگن تھے کہ ان کو کوئی خبر نہ تھی، بزرگ استاذ نے پکارا: دیکھو علی! کون آیا ہے؟ اب کیا تھا ایک طرف محمود غزنوی اور دوسری جانب ایک کمسن راہِ حق کا مُتَلاشی، عجیب منظر تھا، سلطان محمود غزنوی نے اس نوعمر طالب علمِ دِین کی تَجَلّیات کی تاب نہ لاتے ہوئے فَوراً نظریں جھکا دیں اور مُدَرِّس سے کہا: واللہ! یہ بچہ

---

1 . . . مقدمہ کشف المحجوب، ص۸ تا ۱۱ ماخوذاً

خدا عَزَّوَجَلَّ کی طرف راغب ہے، ایسے طالبِ علمِ دِین اس مَدَرسے کی زِینت ہیں۔[1]

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن
ہو مِری اُمید کا گلشن ہرا داتا پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص534)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دِین سیکھنے اور مُطالعہ کرنے میں کس قدر مشغول رہا کرتے تھے کہ کم عُمری کے قیمتی لمحات کو بھی ضائع نہ ہونے دیا، کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقت اور علمِ دِین دونوں کی اہمیت سے ذرہ بھر بھی غافل نہ تھے، اس قدر چھوٹی عمر میں بھی حُصولِ علمِ دِین اور مُطالعہ کرنے میں مسلسل مشغُول رہتے نیز زبان کا "قُفلِ مدینہ" یعنی زبان کو فضولیات سے بچانے پر بھی سختی سے کاربند تھے، کتابوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحَبَّت تو دیکھئے کہ مطالعہ کرتے کرتے شام ہو جاتی، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پانی پینے کے لئے بھی وَقْت نہ نکل پاتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اسی شوقِ علمِ دِین، ذوقِ مطالعہ، اپنے کام سے کام رکھنے اور قُفلِ مدینہ لگانے یعنی خاموش رہنے کی مَدَنی سوچ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس بلند مقام پر پہنچا دیا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بزرگ استادِ محترم بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عزّت واِحترام کی نگاہ سے دیکھا کرتے، حتّٰی کہ اپنے وَقْت کے عظیم عاشقِ رسول اور علمِ دِین دوست بادشاہ سلطان محمود غزنوی جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدرسے میں تشریف لائے تو علمِ دِینی مصروفیت کے سبب داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی آمد کا علم ہی نہ ہو سکا چنانچہ سلطان محمود غزنوی بھی آپ رَحْمَۃُ

1 . . . اللہ کے خاص بندے، ص۴۶۰

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان میں یہ تاریخی اور تعریفی کلمات کہے کہ **"اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ بچہ خدا عَزَّوَجَلَّ کی طرف راغب ہے، ایسے طالبِ علمِ دین اس مدرسے کی زینت ہیں۔"**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیاس پانی سے بجھ جاتی ہے، لیکن علمِ دِین کا پیاسا کبھی سیر اب نہیں ہوتا، کیونکہ یہ پیاس چشمۂ علمِ دِین سے فیضیاب ہو کر بڑھتی ہی چلی جاتی ہے، اسی علمِ دِین کی جستجو کے لئے ہمارے بزرگوں نے اپنے گھر بار اور اپنے آبائی شہروں کو خیر آباد کہہ کر مختلف مَمالک اور شہروں کا سفر فرمایا، حالانکہ اُس وَقْت اس قدَر آسانیاں نہ تھیں مگر چونکہ حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دِین دین سیکھنے کے حریص تھے، لہٰذا آج کل جیسی سَہُولیات مُیَسَّر نہ ہونے کے باوُجود بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُصُولِ علمِ دِین کی خَاطِر آزمائشوں کا مقابلہ کرتے ہوئے دُور دراز شہروں کے سفر فرمائے نیز سینکڑوں مَشائخِ کرام سے فیض یاب ہونے کا شَرف حاصل کیا۔ چنانچہ

طلبِ علمِ دِین کے لئے سَفَر

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جتنے بھی مَمالک کا سفر فرمایا، اس کا مَقصُود علمائے دِین و مَشائخ کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اِکتسابِ فیض اور اپنی علمِ دِینی پیاس بجھانے کا اِنتظام کرنا تھا۔ اس مَقْصد کے حُصُول کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صرف خُراسان کے تین سو (300) مَشائخ کی خِدمَت میں حاضِری دی اور ان کے علمِ دِین و حِکمت کے پُر بہار گلستانوں سے پھول توڑ کر اپنا دامن بھرتے رہے۔[1]

---

1 . . . کشف المحجوب، ص ۱۸۱ ماخوذاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کسی دُنیَوی مَقصَد کے تحت نہیں بلکہ طلبِ علمِ دِین کی خاطر ایک ہی شہر کے 300 علمائے کِرام کی بارگاہ میں حاضری دِی، یہ تو صرف ایک شہر کے علمائے کِرام کی تعداد ہے، یقیناً آپ نے اس کے علاوہ بھی کئی شہروں اور ملکوں کے بہت سے علماء کی بارگاہ میں حاضری دی ہو گی، داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طلبِ علمِ دِین کی خاطر اس محنت و لگن کی انتہا کے مُتَعَلِّق سُن کر ذہنوں میں اَسلافِ کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اندر بھی اسلاف کی طرح حصولِ علمِ دِین کا شوق اور ذوقِ مُطالَعہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، ہمارے بزرگ شب و روز طلبِ علمِ دِین میں مشغول رہا کرتے، انتہائی محنت و لگن کے ساتھ مطالعے میں مصروف رہتے نیز علمِ دِین سیکھنے کی خاطر اپنی خواہشات تک کو بھی قربان کر دیا کرتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کے شوقِ علمِ دِین سے مُتَعَلِّق 2 حکایتیں سنتے ہیں چنانچہ

امام مُسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ علمِ دِین

ایک دن کسی علمِ دِینی مجلس میں حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "مُسلم شریف" کے مؤلف حضرت سَیِّدُنا اِمام مُسلِم بِن حَجّاج قُشَیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی حدیث کے بارے میں اِستفسار کیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر آکر وہ حدیث تلاش کرنا شروع کر دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا گیا۔ تلاشِ حدیث کے دوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس میں سے ایک ایک کھجور اُٹھا کر کھاتے رہے حتّٰی کہ حدیث ملنے تک تمام کھجوریں ختم ہو گئیں، اتنی زیادہ کھجوریں کھا لینے کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِنتقال ہو گیا۔

(تهذيب التهذيب، حرف الميم، من اسمه مسلم، مسلم بن حجاج . . . الخ، ۸/ ۱۵۰، رقم: ۶۸۹۴)

سَیِّدُنا ضَحّاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ علمِ دِین

حضرت سیِّدُنا ضَحّاک بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا لقب **"نُبیل"** ہے، اس لقب کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی درس گاہ میں (علمِ دِین دین سیکھنے کے لئے) مَوْجُود تھے کہ اچانک وہاں سے ایک ہاتھی کا گزر ہوا۔ تمام طَلَبہ دَرْس چھوڑ کر ہاتھی دیکھنے چلے گئے، مگر یہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے، حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ضحّاک! تم ہاتھی دیکھنے کیوں نہیں گئے؟ عرض کی: ہاتھی آپ کی صُحبت سے بڑھ کر نہیں! یہ جواب سُن کر حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **"اَنْتَ النُّبِیل"** یعنی تم تو بہت شاندار ہو۔ (تهذيب التهذيب، حرف الضاد، من اسمه ضحاك، الضحاك بن مَخْلَد، ۴/ ۷۹، رقم: ۳۰۵۷)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگوں کا شوقِ علمِ دِین کیسا لاجواب تھا کہ جب یہ حضرات حُصُولِ علمِ دِین میں مشغُول ہوتے تو پھر اپنے آس پاس کی ہر چیز سے بے پروا ہو جاتے تاکہ اپنے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔ بِلا شبہ ان نُفُوسِ قُدْسِیہ نے علمِ دِین کو اپنا سب کچھ دے دیا تھا تو علمِ دِین نے بھی انہیں محروم نہ رکھا بلکہ مُسلمانوں کا رہنما بنا دیا۔ یقیناً یہ سب ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عطا، علمِ دِین کے فضائل سے آگاہی اور علمِ دِین سے مَحَبَّت ہی کا نتیجہ تھا کہ آج ہم ان کا ذکرِ خَیر کرکے اپنے دلوں کو مُنَوَّر کر رہے ہیں۔ آیئے! بطورِ تَرغیب ہم بھی علمِ دِین دِین کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

﴿1﴾ جو شَخْص طلبِ علمِ دِین کے لیے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔

(ترمذی، کتاب العلمِ دِین، باب فضل طلب العلمِ دِین، حدیث: ۲۶۵۶، ۴/۲۹۴)

﴿2﴾ طالبِ علمِ دِین کو خوش آمدید! طالبِ علمِ دِین کو فِرِشتے گھیر لیتے ہیں اور اپنے پروں کے ذریعے اس پر سایہ کرتے ہیں، پھر وہ طالبِ علمِ دِین سے طلبِ علمِ دِین کے سبب مَحَبَّت کرتے ہوئے قِطار در قِطار آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ (معجم کبیر، صفوان بن عسال... الخ، ۸/۵۴، حدیث: ۷۳۴۷)

﴿3﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن بندوں کو اٹھائے گا پھر علماء کو علیحدہ کرکے فرمائے گا: اے علماء کی جماعت! میں تمہیں جانتا ہوں اسی لیے تمہیں اپنی طرف سے علم عطا کیا تھا اور تمہیں اس لیے علم نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب میں مُبْتَلا کروں گا۔ (لہٰذا اب) جاؤ! کیونکہ میں نے تمہاری مَغْفِرَت فرمادی۔

(جامع بیان العلمِ دِین وفضلہ، باب جامع فی فضل العلمِ دِین، ص ۶۹، حدیث: ۲۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نہ نامے میں عِبادت ہے نہ پلّے کچھ رِیاضت ہے
اِلٰہی! مغفرت فرما ہماری اپنی رحمت سے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 403)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مَولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دِین کے فَوائد وثمرات بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خُوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے، اس کا حاصِل کرنا طُغْرائے امتیاز ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خُوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت سُدھرتی ہے۔ (یاد رہے! علم سے) وہ علم

مُراد ھے جو قرآن و حدیث سے حاصل ھو، کہ یھی وہ علم ھے، جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ھیں اور یھی علم ذریعۂ نجات ھے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ھیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ھے۔ (بھارِ شریعت، (حصہ شانزدھم)، ۳/۶۱۸ ملتقطاً)

علم انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام کی مِیْراث ھے، **علم** قُربتِ الٰھی کا راستہ ھے، **علم** ھدایت کا سرچشمہ ھے، **علم** گناھوں سے بچنے کا ذریعہ ھے، **علم** خَوفِ خدا کو بیدار کرنے کا عظیم نُسخہ ھے، **علم** دنیا و آخرت میں عِزّت پانے کا سبب ھے، **علم** مُردہ دِلوں کی حیات ھے، **علم** سلامتیِ ایمان کا مُحافظ ھے، **علم** مخلوقِ خدا کی مَحَبَّت پانے کا سبب ھے، اَلْغَرَض! **علم** بے شمار خُوبیوں کا جامع ھے، اس میں دِین بھی ھے دنیا بھی، اس میں آرام بھی ھے اطمینان بھی، اس میں لذّت بھی ھے راحت بھی، لھٰذا عَقْل مند وُھی ھے جو طلبِ علمِ دِیْن میں مشغول ھوکر نجاتِ آخِرت کا سامان کر جائے۔ اے کاش! کہ ھمیں بھی علمِ دین سیکھنے کا جذبہ نصیب ھو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ! مجھے عالمِ دین بنا دے

اور دین کے احکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً کسی بھی اِنْسان کے اچھا یا بُرا ھونے میں گھر کے ماحول کو بُنیادی حیثیت حاصِل ھوتی ھے، اگر گھر والے خصوصاً والدین بُرائیوں میں مبتلا ھوں تو اولاد پر بھی اس کے بُرے اَثرات مُرتَّب ھوتے ھیں اور اگر والِدَین نیک نمازی، خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰے کی لازوال دولت سے مالا مال اور علمِ دِیْن کی نعمت سے سرشار ھوتے ھیں تو ان کی تعلیم و تَربِیَت اور خُوبیوں کا فیض صرف ان کی ذات تک ھی مَحدُود نہیں رھتا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و اِحسان سے نسل در نسل منتقل ھوتا چلا جاتا ھے کیونکہ

بچوں کا پہلا مَدْرَسہ ہی ان کا گھر ہوتا ہے، چنانچہ

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بچے اپنے ماں باپ کے ہر عمل کو بغور دیکھتے سنتے ہیں اور اُن کی عبادتوں دعاؤں کو یاد کرکے اُن کی نَقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ باپ کو چاہیے کہ اچھا نمونہ بنے کہ اولاد باپ کی نقل کرتی ہے، بچوں کا پہلا مَدْرَسہ ان کا گھر ہے اور پہلے مُعلِمِ دِین اُن کے ماں باپ۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۸) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ بچہ ہوش سنبھالنے پر جیسا اپنے ماں باپ اور ساتھیوں کو دیکھتا ہے ویسا ہی بن جاتا ہے، ماں باپ بچے کے پہلے استاد ہیں، ان کی صحبت بچے کی طبیعت کے لیے نقشہ ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ اپنی لڑکیوں کے لیے اچھے خاوند اور لڑکوں کے لئے دِیندار نیک بیویاں تلاش کرو تاکہ بچے نیک ہوں۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۰۰ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں ہمیں جو خوبیاں نظر آتی ہیں، نیز شوقِ علمِ دِین کے جو مبارک اثرات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شَخْصِیَّت میں نظر آتے ہیں، یقیناً اس میں فَضْلِ خداوندی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاملِ حال رہا، مگر ساتھ ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر والوں خصوصاً والدین کی تعلیم و تربیت کا بھی اس میں بہت بڑا عمل دخل تھا۔ آیئے! اب داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مثالی گھرانے کی ایک ایمان افروز جھلک ملاحظہ کرتے ہیں اور پھر اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش بھی کریں گے، چنانچہ

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُتّقی گھرانہ

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عبدُالرَّحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وقت کے زبردست عالِم اور عابد و زاہد تھے۔ سلطنتِ غَزنیہ کے زمانے میں دنیا کے کونے کونے سے علمائے کرام، مشائخِ عظام، شُعَرا (شِ۔عَ۔را) اور صُوفِیا "غزنی" میں جمع ہو گئے تھے، جس

کی وجہ سے غزنی عُلوم و فُنُون کا مرکز بن چکا تھا، آپ کے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا عثمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی یہاں رہائش اِختیار فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ حُسَینی سادات سے تعلق رکھنے والی عابِدہ زاہِدہ خاتون تھیں۔(فیضان داتا علی ہجویری، ص۶بتغیر قلیل) جن کی زبان ذکرِ الٰہی سے تر اور دل جلوۂ حق سے سرشار رہتا تھا،(فیضانِ داتا علی ہجویری، ص۸) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ماموں کو زُہد و تقویٰ اختیار کرنے کے سبب **تاجُ الاولیا** کے لقب سے شہرت حاصل تھی۔ اَلْغَرَض! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خاندان شَرافت و صَداقت اور علم و فَضْل کی وجہ سے مشہور تھا۔(فیضان داتا علی ہجویری، ص۶)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گھرانہ کیسا قابلِ رشک تھا کہ والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وقت کے زبردست عالمِ دین، والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا اعلیٰ درجے کی عابدہ و زاہدہ اور تلاوتِ قرآن کی شیدائی جبکہ ماموں جان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ **"تاج الاولیا"** یعنی اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلام کے تاج کے لقب سے مشہور تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب علم و عمل، عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قُرآن کی نعمت سے مالا مال گھرانے میں پرورش پائی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی اس کی خُوب خُوب برکتیں نصیب ہوئیں، ان کے طُفَیل اللہ تعالیٰ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی تقویٰ و پرہیز گاری کی نعمت سے نوازا اور اس قدر علم و فضل عطا فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس میں سے مخلوقِ خدا کو بھی خوب فیضیاب فرمایا۔

مجھ کو داتا تاجدارانِ جہاں سے کیا غَرَض

میں تو ہوں منگتا ترے دربار کا داتا پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص535)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! فی زمانہ ایسی تقویٰ و پرہیز گاری اور علمِ دِین سے مَحَبَّت نہ تو اب والدین میں نظر آتی ہے اور نہ ہی اولاد میں، شاید اس کی یہ وجہ ہے کہ والِدَین کا سارا زور بچوں کو دنیاداری سکھانے پر لگا ہوا ہے، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دُنیا سے نہ جائیں، انہیں دِیندار بنا کر جائیں جو خود انہیں بھی قبر میں کام آئے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردے کو قبر میں ملتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۵۶۵)

رسولِ اکرم، نُورِ مُجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مرتا ہے اُس کا (ہر) عمل رُک جاتا ہے، سوائے 3 (اعمال) کے، (1) صَدَقۂ جارِیہ، (2) وہ علم جس سے لوگ نَفع اُٹھائیں اور (3) نیک اولاد جو اُس کے لئے دُعا کرے۔ (مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان... الخ، ص۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱)

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نیک اولاد سے علم و عمل والا بیٹا مراد ہے۔ صاحبِ مرقاۃ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹے کو چاہیے کہ باپ کو دعائے خیر میں یاد رکھے، حتّٰی کہ نماز میں ماں باپ کو دعائیں پہلے دے بعد میں سلام پھیرے ورنہ اگر نیک بیٹا دعا بھی نہ کرے، ماں باپ کو ثواب ملتا رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۸۹ بتغیر قلیل)

بچوں کی مَدَنی تربیت میں ماں کا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کے سنورنے یا بگڑنے میں زیادہ کردار ماں ہی کا ہوتا ہے کیونکہ

ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہوتی ہے، اگر یہ تربیت گاہ معیاری ہو گی تو جو تربیت حاصل کر کے نکلے گا وہ بھی معیاری ہو گا مثلاً اگر مائیں اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابہ و اہلبیت رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے فرامین پر عمل پیرا ہونے والیاں، اَزواجِ مُطَہَّرات، خاتونِ جنّت اور صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی حقیقی دیوانیاں، شوقِ علمِ دِین اور ذوقِ تلاوت کی نعمت سے سرشار، مُتَّقِی و پرہیز گار، عبادت گزار، سُنّتوں بھری زندگی گزارنے والیاں اور اچھے ماحول سے وابستہ ہوں گی تو ان کی اولاد بھی انہی خصوصیات کی مالک ہو گی۔

بدقسمتی سے آجکل کی عورتوں کا زیادہ تر وقت ذِکر و دُرود، تلاوت و عبادت اور علمِ دِین سیکھنے کے بجائے ایک دُوسرے کی غیبتیں کرنے، اِدھر کی اُدھر لگانے، بِلاضرورت بازاروں میں گھومنے، فلمیں، ڈرامے دیکھنے، مَوسیقی سننے، ناوِل و ڈائجسٹ پڑھنے، کمپیوٹر، موبائل اور انٹرنیٹ وغیرہ کا غلط استعمال (Miss Use) کرنے، سوشل میڈیا کے جال میں اپنے آپ کو پھنسا کر نہ کرنے والے کاموں میں پڑ جانے اور نت نئے فیشن اپنانے وغیرہ میں گزر جاتا ہے، جبکہ بچا ہوا وقت گھر کے کام کاج نمٹانے میں کٹ جاتا ہے، نتیجتاً اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح سے غافل بے عملی کی شکار ان ماؤں کی بے عملی کے بُرے اَثرات براہِ راست آنے والی نسلوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں، تاریخ گواہ ہے کہ پھر انہی کے بچوں میں سے آگے چل کر کوئی جواری بنتا ہے، تو کوئی فراڈی، کوئی دہشت گرد بنتا ہے تو کوئی چرسی موالی، کوئی چور بنتا ہے تو کوئی ڈاکو، پھر ان جرموں میں ملوّث افراد جب قانون کے ہتّھے چڑھتے ہیں تو بسا اوقات پھانسی تک بھی نوبت آجاتی ہے۔ آیئے! ایسے ہی ایک مجرم کی عبرت آموز حکایت سنتے ہیں چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب **"تربیتِ اولاد"** صفحہ نمبر 17 پر ہے کہ ایک مرتبہ ایک مجرم تختۂ دار پر لٹکایا جانے والا تھا۔ جب اس سے اس کی

آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس کی یہ خواہش پوری کر دی گئی۔ جب ماں اس کے سامنے آئی تو وہ اپنی ماں کے قریب گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کان نوچ ڈالا۔ وہاں پر مَوْجُود لوگوں نے اسے ڈانٹا کہ بیوقوف! ابھی تُو پھانسی کی سزا پانے والا ہے تُو نے یہ کیا حرکت کی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے پھانسی کے اس تختے تک پہنچانے والی یہی میری ماں ہے، کیونکہ میں بچپن میں کسی کے کچھ پیسے چُرا کر لایا تھا تو اس نے مجھے ڈانٹنے کی بجائے میری حوصلہ افزائی کی اور یوں میں جرائم کی دُنیا میں آگے بڑھتا چلا گیا اور بالآخر آج مجھے پھانسی دے دی جائے گی۔ (تربیتِ اولاد، ص۱۷ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ماں کی لاپرواہی اور اس کی غلط تربیت نے کیا گُل کِھلائے کہ اس کے لال نے جرائم کی دنیا میں قدم رکھ دیا بالآخر پھانسی کی سزا پاکر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا، اس کے برعکس جن ماؤں کا کردار آئینے سے زیادہ شفاف ہوتا ہے، جن کے سینے خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے سے منور ہوتے ہیں، جو دنیا کی فانی آسائشوں میں ڈوبی نہیں ہوتیں، شرم و حیا جن کے خمیر میں شامل ہوتی ہے، اسلام کی سربلندی کی خاطر جینے مرنے کا جذبہ جن کے خون میں سرایت کر چکا ہوتا ہے، جنّت کی ابدی نعمتیں جن کے پیشِ نظر ہوتی ہیں، تو یہی مدنی سوچ وہ اپنے جگر کے ٹکڑوں میں بھی منتقل کرتی رہتی ہیں، پھر ایسی ماؤں کی گود سے مُحدّثین، مجدِّدین، مُفسّرین، اولیائے کرام، مفتیانِ کرام، علمائے عظام، مسلمانوں کے اِمام، دینِ اسلام کی خاطر جانیں قربان کر دینے والوں نیز خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی دولت سے مالا مال اسلامی حکمرانوں نے جنم لیا۔

لہٰذا والِدَین کو چاہئے کہ وہ سمجھداری کا مُظاہَرہ کریں، اپنی سوچ میں تبدیلی لائیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس نعمت کی قدر کریں نیز ان کی مدنی تربیت کرتے ہوئے خود بھی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کی کوشش کریں، غیر محارم سے شرعی پردہ کریں، فرائض و واجبات، سُنَن و مستحبات کی پابندی کریں، ظاہری و باطنی علوم سیکھیں، اچھی عادتیں اور اچھے اخلاق اپنائیں، اپنے بچوں کے ذہنوں میں بھی ایسی

ہی مدنی سوچ پیدا کریں، بچے شرارت کریں تو ہمیشہ تنہائی میں نرمی سے سمجھائیں، بُرے دوستوں اور بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میں ہر گز نہ بیٹھنے دیں کہ بد عقیدہ لوگوں کی صحبت، ان سے تعلیم حاصل کرنا، ان کے بیانات سننا یا ان کی تحریریں پڑھنا ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں حافظِ قرآن، قاریِ قرآن، عالمِ دین اور مفتی بنائیں، قصّے کہانیوں اور چُٹکلوں کی کتابیں نہ خود پڑھیں نہ انہیں پڑھنے دیں، بلکہ مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتابوں اور رسائل کے مطالعہ کی ترکیب بنائیں، خود بھی ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شریک ہوں اور انہیں بھی شرکت کی ترغیب دلائیں، گھر میں اگر گناہوں بھرے چینلز، فلموں ڈراموں اور موسیقی کا سلسلہ ہے تو اسے ختم کروائیں اور صِرف 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی مَدَنی چینل ہی دیکھیں اور دکھائیں۔ اگر ہم ان مدنی پھولوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے میں کامیاب ہو جائیں تو یقیناً مُعاشَرے سے جہالت کا اندھیرا چھٹ سکتا ہے، ہر طرف سُنّتوں کی مدنی بہاریں آسکتی ہیں اور ہمارا بچہ بچہ نیک، مُتّقی اور ماں باپ کا فرمانبردار بن سکتا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

یارب بچا لے تُو مجھے نارِ جحیم سے
اولاد پر بھی بلکہ جہنم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص310)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی

ہے "اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک(1) مدنی کام "چوک دَرْس" دینا بھی ہے۔ یقیناً چوک دَرْس بہت بابَرَکت اور فَضِیلت والا کام ہے اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر (یعنی بُرائی سے روکنے اور بھلائی کا حکم دینے) کا ایک بہترین اور مُؤثر ذَرِیعہ بھی ہے اور نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے والوں کو بہترین اُمت کہا گیا ہے، چنانچہ پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 110 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	تَرْجَمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو۔

حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَالِی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو بُلائے، اسے نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے تو اس کی جزاء کیا ہے؟" ارشاد فرمایا، "میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عِبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیاء آتی ہے"۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعروف، ص ۴۸) لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم چوک درس دیا کریں، اگر درس دے نہ سکتے ہوں تو کم از کم سُننے والوں میں شامل ہو جایا کریں تاکہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر کے فضائل و برکات سے مستفیض ہو سکیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے چوک درس کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

ناچ رنگ اور شراب کا عادی

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے، مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں نہ صِرف گُناہوں کے دَلدل میں نہایت بُری طرح پھنسا ہوا تھا بلکہ میرے عقائد بھی دُرُست نہ تھے۔ نمازوں سے اس قدر غافل تھا کہ عید کی نماز پڑھنا بھی نصیب نہ ہوتی۔ رَمَضانُ المُبارَک میں تمام مُسلمان روزہ رکھتے مگر بَدقسمتی سے میں اِس سَعادَت سے مَحرُوم تھا۔ دِن میں ایک دُکان پر مُلازَمَت کرتا، لیکن رات بھر چَرس اور شراب کے نشے میں دُھت رہتا۔ ٹی وی پر فِلمیں ڈِرامے دیکھتا اور بدنگاہی کر کے اپنے نامۂ اعمال میں گُناہوں کا اِضافہ کرتا۔ شادیوں میں ناچ گانے کا شوقین تھا۔ ظُلمتِ عصیاں (گناہوں کی تاریکی) سے نکلنے کا سبب یہ ہوا کہ ہماری دُکان کے سامنے چند اسلامی بھائی فیضانِ سنّت سے چوک درس دیا کرتے تھے۔ کبھی کبھار میں بھی رَسمی طور پر اس میں شِرکت کرلیتا تھا۔ وہ بار بار مجھے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتے، مگر میں ہر بار کوئی نہ کوئی بہانہ بنالیتا۔ ایک روز اُن کی مِنَّت و سَماجت پر میں نے اجتماع میں شِرکت کی ہامی بھرلی اور اجتماع میں حاضر ہو گیا۔ جب وہاں پہنچا تو اجتماع میں ہونے والے بیان، ذِکر، نعت اور رِقّت انگیز دعا نے مجھے مُتاثِر کر دیا، اس کے بعد میری زندگی یکسر بدل گئی۔ چرس، شراب نوشی اور ناچ گانوں سے توبہ کرلی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرنے والا بن گیا۔ مجھ جیسے گُناہوں میں لِتھڑے ہوئے شخص نے مدنی قافلوں میں سَفَر کی برکت سے دِین کے اَہَم مَسائل بھی سیکھ لئے اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت (داڑھی شریف) بھی سجالی۔ مدنی ماحول کی برکت سے میرے بُرے عقیدے کی بھی اصلاح

ہو گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک درس اور مدنی قافلے کی بَرَکت سے مجھ جیسا ناچ رنگ کا دِلدادہ اور چرس اور شراب کا عادی، سُنّتوں کا پیکر بن گیا۔

تُو آ بے نمازی ہے دیتا نمازی خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نَشہ مدنی ماحول
اے بیمارِ عِصیاں تُو آ جا یہاں پر گناہوں کی دَیگا دوا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ سیَہ کارو آؤ گناہوں کو دَیگا چُھڑا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:۶۴۸،۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کسی کہ ذِہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ پہلے کا زمانہ ہر لحاظ سے صاف سُتھرا تھا، اُس دور میں آج کی طرح بُرائیاں عام نہ تھیں اور نہ ہی بُرائیوں پر اُبھارنے والے آلات و اسباب کی اس قدر کثرت تھی بلکہ عموماً گھر گھر سے اسلامی تعلیمات کی کرنیں پُھوٹتی تھیں، والدین بلکہ سارے گھر والے مُتّقی و پرہیز گار اور علم و عمل کی دولت سے سرشار ہوا کرتے تھے خُصُوصاً ماؤں کا کردار لائقِ تقلید تھا جیسا کہ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے مُتَعَلِّق ہم نے سنا کہ وہ بھی اعلیٰ درجے کی عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں، لہٰذا ایسے گھرانوں میں آج کی بہ نسبت کثرت سے نیک ہستیاں جنم لیتی تھیں، جبکہ آج ہر طرف شیطانی کاموں کی کثرت ہے، بے عملی کا دور دورہ ہے، لہٰذا اس گئے گزرے دور میں اب نہ تو ایسی خصوصیت والی مائیں ہیں اور نہ ہی سلف صالحین جیسی خوبیوں والی اولاد۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ اب بے حیائی و بے عملی اپنے عروج پر ہے، مگر اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ نیک ماؤں یا اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کا وجود ہی زمانے سے مِٹ چکا ہے۔ بِلاشبہ نیک و پرہیز گار مائیں اوران سے تربیت پانے والے اولیائے کرام اب بھی رُوئے زمین کے مسلمانوں کو فیضیاب فرمارہے ہیں، فیضانِ اولیاء سے آج بھی کئی غیر مسلموں کے قبولِ اِسلام کی مدنی خبریں موصول ہوتی رہتی ہیں، ان کے فیضان سے آج بھی مسجدوں کی کچھ نہ کچھ رونق باقی ہے، جی ہاں! آج بھی کئی بے نمازی، شرابی، چور ڈاکو، ماں باپ کے نافرمان اپنے گناہوں سے توبہ کرکے نیک لوگوں کی صف میں شامل ہورہے ہیں، جی ہاں! آج بھی گناہوں بھرے چینلز دیکھ کر اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرکے ربّ تعالیٰ کی ناراضی کا سامان کرنے والے کسی کے سمجھانے کی برکت سے راہِ راست پر آرہے ہیں، جی ہاں! علمِ دین کی دولت سے مالامال کرنے والے دِینی مدارس و جامعات سے فیضانِ علم اب بھی جاری و ساری ہے، جہاں سے سینکڑوں علماء تیار ہوکر علم کے نور سے جہالت کے اندھیروں کو دُور کررہے ہیں، جی ہاں! آج کے اس پُر فتن زمانے میں پندرہویں صدی کی عظیم علمی ورُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وہ عظیم ہستی ہیں، جن میں اولیائے کاملین کی نشانیاں بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ زمانے کے اس برگزیدہ ولی کی تعلیم و مدنی تربیت ایک ایسی عابدہ و زاہدہ خاتون کے زیرِ سایہ ہوئی جو خود بھی شرعی اُصول و ضوابط پر سختی سے عمل پیرا تھیں اور اپنے بچوں کو بھی شریعت کا آئینہ دار بنانے میں زندگی بھر مصروف رہیں۔ آیئے! اس عظیم بیٹے کی عظیم ماں کی مبارک زِندگی کا مختصر تعارف بھی سنتے ہیں، چنانچہ

اُمِّ عطار کا ذکرِ خیر

شیخ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا ایک نیک و پرہیز گار خاتون تھیں۔ جنہوں نے شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر تربیت کی، جس کا منہ بولتا ثُبوت خود امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ آپ نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض و واجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و تربیت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

شیخ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ والدۂ محترمہ کا شبِ جُمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھا در (باب المدینہ کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کلمہ طَیِّبہ اور اِستغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہو گیا تھا۔ جس حصہ زمین پر رُوح قبض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے اس حصے میں جس میں اِنتقال ہوا تھا، طرح طرح کی خوشبوؤں کی لپٹیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقْت چند گُلاب کے پھول لا کر رکھے تھے جو شام تک تقریباً تر و تازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گُلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔ (تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط 2)، ص ۱۴۱ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کوئی عام خاتون نہ تھیں بلکہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی مقرب، صابرہ و شاکرہ اور باہمت خاتون تھیں کہ جو آزمائش کی گھڑی میں ثابت قدم رہتے ہوئے بھی اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق تربیت میں مشغول رہیں، جو نمازوں اور سُنّتوں کی خود بھی پابند تھیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتیں تھیں، شاید ان کی یہی ادا ربّ تعالیٰ کو پسند آگئی، لہٰذا دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گئیں، بعدِ وصال چہرہ بھی جگمگا اُٹھا اور جس جگہ وصال ہوا وہ جگہ بھی بھینی بھینی خوشبو سے مشکبار ہوگئی، اگر ہماری اسلامی بہنیں بھی اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے کردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے اور نفس و شیطان کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے ظاہر و باطن کو زیورِ شریعت سے آراستہ کرلیں، فرائض و واجبات کی پابندی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں، جس طرح یہ بچوں کے اسکول یا ٹیوشن جانے کا ناغہ نہیں ہونے دیتیں اور کبھی ہو بھی جائے تو ان پر سختی کرتی ہیں، اگر اسی طرح نمازوں وغیرہ کے معاملات اور ضروری دِینی تعلیمات کیلئے بھی کوشش کریں تو اس کے دنیا میں بھی کثیر فوائد حاصل ہوں گے اور آخِرت میں بھی برکتیں نصیب ہوں گی۔

17 **صفر المظفر** کو اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا یوم منایا جاتا ہے، جن جن سے ممکن ہو اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے اِیصالِ ثواب کے لیے مدنی قافلوں میں سفر اِختیار فرمائیں۔

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ملفوظات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! علمِ دِین کی اہمیت اور عمل کی ترغیب کیلئے حضرت سَیِّدنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نصیحت آموز مدنی پھول سنتے ہیں: آپ فرماتے ہیں،

❀ انسان کو تمام علوم کا جاننا ضروری نہیں، صرف اتنا علم حاصل کرنا لازمی ہے، جسے شریعتِ مطہرہ نے ضروری قرار دیا ہے۔ ❀ طالبِ علم کے لیے لازم ہے کہ باعمل بننے کے لیے علم حاصل کرے ❀ آگ پر قدم رکھنا تو نفس گوارا کر سکتا ہے لیکن علم پر عمل اس سے کئی گنا دُشوار ہے۔ ❀ صرف

علم پر قناعت کرنے والا عالم نہیں، عمل کی برکت سے علم فائدہ دیتا ہے لہٰذا کبھی بھی علم کو عمل سے جدا نہیں کرنا چاہیئے۔ ❀ جو شخص شرعی معاملات میں محتاط نہ ہو، پرہیز گاری کے بغیر علمِ شریعت حاصل کرے، رخصتوں اور تاویلوں کے پیچھے لگ کر شبہات میں پڑے، ائمہ کی تقلید چھوڑ کر خود مجتہد بن بیٹھے، تو ایسا شخص جلد ہی گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔ دراصل یہ باتیں دل کی غفلت کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔

(فیضانِ داتا علی ہجویری، ص۶۹ تا ۷۱ ملتقطاً بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے مُصطفےٰ کی بارگاہِ پاک میں
کیجئے میری سِفارش آپ یا داتا پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص534)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرامین اور آپ کی سیرتِ مبارکہ سے متعلق مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 84 صفحات پر مشتمل رسالہ **"فیضانِ داتا علی ہجویری"** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالے میں داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دِین، حصولِ علمِ دِین کے لئے سفر، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامات، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ملفوظات اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ سے **ھدیۃً** طلب فرما کر خود بھی پڑھئے اور زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر ثواب کی نیّت سے مُفت تقسیم بھی فرمایئے۔

مرحبا صد مرحبا! 20 صَفَرُ الْمُظَفَّر، متوقع (22 نومبر) کو داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مبارک بھی ہے، اس موقع پر ہزاروں عاشقانِ رسول و غلامانِ داتا صاحب، اپنے من کی مُرادیں پوری کرنے اور داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے اپنی خالی جھولیوں کو بھرنے کے لیے دُور دراز سے سفر کر کے مزارِ پُر انوار پر حاضری کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول تک نیکی کی دعوت اور دعوتِ اسلامی کا تعارف پہنچانے کا ایک بہترین و آسان ذریعہ "**مدنی رسائل**" تقسیم کرنا بھی ہے، ہو سکے تو داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ سے متعلق رسائل خرید کر تقسیم کر دیے جائیں، ورنہ مکتبۃ المدینہ سے کسی بھی موضوع پر رسائل خرید کر تقسیم کیجئے، مرکز الاولیاء (لاہور) کے علاوہ بھی دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **اِیصالِ ثواب** کے لیے مدنی رسائل تقسیم کر سکتے ہیں، آیئے! ہم سب بھی **ہاتھوں ہاتھ نیّت** کرتے ہیں کہ داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **ایصالِ ثواب** کے لیے ہم بھی **مدنی رسائل تقسیم** کریں گے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

رِسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری" دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فیضان حاصل کرنے کے لیے آپ کے شب و روز کے مَعمُولات کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی زندگی نیکی کی دعوت، مخلوقِ خدا کی خدمت اور اشاعتِ علمِ دِین کے لیے وقف فرما دی تھی، حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن میں تدریس فرماتے اور رات میں حق کے مُتلاشی افراد کو تلقین فرماتے، ہزاروں جاہل ان کے ذریعے سے عالم، ہزاروں غیر مسلم دولتِ اسلام سے مالا مال ہوئے،

ہزاروں گمراہ سیدھے راستے پر آگئے، ہزاروں دیوانے دولتِ عقل اور دانشوری سے سرفراز ہوئے، ہزاروں ناقص کامل ہوئے اور ہزاروں فاسق نیکوکار ہوئے۔ دُور دُور سے شیخ، حضرت کی خدمت میں آکر بہریاب ہوئے۔[1]

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خُدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

شعر کی وضاحت: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خزانے لُٹانے والے، عالَم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور کے مظہر ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ناقصوں کے لئے پیرِ کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان و عظمت اور شوقِ علمِ دِین کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صحبت میں رہ کر ان سے بھی علمِ دِین حاصل کیا۔ یاد رہے حضرت سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کیلئے کچھ شرائط ہیں، چنانچہ

سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے اکتسابِ فیض

حضرت سَیِّدُنا علی خوّاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات کی تین(3) شرطیں ہیں: (1) وہ سنّت کا عامل ہو۔ (2) دنیا پر لالچی نہ ہو، (3) مُسلمانوں کے لیے اس کا سینہ بالکل صاف ہو، نہ تو اس کے دِل میں کینہ ہو نہ ہی حَسد اور نہ ہی وہ کسی پر تکبّر کرتا ہو۔[2]

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ میں یہ تینوں شرائط مَوْجُود

---

1 . . . حدیقۃ الاولیاء، ص ۱۸۲، ملتقطاً

2 . . . المیزان الخضریہ، ص ۱۵

تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاملِ سنت، لالچِ دنیا سے بہت دور اور مسلمانوں کے خیر خواہ تھے، اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے نہ صرف ملاقات فرمائی بلکہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صحبت میں رہ کر ظاہری و باطنی علوم حاصل فرمائے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بہت ہی گہری دوستی تھی۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کیسا خاص فضل و کرم تھا کہ اس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نہ صرف علمِ دین سیکھنے سکھانے کا جذبہ بخشا بلکہ کرم بالائے کرم یہ کہ اپنے پاکیزہ نبی حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ظاہری و باطنی علوم سیکھنے کا شرف بھی عطا فرمایا۔ یاد رہے! حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک ایسے برگزیدہ نبی ہیں کہ جو اب بھی حیاتِ ظاہری کے ساتھ مُتَّصِف ہیں اور سمندر میں لوگوں کی رہنمائی کرنا اِنہی کے سپرد ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۸۳ بتغیر قلیل)

کاش میں رویا کروں عشقِ رسولِ پاک میں
سوز دو ایسا پئے احمد رضا داتا پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص533)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فضل و کرم اور داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طفیل امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی شوقِ علمِ دین اور حکمت و دانائی کا وہ خزانہ عطا فرمایا

1 . . . کشف المحجوب، دیباچہ، ص۱۶

ہے کہ جو بہت کم لوگوں کے حصے میں آیا ہے۔ آپ کی شخصیت میں ہمیں بزرگانِ دین اور داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات کے واضح آثار دکھائی دیتے ہیں، کیونکہ ان اللہ والوں کے فیضان سے آپ کا سینہ بھی علمِ دین سیکھنے اور اس کی ترویج واشاعت کے مدنی جذبے سے سرشار ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی نگاہِ فیض سے لاکھوں مُسلمانوں بالخصوص نَوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا اور وہ گناہوں سے تائب ہو کر صلوٰۃ وسنّت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ اگر ہم عقائد و اعمال، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، طِب و رُوحانیت وغیرہ مختلف موضُوعات پر کئے گئے سوالات کے جَوابات پر مشتمل امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مَدَنی مذاکرے، اِصلاحی، فقہی، رُوحانی و اَخلاقی موضوعات سے معمور کثیر بیانات سُنیں، بے شمار سُنّتوں کا مجموعہ فیضانِ سُنّت اور بے شمار موضوعات پر دیگر کتب ورسائل کا مطالعہ کریں تو پتا چلے گا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کیسا علم عطا فرمایا ہے۔ دعوتِ اسلامی کا یہ ٹھاٹھیں مارتا سَمُندر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مردِ کامل کے ذریعے لاکھوں بے نمازیوں کو نمازی، فیشن پرستوں کو سُنّتوں کا عادی، فاسِقوں کو متّقی بنادیا ہے، بدعقیدہ لوگوں کو خوش عقیدگی، جاہِلوں کو علمِ دین کی روشنی، بے عملوں کو عمل کی پختگی، خشک مزاجوں کو لذتِ عشقِ مُصطفوی، بے باکوں کو خوفِ خدا اور اسلامی بہنوں کو زیورِ شرم و حیا سے آراستہ و پیراستہ کیا ہے۔ علمائے کِرام و مُفتیانِ عِظام و مُصَنِّفین اور جامعاتُ المدینہ اور دارُالافتا اہلسُنّت کی مدنی بہاریں دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس ولیِ کامل، عاشقِ ماہِ رِسالت وعاشقِ اعلیٰ حضرت کے ذریعے جہالت کو کیسے دُور فرمایا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے دَم قدم سے سُنّتوں کی مدنی بہاریں ہیں، اِن کی اَن تھک کوششوں کو سراہتے ہوئے صرف عوام ہی نہیں بلکہ دُنیا بھر کے عُلماءِ کرام بھی گویا کہ حوصلہ افزائی کرتے ہوئے

اِن الفاظ میں لب کُشائی فرماتے ہیں، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں:

مسلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادری — تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری
فکرِ رضا کو کر دیا عالَم پہ آشکار — یہ تیرا اُونچا کام ہے الیاس قادری
سنّت کی خوشبوؤں سے زمانہ مہک اُٹھا — فیضان تیرا عام ہے الیاس قادری
ہے دعوتِ اسلامی کی دُنیا میں دھوم دھام — مقبول تیرا کام ہے الیاس قادری
تنہا چلا تُو ساتھ ترے ہو گیا جہاں — میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دینِ متین کے تقریباً 103 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک **"مجلس مزاراتِ اولیا"** بھی ہے، جس کا کام ان اولیائے کرام کی خانقاہوں اور درگاہوں (مزارات) پر حاضِر ہونے والے عاشقانِ رسول کو نماز کی پڑھنے کی دعوت دینا ہے، کیونکہ بد قِسمتی سے ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ مزار پر حاضری دینے والے نماز کے معاملے میں بہت سُستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، دعوتِ اسلامی **"مسجد بھرو تحریک"** ہے، اس مدنی ماحول میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نماز کی پابندی کا ایسا مدنی ذہن دِیا جاتا ہے کہ دُنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے، مگر ہماری نماز قضا نہیں ہونی چاہئے، اس مجلس کا کام، صاحبِ مزار کی مُبارک سیرت کے بارے میں لوگوں کی رہنمائی کرنا اور اِن کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دِلانا، اس مجلس کا کام، مزار کے اطراف کی مسجد میں مدنی قافلوں کو سفر کروانا، اس مجلس کا کام مدنی قافلے کے جدول کے مطابق مختلف اوقات میں ہونے والے حلقوں میں

زائرین کی شرکت کروانا اور اِنہیں بھی مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور مدنی انعامات پر عمل کرنے کی دعوت دینا ہے، اس مجلس کا کام تقسیمِ رسائل کے ذریعے زائرین تک نیکی کی دعوت و دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچانا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری خوش بختی ہے کہ آج ہم نے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک ولی" حضرت داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **شوقِ علمِ دِین** کے مُتَعَلِّق سننے کا شرف حاصل کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ان کا صدقہ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دِین سے متعلق سنا کہ

داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حصولِ علمِ دِین میں اِس قدر مشغول رہتے تھے کہ شام ہو جاتی مگر پانی نوش فرمانے کا بھی خیال نہ آتا۔ اے کاش! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدُقے ہمیں بھی وقت کی قدر و منزلت نصیب ہو جائے، فضولیات مثلاً موبائل اور دوستوں سے گپ شَپ وغیرہ میں وقت برباد کرنے کے بجائے، علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

- داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اساتذہ بلکہ اُس وقت کے بادشاہ بھی آپ کے شوقِ علمِ دِین سے بہت متأثر تھے۔
- داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گھرانہ علم و عمل کا پیکر اور تقویٰ و پرہیز گاری کا شاہکار تھا۔ اے کاش! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدُقے ہمارے گھروں میں

بھی مدنی ماحول بن جائے، اے کاش! گھر کا ہر فرد نمازی اور عاشقِ رسول بن جائے، اے کاش! گھر امْن کا گہوارہ بن جائے، اے کاش! گھر کے تمام افراد مدنی انعامات کے عامل بن جائیں، اے کاش! علم و عمل کا جذبہ نصیب ہو جائے، اے کاش! تقویٰ و پرہیز گاری کی دولت نصیب ہو جائے۔

➢ داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی برکت سے ہزاروں لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا۔ اے کاش! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہماری زندگی میں بھی سُنّتوں کی مدنی بہار آجائے، اے کاش! بے عملی ختم ہو جائے، اے کاش! علم و عمل کی برکت سے ایسا مدنی اِنقلاب آئے کہ ہمارے گھر کے ساتھ ساتھ ہمارے محلے، ہمارے عَلاقے والے بھی فیضانِ علم و عمل سے مالا مال ہو جائیں۔ اے کاش! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں اپنے گھر میں پڑوس میں، رِشتے داروں میں جہاں جہاں ہمارے تعلقات ہیں، جہاں جہاں ہم اُٹھتے بیٹھتے ہیں، ہر جگہ نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر اَنوار پر کروڑہا کروڑ رحمتیں نازل فرمائے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طُفیل ہمیں بھی دولتِ علمِ دِین سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی

اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں:

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ایک شَخْص دو(2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ تعالٰی نے اسے زمین میں دھنسادیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[2] ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو تھوڑا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[3] ❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے درمیانی رفتار سے

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی... الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸

3 ... الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ما جاء فی مشیۃ رسول اللّٰہ، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلتے وقت بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں دو(2) عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[1] ❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ!فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا اِرْشادِ خُوشبو دار ہے: بے شک تمہارے نام مَعْ شناخْت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔

(مصنَّف عبد الرزاق، باب الصلوٰۃ علی النبی، ۲/۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

[1] ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثَواب کمانے اور صَدا لگانے والوں کی دِل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دُوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے جن اَوصاف سے نوازا تھا، ان تمام کا اِحاطہ مختصر سے وقت میں بیان کرنا ممکن نہیں، لہٰذا آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صرف ایک بہت ہی پیارے وَصْف یعنی آپ کی "**علمی خِدمات**" کے بارے میں سُنیں گے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس طرح اپنی پُوری زندگی علمِ دِین کی خدمت کرتے ہوئے گُزاری۔ آیئے! سب سے پہلے حُصولِ برکت کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر ذِکرِ خیر سُنتے ہیں، چُنانچہ

اعلیٰ حضرت کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف میں دس(10)شَوّالُ المُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظُہر بمطابق چودہ (14)جُون 1856ء کو ہوئی۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مسلک کے لحاظ سے حنفی اور طریقت کے لحاظ سے قادِری تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد کا نام مولانا نقی علی خان(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)اور دادا کا نام مولانا رضا علی خان (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) ہے۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام "محمد" ہے، والِدہ ماجِدہ "اَمَّن میاں" پکارتی تھیں، والدِ ماجد و دیگر رشتے داروں نے "احمد میاں" اور دادا نے "احمد رضا" نام رکھا۔ تاریخی نام "اَلْمُخْتَار" اور، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نام سے پہلے "عبدُالمصطفٰی" لکھا کرتے تھے۔[3] جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دِیوان "حدائقِ بخشش" میں فرماتے ہیں:

خَوف نہ رکھ رضا ذرا تُو تو ہے عَبدِ مُصْطَفٰے تیرے لئے اَمان ہے تیرے لئے اَمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِین کی خِدمت کا انوکھا جذبہ

حضرت علامہ مولانا بدرُ الدِّین قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صدرُ الشّریعہ حضرت علامہ

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸ ملخصًا
2...فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۶۷ بتغیر قلیل
3...تجلیات امام احمد رضا، ص۲۱ بتغیر قلیل

مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآنِ مجید کے صحیح اورآسان ترجمے کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ترجمہ کرنے کی گُزارش کی اورآپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وعدہ بھی فرمالیا، لیکن دِینی مَسائل میں بہت زیادہ مشغول ہونے کی وجہ سے ترجمہ کروانے میں تاخیر ہوتی رہی ،بالآخر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ترجمے کے لیے میرے پاس الگ سے کوئی وقت نہیں ہے،اس لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات میں سوتے وقت یا دن میں قَیْلُوْلَہ(یعنی دوپہر کو تھوڑا آرام کرنے)کے وقت آجایا کریں۔چُنانچہ صدرُ الشّریعہ مُفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوجاتے اورآپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبانی آیاتِ کریمہ کاترجمہ کرواتے جاتے اور صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کو لکھتے رہتے۔پھر جب حضرت صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دیگر عُلمائے حاضرین اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ترجمے کا تفسیر کی کتابوں سے موازنہ کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اس طرح بروقت ترجمہ کروانا تفسیر کی معتبر کتابوں کے بالکل مُطابق ہوتا تھا۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت،ص۴۷۵)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی　　خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے عِلْم کے دریا بہا دیئے　　عُلَمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی
بھر دی دلوں میں اُلفت و عظمت رسول کی　　جو مخزنِ حلاوتِ ایماں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا،ص۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ذاتِ مُبارَکہ میں خدمتِ دِین کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہوا تھا کہ اتنی مَصروفیات کے باوُجُود بھی اُمَّت کی آسانی اور خیر خواہی کے جذبے کے تحت نیز علْم کی نَشْر و اِشاعت کے لئے نہایت عُمدہ اور زبردست ترجمۂ قرآن "**کنزالایمان**" کا اِملا کروادیا، جس کو عُلمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے بالکل شریعت کے مُوافق پایا۔ آیئے! اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اسی ترجمۂ قرآن "**کنزُالایمان**" کی چند خُصُوصِیات بھی سُنتے ہیں، چُنانچہ

ترجمۂ قرآن کنزُالایمان کی خُصُوصیات

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پاک و ہند کے وہ عَظیم تَرِین مُتَرْجِمْ (ترجمہ کرنے والے) ہیں جنہوں نے قرآنِ کریم کا ایسا ترجمہ پیش کیا ہے، جس میں رُوحِ قرآن کی حقیقی جھلک مَوجُود ہے، حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ لفظی ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ بامُحاوَرہ بھی ہے اور یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تَرْجَمے کی بہت بڑی خُوبی ہے۔ ❀ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تَرْجَمہ کرواتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ترجَمہ لُغَت کے مطابق ہو اور الفاظ کے مختلف مَعانی میں سے ایسے مَعانی کا انتخاب کیا جائے جو پہلے اور بعد والی آیت کے تعلُّق کو قائم رکھ سکے۔ ❀ اس ترجمے سے قرآنی حقائق، عِلْم و مَعارف کے وہ پوشیدہ راز ظاہر ہوتے ہیں جو عام طور پر دوسرے ترجموں سے واضح نہیں ہوتے۔ ❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ترجمے کی ایک نُمایاں ترین خصُوصیت یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہر مُبارک مَقام پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ادب و اِحترام اور عزّت و پاکدامنی کا بالخصوص

لحاظ رکھا ہے۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۴۷۶)❀ تَرجَمۂ کنزُالایمان علم وحکمت کا خزانہ اورایمان کی حقیقی دولت ہے۔❀تَرجَمۂ کنزُالایمان میں احادیثِ مُبارکہ، تابعین وتبع تابعین کے اقوال اور سلف صالحین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کی قابلِ اعتماد تفسیروں کا خُلاصہ بھی مَوجُود ہے❀ تَرجَمۂ کنزُالایمان دُنیا کا بہترین ترجمۂ قرآن ہے ،جو کسی لائبریری میں بیٹھ کر یا کسی دُوسرے ترجمے کو دیکھ کر یا تفاسیر و اَحادیث یا لُغات کی کتابوں کو پڑھ کر نہیں کیا گیا بلکہ زبانی لکھوایا گیا ہے۔(ماہنامہ معارفِ رضا، ص87، کراچی ستمبر تا نومبر2008عیسوی)

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی	راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی	خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات اور سلامتی واَمن کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے دُنیا کے تمام ہی مسلمانوں کے لئے راہِ ہدایت کا حقیقی چراغ ہے، جس کے مَفہوم ومَطلوب کو سمجھنے کے لئے اس کا آسان ترجمہ ہونا ضروری ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کے مُرَوَّجہ تمام اُردو تراجم میں سب سے بہترین اُردو ترجمہ **"ترجمۂ قرآن کنزالایمان"** ہے۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی مصروف زِندگی سے کچھ وقت نکال کر قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کا معمول بنائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ترجمہ وتفسیر کے ساتھ روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے کیلئے، اسلامی بھائیوں

کے مدنی انعام نمبر 21 میں فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے کنزُالایمان سے کم اَز کم تین آیات** (مع ترجمہ وتفسیر) **تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟"**

اگر ہم اس مدنی انعام پر روزانہ عمل کریں تو قرآنِ کریم کی تلاوت کی برکت سے ہمارے گھروں میں خیر وبرکت کا نُزول ہوتا رہے گا، ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے علمِ دین میں اِضافہ ہوگا، قرآنِ کریم کو سمجھنے میں آسانی ہوگی، معلومات کا خزانہ حاصل ہوگا۔ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی عظیم الشّان تفسیر بنام "**صِراطُ الجنان**" کا بھی مطالعہ کیجئے، اس تفسیر میں بھی بہت اچھے انداز سے معلومات کا خزانہ اُمّتِ مُسلمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتویٰ نویسی کا آغاز مع "فتاویٰ رضویہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی محنت و کوشش سے دِین کی ایسی بے مثال عِلْمی خدمات سر اَنْجام دِیں کہ آج تک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام کی دُھوم مچی ہوئی ہے۔ اِنہیں کارناموں میں سے ایک بہترین اور زبردست علمی کارنامہ فتویٰ نویسی بھی ہے۔ چُنانچہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صرف تیرہ (13) سال دس (10) ماہ چار (4) دن کی عمر میں تمام مُروَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رَئیسُ المُتَکَلِّمِین حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کرکے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اُسی دن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پاکر آپ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتا آپ کے سپرد کردی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر

فرماتے رہے۔یوں تو آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک لاکھوں فتوے لکھے، لیکن افسوس!سب کو نَقل نہ کیا جاسکا،جو نَقل کر لیے گئے تھے وہ "فتاوی رضویہ" میں موجود ہیں۔ہر فتوے میں دلائل کا سمندر ٹھاٹھے مار رہا ہے۔فتاویٰ رضویہ کی 30جِلدیں ہیں۔یہ غالباً اُردو زبان میں دنیا کا ضَخیم ترین مجموعۂ فتاویٰ ہے جو کہ تقریباً بائیس ہزار(22000)صَفحات،چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847)سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206)رسائل پر مُشتَمِل ہے۔جبکہ ہزارہا مسائل ضِمناً زیرِ بَحث آئے ہیں۔آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 55سے زائد عُلُوم پر عُبُور رکھنے والے ایسے ماہر عالم تھے کہ درجنوں عُلُومِ عقلیہ ونقلیہ پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں،ہر تصنیف میں آپ کی علمی شان وشوکت، فقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں،بالخصوص فتاویٰ رضویہ توفِقہ کے سمندر میں غوطہ لگانے والے کے لئے آکسیجن کا کام دیتا ہے۔(اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش،ص۳۔۲بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاویٰ جات کی تعداد سے آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی فنِ اِفتا(فتوی دینے کی صلاحیت) میں کامل مہارت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے،یہی وجہ ہے کہ عوام تو عوام بڑے بڑے عُلمائے کرام اور مُفتیانِ عِظام بھی تحقیقی جوابات اور پیچیدہ مَسائل کے حَل کیلئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تحریر کردہ فتاویٰ سے رُجُوع کرتے ہیں۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فتاویٰ رضویہ قرآن،حدیث،اِجماع اور فقہائے کرام کے جُزئیات(جُزْ۔ئی۔یات)سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا حَسِین گُلدستہ ہے،جو رہتی دنیا تک لوگوں کے قلب وفکر کو اپنی مہکی مہکی خوشبو سے

مہکاتا رہے گا نیز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بلند درجوں میں مزید اضافے کا سبب بنتا رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

مسلکِ حق کی ضمانت ہے ترا نام رضا ۔۔۔ شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا
فاضل ایسا کہ دیا ربّ نے تجھے فضلِ کبیر ۔۔۔ عالِم ایسا کہ ہر عالَم ہوا شیدا تیرا
ہر ورق تیرا شریعت کی دلیلِ روشن ۔۔۔ ایک قانونِ مکمل ہے فتاویٰ تیرا
تری تحریر پہ اُنگُشت بدنداں تھا عرب ۔۔۔ تیری تقریر تھی کہ قادری تیغا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتاویٰ رَضَوِیہ کی خصُوصِیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے!اب ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فِقْہی مقام کو سمجھنے کے لئے مسائلِ فِقْہ سے سجے ہوئے بے مثال فتاویٰ جات پر مُشتمل مجموعہ بنام **"فتاویٰ رضویہ"** کی خصُوصیات میں سے چند خصُوصِیات کے بارے میں سنتے ہیں چُنانچہ

❀ **فتاویٰ رضویہ** میں علمِ حدیث و علمِ فقہ کی کُتُب کا بَھرپُور عِلم موجود ہے ❀ **فتاویٰ رضویہ** میں نادرونایاب حوالوں کا بھی جگہ بہ جگہ ذِکر کیا گیا ہے ❀ **فتاویٰ رضویہ** میں قرآن وحدیث کی روشنی میں نِت نئے مسائل حل کیے گئے ہیں ❀ فنِّ رِیاضی اور علمِ تَوقِیت کے ساتھ ساتھ علمِ میراث کے متعلق بھی نادرو نایاب تحقیق موجود ہے ❀ دِیگر مذاہبِ (فقہیہ) (فِقْ ہِیْ یَہ) کے قوانین اور جُزئیات (جُزْ۔ئِی۔یات) کا علم بھی شامل ہے ❀ ہر مسئلے میں قرآن وسُنَّت کی پیروی کا اِہتمام کیا گیا ہے ❀ بِدْعات

و مُنکرات کا ایمان افروز رَدّ کیا گیا ہے ❀ اس کے علاوہ سب سے بڑی خُصُوصیت یہ ہے کہ بڑے بڑے مُفتیانِ کرام کو فقہی مسائل کے مُعاملے میں و قتاً فوقتاً فتاویٰ رضویہ کی ضرورت پڑتی ہے، بہت سے مفتیانِ کرام فتویٰ دینے کے معاملے میں خاص طور پر فتاویٰ رَضویہ سے مدد لیتے ہیں اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ بھی لیتے رہیں گے۔(آئینۂ رضویات، حصہ ۲، ص۲۲۸، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا باب المدینہ کراچی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ان عُلمائے کرام میں سے ہیں جنہوں نے دینِ حَق کو پھیلانے کے لئے انتہائی ذوق و شوق کیساتھ عُلُوم و فُنون حاصل کئے اور اس کے بعد ان عُلوم و فُنون کے فیضان کو پوری دیانتداری کے ساتھ بے شُمار طلبائے علمِ دین کے سینوں میں منتقل فرمایا۔ یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کُھلی کرامت تھی، اس لئے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شب و روز کے معمولات پر نظر ڈالی جائے تو ہمیں معلوم ہو گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اکثر وقت تصنیف و تالیف میں ہی گُزر جایا کرتا تھا جیسا کہ ملِکُ العُلَما حضرتِ علّامہ مفتی محمد ظفرُ الدِّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَکْثر اَوْقات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تصنیف و تالیف میں مَشْغول رہتے۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۹۸) عُموماً علمائے کرام فارغُ التحصیل ہونے کے بعد تصنیف و تالیف کے میدان میں قدم رکھتے ہیں اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمانۂ طالب علمی سے ہی کتابیں تصنیف کرنے کا سلسلہ شروع فرمادیا تھا۔(حیات اعلیٰ حضرت، ۳/۱۴۳۔۱۴۴ ملتقطاً) جس کی ایک روشن مثال یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے محض 8 برس کی عمر میں درسِ نظامی یعنی عالم کورس کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی

مشہور و معروف کتاب بنام ”ھدایۃُ النَّحْو“ نہ صرف پڑھ لی بلکہ اسی ننھی سی عُمر میں ہی اس کتاب کی عربی زبان میں شرح بھی لکھ ڈالی۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۸۶بتغیر قلیل)

اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت علمِ دین پر جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے
احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف کی تعداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تصنیف و تالیف کے میدان میں اپنی مثال آپ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بہترین مُحَقِّق و مُصَنِّف بھی تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تحقیقی انداز آج کے دور کے تحقیقی انداز سے بھی بہتر تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے عِلمی مقالات و رَسائل اور کتب کو عقلی اور منقول دلائل سے ایسا مُزَیَّن کرتے تھے کہ اِن کو پڑھنے والا تنگی محسوس نہیں کرتا تھا بلکہ مطمئن ہو جاتا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف، شُروحات و حواشی کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے۔ تصانیف و شُروحات کے علاوہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بہت سے مَقالات، مکتوبات، ملفوظات وغیرہ بھی ہیں، جن کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، مُلتقطاً، ص۵۶۵-۵۶۶)

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزَن تحریر میں جب قلم تُو نے اُٹھایا اے اِمام احمد رضا

تُو نے باطل کو مٹا کر دِین کو بخشی جِلا سُنّتوں کو پھر جِلایا اے اِمام احمد رضا
اے اِمامِ اہلسنّت نائبِ شاہِ اُمم کیجئے ہم پر بھی سایہ اے اِمام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۵)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ !سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس قدر محنت کے ساتھ مختلف عُلوم وفُنون میں مہارت حاصل کی اور پھر اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے طریقے پر چلتے ہوئے ان کے فیضان سے لوگوں کو فیضیاب فرمایا اور دِینِ متین کی وہ عظیمُ الشّان خدمت کی کہ عرب و عجم میں آج بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی شان وشوکت اور دِینی خدمات کے ڈنکے بج رہے ہیں، یقیناً یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص فضل و احسان، اس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے خصوصی فیضان کی برکت اور اشاعتِ علم کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کی بدولت ہی ممکن ہو سکا، کیونکہ جب ہم آپ کی مصروفیات کی جانب دیکھتے ہیں تو عقلیں حیران رہ جاتی ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنے کم وقت میں اتنے سارے معمولات وہ بھی اَحسن انداز میں کس طرح نبھالیا کرتے تھے۔ آیئے! اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے روز مَرّہ معمولات کی ایک جھلک مُلاحظہ کرتے ہیں، چُنانچہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہمیشہ معمول تھا کہ تصانیف وتالیف، مُطالعہ اور اَوْراد و وظائف کے خیال سے گھر میں ہی تشریف فرما رہتے، صرف پانچوں نمازوں کے وقت مسجد میں تشریف لاتے، سردیوں میں عصر تا مغرب مسجد ہی میں قیام فرماتے، تمام حاضرین بھی اعتکاف کی نِیَّت کے ساتھ مسجد

شریف ہی میں حاضر رہتے اور وہیں تعلیم و تلقین کا سلسلہ جاری رہتا، مغرب کی نماز پڑھ کر اپنے مکان میں تشریف لے جاتے، یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا روزانہ کا معمول تھا۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۷۰ ملتقطاً بتغیر قلیل)

جو علم کا خزینہ کتابوں میں ہے تیری ناموسِ مصطفےٰ کا وہ نگراں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور منصبِ تدریس

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تصنیف کے علاوہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے درسی کتب سے فارغ ہونے کے بعد تدریس کے شُعبے سے وابستہ ہو کر بھی عِلمی خدمات سَر انجام دی ہیں۔ دوسرے شہروں میں موجود مَراکِز کے طلبہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعریف اور عُلوم وفُنون میں مہارت کے چرچے اور خوبیوں کو سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں علم حاصل کرنے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیض سے برکتیں لُوٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے، اس طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات آہستہ آہستہ تدریسی میدان میں مشہور ہوتی چلی گئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو خوش نصیب مسلمان دینِ متین کی سربُلندی کے لئے خُلُوصِ نِیَّت کے ساتھ خدمتِ علمِ دین کا جذبہ لئے، اسے پھیلا کر علم کی شمعیں روشن کرتا، اپنی

اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے مقدس جذبے کے تحت، نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُسے وہ مرتبہ و مقام عطا فرماتا ہے کہ لوگ اس کی علمی خدمات کا اِعْتراف کرتے اور اس کی عظمتوں کے گُن گاتے نظر آتے ہیں۔ بہر حال وقت کے گُزرنے کے ساتھ ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات اور اندازِ تدریس کا فیضان مزید شہروں تک عام ہوتا چلا گیا۔

ملِکُ العُلَما حضرتِ علّامہ مفتی محمد ظفرُ الدِّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک 54 سال کے عرصے میں کتنے سو(100) نہیں کتنے ہزار (1000) طلبہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علوم کی روشنی سے فیضیاب ہوئے، ان کا کوئی رجسٹر تو تھا نہیں، جس میں سب کا نام داخلہ کے وقت لکھ لیا جاتا اور اگر تصنیفات کے ذریعے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عُلُوم و فُیُوض سے مستفیض ہونے والوں کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کی جائے تو شاید ان کا شُمار ہزاروں بلکہ لاکھوں تک پہنچ جائے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۳/۱۴۶۔۱۴۵ ملخصاً) شاید اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انتہائی کم عُمری سے ہی پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ باقاعدہ شُروع کر دیا تھا، چُنانچہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: فقیر کا درس (یعنی عالم کورس) بِحَمْدِہٖ تعالیٰ تیرہ(13) برس دس(10) مہینے چار(4) دن کی عُمر میں ختم ہوا، اس کے بعد چند سال تک طلبہ کو پڑھایا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۹۲)

عالم ہی صرف کہنا کب شان ہے تیری　　جبکہ ہزاروں تُو نے عالم بنا دیئے ہیں

(مناقبِ رضا، ص۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُطالعہ کرنے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سینۂ بے کینہ میں علمِ دین سیکھنے، علمِ دین کی خدمت کرنے اور مُطالعہ کرنے کا شوق و جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ ایک بار آپ سے سوال ہوا: آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں؟ تو امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حدیث شریف کی تقریباً تیس (30) کتابوں کے نام لینے کے بعد فرمایا کہ پچاس سے زائد کُتُبِ حدیث میرے درس و تدریس اور مُطالَعہ میں رہی ہیں۔ (اظہار الحق الجلی: ۴۰، بتغیر)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَحَبَّت کرتے ہیں اور یہ مَحَبَّت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دِین کی خدمت کی ذِمہ داری سنبھالی، علُم کے پیاسوں کو سیر اب فرمایا اور اپنی قابلیت کی بنا پر عِلْمی میدان میں اپنا لوہا مَنوایا، اِسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی اپنے اندر عِلْمِ دِیْن سیکھنے، اس پر عمل کرنے، دوسروں تک پہنچانے اور دِینی کتابوں کا مُطالَعہ کرنے کا ذوق و شوق بڑھانا چاہئے، کیونکہ علُم ایک ایسی خُوبی ہے جو انسان کو دیگر مخلوقات سے مُمتاز اور اس کے ظاہر و باطن کو زِندگی بخشتی ہے، عِلْم انسان کی بُنیادی ضروریات میں شامل ہے، رِضائے اِلٰہی کے لیے عِلْم حاصل کرنے کی برکت سے خوف و خشیّت

نصیب ہو گا، عِلْم کی تلاش کرنا عبادت ہے، عِلْم کی تکرار کرنا تسبیح ہے، عِلْم سکھانا صدقہ ہے، عِلْم کے لیے خرچ کرنا نیکی ہے، عِلْم حلال اور حرام کی پہچان کا سبب بنتا ہے، عِلْم اہلِ جنّت کے راستے کا نشان ہے، عِلْم گھبراہٹ وخوف کے وقت سکون کا باعث ہے، عِلْم سفر میں بہترین ہمنشین ہے، عِلْم تنگدستی وخوشحالی میں رہنما ہے، عِلْم کے ذریعے بندہ اولیاء کی منزل کو پالیتا ہے اور دُنیا و آخرت میں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ عِلْم کے حُصُول کا ایک مَضبُوط تَرِین ذریعہ دِینی کتب کا مُطالعہ کرنا بھی ہے۔ مطالعہ انسان کی نہ صرف ذاتی ترقی کا باعث ہے بلکہ مذہب وملّت اور مُعاشرے کی تعمیر وترقّی کا اَہم حِصہ بھی ہے۔ مُطالعہ کرنا قابلیت کی کنجی اور صلاحیتوں کو بیدار کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔(مُطالعہ کیا، کیوں اور کیسے، ص۱۳ بتغیر قلیل)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے علاوہ بھی مُطالعہ کرنے کے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں، جو دنیا و آخرت میں انسان کو کام آتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب، مُطالعے سے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

❀ جب کسی دِینی کتاب کو پڑھیں گے تو ایمان کو تازگی ملے گی اور انسان کے دل میں توحید و رسالت کی شمع مزید روشن ہوتی چلی جائے گی اور اِس طرح مُطالعہ کرنے سے ایمان کی مضبوطی اور پختگی حاصل ہوتی رہے گی۔ ❀ مُطالعہ کرنے کا سب سے پہلا اور اصل مقصد عِلْم حاصل کرنا ہی ہونا چاہئے کیونکہ جہاں مُطالعہ انسان کی شخصیت کو ترقی کی بُلند منزلوں تک پہنچانے کا ذریعہ ہے، وہیں یہ علم کے حُصُول کا وسیلہ بھی بنتا ہے۔ ❀ مُطالعہ کرنے سے کائنات کے اندر غور و فکر کرنے کا ذِہن بنتا ہے جو کبھی ایک عام انسان کو فرش کی پستی سے اُٹھا کر عرش کی بُلندی تک پہنچا دیتا ہے، کیونکہ قرآنِ کریم

میں بھی کائنات کے اندر غوروفکر کرنے کی بہت زیادہ ترغیب دلائی گئی ہے۔ ❀ مُطالعہ کرنے سے عقل وشُعور میں اِضافہ ہوتا ہے اور باشُعور انسان یہ جانتا ہے کہ کب اور کہاں کیا بولنا ہے؟ اس وجہ سے وہ ہمیشہ کامیابیاں اور عِزّتیں سمیٹتا چلا جاتا ہے، جبکہ بے شُعور انسان ان باتوں سے محروم رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کے حِصّے میں اکثر ناکامی وذِلّت ہی آتی ہے۔ ❀ مطالعہ انسان کی دِینی اور دُنیاوی دونوں ترقّیوں کا سبب بنتا ہے اور یہ مُطالَعہ کرنے کا سب سے اَہَم فائدہ ہے۔ ❀ مُطالعہ کرنا طبیعت میں خوشی، نگاہوں میں تیزی اور ذِہن ودِماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔ جس طرح ایک اچھا دوست ہمیں دِلچسپ باتیں اور حیرت انگیز معلومات دیتا ہے، اسی طرح کتاب بھی ایک اچھے رفیق اور ساتھی جیسا کردار ادا کرتی ہے۔ ❀ مُطالعہ انسان کو مختلف قوموں کے حالات اوران کی تہذیب وثقافت وغیرہ کی خبریں دیتا ہے اوراِن خبروں میں انسان اپنی اور دِیگر تہذیبوں کا تقابل کرتا ہے اور پھر وجہِ ترجیح تلاش کرتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے، مُلتقطاً، ص۱۶تا۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے، مُطالَعہ کرنے کے کتنے فوائد ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنا وقت فُضُول کاموں میں برباد کرنے کے بجائے روزانہ مُطالعہ کرنا اپنی عادت بنائیں بلکہ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کوئی بھی کتاب یا رسالہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہوتا کہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مُطالعہ کرکے عِلْمِ دِیْن کے موتی سمیٹے جاسکیں۔ دِین کی خدمت اور حُصُولِ عِلْمِ دِیْن کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلوں کی برکت سے جہاں فرائض و واجبات، سُنَن ومُستحبات پر عمل کی

سعادت نصیب ہوتی ہے، وہیں وُضو و غسل، نماز روزے اور مختلف اَوقات میں پڑھی جانے والی دُعاؤں کی صورت میں علْم کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔ ہر ماہ مدنی قافلے میں سفر کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہو گا کہ ہمیں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام پر عمل اور راہِ خدا میں سفر کی سعادت نصیب ہو گی اور جو قدم راہِ خدا میں خاک آلُود ہوتے ہیں، ان کو جہنّم کی آگ نہیں چُھوئے گی۔ (مسند احمد، حدیث: ۱۵۹۳۵، ۳۹۶/۵) آیئے! اب مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

خواب میں اعلیٰ حضرت کا دیدار

پنجاب (پاکستان) کے شہر خانیوال کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار اسلامی بھائی کافی عرصے سے اِنفرادی کوشش کے ذریعے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دِلاتے رہے، لیکن میں ہمیشہ اُن کو ٹال دیا کرتا تھا۔ آخر کار اُن کی اِنفرادی کوشش کا ثَمَرہ ظاہر ہوا اور میں مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا، ہمارا مدنی قافلہ ایک دیہات میں موجود ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار شریف سے مُتَّصِل یعنی قریب ایک مسجد میں ٹھہرا، دنی قافلے کے آخری دن میں اُن بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار شریف کے پاس بیٹھا دُرُود شریف پڑھ رہا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ تشریف فرما ہیں اور ان کے پیچھے بھی چند نورانی چہرے والے بُزرگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے اُنہی میں سے ایک سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ سُنّیوں کے امام، اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ اس طرح مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خواب میں زِیارت نصیب ہو گئی اور مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی مُیَسَّر ہو گیا۔

اعلیٰ حضرت سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عصری عُلوم کے ذریعے خدمتِ دین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیاوی عُلوم وفنون میں **"سائنس"** اور **"ریاضی"** کو بڑی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ فی زمانہ ان عُلوم کے ماہرین خُود کو مُعاشرے کا قابل اور اَہم ترین فرد سمجھتے ہیں۔ جبکہ ہمارے اَسلافِ کرام، رِضائے الٰہی کی خاطر دِین کو پھیلانے کے لئے یہ عُلوم سیکھتے سِکھاتے آئے ہیں، حالانکہ اُس دور میں یہ جدید سہولیات بھی موجود نہ تھیں، جو ہمارے زمانے میں پائی جاتی ہیں، مگر تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے سائنس وریاضی کے میدانوں میں لائقِ تحسین کارنامے سرانجام دیئے، اِنہی میں سے ایک عَظِیْم ہستی سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جنہوں نے ایک صَدِی پہلے سائنس وریاضی میں بہترین دِینی خدمات پیش کیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمِ سائنس پر بڑی گہری نظر تھی، آپ علمِ سائنس کو اسلام کی روشنی میں دیکھتے اور پَرکھتے تھے، اگر اِس کے نظریات اسلام کے مُطابق ہوتے تو اُن کو قبول فرمالیتے اور اگر اسلامی نظریات کے خلاف ہوتے تو ان کو ٹُھکرا دیا کرتے تھے اور ان کا رَدّ کرتے ہوئے اس موضوع پر اسلامی مؤقف اور نظریہ کو واضح فرمادیتے۔ آیئے! علمِ سائنس ورِیاضی کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِندگی کے کچھ روشن پہلوؤں کے بارے میں سُنتے ہیں، چُنانچہ

سائنس کی اصلیت بتادی

ایک مَرتبہ مشہور سائنس دان پروفیسر حاکم علی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے اپنے ایک مکتوب کے ذریعے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جدید سائنسی نظریات کو قَبول کر لینے کی دعوت دی اور اس کے فائدوں کو بھی سمجھایا مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے جواب میں لکھا: سائنس اس طرح مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو سائنس کے مطابق کر لیا جائے، کیونکہ اس طرح کرنے سے تو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِسلام کو سائنس کے موافق کرنا لازم ہوگا۔ لہٰذا جتنے بھی اسلامی مسائل سائنس کے خلاف ہیں، سب میں اسلامی مسئلے کو روشن کیا جائے، سائنس کے دلائل کو رَدّ کر دیا جائے، جگہ بہ جگہ سائنس ہی کے اقوال سے اسلامی مسئلے کا ثُبوت ہو اور یہ آپ جیسے عقل مند سائنسدان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دُشوار نہیں ہو سکتا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ملتقطاً، ص ۵۶۲-۵۶۳)

استاذُ العلما، حضرت مولانا مُفتی تقدس علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمِ سائنس میں مَہارت و قابلیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے اپنے زمانۂ طالبِ علمی میں دیکھا ہے کہ جب کبھی مولوی حاکم علی صاحب، بریلی شریف تشریف لاتے تو مولوی صاحب اور اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مختلف سائنسی آلات کو کُنویں میں لٹکا کر حرکتِ زمین یا ردِّ حرکتِ زمین (یعنی زمین گھومتی ہے یا نہیں اس) کے مُتَعَلِّق تجربات کیا کرتے تھے اور اس مسئلہ پر تفصیلی دلائل کے ساتھ بحث ہوا کرتی تھی۔ اگرچہ اُس وقت مجھے یہ بحث و دلائل سمجھ نہیں آتے تھے، مگر پھر بھی بغور اس دلچسپ کھیل کو دیکھا کرتا تھا۔" (فیضان اعلیٰ حضرت، ص ۵۶۳)

اسی طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ ریاضی کے ذریعے علمِ فقہ میں جو خدمات سرانجام

دِیں وہ بھی تاریخِ اسلام میں اپنی مِثال آپ ہیں، مثلاً قبلے کی سَمت نکالنے کی مہارت، سورج کے طلوع وغروب کا وقت جاننا، نمازوں کے اوقات، زکوٰۃ وفطرہ کے لئے اَوزان وپیمانوں کا شرعی تَعیُّن، مُسافر کے لئے جدید مِیلوں کے اعتبار سے سفر کی مِقدار نکالنا وغیرہ جیسے بے شُمار مسائل پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نایاب تحقیقات نے فقہِ اسلامی میں عِلْم کے ایک باب کا (مزید) اضافہ کیا ہے۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۵۴۷ بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات اس قدر زیادہ ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ بس سُنتے ہی چلے جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! فیضانِ اعلیٰ حضرت سے دعوتِ اسلامی دن بدن ترقی کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے، فیضانِ اعلیٰ حضرت سے 100 فیصدی اسلامی چینل "**مدنی چینل**" ایک الیکٹرانک مبلغ بن کر گھر گھر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچارہا ہے، مدنی چینل کے کئی سلسلوں (Programs) میں بھی اعلیٰ حضرت کا ذِکر مُبارک ہوتا رہتا ہے، دعوتِ اسلامی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات کی روشنی میں خدمتِ دین کے کم وبیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، ان میں سے ایک شعبہ دارُالاِفتاء اَہلسُنّت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ مسلمہ کی شرعی رہنمائی کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت بابُ المدینہ (کراچی)، زَم زَم نگر (حیدر آباد باب الاسلام سندھ)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتاء اہلسنّت قائم ہیں۔ اس کے علاوہ "دارُالافتاء اہلسنّت" کے علمائے کرام، ٹیلی فون، واٹس اَیپ (Whatsapp)

اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ اِنٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر بھی سوالات پوچھے جاسکتے ہیں، نیز دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے اِن نمبرز پر رابطہ بھی کِیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113-------0300-0220112

0300-0220115--------0300-0220114

پاکستانی وقت کے مُطابِق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبرز پر رابطہ کِیا جاسکتا ہے، بروز جُمُعہ تعطیل ہوتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک وقت میں کئی کام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہیں، جن کے مُتَعَلِّق سُن کر یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گویا کام کرنے کی مشین تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ عادتِ مُبارَکہ تھی کہ وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے، بلکہ اکثر علمی کاموں میں ہی مصروف رہتے۔ جیسا کہ صاحبِ عُلُوم وفُنون حضرت علامہ عبدُالحق

خیر آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا کہ بریلی شریف میں آپ کی کیا مصروفیات ہیں؟اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا:تدریس(پڑھانا)،اِفتا(فتوی دینا)،تصنیف(کتابیں وغیرہ تحریر کرنا)۔(حیات اعلیٰ حضرت،۱/۲۰۶بتغیر قلیل)نیز بسا اوقات تو ایسا بھی ہوتا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ہی وقت میں کئی کئی کام سَر اَنْجام دیتے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فیضانِ علمِ دِین سے فیضیاب ہوسکیں اور یوں علمِ دِین کی خدمت بھی ہوتی رہے،چنانچہ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت،محدّثِ اعظم ہند حضرت علامہ سیّد محمد کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ سُوالات ایک ایک مفتی کو تقسیم فرمادیتے اور پھر ہم لوگ دن بھر محنت کرکے جوابات مرتّب کرتے،پھر عصر و مغرب کے درمیانی مختصر وقت میں ہر ایک سے پہلے سوال پھر جوابی فتوے سماعت فرماتے اور بیک وقت سب کی سُنتے،اسی مختصر وقت میں مصنفین اپنی تصنیف دکھاتے،زبانی سوال کرنے والوں کو بھی اجازت تھی کہ جو کہنا ہو کہیں اور جو سنانا ہو سنائیں۔

اتنی آوازیں،اس قدر جُداگانہ باتیں اور صرف ایک ذات کو سب کی طرف توجہ فرمانا،جوابات کی تصدیق اور اصلاح،مصنّفین کی تائید اور غلطیوں کی درستی،زبانی سُوالات کا اطمینان بخش جواب وغیرہ،ایسے موقع پر علم و فن کے بڑے بڑے عُلما جہاں سر تھام کر چُپ ہوجاتے ہیں کہ کس کی سُنیں اور کس کی نہ سُنیں،لیکن بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں سب کی سُنی جاتی اور سب کی اصلاح بھی فرمادی جاتی تھی،یہاں تک کہ اَدبی خطا پر بھی نظر پڑجاتی تو اس کو بھی درست فرمادیا کرتے تھے۔(فیضان اعلیٰ حضرت،ص۲۲۳)

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشِد آپ کا　　فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جن مبارک ہستیوں کے سینے خوفِ خدا اور عشقِ مُصطَفٰے سے مُتَوَّر ہوتے ہیں، اُن کی بارگاہ میں آنے والا کبھی خالی نہیں جاتا، گمراہوں کو سیدھے راستے کی دولت نصیب ہوتی ہے، علم کے پیاسے سیراب ہوتے ہیں، عاشقانِ رسول کا عشق مزید بڑھتا ہے، بے عملوں کو نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحَبَّت پانے، آپ کی تعلیمات سے فائدہ اُٹھانے اور خدمتِ دین کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی اور بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامن سے وابستہ ہوجائیں، کیونکہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سچے مُحِبّین میں ہوتا ہے کہ جنہیں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کارناموں نے اپنا گرویدہ بنالیا، یہی وجہ ہے کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات کے مُطابق دِینِ مَتِین کی اِنتہائی شاندار انداز میں خدمات سَرانجام دے رہے ہیں۔ جس کا واضح ثُبوت آپ کی پُرتاثیر تحریریں، سُنَّتوں بھرے بیانات اور علم و حکمت سے بھرپور مدنی مُذاکرے ہیں کہ جو ترجمۂ قرآن کنزالایمان، فتاویٰ رضویہ کے جُزئیات اور حدائقِ بخشش کے رِقّت و سوز سے بھرپُور اَشعار سے مُزیَّن ہوتے ہیں۔ آیئے! اب امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زبانی سُنتے ہیں کہ آپ کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کس قدر مَحَبَّت و عقیدت ہے، چُنانچہ

امیرِ اہلسنت کی اعلیٰ حضرت سے مَحَبَّت

امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"سَیِّدی قُطبِ مدینہ"** میں تحریر فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بچپن ہی سے امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت سے مُتعارَف ہو چکا تھا، پھر جُوں جُوں شُعور آتا گیا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحَبَّت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ پھر مجھے آپ کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دامن کو تھام لیا (یعنی سَیِّدِی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذریعے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دامن ملا) (سَیِّدی قُطبِ مدینہ، ص ۲)

اِسی عقیدت و محبت کا صدقہ ہے کہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی زندگی کا پہلا رِسالہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے مُتَعَلِّق لکھا، جس کا نام **"تذکرۂ امام احمد رضا"** رکھا اور یہ 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۹۳ھ کو **"یومِ رضا"** کے موقع پر جاری کیا۔

آیئے! اب اَمیر اہلسنّت کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَحَبَّت کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں، چُنانچہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پہلی بار پیر و مُرشد کے شہر بریلی شریف پہنچے تو جب تک قیام رہا، آپ اَدباً ننگے پاؤں رہے اور جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ مبارک پر حاضری کا وقت آیا تو نہایت ادب سے مزارِ مُبارک پر حاضر ہوئے، دورانِ حاضری ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُتَعَلِّق کسی نے بتایا کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو دیکھا ہے تو آپ اور آپ کے دونوں شہزادوں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت کرنے والے کی آنکھوں کو بوسہ دیا

اعلیٰ حضرت سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے

(تعارُفِ امیر اہلسنت، ص ۶۲-۶۳ بتقدم وتاخر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات کے بارے میں سُنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختلف عِلمی خدمات کے ذریعے اُمّتِ مُسلمہ کو سیر اب فرمایا، مثلاً

- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے "کنزالایمان" قرآنِ کریم کا شاندار ترجمہ کرکے لوگوں کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے علمِ دِین کے بے شُمار وہ قیمتی موتی عطا فرمائے کہ جن سے آج بھی اُمّتِ مُسلمہ ہدایت ورہنمائی حاصل کر رہی ہے اور رہتی دُنیا تک کنزالایمان کا فیضان جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے درس وتدریس کے ذریعے علم کے پیاسوں کو سیر اب کیا۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے مالامال کئی علماء تیار ہوئے۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے کئی خطباء نے منصبِ خطابت کو سنبھالا۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے کئی اساتذۂ کرام نے منصبِ تدریس کے فرائض سرانجام دے کر علمِ دِین کے چراغ سے جہالت کے اندھیروں کو دُور فرمایا اور آج بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے کثیر تعداد میں فتاویٰ لکھ کر لوگوں کی دِینی اور علمی اُلجھنیں دُور کیں۔ بالخصوص اُردو زبان میں دنیا کا وہ ضَخیم ترین مجموعۂ فتاویٰ بنام "فتاویٰ رضویہ" اُمّتِ مُسلمہ کو عطا فرمایا جو کہ 30 جلدوں، تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشتَمِل ہے۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھ کر ہماری رہنمائی کا سامان کیا۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے علمی موضُوعات پر اِملا کروا کر بھی علم کی بے مثال خدمت فرمائی۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فنِّ شاعری میں بھی اپنی خدمات سرانجام دیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُردُو، عَرَبی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مجموعہ کلام کا نام "حدائقِ بخشش" ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِس نعتیہ دِیوان میں فَصاحت وبَلاغَت کے وہ دَریا بَہائے ہیں کہ زمانے کے کئی نامی گِرامی شاعر واَدیب جب "**حدائقِ بخشش**" کا مُطَالَعہ کرتے ہیں، تو اُن کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ دادو تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صَدقے ہمیں بھی علمِ دِین حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور علمِ دِین کے ذریعے اُمّتِ مُسلمہ کی خُوب خُوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) ❀ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔ (معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) ❀ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

چاہیے(خزائنُ العرفان صَفْحہ 3 پر طَحْطَاوِی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے)بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❀ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللّٰہ(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے)کہے۔اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۱/۱۱۹)❀ جواب سن کر چھینکنے والا کہے:یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے)یا یہ کہے:یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۲۶)❀ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مرآۃ المناجیح، ۶/۳۹۶)❀ حضرتِ سَیِّدُنا، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں:جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔

(مرقاۃ المفاتیح، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفْلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت:

حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، ۳/۹۵، حدیث ۲۹۵۱)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوٌّ و غَفُور
بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص266)

شعر کا خلاصہ:

اے میرے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگرچہ میرے گناہ حد سے زیادہ ہیں، لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بہت زیادہ معافی عطا کرنے والے اور بخش دینے والے ہیں، میرے گناہ اور خطائیں بھی معاف کر دیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں درود و سلام نازل فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ وِلادت منانے والا خاندان

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مَدِینَۃُ المُنَوَّرَہ میں ابراہیم نامی ایک دِیوانہ رہا کرتا تھا۔ ہمیشہ حلال روزی کماتا اور اپنی آمدنی کا آدھا حصّہ جشنِ ولادت منانے کے لئے علیٰحدہ جمع کرتا۔ رَبِیْعُ الاوّل کی آمد ہوتی تو دُھوم دھام سے مگر شریعت کے دائرے میں رَہ کر جشنِ وِلادت مناتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایصالِ ثواب کیلئے خُوب لنگر کرتا اور اچھّے اچھّے کاموں میں اپنی رقم خرچ کرتا۔ اُس کی زوجۂ محترمہ بھی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بَہُت دیوانی تھی اور ان کاموں میں مکمّل تعاوُن کرتی۔ زَوجہ کی وفات ہوگئی مگر اس کے معمولات میں فَرق نہ آیا۔ ابراہیم دیوانے نے ایک دن اپنے نوجوان بیٹے کو وصیّت کی: پیارے بیٹے! آج رات میری وفات ہو جائیگی، میری تمام تَرپُونجی میں پچاس (50) دِرہَم اور اُنّیس (19) گز کپڑا ہے۔ کپڑا تجہیز و تکفین پر صَرف کرنا اور رہی رقم تو اسے بھی ہو سکے تو نیک کام میں خَرچ کر دینا۔ اِس کے بعد اُس نے کَلِمۂ طیّبہ پڑھا اور اس کی روح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کر گئی۔

بیٹے نے حسبِ وصیّت والدِ مرحوم کو سِپُردِ خاک کر دیا۔ اب پچاس (50) دِرہَم نیک کام میں خَرچ کرنے کے مُعاملے میں اس کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کرے۔ اسی فِکْر میں رات جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ قِیامت قائم اور ہر طرف نفسی نفسی کا عالَم ہے، خوش نصیب لوگ سُوئے جنّت رَواں دَواں ہیں، جبکہ مُجرِموں کو گھسیٹ گھسیٹ کر جہنّم کی طرف ہانکا (یعنی لے جایا) جارہا ہے اور یہ کھڑا تھَر تھَر کانپ رہا ہے کہ اس کے بارے میں نہ جانے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اتنے میں غیب سے نِدا آئی: اِس نوجوان کو جنّت میں جانے دو۔ چُنانچِہ وہ خوشی خوشی جنّت میں داخِل ہوگیا اور سَیر کرنے لگا۔ ساتوں جنّتوں کی سَیر کرنے کے بعد جب آٹھویں جنّت کی طرف بڑھا تو داروغۂ جنّت (یعنی جنّت کے نگران) حضرتِ رِضوان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اِس جنّت میں صِرف وُہی داخِل ہو سکتا ہے جس نے ماہِ رَبِیْعُ الاوّل میں وِلادتِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایّام میں خُوشی منائی ہو۔ یہ سُن کر وہ سمجھ گیا کہ

میرے والِدَین مَرحومَین اِسی میں ہونے چاہئیں۔اِتنے میں آواز آئی:اِس نوجوان کو اندر آنے دو،اس کے والِدَین اِس سے ملنا چاہتے ہیں،لہٰذا وہ اندر داخِل ہوا۔اُس نے دیکھا کہ اُس کی والِدَہ مرحُومہ نَہرِ کوثر کے قریب بیٹھی ہے،ساتھ ہی ایک تَخت بچھا ہے جس پر ایک بُزُرگ خاتون جلوہ افروز ہیں اوراس کے اِردگِرد کُرسیاں بچھی ہیں، جن پر کچھ پُروقار خواتین تشریف فرما ہیں۔اس نے ایک فِرِشتے سے پوچھا:یہ خواتین کون ہیں؟

اُس فرشتے نے بتایا:تَخت پر شہزادیٔ کونین حضرت سَیِّدَتُنا فاطِمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں اور کُرسیوں پر حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ، سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، سَیِّدَتُنامریم ، سَیِّدَتُنا آسیہ، سَیِّدَتُنا سارہ، سَیِّدَتُناہاجِرہ، سَیِّدَتُنارابِعہ اور سَیِّدَتُنازُبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ ہیں۔اسے بَہُت خوشی ہوئی، مزید آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بہت ہی عظیم تخت بچھا ہے اور اس پر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنا چاند سا چہرہ چمکائے رونق افروز(تشریف فرما)ہیں۔ اِردگرد چار کُرسیاں بچھی ہوئی ہیں،ان پر خُلفائے راشِدِین عَلَیْہِمُ الرِضْوَان تشریف فرما ہیں۔ دائیں طرف سونے کی کُرسیوں پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام رونق افروز اور بائیں جانب شُہدائے کِرام جلوہ فرما ہیں۔اتنے میں اس کے والِدِ مرحوم ابراھیم بھی حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قریب ہی جُھرمَٹ(یعنی لوگوں کے ایک گروہ)میں نظر آگئے۔ والد صاحِب نے اپنے لختِ جگر کو سینے سے لگا لیا، وہ بَہُت خوش ہوااور سُوال کیا:ابّاجان!آپ کو یہ عالیشان رُتبہ کیوں کر حاصِل ہوا؟جواب دیا:اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ!یہ جشنِ وِلادت منانے کا صِلہ ہے۔اِسکے بعد اُس نوجوان کی آنکھ کُھل گئی۔ صُبح ہوتے ہی اُس نے اپنا مکان اَونے پَونے داموں(یعنی کم قیمت میں) بیچا اور والِدِ مرحوم کے بچے ہوئے پچاس(50)دِرہَم کے ساتھ اپنی ساری رقم مِلا کر طَعام کا اہتِمام کیا اور عُلَماء وصُلَحاء (یعنی نیک وپرہیز گار لوگوں) کی دعوت کی۔ اُس کا دل دُنیا سے اُچاٹ ہو چکا

تھا، چُنانچِہ مسجِد میں عبادت اور اُسی کی خدمت میں مشغول رَہنے لگا اور اپنی زندگی کے بَقِیّہ تیس (30) سال اسی طرح گزار دیئے۔ بعدِ وفات کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا گُزری؟ بولا: مُجھے جشنِ ولادت منانے کی بَرَکت سے جنَّت میں اپنے والِد مرحوم کے پاس پہنچا دیا گیا ہے۔ (صبح بہاراں، ص ۸ تا ۱۱)

بخش دے مجھ کو اِلٰہی! بہرِ میلادُ النّبی　　نامۂ اعمال عِصیاں سے مِرا بھر پور ہے

(وسائلِ بخشش ص ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے جشنِ عید میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منانے والوں کا ایمان افروز واقعہ سنا، واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ میلاد شریف منانے والوں سے خوش ہوتا ہے اور ان پر اپنے انعامات واِکرامات کی بارش بھی فرماتا ہے۔ یقیناً میلاد شریف منانا، ماہِ میلاد میں اپنے گھروں، گلی محلّوں بلکہ اپنی گاڑیوں کو مدنی پرچموں، جگمگاتے قُمقُموں، رنگ برنگی لائٹوں سے سجانا، ربیع الاوّل کا چاند نظر آتے ہی مساجد میں مُبارکباد کے اعلان کرنا، اِس ماہِ مبارک کی آمد پر بالخصوص گناہوں سے توبہ کرنا، سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کے عظیم مدنی نُسخے یعنی "**مدنی انعامات**" کے مطابق زندگی گزارنے کا پکّا اِرادہ کرنا، قریہ قریہ، گاؤں گاؤں "**مرحبا یا مُصطفٰے**" کی دُھومیں مچانے کے لیے اسلامی بھائیوں کا **مدنی قافلے میں** سفر کرنا، اجتماعِ میلاد و جُلوسِ میلاد میں مکتبۃُ المدینہ کے **مدنی رسائل** تقسیم کرکے نیکی کی دعوت کو عام کرنا، ربیع الاوّل کے 12 دن تک عَلاقوں کی مختلف مساجد میں جشنِ وِلادت کے عظیم الشّان **سُنّتوں بھرے اجتماعات** مُنعقد کرنا، ربیعُ الاوّل کے **ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے** میں

مدنی پرچم لیے اوّل تا آخر شرکت کرنا، **بارہویں شب** اس عظیم رات کی تعظیم کی نیّت سے غُسل کرنا، نیا لباس پہننا، اپنے روزمرّہ اِستعمال کی نئی چیزیں لینا، خَاتَمُ الْمُرسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن، سِرَاجُ السَّالِکِیْن، مَحْبُوْبُ رَبِّ الْعَالَمِیْن، جنابِ صَادِقُ و امین، قرارِ دِھر قَلْبِ غَمْگِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے یومِ ولادت کو **روزہ رکھنا**، بارہویں شب اِجتماعِ میلاد میں گزار کر صبحِ صادق، ہاتھوں میں مدنی پرچم اُٹھائے، دُرود و سلام کے ہار لیے، اشکبار آنکھوں سے "**صبحِ بہاراں**" کا اِستقبال کرنا، بعدِ نمازِ فجر "**سلام و عید مبارک**" کہہ کر ایک دُوسرے کے ساتھ گرم جوشی کے ساتھ مُلاقات کرنا، سارا دِن عید کی مُبارکباد پیش کرنا اور عید ملتے رہنا، خوشی کا اظہار کرنا، اجتماعِ میلاد و جلوسِ میلاد کے عاشقانِ رسول کے لیے لنگرِ میلاد یہ (کھانا کھلانے) کا اہتمام کرنا، جلوسِ میلاد میں **مدنی پرچم** اُٹھائے، باوُضو لب پر **دُرود و سلام اور نعتوں** کے نغمے سجائے، تعظیمِ نبی سے سر کو جھکائے "**مرحبا یا مُصطفٰے**" کے نعرے لگانا اور خوب خوب صدقہ و خیرات باعثِ اجر و ثواب ہے۔

جب تلک یہ چاند تارے جِھلمِلاتے جائیں گے — تب تلک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے
اُن کے عاشق نور کی شمعیں جلاتے جائیں گے — جبکہ حاسد دِل جلاتے سٹپٹاتے جائیں گے
حشر تک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے — مرحبا کی دُھوم یارو! ہم مچاتے جائیں گے
جھوم کر سارے کہو آقا کی آمد مرحبا — حشر میں بھی ہم یہی نعرہ لگاتے جائیں گے
تم کرو جشنِ وِلادت کی خوشی میں روشنی — وہ تُمہاری گورِ تیرہ جگمگاتے جائیں گے
ذِکرِ میلادِ مبارک کیسے چھوڑیں ہم بھلا — جن کا کھاتے ہیں اُنہیں کے گیت گاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص416تا418)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہیں جو صرف ایک قوم یا ملک کے لیے ہی نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام عالمین کیلئے رحمت ہیں جیسا کہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیاء آیت نمبر 107 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے

رحمتِ الٰہی ملنے پر خُوشی مَنانے کا حکم تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 11 سُورۂ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پارہ ۱۱، یونس ۵۸)		تَرجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحمت اور اُسی پر چاہیے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے

حکیم الاُمَّت مُفْتی اَحْمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر یہ حکم بھی دو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے فَضْل اور اس کی رَحْمَت ملنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَناؤ اور خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جن میں یہ نِعْمَت آئی یعنی رَمَضان میں، خُصُوصاً شَبِ قَدر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں خُصُوصاً بارہویں تاریخ کہ رَمَضان میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا فَضْل "**قُرآن**" آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن، یعنی محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمَت یا اُن کی خُوشی مَنانا

تُمہارے دُنیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شخصی نہیں بلکہ قومی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسْمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۱۱، ص۳۶۹)

خُوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار آگئے سرکار آگئے، شہِ ابرار آگئے
سب جُھوم جُھوم کر کہو سرکار آگئے دونوں جہاں کے مالک و مختار آگئے
خُوشیوں کے لمحے آگئے دِیوانے جُھوم اُٹھے عیدوں کی عید آگئی سرکار آگئے

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میلاد شریف منانا حکمِ قرآنی اور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشنودی کا باعث ہے۔ ہر سال ماہِ رَبِیْعُ الاَوَّل اپنی تمام تر عظمتوں، رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے اور خوش نصیب عاشقانِ رسول اپنی اپنی اِستطاعت کے مُطابق اپنے گھروں، دُکانوں، گاڑیوں، گلی محلّوں اور شہروں کو مدنی پرچموں اور رنگ برنگی لائٹوں سے سجا کر خُوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ جشنِ ولادت منانے کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اس دُنیا میں کس وَقْت اور کس دن تشریف لائے اور اُس دن تاریخ کیا تھی؟ آیئے اس بارے میں سنتے ہیں۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُل جہاں کے لئے ہادی ورہبر بن کر واقعۂ اَصحابِ فیل کے پچپن (55) دن کے بعد 12 رَبِیْعُ الاَوَّل بمطابق 20 اپریل 571 بروز پیر صُبحِ صادِق کے وَقت کہ ابھی بعض ستارے آسمان پر ٹِمٹِمارہے تھے، چاند سا چہرہ چمکاتے، کستُوری کی خوشبو مہکاتے، خَتنہ شُدہ، ناف بریدہ، دونوں شانوں کے درمیان مُہرِ نُبوَّت دَرَخشاں، سُرمگیں آنکھیں، پاکیزہ بدن دونوں ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے، سرِ پاک آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے دُنیا میں تشریف لائے۔ (اَلْمَوَاہِبُ اللَّدُنِّیَۃ لِلْقَسْطَلَّانِیّ ج ۱ ص ۶۶۔۷۵ وغیرہ) (بڈھا پجاری، ص)

چاند سا چمکاتے چہرہ نور برساتے ہوئے
آ گئے بدرالدجیٰ اَھْلاً وَّ سَھْلًا مرحبا
آمِنہ کے گھر میں آقا کی وِلادت ہو گئی
مرحبا صَلِّ عَلٰی اَھْلاً وَّ سَھْلًا مرحبا
سوئی قِسمت جاگ اُٹھی اور سب کی بگڑی بن گئی
بابِ رحمت وا ہوا اَھْلاً وَّ سَھْلًا مرحبا

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص147، 146)

حضرت شیخ عبدالحق محدّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اہلِ مکہ کا بھی اسی پر عَمَلْدَرْ آمد ہے کہ وہ لوگ 12 رَبیعُ الاَوَّل کے دن ہی کاشانۂ نبوت کی زِیارت کے لئے جاتے ہیں اور وہاں میلاد شریف کی محفلیں مُنعقد کرتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ، ۲/۱۴)

سَحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ — کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ — عَدو کے دِل کو کَٹاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عیدہوں ایک ایک لحظہ پر قُربان — خُوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ

ہمیشہ تُو نے غلاموں کے دِل کیے ٹھنڈے — جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
حسنؔ وِلادتِ سرکار سے ہوا روشن — میرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شبِ قَدر سے بھی افضل رات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ بارہویں تاریخ بڑی عظمت والی ہے، اسی بارہویں تاریخ کو کفر وشرک کی ساری ظلمتیں کافُور ہو گئیں، اسی بارہویں تاریخ کو چار سُو روشنی ہی روشنی ہو گئی، اسی بارہویں تاریخ کو ہر طرف خوشی کا سَماں چھا گیا، اسی بارہویں تاریخ کو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبے کی چھت پر جھنڈا لگایا، اور یہی وہ بارہویں تاریخ ہے جو شبِ قدر سے بھی افضل ترین ہے۔ چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بیشک سَرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شبِ وِلادت شبِ قَدْر سے بھی افضل ہے، کیونکہ شبِ وِلادت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دُنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے، جبکہ لَیْلَۃُ الْقَدْر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہُورِ ذاتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے مُشَرَّف ہو، وہ اُس رات سے زیادہ شَرَف وعزّت والی ہے، جو ملائکہ کے نُزُول کی بِناء پر مُشَرَّف ہے۔
(مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ ص ۱۵۳)

عیدوں کی عید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 12 ربیعُ الاول مسلمانوں کے لئے عیدوں کی بھی عید ہے، یقیناً اگر حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں میں شاہِ بحر وبَر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی عید، عید ہوتی، نہ کوئی شب،

شبِ بَراءَت۔ بلکہ کون و مکان کی تمام تر رونق و شان اس جانِ جہان، رَحمتِ عالمیان، سیّاحِ لامکان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں کی دُھول کا صَدقہ ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جَہان کی جان ہے تو جہان ہے

(حدائقِ بخشش ص۱۷۸)

♣سرکار کی آمد... مرحبا♣سردار کی آمد... مرحبا♣آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا ♣رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا♣پیارے کی آمد... مرحبا♣اچھے کی آمد... مرحبا♣سچے کی آمد ... مرحبا♣سوہنے کی آمد... مرحبا♣موہنے کی آمد... مرحبا♣مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادت کا دن سب دنوں سے اَفضل ترین دن ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خُصوصی اہتمام کے ساتھ خُوشی خُوشی اس دن کو منائیں، اجتماعِ میلاد مُنعقد کریں، ہاتھوں میں مدنی پرچم اُٹھائیں، جلوسِ میلاد میں جائیں، اس دن خُوب صدقہ و خیرات کی عادت بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خوب خوب برکتیں پائیں گے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا امام عبدُالرّحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جشنِ وِلادت پر فرحت و مسرت کرنے والے کے لیے یہ خوشی، جہنَّم سے رُکاوٹ بنے گی۔ اے اُمَّتِ محبوب! تمہارے لیے خوشخبری ہو

تم دنیا و آخرت میں خیرِ کثیر کے حقدار قرار پائے۔ حضرت سیدنا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منانے والے کو برکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا، موتیوں کا عمامہ اور سبز حُلّہ پہن کر وہ داخلِ جنت ہو گا، بے شُمار محلّات اُسے عطا کیے جائیں گے اور ہر محل میں حُور ہو گی۔ نبیِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب دُرُود پڑھیے، جشنِ ولادت منا کر اسے خُوب عام کیا جائے۔

(مجموع لطیف النبی فی صیغ المولد النبوی القدسی، مولد العروس، ص ۲۸۱، ملتقطاً)

حافظُ الحدیث امام ابُوالخیر محمد بن عبد الرَّحمٰن سَخاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جشنِ ولادت مَنانے والوں پر اس عمل کی برکات سے فضلِ عظیم ظاہر ہوتا ہے۔ (سبل الھدی والرشاد، الباب الثالث عشر فی اقوال العلماء۔۔۔الخ، ۱/۳۶۲) حضرت سیِّدُنا امام احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”وِلادَتِ باسعادت کے ایّام میں مَحفلِ میلاد کرنے کے خَواص (فوائد) سے یہ اَمرِ مُجرَّب (یعنی تجربہ شُدہ) ہے کہ اس سال اَمن و اَمان رہتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحمت نازِل فرمائے جس نے ماہِ وِلادَت کی راتوں کو عید بنالیا۔“

(مواھبُ اللدُنیّۃ، المقصد الاول، ذکر رضاعہ، ۱/۷۸)

عِیدِ مِیلادُ النّبی تو عِید کی بھی عِید ہے
بالیقیں ہے عِیدِ عِیداں عیدِ مِیلادُ النّبی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص380)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جشنِ ولادت منانے کے مختلف طریقے اپنانے کے ساتھ ساتھ ہو سکے تو 12 ربیعُ الاول اور بالخصوص ہر پیر شریف کو روزہ رکھنے کی کوشش کریں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ وِلادت بھی منایا ہے، چُنانچہ

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنا میلاد خُود منایا!

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک دن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے پیر کے دن کا روزہ (رکھنے) کے مُتَعَلِّق پُوچھا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر قرآن اُتارا گیا (یعنی اس دن پہلی وحی کا نزول ہوا)۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الصوم، باب صیام التطوع، ۱/۵۶۳، حدیث ۲۰۴۵)

ایک اور روایت سنئے جس میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی وِلادت کا تذکرہ کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: میں اب تمہیں بتاؤں گا کہ میری اِبتدا کیا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی دُعا، حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام کی بشارت اور میری ماں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا خواب جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا، میری پیدائش کے وقت ایک نُور میری والِدَۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے لئے ظاہر ہوا، جس سے ملکِ شام کے محلّات ان کے سامنے روشن ہوگئے۔

(ماثَبَتَ بالسنۃ، ذکر شھر ربیع الاول، ص ۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام نے بھی یومِ میلاد منایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے کمالات کو بیان فرمایا اور خُود سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے بھی اپنی وِلادتِ مُبارَکہ کے تذکرے کیے، اسی طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی

اپنی اپنی محفلوں میں حُضُورِ اکرم، شہنشاہِ اُمم، محبوبِ ربِّ اکرم، کرم ہی کرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کے خُوب خُوب چرچے کرتے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ایک مرتبہ سرکارِ والا تبار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ایک حلقے کے پاس سے تشریف لائے اور پُوچھا: تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے بیٹھے ہیں، اس کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت سے نوازا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے ہم پر بڑا احسان فرمایا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کیا تمہیں صرف اسی چیز نے یہاں بٹھایا ہوا ہے؟ عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم کو اس کے سِوا کسی اور چیز نے نہیں بٹھایا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام آئے اور اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔ (نسائی، ص ۸۶۱، حدیث: ۵۴۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث شریف کے بعد حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اسلام اور حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے شکریہ کے لیے مجلسیں کرنا، حلقے بنا کر بیٹھنا سُنَّتِ صحابہ ہے، یہ حدیث مجلسِ میلاد شریف کی اصل ہے۔ (مراٰۃ، ۳/۳۲۱) یاد رہے کہ اہلسنّت کے مذہب میں مجلسِ میلادِ پاک افضل ترین مُستحبات اور اعلیٰ ترین مُسْتَحْسَنات (نیک کاموں میں) سے ہے۔ (الحق المبین ۱۰۰)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے

ہیں: میلاد شریف یعنی حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ اَقْدس کا بَیان جائز ہے۔ اِسی کے ضِمْن میں اس مَجْلِسِ پاک میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَضَائِل و مُعْجِزات و سِیَر (خَصْلتیں) و حالات و حَیات و رَضاعَت و بِعْثَت کے واقِعات بھی بَیان ہوتے ہیں، ان چیزوں کا ذِکر احادیث میں بھی ہے اور قُرآنِ مجید میں بھی۔ اگر مُسلمان اپنی مَحْفِل میں بَیان کریں بلکہ خاص ان باتوں کے بَیان کرنے کے لیے مَحْفِل مُنْعَقِد کریں تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وَجہ نہیں۔ اس مَجْلِس کے لیے لوگوں کو بُلانا اور شَرِیک کرنا خَیْر کی طَرف بُلانا ہے، جِس طرح وَعْظ اور جَلْسوں کے اِعْلان کیے جاتے ہیں، اِشْتِہارات چھپوا کر تَقْسِیم کیے جاتے ہیں، اَخْبارات میں اس کے مُتَعَلِّق مَضامِین شائع کیے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وَعْظ اور جَلْسے ناجائز نہیں ہو جاتے، اسی طَرح ذِکْرِ پاک کے لیے بُلاوا دینے سے اس مَجْلِس کو ناجائز و بِدْعَت نہیں کہا جا سکتا۔ (بہارِ شریعت جلد سوم ص ۶۴۴۔۶۴۵)

ربیعِ پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش ص ۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا کہ اجتماعِ میلاد میں حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ پاک، رَضاعَتِ مُبارَکہ اور بچپن شریف کے واقِعات بیان کرنا، اس کے لئے اجتماعِ ذکر و نعت مُنْعَقِد کرنا، اس میں ہونے والے بَیانات کے لئے لوگوں کو جَمْع کرنا، وِلادَتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشی میں لوگوں کو کھانا کِھلانا جائز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمان اس

مبارک مہینے میں جَشنِ وِلادت کی خُوشی مناتے ہیں، مسجِدوں، گھروں، دُکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے مَحلّے میں بھی مدنی پرچم لہراتے ہیں، خُوب چَراغاں کرتے ہیں۔ ربیعُ الاوّل شریف کی بارہویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے اجتماعِ ذِکر و نعت میں شرکت کرتے ہیں، صُبحِ صادِق کے وَقْت مدنی پرچم اُٹھائے دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے اَشکبار آنکھوں کے ساتھ صُبحِ بہاراں کا اِستِقبال کرتے ہیں، 12 ربیعُ الاول شریف کے دن روزہ رکھ کر جُلوسِ میلاد میں شریک ہوتے ہیں۔ میلاد شریف منانے والے ایسے عاشقانِ رسول سے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُوش ہوتے ہیں، جیسا کہ

ہم بھی اس سے خوش ہوتے ہیں

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے خواب میں تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی زِیارت کا شرف حاصل ہوا، تو میں نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! کیا آپ کو مسلمانوں کا ہر سال آپ کی وِلادتِ مبارَک کی خوشیاں مَنانا پسند آتا ہے؟ تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو ہماری وِلادت پر خُوشیاں مناتا ہے اور ہم سے خوش ہوتا ہے، ہم بھی اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ (تذکِرۃُ الواعظِین، ص ۶۰۰)

خدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالَم
خدا چاہتا ہے رِضائے محمد

شعر کی وضاحت: دونوں جہاں خُدا عَزَّوَجَلَّ کی رِضا وخوشنودی کے طلبگار ہیں اور خُدا عَزَّوَجَلَّ اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی رضا چاہتا ہے۔ روزِ محشر ربّ عَزَّوَجَلَّ اوّلین وآخرین کو جمع کرکے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمائے گا: "کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَامُحَمَّدُ" یہ

سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ ولادت منانے کا ثواب

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ولادت کی رات خُوشی مَنانے والوں کی جَزا یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں فضل و کرم سے جَنّٰتُ النَّعِیم میں داخِل فرمائے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفلِ میلاد مُنعَقِد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خُوب صَدَقہ و خیرات کرتے آئے ہیں۔ خوب خوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکْر کا اِہتِمام کرتے ہیں اور اِن تمام اَفعالِ حَسَنہ (یعنی نیک اور اچھے اعمال) کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔ (مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ، ص ۱۵۵ ملتقطًا)

♣ سرکار کی آمد... مرحبا ♣ سردار کی آمد... مرحبا ♣ آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا ♣ رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا ♣ پیارے کی آمد... مرحبا ♣ اچھے کی آمد... مرحبا ♣ سچے کی آمد... مرحبا ♣ سوہنے کی آمد... مرحبا ♣ موہنے کی آمد... مرحبا ♣ مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب ماہِ ربیعُ الاول میں میلاد منانے والے عاشقانِ رسول کے نرالے انداز بھی دیکھئے کہ لوگ اپنے جذبۂ عشق و مَحَبَّت میں سرشار ہو کر کیسے اہتمام کے ساتھ اس ماہِ

میلاد کو مناتے آئے ہیں۔ چنانچہ

بادشاہ کا شوقِ میلاد:

اربل کے بادشاہ ابُو سعید مظفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر سال ربیعُ الاول میں میلاد شریف بڑے اہتمام سے مناتے، بہت بڑی محفل کا اِنْعقاد کرتے۔ ان مَحافل میں شرکت کرنے والے کا بیان ہے کہ اس نے محفلِ میلاد میں بُھنی ہوئی بکریوں کے پانچ ہزار سر دیکھے، 10 ہزار مُرغیاں، فرنی کے ایک لاکھ پیالے اور حلوے کے 30 ہزار طشت دیکھے، بہت سے عُلما اور صُوفیا محفلِ میلاد میں شرکت کرتے تھے، بادشاہ (ابُو سعید مظفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) انہیں قیمتی لباس پہناتے، انعامات سے نوازتے، وہ ہر سال محفلِ میلاد پر تین (3) لاکھ دِینار خرچ کرتے تھے، مہمانوں کے لیے مہمان خانہ ہوتا تھا، وہ ہر سال اس گھر میں سالانہ ایک لاکھ دِینار صَرف کرتے تھے، تیس (30) ہزار دِینار خرچ کرکے حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن کے راستے دُرُست کرواتے، یہ صدقات ان صدقات کے علاوہ تھے، جنہیں پوشیدہ طور پر کیا جاتا تھا۔ (سبل الہدی والرشاد، ج۱، ص۳۶۲، بتغیر قلیل)

مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَۃ میں محفلِ میلاد کا انعقاد

شیخ الحدیث حضرتِ علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنی تصنیف ”سیرتِ مصطفٰے“ کے صفحہ نمبر 72 پر لکھتے ہیں کہ جس مُقدَّس مکان میں حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ولادت ہوئی، تاریخِ اسلام میں اس مَقام کا نام ”مَوْلِدُ النَّبِی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ“ (نبی کی پیدائش کی جگہ) ہے، یہ بہت ہی بابرکت مقام ہے۔ مسلمان حکمرانوں اور میلاد کی محفلیں سجانے والے بادشاہوں نے اس مُبارَک

یادگار پر بہت ہی شاندار عمارت بنا دی تھی، جہاں اہلِ حرمین شریفین اور تمام دنیا سے آنے والے مسلمان دن رات محفلِ میلاد شریف منعقد کرتے اور خُوب صلوٰۃ وسلام پڑھ کر اُس کا نذرانہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں پیش کرتے رہتے تھے۔ چُنانچہ

فرشتوں کے انوار

مشہور محدِّث حضرتِ سَیِّدُنا شاہ وَلِیُ اللہ محدثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتاب "فیوضُ الحرمین" میں تحریر فرمایا ہے کہ میں ایک مرتبہ اُس محفلِ میلاد میں حاضر ہوا، جو مَکَّۃُ المُکَرَّمَہ میں رَبِیْعُ الاوّل کی بارہویں تاریخ کو مولدُ النبی (یعنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ولادت گاہ) میں منعقد ہوئی تھی، جس وقت ولادت کا ذکر پڑھا جارہا تھا تو میں نے دیکھا کہ یکبارگی (اچانک) اس مجلس سے کچھ انوار بُلند ہوئے، میں نے ان انوار پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور ان فرشتوں کے انوار تھے، جو ایسی محفلوں میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ (سیرتِ مصطفٰی، ص۷۲-۷۳)

نُوری محفل پہ چادر تنی نُور کی
نُور پھیلا ہوا آج کی رات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی تَربِیَّت گاہوں کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کم و بیش 103 شُعْبوں میں مدنی کام کر رہی ہے، ان میں سے ایک شُعْبہ "مدنی تربیّت گاہ" بھی ہے۔ جس میں عاشقانِ رَسُول مختلف مُلکوں، شہروں اور قَصْبوں

سے آنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت فرماتے ہیں۔ پھر یہ اسلامی بھائی علمِ دین سیکھ کر اور سُنّتوں کی تربیت پاکر اپنے علاقوں میں جاکر "نیکی کی دعوت" کے مدنی پھول مہکاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی وَقتاً فوقتاً سُنّتوں کی تربیت حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مَدَنی تَربِیَّت گاہوں پر حاضر ہونا چاہیے اور جو سیکھیں، اسے دوسروں تک بھی پہنچانے کی سَعادَت حاصل کرنی چاہیے۔ نیز جو اسلامی بھائی یکمشت (یعنی ایک ساتھ) زیادہ دِنوں کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل نہیں کرپاتے، اِن پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی وقتاً فوقتاً کچھ وقت کے لیے مدنی تربیت گاہوں میں بھیجتے رہیں، اس کی برکت سے بھی کئی عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے عملی طور پر وابستہ ہوکر مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے بنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ میں روزانہ محفلِ میلاد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ (میرے پیر و مرشد) حضرتِ سَیِّدُنا قطبِ مدینہ (مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے جُنون کی حد تک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَنَافِی الرَّسُول کے منصب پر فائز تھے۔ شب و روز ذِکرِ رسول کرنا ہی آپ کا مَشْغَلہ تھا۔ اکثر (روضۂ مبارک کی) زیارت کیلئے آنے والے لوگوں سے اِستِفسار فرماتے کہ آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اُس سے نعت شریف سَماعت فرماتے اور خوب مسرور ہوتے، بارہا بکثرت آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے اور روزانہ رات کو آستانۂ عالیہ پر محفلِ مِیلاد کا انعقاد ہوتا۔ جس میں مَدَنی، تُرکی، پاکستانی، ہندی، شامی، مصری، افریقی، سوڈانی اور

دُنیا بھر سے آئے ہوئے زائرین شرکت کرتے۔ امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی کئی بار اُس مُقدس محفِل میں نعت شریف پڑھنے کا شَرَف حاصِل ہوا ہے اور میں نے حضرتِ سَیِّدُنا قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی محفِل میں ایک خاص بات یہ دیکھی کہ حُضور، اختِتام پر (بطورِ تواضُع) دُعا نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی نہ کسی شریکِ محفِل کو دُعا کا حکم فرمادیتے۔ دُعا کے بعد روزانہ لازِمی لنگر شریف بھی ہوتا تھا۔ (شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص ۱۳۱-۱۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مسلمان چاہے مکہ مکرمہ کے ہوں یا مدینہ مُنورہ یا کسی اور ملک سے تعلُّق رکھتے ہوں، ان کے دل میں ایمان کی علامت یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت ہوتی ہے اور وہ مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کے اظہار کیلئے اجتماعِ میلاد منعقد کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ مگر ہمیں اجتماعِ میلاد کے آداب کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے، جب بھی اجتماعِ میلاد میں شرکت کی سعادت نصیب ہو تو پہلے ہی اچھی طرح غسل کرلیجئے، صاف ستھرا لباس پہنئے اور ہو سکے تو اچھی خوشبو بھی لگالیجئے، پھر اجتماع گاہ میں پہنچ کر جہاں جگہ مل جائے وہاں بیٹھ کر نگاہیں جھکائے، خاموشی کے ساتھ نہایت ادب واحترام سے سنئے اور اجتماعِ میلاد کے اختتام پر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکر کی تعظیم کی نیت سے کھڑے ہو کر صلوۃ وسلام بھی پڑھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

عالِمِ حجاز حضرت شیخ سیّد علوی بن عباس مالکی مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ محترم حضرت سید عباس مالکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک ایسے شخص کا واقعہ نقل فرماتے ہیں جو پوری محفلِ میلاد کھڑے ہو کر

سُنتا تھا۔ چنانچہ آپ کے والد فرماتے ہیں: میں بیتُ المقدس میں بارہویں شریف کی رات محفلِ میلاد میں شریک تھا، میں نے دیکھا ایک بُوڑھا شخص آغاز سے لیکر اختتام تک انتہائی ادب واحترام کے ساتھ کھڑے ہو کر محفلِ میلاد میں شریک تھا، جب کسی نے پوری محفل کھڑے ہو کر سننے کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ میں نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکرِ خیر سنتے وقت تعظیماً کھڑے ہونے کو اچھا نہیں جانتا تھا۔ ایک دن خواب میں دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے اجتماع میں شریک ہے اور لوگ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا استقبال کرنے کیلئے کھڑے ہیں، جب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد ہوئی تو تمام لوگوں نے اِنتہائی ادب واِحترام کے ساتھ حُضُور کا استقبال کیا ، مگر وہ آپ کی تعظیم میں کھڑا نہیں ہوا، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے فرمایا: **"تُو اب کھڑا نہیں ہو سکے گا"** جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ وہ اب بھی بیٹھا ہوا ہے۔ اسی پریشانی میں ایک سال گُزر گیا مگر وہ کھڑا نہ ہو سکا۔ بالآخر اس نے یہ منّت مانی کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس مرض سے شفایاب فرمادے تو میں محفلِ میلاد شُروع سے آخر تک کھڑے ہو کر سُنا کروں گا۔ اس منّت کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے صحت عطا فرمائی۔ تو اب اس کا یہ معمول بن گیا کہ وہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم میں پوری محفل کھڑے ہو کر سنتا ہے۔ (الاعلام بفتاوی ائمۃ الاسلام حول مولدہ علیہ السلام ص ۹۴)

تِرا نام لے کر جو مانگے وہ پائے
تیرا نام لیوا ہے پیارا خدا کا
تِرے رُتبہ میں جس نے چون و چرا کی
نہ سمجھا وہ بد بخت رُتبہ خدا کا

(ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "صبحِ بہاراں" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں جشنِ عید میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت بڑھانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا **"صُبحِ بہاراں"** نامی رسالہ حاصل کرکے خُود بھی مُطالَعہ کیجئے اور زیادہ سے زیادہ تقسیم بھی کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالے میں ماہِ میلاد مَنانے کے دَلائل قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں اور اس رسالے میں رَبِیْعُ الاَوَّل کے مہینے میں جلوسِ میلاد نکالنے اور اس میں شرکت کرنے کا طریقۂ کار اور مَحفلِ میلاد مُنعقد کرنے کی اچھی اچھی نیتیں اور اس کے علاوہ بہت سے مدنی پھول بھی بیان کیے گئے ہیں۔ نیز اس کے ساتھ ساتھ اس رِسالے میں جشنِ ولادتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعِ میلاد میں شرکت کرنے والے عاشقانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مدنی بہاریں بھی موجود ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ سے ھَدِیَۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میلادِ مصطفٰے کی برکات سے مالا مال ہونے کے لئے دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہتمام پاکستان سمیت دیگر کئی ممالک میں مختلف مقامات پر ہر سال عیدِ میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شاندار طریقے سے مَنائی جاتی ہے۔ ربیعُ الاوّل کی ۱۲ ویں شب کو عظیم الشّان اجتماعِ میلاد کا اِنْعقاد ہوتا ہے، "**صبحِ بہاراں**" میں پُرنور سُہانی گھڑیوں کا بڑے ہی ادب واِحترام اور نہایت ہی عقیدت کے ساتھ دَست بستہ اِستقبال کیا جاتا ہے اور عید کے روز (12 ربیع الاوّل) "**مرحبا یا مُصطفٰی**" کی دُھومیں مَچاتے ہوئے بے شُمار جُلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں، جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلادُ النَّبی تو عید کی بھی عید ہے
بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلاد النَّبی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص380)

ہفتہ وار مدنی کام:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہم کرتا ہے، اس کی برکت سے لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام مَدَنی مذاکرے میں اَوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور علمِ دین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے 1000 رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۲، حدیث۲۱۹) آپ بھی ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے میں اَوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنایئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت پیش کیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی برکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

میں نے گُناہوں سے توبہ کرلی

واہ کینٹ (پنجاب، پاکستان) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُباب ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی مُتعدّد اَخلاقی بُرائیوں میں مُبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا میرا محبوب مَشْغَلہ تھا۔ گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی سَعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پچھلے گُناہوں سے تائب ہو کر فرائض و واجبات کا عامِل بننے کیلئے کوشاں ہوں، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی شریف سجالی ہے اور مدنی حُلیہ بھی اَپنالیا ہے،

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید کرم یہ ہوا ہے کہ والِدَین نے بخوشی مجھے "**وقفِ مدینہ**" کر دیا ہے۔ (جو خوش نصیب اسلامی بھائی اپنے شب و روز **مدنی کاموں کے لیے وقف** کر دے، اُسے دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح میں "**وقفِ مدینہ**" کہا جاتا ہے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ وِلادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر اَہم کام کے کچھ ضروری آداب ہوتے ہیں، جَشنِ عید میلادُ النَّبی مَنانے کے آداب میں سے یہ ہے کہ تمام غیر شَرعی کاموں سے اِجْتناب کیا جائے، مثلاً گلی یا سڑک وغیرہ پر اِس طرح سَجاوٹ کرنا کہ جس سے گاڑی والوں اور پیدل چلنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے، ناجائز ہے۔ چَراغاں دیکھنے کیلئے عورتوں کا اَجنبی مَردوں کے درمیان بے پردہ نکلنا نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُروَّجہ انداز میں مَردوں میں اِخْتِلاط (ایک ساتھ جمع ہونا) انتہائی اَفسوس ناک ہے نیز بجلی کی چوری بھی ناجائز ہے، لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابطہ کرکے جائز ذَرائع سے چَراغاں کی ترکیب بنائیے۔ جُلوسِ میلاد میں حتَّی الْامکان باوُضُو رہئے، نَمازِ باجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جَشنِ میلاد مَنانے کے بارے میں اپنے مکتوب میں کچھ اَہم مدنی پھول عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! ہم بھی وہ مکتوبِ عطار توجہ کے ساتھ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام عاشِقانِ رسول اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خِدمتوں میں جَشنِ وِلادَت کی خُوشی میں لہراتے ہوئے سبز سبز پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننھے ننھے قُمقُموں کو چومتا ہوا جُھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا مکّی مَدَنی سلام،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال۔

تم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

چاند رات کو ان اَلفاظ میں تین(3) بار مَساجِد میں اِعْلان کروایئے: ”تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مُبارَک ہو کہ ربیعُ النُّور شریف کا چاند نظر آگیا ہے۔“

ربیعُ النُّور اُمّیدوں کی دُنْیا ساتھ لے آیا
دُعاؤں کی قَبولیَّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

مَرد کا داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردَگی کرنا حرام ہے۔ برائے کرم! رَبیعُ النُّور شریف کی بَرَکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کیلئے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! مَدَنی بُرقع پہننے کی نِیَّت کریں۔ (مَرد کا داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹّھی سے گھٹانا اور عورت کا بے پردَگی کرنا، حرام اور فوراً توبہ کرکے ان گُناہوں سے باز آنا واجِب ہے۔)

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گِرے
دَبدبہ آمد کا تھا ، اَھْلًا وَّ سَھْلًا مرحبا

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص ۱۴۷)

سُنَّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشِقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کرتے ہوئے مَدَنی اِنْعامات کے رِسالے پُر کرکے ہر ماہ (کی پہلی تاریخ کو) جَمع کروانے کی نِیَّت کریں، ہاتھ اُٹھا کر کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالۂ بخشش ص ۱۸۴)

تمام عاشقانِ رسول بِشُمول نگران و ذِمّہ داران رَبیعُ النُّور شریف میں خُصُوصِیَّت کے ساتھ کم اَز کم تین(3) روزہ مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں۔ اور اسلامی بہنیں 30 دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحرموں میں) درسِ فیضانِ سُنَّت جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو
سیکھنے سُنَّتیں قافِلے میں چلو

اپنی مسجِد، گھر، دُکان، کارخانہ وغیرہ پر 12 عَدَد ورنہ کم اَز کم ایک عَدَد سبز سبز پرچم رَبیعُ النُّور شریف کی چاند رات سے لیکر سارا مہینہ لہرایئے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں وغیرہ پر ضَرُوتاً اپنے پلّے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگایئے۔ ہر طرف سبز سبز پرچموں کی بہاریں مسکُراتی نظر آئیں گی۔ عُموماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور بے ہُودہ اَشْعار لکھے ہوتے ہیں۔ میری آرزُو ہے کہ ٹرکوں، بسوں، ویگنوں، رکشوں، ٹیکسیوں، سُوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے نُمایاں اَلْفاظ میں تحریر ہو، **مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے**۔ مالِکانِ بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے ملکر مَدَنی ترکیبیں کیجئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے دل کی دُعائیں لیجئے۔

ضَروری اِحتیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لیرے لیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے۔ نیز جُوں ہی رَبیعُ النُّور شریف کا مہینہ تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط نہیں کرپاتے اور بے ادَبی ہو جاتی ہے تو بِغیر نقش و تحریر کے سادَہ سبز پرچم لہرایئے۔

(سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ بھی حتَّی الامکان اپنے مکانِ بے نشان بنام "بیتُ الفنا" پر سادہ جھنڈے لگواتا ہے)

نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ
نبی کا جھنڈا اَمن کا جَھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

اپنے گھر پر ۱۲ جھالَروں (یعنی لڑیوں) یا کم اَز کم ۱۲ بلبوں سے نیز اپنی مسجِد ومحلّے میں بھی ۱۲ دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔ (مگر ان کاموں کیلئے بجلی چوری کرنا حرام ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابطہ کر کے جائز ذرائع کی ترکیب بنائیے) سارے عَلاقے کو سبز سبز پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقوقِ عامّہ تلَف کئے بِغیر فضا میں مُعلَّق ۱۲ میٹر یا حسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک پر پرچم مت گاڑیئے کہ اس سے ٹریفک کا نظام مُتاثِر ہوتا ہے۔ نیز گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے جس سے مسلمانوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تلَفی اور دل آزاری ہو۔

مَشرق ومَغرب میں اک اک بامِ کعبہ پر بھی ایک
نَصب پرچم ہوگیا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص۱۴۶)

ہر اسلامی بھائی حسبِ توفیق زِیادہ ورنہ کم اَز کم ۱۲ روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پھُولوں کے مُختلف پمفلٹ جُلُوسِ میلاد میں بانٹے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اِسی طرح سارا سال اپنی دُکان وغیرہ پر تقسیمِ رسائل کا اِہتمام فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔ شادی غَمی کی تَقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطر بھی "تقسیمِ رسائل" کیجئے! اور دیگر مُسلمانوں کو اس کی ترغیب دیجئے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دین کو پھیلایئے
کرکے راضی حق کو حقدارِ جِناں بن جایئے

سگِ مدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ "جَشنِ وِلادت کے 12 مدنی پھول" ممکن ہو تو 112 ورنہ کم اَز کم 12 عدد نیز ہو سکے تو رسالہ "صُبحِ بہاراں" 12 عدد مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیّۃً حاصل کر کے تقسیم کیجئے۔ خُصُوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچایئے جو جَشنِ وِلادَت کی دُھومیں مَچاتے ہیں۔ ربیعُ النُّور شریف کے دوران 1200 روپے اگر یہ نہ ہو سکے تو 112 روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو 12 روپے (بالِغان) کسی سُنّی عالِم کو پیش کیجئے۔ اگر اپنی مسجد کے امام، مُؤذِّن یا خُدّام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نیّت کریں تو مدینہ مدینہ۔ جمعہ کے روز دیں تو بہتر کہ جمعہ کو ہر نیکی کا سَتّر (70) گُنا ثواب ملتا ہے۔ سُنّتوں بھرے بیان کا کیسٹ سُن کر کئی لوگوں کی اصلاح ہونے کی خبریں ہیں، آپ حضرات میں بھی کچھ نہ کچھ ایسے خُوش نصیب ہوں گے جو بیان کا کیسٹ سُن کر مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا ایسی کیسٹیں اور V.C.D,S لوگوں تک پہنچانا دین کی عظیم خِدمت اور بے اِنتہا ثواب کا باعِث ہے تو جس سے بن پڑے ہفتہ میں ورنہ مہینے میں کم از کم 12 آڈیو یا وڈیو کیسٹیں سنّتوں بھرے بیان کی ضرور فروخت کرے۔ مُخَیَّر اسلامی بھائی اگر مُفت تقسیم کریں تو مدینہ مدینہ۔ جشنِ وِلادت کی خُوشی میں بیان کی کیسٹیں اور V.C.D,S خوب تقسیم فرمایئے اور تبلیغِ دین میں حصّہ لیجئے۔ شادیوں کے مواقع پر "شادی کارڈ" کے ساتھ رِسالہ اور ہو سکے تو بیان کا کیسٹ یا V.C.D بھی منسلک فرمایئے۔ عید کارڈز کا رَواج ختم کر کے اِس کی جگہ بھی یہی رائج کیجئے تاکہ جو رقم خرچ ہو اُس سے دین کا بھی فائدہ ہو۔ مجھے لوگ قیمتی عید کارڈز بھجواتے ہیں اِس سے دِل خُوش ہونے کے بَجائے جلتا ہے۔ کاش!

عید کارڈ پر خَرچ ہونے والی رقم دین کے کام میں صَرف کی جاتی! نیز اس پر لگی ہوئی افشاں (یعنی چمکدار پاؤڈر) سے سخت پریشانی ہوتی ہے۔

اُنکے در پے پلنے والا اپنا آپ جواب
کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے

بڑے شہر میں ہر علاقائی مُشاوَرت کا نگران (قصبے والے قصبے میں) 12 دن تک روزانہ مختلف مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنّتوں بھرے اجتماعات مُنْعَقِد کرے (ذِمّے دار اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعات فرمائیں) ربیعُ النُّور شریف کے دوران ہونے والے تمام اجتماعات میں جن سے ہوسکے وہ سارا مہینہ سبز پرچم ساتھ لایا کریں۔

لب پر نعتِ رسولِ اکرم ہاتھوں میں پرچم
دیوانہ سرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

گیارہ (11) کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہوسکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نِیَّت سے سفید لباس، عمامہ، سر بند، ٹوپی، سر پر اَوڑھنے کی سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے کتھئی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہِ پیڈ وغیرہ اپنے اِستِعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو اشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا
عالَم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ وِلادت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے مِیلاد شریف منانے والوں کے

حوالے سے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی۔

♣ جشنِ وِلادت منانے کی بَرَکت سے خوش نصیب، ابراہیم نامی شخص کے نوجوان بیٹے کو خواب میں جنّت کے اندر اپنے مرحوم باپ کا قُرب نصیب ہو گیا۔

♣ شبِ وِلادت، شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔

♣ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے شکریہ کے لیے ذکرِ میلاد کرنا، حلقے بنا کر بیٹھنا سُنَّتِ صحابہ ہے۔

♣ جشنِ میلادِ مُصطفٰے کی خوشیاں منانے والوں سے سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم، شاہِ آدم وبنی آدم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خوش ہوتے ہیں۔

♣ جشنِ میلادِ مُصطفٰے منانے کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خوشنودی نصیب ہوتی ہے۔

♣ جشنِ میلادِ مُصطفٰے منانے کی بَرَکت سے گھر میں رحمتیں اور برکتیں اترتی ہیں۔

♣ جشنِ میلادِ مُصطفٰے منانے کی برکت سے پورا سال امن وامان رہتا ہے۔

♣ جشنِ میلادِ مُصطفٰے منانے کی برکت سے رِزق میں برکت اور کشادگی ہوتی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے، عاشقانِ رسول کے ساتھ مل کر خوب دُھوم دھام سے جشنِ وِلادت منائیں گے۔

جب تلک یہ چاند تارے جِھلمِلاتے جائیں گے — تب تلک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے
اُن کے عاشق نور کی شمعیں جلاتے جائیں گے — جبکہ حاسد دِل جلاتے سٹپٹاتے جائیں گے
حشر تک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے — مرحبا کی دُھوم یارو! ہم مچاتے جائیں گے

ذِکرِ مِیلادِ مبارک کیسے چھوڑیں ہم بھلا جن کا کھاتے ہیں اُنہیں کے گیت گاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص416)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

- جشنِ مِیلاد مُصطفٰی منانا، جہنّم سے چھٹکارے کا سبب بنے گا۔
- جشنِ مِیلاد مُصطفٰی منانا، دنیا و آخرت میں بہت زیادہ بھلائی پانے کا سبب بنے گا۔
- جشنِ مِیلاد مُصطفٰی منانا، عزّت و برکت کا سبب بنے گا۔
- جشنِ مِیلاد مُصطفٰی منانا، مشکلات کے حل کا سبب بنے گا۔
- جشنِ مِیلاد مُصطفٰی منانا، جنّت میں داخلے کا سبب بنے گا۔
- جشنِ مِیلاد مُصطفٰی منانا، رحمتوں کے نزول کا سبب بنے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خُوب عقیدت و محبت کے ساتھ جشنِ عِید مِیلادالنبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنانے کی سَعادَت عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۸)

بات چیت کرنے کے اہم مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں: ❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی

الدنیا،ج۷ص۲۰۴رقم۳۲۵المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب ”بہارِ شریعت حصّہ 16“ اور ”سنّتیں اور آداب“ ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”بہارِ شریعت“ حِصّہ 16(304صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش، ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

(وسائلِ بخشش، ص۶۰۱)

مختصر وضاحت: امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "**وسائلِ بخشش**" کے شعر کا معنٰی یہ ہے کہ بے بسوں اور مجبوروں کے مددگار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہزاروں بار دُرُود ہوں اور بے یارومددگاروں کے حمایتی اور اُن سے ہمدردی کرنے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر

لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح دین اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نرمی، حسن اخلاق، عفو و درگزر، عاجزی و انکساری، چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے کی تعلیمات سکھائی ہیں وہیں معاشرے میں کیسے رہنا ہے، کن لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے، کن کی صحبت اختیار کرنی ہے وغیرہ جیسی تعلیمات بھی سکھائی ہیں، مثلاً دین اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ تمہارا رہن سہن اور دوستی ایسے لوگوں کے

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ساتھ ہونی چاہئے جن کو دیکھ کر اللہ کریم کی یاد آجائے، جن کی باتیں تمہارے اعمال میں فکرِ آخرت پیدا کریں، آیئے آج کے بیان میں ہم اچھی صحبت کی برکات اور بری صحبت کے وبال کے متعلق بیان سنتے ہیں۔

بُری صحبت کا انجام

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "نیکی کی دعوت" کے صفحہ نمبر 290 پر فرماتے ہیں: پنجاب (پاکستان) کے ایک محلّے میں ایک عجیب وغریب بدبُو (Bad-smell) محسوس ہونے لگی، عَلاقے والوں کی خوب جُستجو کے بعد کہیں جا کر بدبُو کا سُراغ مِلا، وہ بدبُو ایک بند گھر سے آرہی تھی۔ چُنانچِہ پولیس کو اِطّلاع دی گئی۔ جب پولیس والے لوگوں کی موجودگی میں تالا توڑ کر گھر کے اندر داخِل ہوئے تو یہ دیکھ کر سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ وہاں چارپائی پر ایک جوان آدمی کی لاش پڑی تھی اور اس کے بعض حصّے گل سَڑ چکے تھے اور ان میں کیڑے رِینگ رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بچّوں سمیت کئی افراد بے ہوش ہوگئے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ یہ نوجوان محنت مزدوری کرنے کے لئے اِس عَلاقے میں آیا تھا، کرائے کے مکان میں رِہائش پذیر تھا اور بعض جُواریوں سے اس کی دوستی تھی۔ ایک دن یہ نوجوان اپنے دوستوں سے جُوے میں بَہُت ساری رقم جیت گیا، ہارے ہوئے جواری دوستوں نے ہاری ہوئی رقم لُوٹنے کے لئے اس کے گلے میں پھندا کَسا اور بجلی کے کرنٹ لگا لگا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا، پھر اسے بے گور وکفن چھوڑ کر تالا لگا کر فرار ہوگئے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۲۹۰)

اے جُواری تُو جُوئے سے باز آ ورنہ پھنس جائے گا جس دن تُو مرا

تُو نشے سے باز آ مت پی شراب دو جہاں ہو جائیں گے ورنہ خراب
ہو گیا تجھ سے خدا ناراض اگر قبر سُن لے آگ سے جائیگی بھر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۱۳-۷۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بُری صحبت (Company) میں اُٹھنا بیٹھنا کس قدر ہلاکت و بربادی کا سبب اور بُری صحبت میں رہنے والے نادانوں کا کس قدر بھیانک اَنجام ہوتا ہے۔ بِلاشُبہ بُری صحبت انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی، بُرے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا گویا آفتوں، بلاؤں اور مصیبتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ بسا اوقات یہی بُرے دوست اپنے فائدے کی خاطر اپنے ہی ساتھیوں کے جانی دشمن بن کر ان سے جینے کا حق چھین لیتے ہیں اور انتہائی اذیّت کے بعد موت کے گھاٹ اُتار دیتے ہیں اور یوں بُرے دوستوں کی صحبت میں رہنے والے معاشرے میں نشانِ عبرت بن جاتے ہیں۔ ابھی ہم نے جواریوں کی صحبت میں رہنے والے شخص کی عبرت ناک موت کی حکایت سُنی، ہمیں چاہیے کہ بُرے دوستوں بالخصوص جواریوں کی صحبتِ بد سے دُور رہیں کہ جُوئے کی آفت میں مبتلا افراد اپنی محنت سے کمائی ہوئی ساری جمع پونجی لُٹانے کے ساتھ ساتھ کثیر نُقصانات کا سامنا کرتے ہیں، جیسا کہ

جُوئے کے دنیوی نقصانات

تفسیر صراط الجنان جلد 3 صفحہ 24 پر ہے کہ (1) جُوئے کی وجہ سے جُوئے بازوں میں بُغض، عداوت اور دشمنی پیدا ہو جاتی ہے اور بسا اوقات قتل و غارت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ (2) جُوئے بازی کی وجہ سے مالدار انسان لمحوں میں غُربت و اَفلاس کا شکار ہو جاتا ہے، خُوشحال گھر بدحالی کا نظارہ پیش کرنے لگتے ہیں، اچھا خاصا آدمی کھانے پینے تک کا محتاج ہو کر رہ جاتا ہے، معاشرے میں اس کا بنا ہوا وقار ختم ہو جاتا ہے اور سماج میں اس کی کوئی قدر و قیمت اور عزّت باقی نہیں رہتی۔ (3) جُوئے باز

نفع کے لالچ میں بکثرت قرض لینے اور کبھی کبھی سُودی قرض لینے پر بھی مجبور ہو جاتا ہے اور جب وہ قرض ادا نہیں کر پاتا یا اسے قرض نہیں ملتا تو وہ ڈاکہ زَنی اور چوری وغیرہ میں مُبتلا ہو جاتا ہے، حتّٰی کہ جُوئے باز چاروں جانب سے مصیبتوں میں ایسا گھر جاتا ہے کہ بالآخر وہ خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے (صراط الجنان، ۳/۲۴)

آیئے! جُوئے کی مذمت پر مشتمل 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جس نے نَرْدْ شِیْر (جُوئے کا ایک کھیل) کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔ (مسلم، کتاب الشعر، باب تحریم اللعب بالنردشیر، ص ۹۵۵، حدیث: ۲۲۶۰)

2. ارشاد فرمایا: جو شخص نرد کھیلتا ہے پھر نماز پڑھنے اُٹھتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور سُوَر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔ (مسند امام احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی، ۹/۵۰، حدیث: ۲۳۱۹۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جُوئے اور جواریوں سے دُور رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اچھے لوگوں کی صُحبت میں رہتے ہوئے اپنی زندگی نیکیوں میں بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشہور کہاوت ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ بس صحبت کا بھی کچھ ایسا ہی اثر ہوتا ہے کہ جیسی صحبت ویسا اثر کیونکہ اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ یعنی صحبت اپنا اثر رکھتی ہے۔ جس خوش نصیب کو اچھی صحبت نصیب ہو جائے تو اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے

ہیں کہ اچھی صُحبت کی برکت سے اس کے اندر بھی اچھی عادتوں کا ظہور ہونے لگتا ہے اور بُری عادتوں سے چُھٹکارا ملتا ہے، عمل کا جذبہ نصیب ہوتا ہے اور وہ مُعاشرے میں ایک مُنفرد مقام حاصل کر لیتا ہے، لیکن بد قسمتی سے اگر کسی کو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ بُری صحبت مل جائے تو یوں سمجھئے کہ اس کی ہلاکت کے دن شروع ہو گئے، کیونکہ بُری صحبت کے اثرات انتہائی تباہ کُن ہوتے ہیں، نیک سیرت اور بھولے بھالے انسان کو بُری صحبت بُلندی سے پستی کی گہری کھائی میں گِرا دیتی ہے، بُرائیوں میں اضافے اور مُعاشرے کی تباہی و بربادی میں بُرے دوستوں کا ہی کردار ہوتا ہے، ان میں اُٹھنے بیٹھنے والا بھی ایک دن اِنہی کے رنگ میں رنگ جاتا اور مُعاشرے کے بگاڑ کا سبب بن جاتا ہے۔

کس سے دوستی کرنی چاہیے کس سے نہیں؟

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لئے مُفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو مگر جبکہ وہ امین ہو کہ امین کے برابر کوئی نہیں اور فاجر (گنہگار) کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فجور (گناہ) سکھائے گا اور اس کے سامنے راز کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں ان سے مشورہ لو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔ (شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، فصل في فضل السكوت عما لا يعنيه، ۴/۲۵۷، حدیث: ۴۹۹۵)

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا مولا علی مشکل کُشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: فاجر (کُھلے عام گناہ کرنے والے) سے بھائی بندی نہ کرو کہ وہ اپنے فعل کو تمہارے لیے مُزَیَّن (بناسنوار کر پیش) کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ اور اپنی بدترین خصلت کو اچھا کر کے دکھائے گا، تمہارے پاس اس کا آنا جانا عیب اور ننگ (باعثِ شرم) ہے اور احمق سے بھی بھائی چارہ نہ کرو کہ وہ اپنے آپ کو مشقت میں

ڈال دے گا اور تمہیں کچھ نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا مگر نقصان(Loss) پہنچادے گا،اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے ،اس کی دُوری نزدیکی سے بہتر ہے اور(اس کی) موت زندگی سے بہتر۔ کذّاب (جھوٹے شخص) سے بھی بھائی چارہ نہ کرو کہ اس کے ساتھ مُعاشرت تمہیں نفع نہ دے گی، تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تمہارے پاس لائے گا اور اگر تم سچ بولو گے جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔(تاریخ ابن عساکر، ۴۲/۵۱۶)

حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کُتّے کو حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیچھے پیچھے چلتے دیکھا تو کہا: اے ابو یحییٰ! آپ کے ساتھ یہ؟ فرمایا: یہ (کُتّا) بُرے ہم نشیں سے بہتر ہے۔(معجم اوسط، ۱/۱۹۲، حدیث: ۶۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بُرا دوست دنیا و آخرت کیلئے کس قدر نقصان دہ ہوتا ہے۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم بُرے لوگوں کے سائے سے بھی دُور رہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بُروں کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے لوگ ہمارے مُتَعَلِّق بھی طرح طرح کی باتیں بنائیں اور ہمیں بھی بُرے اَلقابات سے پُکاریں۔ آیئے! بُری صحبت کی ہلاکت خیزیوں سے بچنے کیلئے اس کی مذمت پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں اور ان سے حاصل ہونے والے نصیحت کے مدنی پھول چنتے ہیں، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بُرے ساتھی سے بچو کیونکہ وہ جہنّم کا ایک ٹکڑا ہے، اُس کی مَحَبَّت تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ تم سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا۔(فردوس الاخبار، ۱/۲۲۴، حدیث: ۱۵۷۳)
2. ارشاد فرمایا: بُرے ہم نشین سے بچو کہ تم اسی کے ساتھ پہچانے جاؤ گے۔(تاریخ ابن عساکر، الحسین بن جعفر بن محمد بن حمدان... الخ، ۱۴/۴۶)

3. ارشاد فرمایا: صبح اس حال میں کرو کہ تم عالِم ہو یا مُتَعَلِّم (طالبِ علم)(Student) یا عالم کی باتیں سننے والے، یا عالم سے مَحَبَّت کرنے والے اور پانچویں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔(کشف الخفاء، حدیث:۴۳۷، ۱/۱۳۴)

4. ارشاد فرمایا: اچھے اور بُرے ہم نشیں کی مثال مُشک کے اُٹھانے اور بھٹّی سُلگانے والے کی سی ہے مُشک والا تمہیں مُشک ویسے ہی دے گا یا تم اس سے خرید و گے، اور کچھ نہ سہی تو خوشبو تو آئے گی اور بھٹّی دھونکنے والا تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تم اس سے بدبو پاؤ گے۔(بخاری، کتاب البیوع، باب فی العطار و بیع المسک، ۲/۲۰، الحدیث: ۲۱۰۱)

حکیم الامت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! کیسی پاکیزہ مثال ہے جس کے ذریعے سمجھایا گیا ہے کہ بُروں کی صحبت فائدہ اور اچھوں کی صحبت نُقصان کبھی نہیں دے سکتی، بھٹّی والے سے مُشک نہیں ملے گا گرمی اور دُھواں ہی ملے گا، مُشک والے سے نہ گرمی ملے نہ دھواں مُشک یا خوشبو ہی ملے گی۔(حدیثِ پاک کے اس حصے **"مُشک والا یا تو تجھے مُشک ویسے ہی دے گا یا تُو اس سے خرید لے گا، اور کچھ نہ سہی تو خوشبو تو آئے گی"** کی شرح میں مفتی صاحب فرماتے ہیں:) یہ اَدنیٰ نفع کا ذکر ہے، مشک خرید لینا یا اس کا مُفت ہی دے دینا اعلیٰ نفع ہے جس سے ہمیشہ فائدہ پہنچتا رہے گا اور صرف خوشبو پالینا اَدنیٰ نفع ہے۔ خیال رہے کہ ابُوجہل وغیرہ دشمنانِ رسول، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے پاس حاضر ہوئے ہی نہیں، وہاں حاضری مَحَبَّت سے حاصل ہوتی ہے۔(حدیثِ پاک کے اس حصے **"اور وہ دوسرا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تُو اس سے بدبو پائے گا"** کی وضاحت میں مفتی صاحب فرماتے ہیں:) اس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ حَتَّی الْاِمکان بُری صحبت سے بچو کہ یہ دِین و دنیا برباد کر دیتی ہے اور اچھی صحبت اختیار کرو کہ اس سے دِین و دُنیا

سنبھل جاتے ہیں۔ سانپ کی صحبت جان لیتی ہے، بُرے یار کی صحبت ایمان برباد کر دیتی ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۶/۵۹۱)

چنگے بندے دی صُحبت یار وجیوَیں دُکان عطاراں　　سودا بھاوَیں مُل نہ لَیّے حُلّے آن ہزاراں
بُرے بندے دی صحبت یار وجیوَیں دُکان لوہاراں　　کپڑے بھاوَیں کُنج کُنج بیّے چنگاں پَین ہزاراں

یعنی اچھے شخص کی صحبت عطّار (عِطر فروش) کی دکان کی طرح ہے کہ جہاں سے آدمی کچھ نہ بھی خریدے تو اسے خوشبو تو آ ہی جاتی ہے اور بُرے شخص کی صحبت لوہار کی دکان کی مِثل ہے، جہاں اپنے کپڑوں کو جتنا بھی سمیٹ کر رکھیں، چِنگاریاں اُس تک پہنچ ہی جاتی ہیں۔

بُری صحبت بربادیِ ایمان کا سبب ہے

حضرت سَیِّدُنا علامہ محمد بن احمد ذَہبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص شرابیوں کی صُحبت میں بیٹھتا تھا جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو کسی نے کَلِمہ شریف کی تلقین کی تو کہنے لگا: تم بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ۔ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ بِغیر کَلِمہ پڑھے مر گیا (جب شرابیوں کی صُحبت کا یہ حال ہے تو شراب پینے کا کیا وَبال ہو گا!) ایک شطرنج کھیلنے والے کو مرتے وقت کَلِمہ شریف کی تلقین کی گئی تو کہنے لگا: شاھکَ (یعنی تیرا بادشاہ) یہ کہنے کے بعد اُس کا دم نکل گیا۔ (کتاب الکبائر، ص ۱۰۳ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اچھی صحبت اپنانے میں فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ بُروں کی صحبت اختیار کرنے میں دِین و دنیا کا سراسر نُقصان ہی نُقصان ہے کہ بُری صحبت انسان کے ایمان کو بھی برباد کر ڈالتی ہے، عموماً لوگ جان لیوا، خوفناک اور زہریلے جانوروں، کیڑے مکوڑوں اور وحشت ناک چیزوں سے تو ڈرتے ہیں اور ان سے بچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور پُر خطر (Dangerous)

مقامات کے قریب سے بھی نہیں گزرتے، **مگر افسوس!** کہ ہلاکت و بربادی سے بھرپور بُری صحبتوں سے پیچھا چُھڑانا انتہائی دُشوار محسوس کیا جاتا ہے، آہ! بُری صحبت کی نحوست ایسی چھائی ہے کہ عبادت میں دل نہیں لگتا۔ لوگ اپنے اکثر کاموں میں خوب غور و فکر کرنے اور اپنا فائدہ دیکھنے کے بعد ہی کوئی قدم اٹھاتے ہیں، مگر کسی کی صحبت اختیار کرتے وقت اس بات کا ذرا بھی خیال نہیں کرتے کہ وہ ہمارے حق میں فائدے مند ثابت ہو گا بھی یا نہیں۔ بہر حال کسی کو دوست بنانے سے پہلے 112 مرتبہ غور کر لینا ضروری ہے تاکہ بعد میں کسی قسم کا پچھتاوا نہ ہو، پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِطُ یعنی آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔ (مُسند امام احمد، ۳/۱۶۸، حدیث: ۸۰۳۴)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی سے دوستی کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) (اور) رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا مُطیع (یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں، ربّ تعالٰی فرماتا ہے: ﴿وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۱۱۹﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو۔ (پ ۱۱، التوبۃ: ۱۱۹)

صُوفیاء (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت (Nature) میں "اَخْذ" یعنی لے لینے کی خاصیَّت ہے۔ حَریص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صُحبت سے زُہد و تقوٰی ملے گا۔

(مرآۃ المناجیح، ۶/۵۹۹)

ہو اَخلاق اچھا ہو کِردار سُتھرا مجھے مُتَّقِی تُو بنا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ دوستی کے مُعاملے میں ہر کسی پر اندھا اعتماد نہ کریں اور نہ ہی ایسوں کی صحبت میں بیٹھیں کہ جن کا دامن پہلے ہی مختلف قسم کی بُرائیوں سے داغ دار ہو، کیونکہ طرح طرح کی بُرائیوں میں مبتلا رہنے والے لوگوں پر جب بُرا وقت آتا ہے تو ان سے تعلقات رکھنے والے بھی بسا اوقات اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ آیئے! اس بات کو سمجھنے کیلئے ایک حکایت سنتے ہیں۔ چنانچہ

چوہے اور مینڈک کی دوستی

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 381 پر فرماتے ہیں کہ عارِف بِاللہ حضرت مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُری صُحبت کا نقصان سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: اِتِّفاقاً ایک ندی کے کنارے پر ایک چُوہے کی مینڈک سے ملاقات ہوگئی اور دونوں میں دوستی ہوگئی، چُوہے نے کہا کہ کبھی ملنے کو دل چاہے تو آپ پانی کی گہرائی (Depth) میں ہوتے ہیں جہاں آواز بھی نہیں پہنچ سکتی تو پھر آپ کو اِطّلاع کِس طرح ہو؟ آخِر طے یہ پایا کہ ایک تاگا (دھاگا) چُوہے کے پاؤں میں اور اِس کا دوسرا سِرا مینڈک کے پاؤں میں باندھ دیا جائے۔ وقتِ ضَرورت اِطّلاع کی ترکیب ہوجائے گی، چُنانچِہ ایسا ہی کیا گیا۔ ایک دن اچانک کوّے نے چُوہے پر جَھپٹّا مارا اور اس کو منہ میں لے کر اُڑا تو مینڈک بھی دھاگے میں بندھا ہونے کے سبب اِس کے ساتھ کھنچا کھنچا ہوا میں چلا جارہا تھا، مینڈک نے کہا کہ یہ چُوہے جیسے ناجِنس (یعنی نالائق) سے دوستی کی سزا ہے۔ معلوم ہوا، ناجِنسوں (نالائقوں) اور بُری بُری صُحبتوں کے سبب بَہُت آفات پہنچتی ہیں۔

اے فُغاں از یارِ ناجِنس اے فُغاں ہمنشینِ نیک جُوئید اے مہاں

(فریاد ہے! ناجِنس (یعنی نالائق) دوست سے فریاد ہے۔ اے دوستو! نیک ساتھی تلاش کرو)

(مثنوی، دفتر ششم ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۸۵ بِتَغَیُّر)

بدمذہبوں کی صحبت زہرِ قاتل ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بیوقوف لوگوں کی صحبت کہیں کا نہیں چھوڑتی بلکہ بسا اوقات ان کی نحوست **"ہم تو ڈُوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈُوبیں گے"** کے مصداق دوسروں کو بھی بربادی کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتے ہیں۔ یادرہے! جس طرح شرابیوں، جواریوں اور گناہوں میں ملوث رہنے والوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا باعثِ ہلاکت ہے، اسی طرح بدمذہبوں سے میل جول رکھنا، ان کی تقاریر سُننا، کتابیں پڑھنا، ان کی آڈیو (Audio) سُننا، ویڈیو (Video) دیکھنا، یا کسی دُوسرے کو شئیر (Share) کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا یا رشتے داری قائم کرلینا بھی ایمان کیلئے زہرِ قاتل اور دنیا و آخرت کی شدید تباہی و بربادی کا سبب ہے۔ **افسوس!** فی زمانہ بعض نادان بدمذہبوں سے تعلُّقات قائم کرتے اور یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں کوئی ہِلا نہیں سکتا، ہم بہت ہی مضبوط (Strong) ہیں، ہم نے ان سے تعلُّق اس لئے قائم رکھا ہوا ہے تاکہ انہیں اپنے جیسا بنالیں، یونہی بعض نادان تسکینِ نفس کی خاطر بدمذہب عورتوں سے نکاح کرتے اور یوں کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے نکاح اس لئے کیا ہے تاکہ انہیں بھی اپنے رنگ میں رنگ لیں، اسی طرح کچھ نادان گھرانے ایسے بھی ہیں جو صرف دنیا کی اچھی تعلیم کی خاطر اپنے نونہالوں کو بدمذہب اُستادوں کے سپرد کردیتے ہیں اور بالآخر یہی بچے بڑے ہو کر بدمذہبی اختیار کر جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس کلام سے عبرت حاصل کریں

، چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غیر مذہب والیوں (یا والوں) کی صحبت آگ ہے، ذی علم (علم والے)، عاقل، بالغ مردوں کے مذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں۔ عمران بن حطان رقاشی کا قصہ مشہور ہے، یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا مُحدّث تھا، بد مذہب عورت (سے شادی کر کے اس) کی صحبت میں (رہ کر) مَعَاذَاللہ خود بد مذہب ہو گیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ (اس سے شادی کر کے) اسے سُنّی کرنا چاہتا ہے۔ جب صحبت کی یہ حالت (کہ اتنا بڑا محدث گمراہ ہو گیا) تو (بد مذہب کو) استاد بنانا کس درجہ بدتر ہے کہ استاد کا اثر بہت عظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو غیر مذہب عورت (یا مرد) کی سپردگی یا شاگردی میں اپنے بچوں کو وہی دے گا جو آپ (خود ہی) دِین سے واسطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچوں کے بد دِین ہو جانے کی پروا نہیں رکھتا۔ (صراط الجنان، ۷/ ۲۰)

مجھے دیدے اِیمان پر اِسْتِقَامَت پئے سَیِّدِ مُحْتَشَم یا اِلٰہی
خُدایا بُرے خاتِمے سے بچانا پڑھوں کَلِمَہ جب نکلے دَم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر صِراطُ الجنان جلد 3 صفحہ 134 پر ہے کہ بد مذہبوں کی محفل میں جانا اور ان کی تقریر سُننا ناجائز و حرام اور اپنے آپ کو بد مذہبی و گمراہی پر پیش کرنے والا کام ہے۔ ان کی تقاریر آیاتِ قرآنیہ پر مشتمل ہوں خواہ احادیثِ مُبارَکہ پر، اچھی باتیں چننے کا زُعم (گُمان) رکھ کر بھی انہیں سُننا ہرگز جائز نہیں۔ عین ممکن بلکہ اکثر طور پر واقع ہے کہ گمراہ شخص اپنی تقریر میں قرآن و حدیث کی شرح و وضاحت کی آڑ میں ضرور کچھ باتیں اپنی بد مذہبی کی بھی ملا دیا کرتے ہیں اور قوی خدشہ بلکہ وقوع کا مُشاہدہ ہے کہ وہ باتیں تقریر سننے والے کے ذہن میں راسخ ہو کر

دل میں گھر کر جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گمراہ و بے دِین کی تقریر و گفتگو سننے والا عموماً خود بھی گمراہ ہو جاتا ہے۔ ہمارے اَسلاف اپنے ایمان کے بارے میں بے حد محتاط ہوا کرتے تھے، لہٰذا باوجود یہ کہ وہ عقیدے میں انتہائی مُتَصَلِّب (پختہ) ہوتے پھر بھی وہ کسی بدمذہب کی بات سننا ہرگز گوارا نہ فرماتے تھے، اگرچہ وہ سو بار یقین دہانی کراتا کہ میں صرف قرآن و حدیث بیان کروں گا۔ چنانچہ

آدھا لفظ بھی نہ سنا

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بارے میں اَسلاف کا عمل نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (حضرت) سَیِّدُنا سعید بن جُبَیْر شاگردِ عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو راستہ میں ایک بدمذہب ملا۔ کہا، کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی ایک کلمہ۔ (آپ نے) اپنا انگوٹھا چھُنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا: "وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ" (یعنی) آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی، اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا: یہ ان میں سے ہے یعنی گمراہوں میں سے ہے۔

سَیِّدُنا امام ابنِ سیرین کی بدمذہبوں سے نفرت

(اسی طرح) امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دو بدمذہب آئے۔ عرض کی، کچھ آیاتِ کلام اللہ آپ کو سنائیں! فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی کچھ احادیثِ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنائیں! فرمایا، میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ فرمایا: تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔ آخر وہ خائب و خاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی: اے امام! آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے؟ فرمایا: میں نے خوف کیا کہ وہ آیات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو میں ہلاک ہو جاؤں۔

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ واقعات نقل کرنے کے بعد) پھر فرمایا: آئمہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو تو یہ خوف اور اب عوام کو یہ جُرأت ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ۔ دیکھو! امان کی راہ وہی ہے جو تمہیں تمہارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتائی، "اِیَّاکُمْ وَ اِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ" ان (بدمذہبوں) سے دُور رہو اور انھیں اپنے سے دُور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ دیکھو! نجات کی راہ وہی ہے جو تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے بتائی:

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۷، الانعام:۶۸) ترجمۂ کنزالایمان: تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

بُھولے سے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ گئے ہو تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو جاؤ۔

(فتاویٰ رضویہ، ۱۵/۱۰۷، ۱۰۶ ملخصاً)۔ (صراط الجنان، ۳/۱۳۴)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بُری صحبت اپنے اندر کس قدر ہلاکت خیزیوں کو لئے ہوتی ہے کہ جو بڑوں بڑوں کو راہِ حق سے بھٹکا دیتی ہے، لہٰذا سمجھدار شخص کو چاہئے کہ وہ دِینی و دُنیوی عُلوم و فُنون کی ڈِگریاں حاصل کر لینے اور ان میں ماہر ہونے کے باوجود بھی اپنے نفس پر اعتماد (Trust) نہ کرے اور ہمیشہ بدمذہبوں اور بُرے لوگوں کی صحبت سے دُور بھاگے اور ہمیشہ اچھوں ہی کی صحبت اپنائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھوں کی صحبت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا ہمیں بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں مشغول رہنا چاہئے۔ 12 مَدَنی

کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃُ المدینہ بالغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔

❀ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے دُرست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے۔ ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے سُننے کی سعادت ملتی ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے علمِ دین کی دَولت نصیب ہوتی ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب میسّر آتا ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے مدنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُرائیوں میں مبتلا افراد جب دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہ کر مدرسۃ المدینہ بالغان میں قرآنِ کریم سیکھنے آتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصہ لیتے ہیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان پر مدنی رنگ چڑھتا جاتا ہے۔ آیئے! اس کی ایک ایمان افروز مدنی بہار ملاحظہ کیجئے اور جھومئے، چنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے اور بدنگاہی کرنے کا عادی تھا جبکہ نمازوں کی پابندی کا بھی ذہن نہ تھا۔ اتفاق سے ایک مرتبہ میری ملاقات سفید لباس زیبِ تن کیے سبز سبز عمامہ سجائے ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت دی، میں نے دعوت قبول کرتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں

پڑھنا شروع کر دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکت سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت میرا معمول بن گیا، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید بھی ہو گیا۔ نمازی اور مسجد میں درس دینے والا بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب میں فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ چکا ہوں اور اپنے گھر والوں پر بھی انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں بھی نمازی بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مدنی ماحول
بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پا مدنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ تم اپنائے رکھو سَدا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول
دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چُھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶ تا ۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُری صحبت میں چاہے بڑا مُبتلا ہو یا چھوٹا اسے اس کے نُقصانات ضرور پہنچتے ہیں، مگر بڑوں کے مُقابلے میں بچوں کے حق میں بُری صحبت انتہائی خطرناک ثابت ہوتی ہے کیونکہ انہیں کم عُمری میں اچھے بُرے کی تمیز نہیں ہوتی، اگر بچپن ہی سے ان کی مدنی تربیت نہ کی جائے تو یہ بڑے ہو کر آوارہ، ضِدّی، سُود خور، رِشوت خور، بدمذہب، بے نمازی، جُواری، شرابی، بے حیا، فیشن پرست، فلمیں ڈراموں کے شیدائی، ماں باپ کے نافرمان اور نہ جانے کیسی کیسی بُری خصلتوں کے

عادی بن جاتے ہیں اور والدین و خاندان کا نام بدنام کرتے ہیں۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تعلیم کے ساتھ ساتھ مدنی تَرْبِیَت کیلئے بھی وقت نکالیں اور وقتاً فوقتاً انہیں اچھی صحبت کے فوائد اور بُرے دوستوں کی صحبت کے نُقصانات بتا کر ان کی دنیا و آخرت سنوارنے اور انہیں مُعاشرے کا مُعزز فرد بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ جیسا کہ ایک سمجھدار باپ کو جب اپنے بچے کے بُری صحبت میں مبتلا ہونے کا علم ہوا تو اس نے لاپروائی کا مُظاہرہ کرنے کے بجائے اسے کس طرح سمجھانے کی کوشش کی۔ آیئے! اس سے مُتَعَلِّق ایک حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چُن کر عمل کی کوشش بھی کیجئے ،چنانچہ

بُری صحبت کا اثر

نیک گھرانے کا ایک مَدَنی مُنّا بُرے دوستوں کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے لگا۔ اس کے والد صاحب کو یہ بات پتا چلی تو انہوں نے اُسے سمجھایا کہ بُروں کی صحبت تمہیں بھی کہیں بُرا نہ بنادے۔ اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ابو جان! آپ فکر نہ کیجئے میں ان جیسا نہیں بنوں گا۔ والد محترم نے اپنے بیٹے کو عملی طور پر سمجھانے کا ارادہ کرلیا اور ایک دن گھر میں بہت سارے آلو بخارے (Prunes) لے آئے، اس میں کچھ آلو بخارے گھر والوں نے کھالئے، جب باقی آلو بخارے رکھنے لگے تو بیٹے نے کہا: ابو جان! ان میں ایک گلا سڑا آلو بخارا بھی ہے اسے نکال دیجئے، والد صاحب بولے: ابھی رہنے دو، کل دیکھیں گے۔ دوسرے دن جب باپ بیٹے نے آلو بخارے دیکھے تو گلے سڑے آلو بخارے کے قریب والے آلو بخارے بھی خراب ہو چکے تھے۔ اب والد صاحب نے بیٹے کو سمجھایا: دیکھا بیٹا! صحبت کا کتنا اثر ہوتا ہے ! ایک سڑے ہوئے آلو بخارے کی صحبت سے دوسرے اچھے والے آلو بخارے بھی خراب ہو گئے!

مدنی مُنّے کی سمجھ میں آگیا اور اس نے بُرے دوستوں کی صحبت میں بیٹھنے سے توبہ کرلی۔

(دودھ پیتا مدنی منا، ص ۲۷ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ایک عقلمند باپ نے اپنے مدنی مُنّے کو بُری صحبت سے روکنے کا کیسا پیارا طریقہ اختیار کیا کہ اس نے ایک ننھے ذِہن کے مُطابق عام سی مثال کے ذریعے اسے بُری صحبت کے نُقصان سے آگاہ کیا تو بیٹے نے بھی بآسانی اپنے باپ کی بات یہ سوچ کر قبول کرلی کہ جس طرح ان گلے سڑے آلو بخاروں کے درمیان رہ کر اچھے آلو بخارے بھی خراب ہوگئے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ بُرے دوستوں کی صحبت کی نحوست کے سبب میں بھی ان جیسا بن جاؤں! غور کیجئے کہ ایک طرف تو ایسے خوش نصیب والدین کا شاندار کردار ہمارے سامنے ہے جبکہ دوسری جانب ہمارے معاشرے میں ایسے نادان بھی ہیں جو اپنی اولاد کو اچھی صحبت میں بیٹھنے کی ترغیب دِلانا تو دُور کی بات ہے، اچھی صحبت میں بیٹھنے سے ہی روکتے ہیں، پھر بسا اوقات یہی اولاد جب بُری صحبت کا شکار ہو کر بِگڑ جاتی ہے تو والدین اپنے کئے پر کفِ افسوس ملتے رہ جاتے ہیں (یعنی پچھتارہے ہوتے ہیں) مگر **"اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔"** لہٰذا پھر لاکھ کوششوں کے باوجود بھی ایسی اولاد راہِ راست پر نہیں آتی، چنانچہ

مَدَنی قافِلے سے روکنے کا نقصان

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"فیضانِ سنت"** کے صفحہ نمبر 61 پر فرماتے ہیں کہ

مدینۃُ الْاَولیاء احمد آباد شریف (ہند) کے ایک عاشقِ رسول نے ایک نوجوان پر اِنفِرادی کوشش

کر کے اُس کو مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے آمادہ کر لیا، مگر والِد صاحِب نے دُنیوی تعلیم میں رُکاوٹ کے خوف سے اُخْرَوی تعلیم کے سفر (Travel) سے روک دیا۔ بے چارے کو عاشِقانِ رسول کی صُحبت ملتے ملتے رَہ گئی، نتیجۃً وہ بُرے دوستوں کے ہتھے چڑھ گیا اور شرابی بن گیا۔ اب اس کے والِد صاحِب کو اپنی غلطی کا اِحساس ہوا، اُس نے اُسی عاشقِ رسول کو درخواست کی، اِس کو مدنی قافلے میں لے جاؤ کہ کہیں اس کی شراب کی لَت چھوٹے۔ اُس نوجوان پر دوبارہ اِنفِرادی کوشش کی گئی مگر چُونکہ پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا یعنی بے چارہ بہُت زیادہ بگڑ چکا تھا لہٰذا کسی صورت مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے آمادہ نہ ہوا۔

اسی طرح شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو آپ کی بڑی بہن نے بتایا کہ ایک اسلامی بہن نے رو رو کر دعا کیلئے کہا ہے کہ میرے بیٹے کی اصلاح کیلئے دعا کریں، ہائے! ہائے! میں نے خود ہی اُس کو برباد کیا ہے، اس کو دعوتِ اسلامی کے مدرَسۃُ المدینہ میں حفظ کیلئے داخل تو کروادیا مگر بے چارہ جو سنّتیں وغیرہ سیکھ کر آتا وہ گھر میں بیان کر دیتا تو گھر والے اُس کا مذاق اُڑاتے۔ آخِر اُس کا دل ٹوٹ گیا اور اُس نے مدرَسۃُ المدینہ میں جانا چھوڑ دیا۔ اب بُرے دوستوں کی صحبت میں رَہ کر آوارہ ہو گیا ہے، اِتّفاق سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا ہے اب میں سخت پچھتا رہی ہوں، ہائے میرا کیا بنے گا!

صحبتِ صالِح تُرا صالح کُنند　　صحبتِ طالح تُرا طالح کُنند

(یعنی اچھّوں کی صحبت تجھے اچھّا بنادے گی اور بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی)

کتاب ”اچھے ماحول کی برکتیں“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو والدین اپنے بچوں کو اچھی صحبت کی برکتوں سے محروم رکھتے ہیں تو انہیں اپنے کئے پر کس قدر حسرت و ندامت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اگر والدین اپنے آپ کو

مدنی ماحول سے وابستہ رکھیں اور اپنے بچوں کی مدنی تَرْبِیَت کریں تو یہ اولاد نہ صرف دُنیا میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گی بلکہ نجاتِ آخرت کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ نے اچھی صحبتوں کا فیضان عام کرنے اور بُری صحبتوں کے وبال سے اُمّت کو بچانے کیلئے 50 صفحات پر مشتمل کتاب **"اچھے ماحول کی برکتیں"** شائع کی ہے۔ اس کتاب میں آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ طیبہ اور بُزرگانِ دِین کے اقوال کی روشنی میں اچھے، بُرے ماحول کی پہچان، اچھے ماحول کے فوائد اور بُرے ماحول کے نُقصانات بیان کئے گئے ہیں ۔ مکتبۃُ المدینہ سے اس کتاب کو ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تل کو اگر گلاب کے پُھول میں رکھ دیا جائے تو اس کی صُحبت میں رَہ کر وہ بھی گلابی ہو جاتا ہے، اسی طرح اچھے لوگوں کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے والا بھی دن بدن ان کے رنگ میں رنگتا چلا جاتا ہے۔ جو خُوش نصیب لوگ خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دولت سے مالا مال ہوں، محبتِ صحابہ و اہلبیت کی دولت سے سرشار ہوں، سر تا پا سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہوں، جن کی صحبت کی برکت سے عمل کا جذبہ بڑھتا ہو، گناہوں سے نفرت اور فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہو تو ایسوں کا فیضان پانے والا بھلا کس طرح برکتوں سے محروم رہ سکتا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا مصلح الدِّین سعدی شیرازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اچھی صحبت کی اہمیت کو نہایت خوب صورت انداز میں بیان فرمایا ہے چنانچہ آپ گلستانِ سعدی میں فرماتے ہیں، جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے: یعنی ایک روز خوشبو والی مٹی حَمَّام میں مجھے ایک دوست کے ہاتھوں سے ملی، میں نے اُس مٹی سے کہا

کہ تو مُشک ہے یا عنبر! تیری دلکش خوشبو نے مجھے مَست و بے خود کر دیا ہے (یہ سن کر مٹی نے کہا) میں تو حقیر (یعنی ادنیٰ سی) مٹی تھی لیکن ایک مُدّت تک میں پھولوں کی صحبت میں رہی پس ہم نشین کے جمال نے مجھ میں اثر کیا (کہ میں خوشبودار ہوگئی) ورنہ میں تو وہی خاک و مٹی ہوں جو پہلے تھی۔ (گلستان سعدی ص ۴)

اچھی صحبت کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس قدر ممکن ہو نیک لوگوں کی صحبت سے وابستہ رہیں کہ اچھوں کی صحبت انسان تو انسان اگر کسی جانور کو بھی نصیب ہو جائے تو پھر وہ عام جانور نہیں رہتا بلکہ اس کی صحبت و نسبت کی برکت سے اس کی شان و شوکت اور اہمیّت و رِفعت کئی گُنا بڑھ جاتی ہے، جیسے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے کُتّے ہی کو لے لیجئے کہ جو پہلے ایک عام سا کُتّا تھا مگر اسے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے محبت و اُلفت ہوگئی تھی لہٰذا وہ ان اللہ والوں کی مَحَبَّت میں اُن کا رفیق، شریکِ سفر اور محافظ بن گیا، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی صحبت کی برکتیں تو کیا نصیب ہوئیں، اس کی تو قسمت ہی چمک اُٹھی اور اس کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہو گیا کہ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اپنے مقبول بندوں یعنی اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ ساتھ اس کا بھی ذکر فرمایا، چُنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھف کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اُن کا کُتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔ (پ ۱۵، الکھف: ۱۸)

حضرت سَیِّدُنا اِمام ابو عبدُ اللہ محمد بن اَحمد قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلام کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کُتّا اتنا بلند مقام پا گیا کہ اللہ تعالٰی نے اس کا ذکرِ خیر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اولیائے کرام

اور نیک بندوں سے مَحَبَّت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلّی ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔[1] یعنی ان کیلئے تسلّی ہے کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کامیاب ہوں گے۔[2]

مدنی چینل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ انسان ہو یا جانور اچھی صحبت سے فیضیاب ہونے والا کوئی بھی محروم نہیں رہتا بلکہ اس پر ربِّ عَزَّوَجَلَّ کا خاص فضل و احسان ہوتا ہے اور اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ اس پُر فتن دَور میں اچھی صحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول میں عاشقانِ رسول کی صحبت سے بہت سے بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح کا سامان ہو چکا ہے اور توبہ کے بعد اس مدنی مقصد کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"** لہٰذا ہم سب بھی اس مدنی مقصد پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی پوری دنیا میں خدمتِ دین کے 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"مدنی چینل"** بھی ہے۔ دورِ حاضر میں میڈیا ذہن سازی و کردار سازی میں ایک کارگر ہتھیار کا کام کر رہا ہے، بہت سے لوگ اس کا غلط استعمال (Misuse) کرنے لگے، جس کی وجہ سے بالخصوص نوجوان نسل ان بُرے اثرات و افکار کی لپیٹ میں آتی جا رہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کی

---

1 ... تفسیر قرطبی، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، الجزء ۱۰، ۵/ ۲۶۹

2 ... صِراطُ الجِنان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۵/ ۵۵۰

مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیر اب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غَفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتَعَلِّق معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خوب جِدّ و جَہد کر کے رَمضانُ المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج آنے لگے۔

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ اِعتراف
نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار شرمِ عصیاں کے سبب ہوگا گنہگار اَشکبار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی اپنے اہلِ خانہ، رشتہ داروں اور دوستوں کو مدنی چینل دیکھنے کی ترغیب دلایئے، گناہوں بھرے چینل دیکھنے سے خود بھی بچیئے اور دوسروں کو بھی بچایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل پر معاشرے میں پائی جانے والی ان تمام بُرائیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے جو دُنیاوی نُقصان کے ساتھ ساتھ بروزِ قیامت بھی ذِلّت ورُسوائی کا باعث بنیں گی۔ ہم بھی نِیَّت کرتے ہیں کہ آج کے بعد گناہوں بھرے چینلز نہیں دیکھیں گے اور نہ گُناہوں کے قریب جائیں گے بلکہ خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضاوخُوشنودی کیلئے خوب خوب نیکیاں کریں گے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی نیّت پر ثابت قدم رہتے ہوئے عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ

- بُری صحبت میں بیٹھنے والا معاشرے میں نشانِ عبرت بن جاتا ہے،
- بُری صحبت میں بیٹھنے والا ہمیشہ نقصان ہی اٹھاتا ہے۔
- بدمذہبوں کی صحبت ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔
- جبکہ اچھوں کی صحبت میں دنیا و آخرت کی بہتری ہے
- والدین کی ذمہ داری ہے کہ اولاد کو اچھی صحبت فراہم کریں
- بُری صحبت سے بچنے کے نقصانات سے آگاہ کریں۔
- نیک لوگوں کی صحبت کی برکت سے انسان تو انسان جانور بھی محروم نہیں رہتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک بندوں کے صدقے ہمیں بھی اچھی صحبت نصیب فرمائے اور بُری صحبت سے بچتے ہوئے دوسروں کو بچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی

اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشْفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے۔[1] اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فتاوٰی رضویہ، ۲۱/۱۲۷

2 ... کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ۷/۲۰۴ حدیث: ۳۲۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "**شامی**" میں ہے: "اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)"۔

دُرُود شریف کی فضیلت

محبوبِ خدائے تَوّاب، نُبُوَّت کے آفتاب، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خوشگوار ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اِس وقت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔

(مسندبزار، ۴/۲۵۵، حدیث:۱۴۲۵)

گِرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو ایسوں پہ ایسی عطا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

مختصر وضاحت:

اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے جہاں اتنے احسانات فرمائے وہیں ایک کرم اور فرمادیجئے کہ ہمیں گناہوں کے سمندر میں ڈُوبنے سے بچالیجئے اور ہم جیسوں پہ کرم فرمانا بھی آپ ہی کا کام ہے میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر کروڑوں بار درود ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب،

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَنحُوس کون؟

ایک بادشاہ اور اس کے ساتھی شکار کی غرض سے جنگل (Forest) کی جانب چلے جارہے تھے۔ صبح کے سنّاٹے میں گھوڑوں کی ٹاپیں صاف سنائی دے رہی تھیں جنہیں سنتے ہی اکثر راہگیر راستے سے ہٹ جاتے تھے کیونکہ بادشاہ سلامت شکار پر جاتے ہوئے کسی کا راستے میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کی سواری بڑی شان وشوکت سے شہر سے گزر رہی تھی، جونہی بادشاہ شہر کی فَصِیل (چار دیواری) کے قریب پہنچا اس کی نگاہ سامنے آتے ہوئے ایک آنکھ والے شخص پر پڑی جو راستے سے ہٹنے کے بجائے بڑی بے نیازی سے چلا آرہا تھا۔ اسے سامنے آتا ہوا دیکھ کر بادشاہ غصّے سے چیخا: ”اُف! یہ تو انتہائی بدشگونی ہے۔ کیا اس بدبخت کانے (یعنی ایک آنکھ والے) شخص کو عِلْم نہیں تھا کہ جب بادشاہ کی سواری گزر رہی ہو تو راستہ چھوڑ دیا جاتا ہے، لیکن اس منحوس یک چشم (یعنی ایک آنکھ والے) نے تو ہمارا راستہ کاٹ کر انتہائی نُحوست کا ثبوت دیا ہے۔“ بادشاہ سپاہیوں کی جانب مُڑا اور غصے سے چیخا: ”ہم حکم دیتے ہیں کہ اس ایک آنکھ والے شخص کو ان سُتونوں سے باندھ دیا جائے اور ہمارے لَوٹنے تک یہ شخص یہیں بندھا رہے گا۔ ہم واپسی پر اس کی سزا تجویز کریں گے۔“ سپاہیوں (Guards) نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور اس شخص کو ستونوں سے باندھ دیا گیا۔ بادشاہ اور اس کے ساتھی گرد اُڑاتے جنگل کی جانب روانہ ہوگئے۔ بادشاہ کے خدشات کے برعکس اس روز بادشاہ کا شکار بڑا کامیاب رہا۔ بادشاہ نے اپنی

پسند کے جانوروں اور پرندوں کا شکار کیا۔ بادشاہ بہت خوش تھا کیونکہ آج اس کا ایک نشانہ بھی نہیں چُوکا بلکہ جس جانور پر نگاہ رکھی اسے حاصل کرلیا۔ وزیر نے جانوروں اور پرندوں کو گنتے ہوئے کہا: ”واہ! آج تو آپ کا شکار بہت خوب رہا، کیا نگاہ تھی اور کیا نشانہ!“ اسی طرح تمام ساتھی بھی بادشاہ کی تعریف میں مصروف تھے، جب شام ڈھلے بادشاہ شہر کے قریب پہنچا تو اس شخص کو رسیوں میں جکڑا ہوا پایا۔ بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں سے بھرا چھکڑا بھی چلا آرہا تھا جسے دیکھ کر بادشاہ اور اس کے ساتھی خوشی سے پھُولے نہ سَمارہے تھے۔ بھرا ہوا چھکڑا دیکھ کر وہ شخص زور دار آواز میں بادشاہ سے مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم دونوں میں سے کون منحوس ہے، میں یا آپ؟ یہ سنتے ہی بادشاہ کے سپاہی اس شخص کے سر پر تلوار تان کر کھڑے ہوگئے لیکن بادشاہ نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ وہ شخص بِلاخوف پھر مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم میں سے کون منحوس ہے ”میں یا آپ؟“ میں نے آپ کو دیکھا تو میں رسیوں میں بندھ کر چِلچلاتی دھوپ میں دن بھر جلتا رہا جب کہ مجھے دیکھنے پر آپ کو آج خوب شکار ہاتھ آیا۔ یہ سُن کر بادشاہ نادِم ہوا اور اس شخص کو فوراً آزاد کردیا اور بہت سے اِنعام واِکرام سے بھی نوازا۔ (بدشگونی، ص۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے وہمی بادشاہ نے تو ایک آنکھ والے شخص کو منحوس جان کر اسے کڑی دُھوپ میں پورا دن قید رکھنے کی سزا دی مگر پھر بھی اسے شکار میں پہلے سے کہیں زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس حکایت سے تو ان کے وہم کی مکمل کاٹ ہوگئی جو کسی انسان، جانور یا کسی دن مہینے کو محض اپنے وہم کی بنیاد پر منحوس خیال کرتے ہیں حالانکہ شریعت میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یاد رکھئے! جو شخص وہم کی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اسے ہر چیز منحوس محسوس ہونے لگتی ہے، حتّٰی کہ وہمی شخص کم

عقل لوگوں کی باتوں میں آکر غلط فیصلے کر کے نہ صرف خود آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ دیگر لوگوں کیلئے بھی وبالِ جان بن کر رہ جاتا ہے۔ کسی مسلمان کے **مَنْحُوس ہونے کا خیال** نفرت کے وبال میں ڈال سکتا ہے۔ مَنْحُوس ہونے کا وہم شیطان(Satan) کا وہ ہتھیار ہے جو مسلمانوں کو باہم **دست و گریبان** کراتا، لڑائی، جھگڑے کروا کر چین و سکون کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ بات اچھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقْت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اسی نوعیت کا سُوال کیا گیا کہ ایک شخص کے متعلق مشہور ہے اگر صبح اس کی مَنْحُوس صُورَت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت اور پریشانی اُٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر کام ہو جانے کا وُثُوق (اِعتماد اور بھروسا) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہو گی چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مناسب ہر بار تجربہ (Experience) ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کر کے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! پھر اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔ اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ (شرعی خرابی) تو نہیں؟

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب ارشاد فرمایا: شرعِ مطہر (پاکیزہ شریعت) میں اس کی کچھ اصل (حقیقت) نہیں، لوگوں کا وہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: **اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا** یعنی جب کوئی شگونِ بَدگمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ وہ طریقہ محض ہندوانہ ہے مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ

"اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ ،وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ، وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ"[1] پڑھ لے اور اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) پر بھروسا کرکے اپنے کام کو چلا جائے، ہر گز نہ رُکے ،نہ واپس آئے۔ وَاللہُ تعالیٰ اَعْلَمُ (فتاویٰ رضویہ،۲۹/۶۴۱ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِینِ اسلام اس طرح کے وہم وخیالات کی مذمّت کرتا ہے کہ جس سے کسی کی دل آزاری ہو، لہٰذا ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بد شگونی ووہم سے بچنا چاہیے۔ آیئے! اب **شگون کی تعریف** اور اس کی قسموں کے متعلق سنتے ہیں۔ چنانچہ

شُگُون کسے کہتے ہیں؟

شگون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وَقْت کو اپنے حق میں اچھا یا بُرا سمجھنا۔ اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: (1) بُرا شگون لینا، (2) اچھا شگون لینا۔ علامہ محمد بن احمد اَنصاری قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیرِ قُرطبی میں نَقْل کرتے ہیں: اچھا شگون یہ ہے کہ جس کام کا اِرادہ کیا ہو اس کے بارے میں کوئی کلام سُن کر دلیل پکڑنا، یہ اس وَقْت ہے جب کلام اچھا ہو، اگر بُرا ہو تو بد شگونی ہے۔ شریعت نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اچھا شگون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اس کی طرف توجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے سبب اپنے کام سے رُکے۔ (تفسیر قرطبی، پ۲۶، الاحقاف، تحت الآیۃ: ۴، ۸/۱۳۲، الجزء ۱۶ مفھوماً)

اچھے اور بُرے شگون میں فرق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شگونی اور اچھے شگون میں فرق (Difference) بھی جان لیجئے

---

1 ... (ترجمہ: اے اللہ! نہیں ہے کوئی بُرائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

چنانچہ ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ بَد شگونی لینا شَرْعاً ممنوع اور اچھا شگون لینا مُسْتَحَب ہے، اس کے علاوہ ☆ اچھا شگون لینا ہمارے مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ ہے جبکہ بَد شگونی غیر مسلموں کا شیوہ ہے ☆ اچھا شگون لینے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رحم و کرم سے اچھائی اور بھلائی کی اُمید ہوتی ہے جبکہ بَد شگونی سے نااُمیدی پیدا ہوتی ہے ☆ نیک فال سے دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے جو ہر کام کی جدوجہد اور تکمیل کے لیے ضَروری ہے جبکہ بَد شگونی سے بِلاوجہ رَنج وتردُّد پیدا ہوتا ہے ☆ نیک فالی انسان کو کامیابی، حرکت اور ترقی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ بد شگونی سے مایوسی، سُستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے جو تَنَزُّلی کی طرف لے جاتی ہے۔ **مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح** میں ہے: نیک فال لینا سنّت ہے، اس میں اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے اور بد فالی لینا ممنوع کہ اس میں رب (عَزَّوَجَلَّ) سے نا اُمّیدی ہے۔ اُمّید اچھی ہے نا اُمّیدی بُری، ہمیشہ ربّ سے اُمّید رکھو۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۲۵۵)

بد شگونی مشرکین کی پرانی رسم ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیر مسلموں میں مختلف چیزوں سے بُرا شگون لینے کی رسم پرانی ہے اور ان کے وہمی لوگ ہر چیز سے اثر قبول لیتے ہیں مثلاً کوئی شخص کسی کام کو نکلتا اور راستے میں کوئی جانور سامنے سے گزر جاتا یا کسی مخصوص پرندے کی آواز کان میں پڑ جاتی تو فوراً گھر واپس آتا، اسی طرح کسی کے آنے کو، بعض دنوں اور مہینوں کو منحوس سمجھنا ان کے ہاں (مشہور) تھا۔ اسی طرح کے تصورات اور خیالات ہمارے معاشرے میں بھی بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام اس طرح کی تَوَہُّم پرستی (وہم) کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اور اسلام نے جہاں دیگر فضول رسموں کی جڑیں ختم کیں، وہیں اس بُری رسم کا بھی خاتمہ کر دیا۔ (صراط الجنان، ۳/۴۱۲) آیئے! بد شگونی کے مُتَعَلِّق 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جب تم حسد کرو تو زیادتی نہ کرو، جب تمہیں بدگمانی پیدا ہو تو اس پر یقین نہ کرو اور جب تمہیں بدشگونی پیدا ہو تو اُسے کر گزرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرو۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، عبدالرحمٰن بن سعد، ۵/۵۰۹)

2. ارشاد فرمایا: میری اُمّت میں تین چیزیں لازِماً رہیں گی: بدفالی، حَسَد اور بدگمانی۔

ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جس شخص میں یہ 3 خصلتیں (Traits) ہوں وہ ان کا تدارُک (علاج) کس طرح کرے؟ اِرشاد فرمایا: جب تم حَسَد کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِستِغْفار کرو اور جب تم کوئی بدگمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم بدفالی نکالو تو اس کام کو کر لو۔ (معجم کبیر، ۳/۲۲۸، حدیث: ۳۲۲۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مُعاملے میں ہمارے بزرگانِ دین کا طرزِ عمل لائقِ تقلید ہے کیونکہ یہ حضرات کسی مخصوص شخص، جگہ، وقت یا چیز کو اپنے لئے منحوس خیال کر کے بدشگونی لینے یا ستاروں کے زائچوں پر یقین رکھ کر وہمی لوگوں کی طرح ذہنی کشمکش میں مبتلا ہونے کے بجائے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل یقین رکھتے تھے اور جس کام کا ارادہ کر لیتے اسے کر گزرتے۔ آیئے! اس ضمن میں 2 سبق آموز حکایت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

سفر سے نہ رُکے

امیرُ المؤمنین مولا مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب خارجیوں سے جنگ کے لئے سفر کا اِرادہ کیا تو ایک نجومی (Fortune-Teller) رُکاوٹ بنا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! آپ تشریف نہ لے جایئے، حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: اس وَقْت چاند عَقْرَب (آسمان کے برجوں میں سے ایک بُرج) میں ہے۔ اگر آپ اس وَقْت تشریف لے گئے تو آپ کو شکست ہو جائے گی۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا: نبیِ کریم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضراتِ صدیق وعمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نُجومیوں پر اِعتقاد نہیں رکھتے تھے ،میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتے ہوئے اور تمہاری بات کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ضَرور سفر کروں گا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس سفر پر روانہ ہوگئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہِری کے بعد سب سے زیادہ بَرَکت اس سفر میں عطا فرمائی حتّٰی کہ تمام دشمن مارے گئے اورامیر المومنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فتح کے ساتھ خوشی خوشی واپس تشریف لائے۔(غذاء الالباب فی شرح منظومۃ الآداب، ۱/۱۹۱، بتغیر قلیل)

بَعدِ خُلَفائے ثَلاثَہ سب صَحابہ سے بڑا آپ کو رُتبہ ملا مولیٰ علی مشکلُشا
قَلْعۂ خیبر کا دروازہ اُکھاڑا آپ نے مرحبا! صد مرحبا! مولیٰ علی مشکلُشا

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدشگونی کی تردید

امیرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلام مُزاحِم کا بیان ہے: جب ہم مدینۂ طیِّبہ سے نکلے تو میں نے دیکھا کہ چاند ”دَبَران“ میں ہے، میں نے ان سے یہ کہنا تو مناسب نہ سمجھا بلکہ یہ کہا: ذرا چاند کی طرف نظر فرمایئے، کتنا خوبصورت (Beautiful) نظر آتا ہے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیکھا تو چاند دَبَران میں تھا، فرمایا: شاید تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ چاند دَبَران میں ہے، مُزاحِم! ہم چاند سورج کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ واحد وقہار کے حکم ومَشِیّت کے ساتھ نکلتے ہیں۔

(سیرت ابن عبد الحکم، ص۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اصل نحوست تو گناہوں میں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! کوئی وَقْت بَرَکت والا اور عظمت و فضیلت والا تو ہو سکتا ہے جیسے ماہِ رمضان، ربیعُ الاول، جمعۃُ المبارک وغیرہ مگر کوئی مہینا یا دن منحوس نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلام میں کوئی دن یا کوئی ساعت منحوس نہیں ہاں بعض دن بابرکت ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۴۸۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صفر المظفر بھی دیگر مہینوں کی طرح ایک بابرکت مہینا ہے۔ جس طرح دیگر مہینوں میں رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم کی بارشیں ہوتی ہیں اسی طرح اس میں بھی ہو سکتی ہیں بلکہ اسے تو صَفَرُ الْمُظَفَّر یعنی کامیابی کا مہینا کہا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی معزز مہینے میں حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور خاتونِ جنت حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/۱۲) ☆ صفر المظفر میں مسلمانوں کو فتحِ خیبر نصیب ہوئی۔ (البدایۃ والنہایۃ، ۳/۳۹۲) ☆ سیفُ اللہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عاص اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے صفر المظفر آٹھ ہجری میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/۱۰۹) ☆ مدائن (جس میں کسریٰ کا محل تھا) کی فتح 16 ہجری صفر المظفر کے مہینے میں ہوئی۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/۳۵۷)

مگر افسوس کہ جیسے ہی صفر المظفر کے پُر بہار اور بابرکت مہینے کی آمد ہوتی ہے تو نُحُوست کے وہمی تصورات کے شکار بعض نادانوں کی جانب سے اس پاکیزہ مہینے سے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیوں پر مشتمل پیغامات پھیلائے جاتے ہیں اور اس ماہ (Month) کو انتہائی منحوس تصور کیا جاتا ہے کہ اس

مہینے میں آفتوں اور بلاؤں کا نزول ہوتا ہے، لہٰذا کابلی چنوں کی نیاز دلائی جاتی ہے یا پھر آٹے کی گولیاں بنا کر سمندر میں ڈلوایا جاتا ہے، بالخصوص اس ماہ کے آخری بدھ کو تو بہت ہی زیادہ منحوس تصور کیا جاتا ہے۔ آیئے! اس مہینے کے بارے میں پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں سے مُتَعَلِّق سنتے ہیں۔ چنانچہ

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے، لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی 13 تاریخیں بہت زیادہ نَحس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں، یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ "صفر کوئی چیز نہیں۔" (بخاری، کتاب الطب، باب لا ھامۃ، حدیث: ۵۷۵۷، ۴/۳۶) یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینے کو بھی بہت لوگ بُرا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینا کہتے ہیں، یہ بھی غلط ہے اور ہر ماہ میں 3، 13، 23، 8، 18، 28 کو منحوس جانتے ہیں، یہ بھی لغو بات ہے۔ (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ) ماہِ صفر کا آخر چہار شنبہ (بدھ کا دن) ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں، پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مرض شِدَّت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع (جھوٹی) ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں، بلکہ حدیث کا یہ ارشاد: لَاصَفَرَ یعنی صفر کوئی چیز نہیں (بخاری، کتاب الطب، باب لا ھامۃ، حدیث: ۵۷۵۷، ۴/۳۶)۔ ایسی تمام خرافات (Nonsense) کو رد کرتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۵۹)

12مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی درس“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر سے مُتَعَلِّق عوام میں پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں کا حقیقت سے دُور دُور تک کوئی تعلُّق نہیں بلکہ یہ محض وہمی خیالات اور علمِ دِین سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ ہم اس طرح کے وہمی خیالات سے اپنے آپ کو دُور رکھیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر 12**مَدَنی کاموں** میں خُوب حصّہ لیں کیونکہ اس مدنی ماحول میں وہم اور بدشگونی سے بچنے اور اس کے علاج کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **”مدنی درس“** بھی ہے جو عِلْمِ دِیْن سیکھنے سکھانے کا نہایت موثر ذریعہ ہے۔ **مدنی دَرْس** سے مُراد یہ ہے کہ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب و رَسَائل کے عِلاوہ آپ کی باقی تمام کُتُب و رَسَائل بِالْخُصُوص **فیضانِ سنّت** سے مَسْجِد / چوک / بازار / دُکان / دفتر اور گھر وغیرہ میں دَرْس دینے کو تنظیمی اِصْطِلَاح میں **مَدَنی دَرْس** کہتے ہیں۔

✤ **مدنی درس** بہت ہی پیارا مدنی کام ہے کہ اِس کی برکت سے مسجد کی حاضری کی بار بار سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **کثیر مطالعے** کا بھی موقع ملتا ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** و "**سلام**" کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کے مختلف موضوعات پر مشتمل کتب و رسائل سے علمِ دِین سے مالامال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔ ✤ **مدنی درس**، **بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت معاون و مددگار ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مسجد کی حاضری سے محروم** رہنے والوں تک

بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا ایک مُفید ترین ذریعہ ہے۔ ✤مسجد کے علاوہ **چوک، بازار، دُکان** وغیرہ میں اگر "**مدنی درس**" ہو گا تو اس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی وہاں بھی **تشہیر و نیک نامی** ہو گی۔ ✤**مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کی **مختلف کتب و رسائل کا تعارف** عام ہو گا۔

دُعائے عطار: یاربِّ محمّد عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ !جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ 2 درس دیں یا سُنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں اکٹّھا رکھ۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جو دے روز دو درسِ فیضانِ سنّت
میں دیتا ہوں اس کو دُعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء، ۵/۶، حدیث ۷۶۲۲)

آیئے! **مدنی درس** کی ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے۔ چنانچہ

گانے باجوں کا شوقین

ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں میں ایامِ زِیست(یعنی زندگی کے دن)برباد کر رہے تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کے بے حد شوقین تھے۔ اگر کبھی سفر پر جانا ہوتا تو ایسی بس میں بیٹھنا پسند کرتے جس میں فلمیں اور گانے باجے چلتے ہوں، ان کی زندگی میں سُنَّتوں کی مدنی بہاریُوں نمودار ہوئی کہ ایک دن عشاء کی نماز پڑھنے مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کے بعد ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے بڑے دِلنشین انداز میں مدنی درس دینا شروع کیا، وہ بھی قریب جاکر بیٹھ گئے اور بغور درس سُننے لگے، فیضانِ سُنَّت کے عام فہم الفاظ سُن کر وہ اسلامی بھائی اس قدر مُتأثر ہوئے کہ باقاعدگی سے مدنی درس میں شرکت کرنا ان کا معمول بن گیا۔ ربیعُ الاوّل کے مبارک مہینے میں اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے پر انہیں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا **"مدنی مذاکرہ"** مدنی چینل پر دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ کے علم وحکمت کے مدنی پھُول سُن کر ان کا ایمان تازہ ہوگیا، قبر وحشر کی تیاری کی فکر ذہن میں گردش کرنے لگی، لہٰذا انہوں نے زندگی کی بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا مشکبار مدنی ماحول اپنالیا اور امیر اہلسنّت کے عطا کردہ مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کے تحت نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مشغول ہوگئے۔

یقیناً مُقدَّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دلائے گا خَوفِ خُدا مَدَنی ماحول
اے بیمارِ عصیاں تُو آ جا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۷-۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہم ایک ایسی بیماری ہے کہ جو انسان کا سُکھ چین سب کچھ چھین لیتی اور اس کی عقل کی صلاحیتوں (Abilities) کو ضائع کر دیتی ہے، جو لوگ وہم کی آفت میں پھنس جاتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ان کیلئے شخصیات، جگہیں، اوقات، علامتیں، تاریخیں، ایّام، راتیں، مہینے یا سال وغیرہ کچھ بھی باعثِ سعادت نہیں بلکہ وہ اپنے علاوہ ہر چیز کو اپنے حق میں بِلا وجہ منحوس خیال کر کے بدشگونی لیتے اور اپنے اوپر مختلف بُرائیوں کے دروازے کھولتے ہیں، مثلاً

بدشگونی کی صورتیں

✤ کبھی اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور لوگوں سے تو کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سُن کر بدشگونی کا شکار ہو جاتے ہیں ✤ کبھی کسی وَقْت یا دن یا مہینے سے بدفالی لیتے ہیں ✤ کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نقصان کی نشاندہی کر دی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے بدشگونی لیتے ہیں کہ اب تم نے ٹانگ اَڑا دی ہے تو یہ کام نہیں ہو سکے گا ✤ کبھی ایمبولینس (Ambulance) کی آواز سے تو کبھی فائر بریگیڈ (Fire brigade) (آگ بُجھانے والی گاڑی) کی آواز سے بدشگونی میں مبتلا ہوتے ہیں ✤ کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین ورَنجیدہ کر لیتے ہیں ✤ کبھی مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرتے ہیں ✤ کبھی جوتا اُتارتے وَقْت جوتے پر جُوتا آنے سے بدشگونی لیتے ہیں ✤ سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کر لیتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے گی ✤ عید جمعہ کے دن ہو جائے تو اسے حکومتِ وَقْت پر بھاری سمجھتے ہیں ✤ کبھی بلّی (Cat) کے رونے کو منحوس سمجھتے ہیں تو کبھی رات کے وَقْت کُتّے

کے رونے کو ✤پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اس سے بد شگونی لیتا ہے ✤نئی نویلی دلہن کے گھر آنے پر خاندان کا کوئی شخص فوت ہو جائے یا کسی عورت کی صِرْف بیٹیاں ہی پیدا ہوں تو اس پر منحوس ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے ✤اگر کوئی عورت اُمید سے ہو تو مَیِّت کے قریب نہیں آنے دیتے کہ بچے پر بُرا اثر پڑے گا ✤جوانی میں بیوہ ہو جانے والی عورت کو منحوس جانتے ہیں، ✤خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے ✤کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے ✤خالی برتن یا چمچ آپس میں ٹکرانے سے گھر میں لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے ✤جب بادلوں میں بجلی کَڑک رہی ہو اور سب سے بڑا بچہ (پلوٹھا، پہلوٹھا) باہر نکلے تو بجلی اس پر گر جائے گی ✤بچے کے دانت اُلٹے نکلیں تو ننھیال (یعنی ماموں وغیرہ) پر بھاری ہوتے ہیں ✤چھوٹا بچہ کسی کی ٹانگ کے نیچے سے گزر جائے تو اس کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے ✤بچہ سویا ہوا ہو اُس کے اُوپر سے کوئی پھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے ✤مغرب کے بعد دروازے میں نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ بلائیں گزر رہی ہوتی ہیں ✤زلزلے کے وَقْت بھاگتے ہوئے جو زمین پر گر گیا وہ گُونگا ہو جائے گا ✤رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں ✤انگلیاں چٹخانے سے نُحوست آتی ہے ✤سورج گرہن کے وَقْت **"اُمید والی عورت"** چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہو گا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہو گا ✤نومَولُود (نئے پیدا ہونے والے بچے) کے کپڑے دھو کر نچوڑے نہیں جاتے کہ اس سے بچے کے جسم میں درد ہو گا ✤کبھی نمبروں (Numbers) سے بدفالی لیتے ہیں (بالخصوص یورپی ممالک کے رہنے والے)، اسی لئے ان کی بڑی بڑی عمارتوں میں 13 نمبر والی منزل نہیں ہوتی (بارھویں منزل کے بعد والی منزل کو چودھویں منزل قرار دے لیتے ہیں)، اسی طرح ان کے اسپتالوں میں 13 نمبر والا بستر یا کمرہ (Room) بھی نہیں پایا جاتا کیونکہ وہ اس نمبر کو منحوس سمجھتے ہیں ✤مغرب کی اذان کے وَقْت تمام لائٹیں روشن کر دینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔

بیان کردہ بدشگونیوں کے علاوہ بھی مختلف معاشروں، قوموں، برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں۔(بدشگونی،ص۱۶تا۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے جو بھی اس طرح کی بدشگونیوں کا شکار ہے تو اسے چاہئے کہ سمجھداری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے فوراً اس مرض سے پیچھا چُھڑائے کیونکہ بدشگونی کی تباہ کاریاں اس قدر زیادہ ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

آیئے!عبرت کے لئے **بدشگونی کی چند تباہ کاریوں** سے متعلق سنتے ہیں۔چنانچہ

بدشگونی کی تباہ کاریاں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 126 صفحات پر مشتمل کتاب **"بدشگونی"** صفحہ نمبر20 پر ہے کہ ✤بدشگونی کا شکار ہونے والوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِعتماد اور توکُّل کمزور ہو جاتا ہے، ✤اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے، ✤تقدیر پر ایمان کمزور ہونے لگتا ہے، ✤شیطانی وَسْوَسوں کا دروازہ کھلتا ہے، ✤بدفالی سے آدمی کے اندر توہُّم پرستی، بُزدلی، ڈر اور خوف، پَست ہمتی اور تنگ دلی پیدا ہو جاتی ہے، ✤ناکامی کی بہت سی وجوہات (Reasons) ہو سکتی ہیں مثلاً کام کرنے کا طریقہ دُرُست نہ ہونا، غَلَط وَقْت اور غَلَط جگہ پر کام کرنا اور ناتجربہ کاری لیکن بدشگونی کا عادی شخص اپنی ناکامی کا سبب نُحوست کو قرار دینے کی وجہ سے اپنی اِصلاح سے محروم رہ جاتا ہے ✤بدشگونی کی وجہ سے اگر رِشتے ناطے توڑے جائیں تو آپس کی ناچاقیاں جنم لیتی ہیں ✤جو لوگ اپنے اُوپر بدفالی کا دروازہ کھول لیتے ہیں انہیں ہر چیز منحوس نظر آنے لگتی ہے۔

کتاب "بدشگونی" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشگونی کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور اس مُوذی مرض سے چھٹکارا پانے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 126 صفحات پر مشتمل کتاب **"بدشگونی"** کا مطالعہ کیجئے۔اس کتاب(Book) میں شگون کی قسمیں، اچھے بُرے شگون کی مثالیں، بدشگونی کی مختلف صورتیں، بدشگونی کے نقصانات، فال کھولنے اور اس کی اُجرت کا حکم، استخارہ کرنے کے طریقے، دعائیں اور فائدے، ماہِ صفر میں پیش آنے والے چند تاریخی واقعات، کھیتوں کو نظرِ بد سے بچانے کا نسخہ، مُوئے مبارک کی برکتیں، بدشگونی اور اچھے شگون میں فرق، سبق آموز حکایات و واقعات اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے هَدِیَّةً طَلَب فرمایئے، خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو زَہے نصیب! زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیم کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(Download) اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ وہم اور بدشگونی اگرچہ بے حد مہلک امراض ہیں مگر ایسے امراض بھی نہیں کہ جو لاعلاج ہوں اور جن سے پیچھا چھڑوانا انتہائی دشوار ہو، لہٰذا مایوس ہو کر شیطان کو موقع دینے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات اور اس کی رحمت پر بھروسا کرتے ہوئے ان کے اسباب پر غور کیجئے اور فوراً علاج شروع کر دیجئے۔ آیئے! بدشگونی کے اسباب (Causes) اور ان کے علاج کے مُتَعَلِّق سنتے ہیں، چنانچہ

بدشگونی کے 6 اسباب اور اُن کے علاج

(1)...بدشگونی کا پہلا سبب اِسلامی عقائد سے لاعلمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ تقدیر پر اِن

معنوں میں اعتقاد رکھے کہ ہر بھلائی، بُرائی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے علمِ اَزلی کے موافق مقدّر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے عِلْم سے جانا اور وہی لکھ دیا۔ تو بدشگونی دل میں جگہ ہی نہیں بنا سکے گی کیونکہ جب بھی انسان کو کوئی نقصان پہنچے گا تو وہ یہ ذہن بنالے گا کہ یہ میری تقدیر (Fate) میں لکھا تھا نہ کہ کسی چیز کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

(2)...بدشگونی کا دوسرا سبب توکل یعنی اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے کی کمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جب بھی کوئی بدشگونی دل میں کھٹکے تو رب عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بدشگونی کا خیال دل سے جاتا رہے گا۔

(3)...بدشگونی کا تیسرا سبب بدفالی کی وجہ سے کام سے رُک جانا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ جب کسی کام میں بدفالی نکلے تو اسے کر گزریئے اور اپنے دل میں اس خیال کو جگہ مت دیجئے کہ اس بدفالی کے سبب مجھے اس کام میں کوئی خسارہ وغیرہ ہو گا۔

(4)...بدشگونی کا چوتھا سبب اس کی ہلاکت خیزیوں اور نقصانات سے بے خبری ہے کہ بندہ جب کسی چیز کے نقصان سے ہی باخبر نہیں ہے تو اس سے بچے گا کیسے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ بدشگونی کی ہلاکت خیزیوں اور نُقصانات کو پڑھے، ان پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کرے۔

(5)...بدشگونی کا پانچواں سبب روز مرّہ کے معمولات میں وظائف شامل نہ ہونا ہے۔ اس کا علاج اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں: اس قسم (یعنی بدشگونی وغیرہ) کے خطرے وَسْوسے جب کبھی پیدا ہوں اُن کے واسطے قرآن کریم وحدیث شریف سے چند مختصر و بے شمار نافع (فائدہ دینے والی) دعائیں لکھتا ہوں انہیں ایک ایک بار خواہ زائد (یعنی ایک سے زیادہ مرتبہ) آپ اور آپ کے گھر والے پڑھ لیں۔ اگر دل پُختہ ہو جائے اور وہ وہم جاتا رہے تو

بہتر ورنہ جب وہ وَسْوَسہ پیدا ہوا ایک ایک دفعہ پڑھ لیجئے اور یقین کیجئے کہ اللہ ورسول کے وعدے سچے ہیں اور شیطان مَلْعُون کا ڈرانا جُھوٹا۔ چند بار میں بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے) وہ وَہم بالکل زائل (یعنی ختم) ہو جائے گا اور اَصلاً (بالکل) کبھی کسی طرح اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ وہ دعائیں یہ ہیں: (1) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کار ساز۔ (پ۴، اٰل عمران: ۱۷۳) (2) اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری فال فال ہے اور تیری ہی خیر خیر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص289 بتغیر قلیل)

(6)... بد شگونی کا چھٹا سبَب نیک شگُون اختیار نہ کرنا یا نیک شگُون اختیار کرنے میں توجہ نہ دینا اور اس کی بنیادی معلومات کا نہ ہونا بھی ہے۔ بُرا شگُون لے کر اس پر عمل کرنے سے چونکہ شریعت منع فرماتی ہے اور نیک شگُون لینا شرعاً مستحب ہے۔ تو بُرے شگُون سے بچنے کیلئے نیک شگُون لینے کی عادت بنائی جائے۔

مجلس ائمۂ مساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شگونی کے اسباب کی پہچان اور ان کے علاج کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہو کر دینِ متین کے مدنی کاموں میں مشغولیت اختیار کر کے اس موذی مرض کی کاٹ کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بد شگونی سمیت کئی بُرائیوں کے نہ صرف اسباب کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے بلکہ ان کے علاج کے طریقوں کے متعلق بھی مدنی پھول دیئے جاتے ہیں لہٰذا آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خوب خوب برکتیں لُوٹیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے 104 شعبہ جات (Departments) میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس ائمۂ مساجد"** بھی ہے کہ جو

مَساجد کی آبادکاری کیلئے خطباء، ائمہ و مُؤذِّنین کی تَقرُّری کا کام سَر اَنجام دیتی ہے اوران کی خَیر خواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤذِّنین کا اَہَمّ کردار ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ائمۂ کرام، صدائے مدینہ، اِنْفِرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، **مدنی درس** (دَرسِ فیضانِ سُنَّت)، نمازِ فجر کے بعد **مدنی حلقے** میں شِرکت، **مدنی دورے** کے ذریعے اُس مسجد کے اطراف کے گھروں اور دُکانوں وغیرہ میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی بَرَکت سے مَسجدوں کو آباد رکھنے کی **کوشش کرتے ہیں**۔ اللہ تعالیٰ مجلس ائمۂ مساجد کو مزید ترقیاں اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہوجائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب		سب کو نمازی دے بنا یارَبِّ مُصْطَفٰے
اَحکامِ شَرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق		پیکر خُلُوص کا بنا یارَبِّ مُصْطَفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمِّ عطار کا ذکرِ خیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے درمیان صفر المظفر کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا وصال ہوا، اِسی مُناسبت سے ان کا ذکرِ خیر بھی سُنتے ہیں۔ چنانچہ آپ ایک نیک و پرہیز گار خاتون تھیں۔ انہوں نے شوہر کی وفات کے باوجود

سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر مدنی تربیت کی، جس کا مُنہ بولتا ثُبوت خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ امیرِ اَہلسنّت نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض وواجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین(Instruct) فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و مدنی تَرْبِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ والدۂ محترمہ کا شبِ جُمُعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھادر (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کلمہ طَیِّبَہ اور اِستغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہو گیا تھا۔ جس حصّہ زمین پر رُوح قَبْض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے جس حصے میں اِنتقال ہوا تھا، اس میں طرح طرح کی خوشبوئیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقْت چند گُلاب کے پھول لا کر رکھے تھے جو شام تک تقریباً تروتازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گُلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔

(تذکرۂ امیرِ اہلسنت (قسط2)، ص۴۱ ملتقطاً)

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَہَن میلا نہیں ہوتا	غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! واقعی اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کوئی عام خاتون نہ تھیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

مقرب، صابرہ وشاکرہ اور باہمت خاتون تھیں کہ جو آزمائش کی گھڑی میں ثابت قدم رہتے ہوئے بھی اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق مدنی تربیت میں مشغول رہیں، جو نمازوں اور سُنّتوں کی خود بھی پابند تھیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتیں تھیں، شاید ان کی یہی ادا ربّ تعالیٰ کو پسند آگئی، لہٰذا دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گئیں، بعدِ وصال چہرہ بھی جگمگا اُٹھا اور جس جگہ وصال ہوا وہ جگہ بھی بھینی بھینی خوشبو سے مشکبار ہوگئی، اگر ہماری اسلامی بہنیں بھی اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے کردار کو اپناتے ہوئے نفس و شیطان کی مخالفت کریں اور اپنے ظاہر و باطن کو زیورِ شریعت سے آراستہ کریں، فرائض و واجبات کی پابندی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں، جس طرح یہ بچوں کے اسکول (School) یا ٹیوشن جانے کا ناغہ نہیں ہونے دیتیں، اگر اسی طرح نمازوں وغیرہ کے معاملات اور ضروری دِینی تعلیمات کیلئے بھی کوشش کریں تو اس کے دنیا میں بھی کثیر فوائد حاصل ہوں گے اور آخِرت میں بھی برکتیں نصیب ہوں گی۔

17 **صفر المظفر** کو اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا یوم منایا جاتا ہے، تمام اسلامی بھائی اس ماہ میں اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے اِیصالِ ثواب کیلئے کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اِختیار فرمائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے **وہم اور بد شگونی** کے حوالے سے جو بیان سننے کی سعادت حاصل کی اس سے ہمیں چند مدنی پھول حاصل ہوئے مثلاً

♣ کسی شخص، جگہ، چیز، مہینا، سال، وَقْت یا تاریخ کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں کیونکہ اصل نحوست تو گناہوں میں ہے۔

♣بدشگونی لینا شیطانی کام اور اچھا شگون لینا مستحب کام ہے۔

♣بدشگونی ایک عالمی بیماری ہے، مختلف ممالک (Countries) میں رہنے والے لوگ مختلف چیزوں سے بدشگونی لیتے ہیں۔

♣بدشگونی انسان کے لئے دِینی ودُنیوی اعتبار سے بے حد خطرناک ہے۔

♣ماہِ صفر یا اس کے آخری بدھ کو منحوس جاننا، ستاروں کے اثرات پر یقین رکھنا اور نجومیوں کے پاس جانا خلافِ شرع کام ہیں، حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

♣بزرگانِ دِین ستاروں کی تاثیر کے بالکل بھی قائل نہ تھے، لہٰذا یہ حضرات جس کام کا ارادہ فرمالیتے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اُمِّ **عطار** کے طفیل ہمیں **وہم اور بدشگونی** کی آفت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

ان کی سنّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے
(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم، کتاب اللباس والزینة، ص۸۹۴، حدیث: ۲۰۹۶) 2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج۴ص۶۵ حدیث۵۸۵۵) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداؤد، ج۴ص۸۴ حدیث۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو

سیدھا نہ کرنا" دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔(سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب **بہارِ شریعت حصّہ 16(312صفحات)**،120صَفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** جبکہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شَریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقرَّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔

(مجمع الزوائد، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں آپ خوش ہوکے بار بار دُرود
ذاتِ والا پہ بار بار دُرود بار بار اور بے شمار دُرود

(ذوقِ نعت، ص۸۶-۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ کو جس طرح دیگر اوصاف مثلاً عبادت وریاضت، تقویٰ وپرہیز گاری، عشقِ رسول اور علوم وفنون میں کمال حاصل تھا، اسی طرح **حُسنِ اَخلاق**(Politeness) کے معاملے میں بھی مسلمانوں کی دِل جُوئی، نرمی، عفْو ودرگزر وغیرہ صِفات کی حامِل اور مثالی شخصیت تھے۔ آپ کی سیرتِ مبارکہ بیان کرنے کیلئے یہ مختصر وقت ناکافی ہے۔ لہٰذا آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے ایک پہلو یعنی آپ کے **حُسنِ اَخلاق** سے مُتَعَلِّق ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں۔ چنانچہ

دل کی کیفیت بدل گئی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"بریلی سے مدینہ"** صفحہ 13 پر نقل فرماتے ہیں: مَدِیْنَۃُ الْمُرْشِد بریلی شریف میں ایک صاحِب تھے، جو بُزُرگانِ دِیْن رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کو اَہَمِّیَّت نہ دیتے تھے۔ ان کے خاندان کے کچھ افراد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیعت تھے۔ وہ لوگ ایک دن کسی طرح سے بہلا پُھسلا کر اِن کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِیارت کے لیے لے چلے۔ راستے میں ایک حَلوائی کی دُکان پر گرم گرم اَمرتیاں (ماش کے آٹے کی مٹھائی جو جلیبی کے مُشابہ ہوتی ہے) تَلی جارہی تھیں، دیکھ کر اِن صاحِب کے منہ میں پانی آگیا۔ کہنے لگے: یہ کِھلاؤ تو چلوں گا۔ ان حضرات نے کہا کہ واپسی میں کھلائیں گے پہلے چلو۔ بَہَر حال سب لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوگئے۔ اِتنے میں ایک صاحِب گرم گرم اَمرتیوں کی ٹوکری لے کر حاضِر ہوئے، فاتحہ کے بعد سب کو تقسیم ہوئیں۔ دربارِ اعلیٰ حضرت کا قاعِدہ تھا کہ ساداتِ کرام اور داڑھی والوں کو دُگنا حصّہ ملتا تھا، چُونکہ

ان صاحِب کی داڑھی نہیں تھی لہٰذا ان کو ایک ہی اَمرتی ملی۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ ان کو دو(2) دیجئے۔ تقسیم کرنے والے نے عَرض کی: حُضور! ان کے داڑھی نہیں ہے۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا: اِن کا دل چاہ رہا ہے، ایک اور دِیجئے۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ اعلیٰ حضرت کے مُرید ہو گئے اور بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کی تعظیم کرنے لگے۔

مصطفٰے کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اس کی عطا کردہ طاقت سے لوگوں کے دل کی بات جان لیتے ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ یعنی مومن کی فراست و دانائی سے ڈرو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نُور سے دیکھتا ہے۔ جبھی تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی مومنانہ فراست سے اس شخص کی دلی کیفیت کو جان کر کمالِ شفقت اور حُسنِ اَخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے (2) امرتیاں دلوائیں ورنہ اُصولی طور پر صرف داڑھی والوں اور سیّد زادوں کو ہی دُگنا (Double) حصہ دیا جاتا تھا۔ آپ کے حُسنِ اخلاق کی برکت سے وہ شخص نہ صرف اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا عقیدت مند بن گیا بلکہ آپ کے مُریدوں میں شامل ہو گیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنی ذات میں حُسنِ اَخلاق کی پیاری صِفت کو پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ جس شخص میں بھی یہ خُوبی پائی جاتی ہے اس کو دُنیا و آخِرت کے بے شُمار فوائد (Benefits) حاصل ہوتے ہیں۔ حُسنِ اَخلاق کے فضائل پر مشتمل حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو(2) احادیثِ مبارکہ سن کر عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بے شک بد اَخلاقی اور بد کلامی اِسلام میں سے نہیں اور بیشک لوگوں میں اِسلام کے اِعتبار سے سب سے اَچّھا وہ ہے، جو اُن میں زِیادہ اَچّھے اَخلاق والا ہے۔(مسند امام احمد، ۷/۴۱۰، رقم:۲۰۸۷۴)
2. ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے مجھے سَب سے زِیادَہ محبوب اور آخِرَت میں میرے سب سے زِیادَہ قریب وہ شَخْص ہو گا، جو تم میں بہترین اَخلاق والا ہو گا اور تم میں سے مجھے سب سے زِیادَہ ناپسند اور آخِرَت میں مجھ سے زِیادَہ دُور وہ شَخْص ہو گا جو تم میں بدترین اَخلاق والا ہو گا۔(مسند امام احمد، ۶/۲۲۰، رقم:۱۷۷۴۷)

حُسنِ اَخلاق ملے بھیک میں اخلاص ملے اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ لوگوں میں اسلام کے لحاظ سے سب سے اچھا اور بروزِ قیامت قُربِ مصطفےٰ پانے والا شخص وہ ہو گا، جس کا **اخلاق سب سے زیادہ اچھا** ہو گا۔ ہمیں چاہئے کہ بد اخلاقی سے بچتے ہوئے کسی بھی معاملے میں حُسنِ اَخلاق کا دامن ہر گز نہ چھوڑیں۔ آیئے! اس بارے میں مزید سنتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق اور بد اخلاقی کہتے کسے ہیں؟ اس کی پہچان کیا ہے؟ کیونکہ جب تک اِس کی پہچان نہیں ہو گی، اُس وَقْت تک حُسنِ اَخلاق کو اپنانے یا بد اَخلاقی سے بچنے میں مدد نہیں ملے گی۔ اس لئے پہلے ان کی تعریفات (Definitions) سُن لیجئے۔ چُنانچہ

حُسنِ اَخلاق اور بد اَخلاقی کی تعریف

اَخلاق "خُلُق" کی جَمْع ہے اور خُلُق کی وَضاحت میں مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب اِحیاءُ العُلُوم جلد 3 صفحہ 165 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُلُق (عادت) نَفْس میں

رَاسِخ (موجود) ایک ایسی کیفیت کا نام ہے، جس کی وَجہ سے اَعْمال بآسانی صادِر ہوتے ہیں۔(اِنہیں عَمَلی جامہ پہنانے میں کسی) غور و فکر کی حاجت نہیں ہوتی۔ اگر نَفْس میں مَوْجُود کَیْفِیَّت ایسی ہو کہ اُس کے باعث اَچّھے اَفْعال اس طرح اَدا ہوں کہ وہ عَقْلی اور شَرعی طور پر پسندیدہ ہوں تو اسے حُسنِ اَخلاق کہتے ہیں اور اگر اس سے بُرے اَفْعَال اس طرح اَدا ہوں کہ وہ عَقْلی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ ہوں تو اسے بَد اَخْلَاقی سمجھا جائے گا۔

اِس تعریف سے یہ مَعلُوم ہُوا کہ جو شخص کبھی کبھار کسی عارِضی حاجت یا وَقْتی جوش و جَذبے کی وجہ سے کوئی اچھا عمل کرے مثلاً مال خرچ کرے یا غُصّہ آنے پر قابُو کرلے تو یہ مُعاملات بھی اگرچہ قابلِ تعریف ہیں لیکن حقیقی سَخاوَت اور حقیقی بُردُباری اُسی وَقْت نصیب ہو گی، جب یہ چیزیں طبیعت میں داخل ہو جائیں گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! حُسنِ اَخلاق یہ نہیں کہ ہم صرف مالداروں یا بلند مراتب پر فائز لوگوں کے ساتھ میل جول رکھیں اور صرف اِنہی سے خوش اخلاقی اور ملنساری سے پیش آئیں اور جب کوئی غریب و نادار، یا کم مرتبے والا شخص ہم سے ملنا چاہے یا کوئی بات کرنا چاہے تو اس سے منہ پھیر لیں یا منہ بگاڑ کر بے توجہی سے اس کی بات سُنیں بلکہ حُسنِ اَخلاق تو یہ ہے کہ امیر ہو یا غریب، سیٹھ ہو یا ملازم، نگران ہو یا ماتحت ہر ایک سے یکساں سلوک سے پیش آئیں اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ کریں، جس طرح مالداروں کو عزّت دی جاتی ہے ان کا احترام کیا جاتا ہے، ان کی دعوت قبول کرلی جاتی ہے، غریبوں کے ساتھ بھی ایسا ہی رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اَخلاق کا یہ عالم تھا کہ اگر کوئی غریب اور نادار شخص آپ کی دعوت (Invite) کرتا تو آپ اپنی کثیر مصروفیات کے باوجود بھی بخوشی اُس کی دِلجوئی کے لئے دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے۔ چنانچہ

ایک غریب، یتیم بچے کی دلجوئی

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا سیّد ایوب علی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک کمسن صاحبزادے نہایت ہی بے تکلفانہ انداز میں سادگی کے ساتھ حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کی: میری والدہ نے آپ کی دعوت کی ہے، کل صبح کو بُلایا ہے۔ اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اُن سے دریافت فرمایا: مجھے دعوت میں کیا کھلاؤ گے؟ اس پر اُن صاحبزادے نے اپنے کُرتے کا دامن جو دونوں ہاتھوں سے پکڑا ہوا تھا پھیلا دیا، جس میں ماش کی دال اور دو چار مرچیں پڑی ہوئی تھیں، کہنے لگے دیکھئے ناں! یہ دال لایا ہوں۔ حُضور نے اُن کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے فرمایا: اچھا! میں اور یہ (یعنی حاجی کفایت اللہ رضوی صاحب) کل دن کے دس بجے (10:00) آئیں گے، پھر حاجی کفایت اللہ صاحب سے فرمایا: مکان کا پتہ دریافت کر لیجئے۔ غرض صاحبزادے مکان کا پتہ بتا کر خوش خوش چلے گئے۔ دوسرے دن وقتِ مُعَیَّن پر اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) عصائے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے باہر تشریف لائے اور حاجی صاحب سے فرمایا: چلئے، اُنہوں نے عرض کی کہاں؟ فرمایا اُن صاحبزادے کے ہاں دعوت کا وعدہ (Promise) جو کیا تھا، آپ کو مکان کا پتا معلوم ہو گیا یا نہیں؟ عرض کیا: جی حضور، جس وقت مکان پر پہنچے تو وہ صاحبزادے دروازہ پر کھڑے انتظار میں تھے، حضور کو دیکھتے ہی یہ کہتے ہوئے بھاگے! مولوی صاحب آگئے، دروازہ کے قریب ہی ایک چھپر پڑا ہوا تھا، وہاں کھڑے ہو کر انتظار فرمانے لگے، کچھ دیر کے بعد ایک بوسیدہ چٹائی (آپ کے تشریف فرما ہونے کے لیے) آئی اور ڈھلیا میں موٹی موٹی باجرہ کی روٹیاں اور مٹی کی رِکابی میں وہی ماش کی دال جس میں مرچوں کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے (سامنے) لا کر رکھ دی اور کہنے لگے: کھایئے! حُضُور نے فرمایا: بہت اچھا، کھاتا ہوں! ہاتھ دھونے کے لئے پانی لے آیئے۔

اِدھر وہ صاحبزادے پانی لانے کو گئے اور اِدھر حاجی صاحب نے کہا کہ حضور یہ مکان(Home) نقّارہ یعنی ڈھول بجانے والے کا ہے۔ حضور یہ سُن کر(غایت تقویٰ کی وجہ سے) غمگین ہوئے، اتنے میں وہ صاحبزادے پانی لے کر حاضر ہوئے، حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے والد کہاں ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ دروازے کے پردے میں سے اُن صاحبزادے کی والدہ نے عرض کی: حضور! میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، وہ کسی زمانے میں نوبت بجاتے تھے، اس کے بعد توبہ کر لی تھی، اب صرف یہ لڑکا ہے، جو مزدوروں کے ساتھ مزدوری کرتا ہے۔ حضور نے(خوشی سے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا اور شریکِ طعام ہو گئے، مگر دل ہی دل میں حاجی صاحب کے یہ خیال آ رہا تھا کہ حضور کو کھانے میں بہت احتیاط ہے، یہ روٹی اور وہ بھی باجرہ کی اور اس پر ماش کی دال کس طرح تناول فرمائیں گے۔ مگر قربان اِس اخلاق اور دِلداری پر کہ میزبان کی خُوشی کے لئے خوب پیٹ بھر کر کھایا، وہاں سے واپسی پر حاجی صاحب کے شُبہ کو دُور فرمانے کے لئے ارشاد فرمایا: اگر ایسی خُلوص کی دعوت روز ہو تو میں روز قبول کروں۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس غریب لڑکے کی دِلجوئی کے لئے دعوت قبول فرما کر اپنے چاہنے والوں کو حُسنِ اَخلاق کا کیسا پیارا درس دیا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ امیروں کے اچھے اور عمدہ کھانوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے صرف انہی کی دعوت قبول نہ کریں بلکہ خوشی خوشی غریبوں کی دعوت قبول کر کے ان کی دال روٹی کھا کر بھی ان کی دِلجوئی کا سامان کریں کیونکہ دعوت قبول کرنا تو ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سنت ہے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اگر مجھے بکری کے پائے کی بھی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے بکری کا بازو بھی تحفۃً دیا جائے تو میں

قبول کروں گا۔(بخاری،کتاب النکاح،باب من اجاب الی کراع،۳/۴۵۵،حدیث:۵۱۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! دعوت قبول کرنے سے مُتَعَلِّق دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا:جب تم میں سے کسی کو اس کا بھائی شادی یا کسی اور موقع پر دعوت دے تو اسے چاہئے کہ قبول کرے۔(مسلم،کتاب النکاح،باب الأمر بإجابۃ الداعی...الخ،ص۵۷۵،حدیث:۳۵۱۳)
2. ارشاد فرمایا:جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے ضَرور قبول کرے، پھر چاہے کھائے،چاہے نہ کھائے۔(مسلم،کتاب النکاح،باب الأمر بإجابۃ الداعی...الخ،ص۵۷۵،حدیث:۳۵۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ایسی دعوت جو خلافِ شریعت نہ ہو قبول کریں اور اس میں امیر و غریب کے فرق کو مٹاتے ہوئے اپنے ہر مسلمان بھائی کا دِل خوش کرنے کی نِیَّت سے ممکن ہو تو شرکت بھی کریں۔ ایسا نہ ہو کہ مالدار یا صاحبِ منصب شخص ہمیں دعوت میں بُلائے تو ہم فوراً ہامی بھر لیں اور کوئی غریب خلوصِ نیت سے ہمیں دعوت دے تو ہمیں گھر کا ضروری کام یاد آجائے یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غرور و تکبُّر کی وجہ سے اس کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیں۔

حُجَّۃُ الاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دعوت قبول کرنے میں امیر و غریب کا فرق سامنے نہ ہو کہ یہ تکبُّر ہے جو کہ ممنوع ہے۔ بعض متکبرین حضرات صرف اَغْنِیا(مالداروں) کی دعوت قبول کرتے ہیں، فُقَرَاء کی نہیں یہ خلافِ سنّت ہے کہ پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غُلام و مسکین سب کی دعوت قبول فرماتے تھے۔(احیاء العلوم،۲/۴۵بتغیر قلیل)

میں غریب بے سہارا کہاں اور ہے گزارہ مجھے آپ ہی نبھانا مدنی مدینے والے

تِری سُنّتوں پہ چل کر مِری روح جب نکل کر چلے تُو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص426)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت، امام اہلسُنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اَخلاق کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ اگر کوئی آپ کے لئے نازیبا کلمات استعمال کرتا تو آپ صبر و تحمل اور عفو درگزر سے کام لیتے اور اپنی ذات کے لئے غُصہ کرنے اور اس سے انتقام لینے کے بجائے رضائے الٰہی کے لئے انہیں معاف (Forgive) فرمادیا کرتے تھے۔ چنانچہ

کسی کی مدح وذمّ کی پروا نہیں

ایک مرتبہ گالیوں سے بھرا ہوا ایک خط (Letter) آیا، پڑھنے والے نے چند سطریں پڑھ کر خط علیحدہ رکھتے ہوئے عرض کی: حضور! کسی بدمذہب نے اپنی دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ حلقۂ اِرادت میں شامل ہونے والے ایک نئے مُرید وہ خط اُٹھا کر پڑھنے لگے۔ اتفاق کی بات تھی کہ بھیجنے والے کا جو نام اور پتہ لکھا تھا، وہ ان صاحب کے اَطراف کا تھا۔ نئے مرید کو بہت زیادہ رنج ہوا۔ اس وقت تو خاموش رہے لیکن جب اعلیٰ حضرت مغرب کی نماز کے بعد دولت کَدہ کی طرف جانے لگے تو آپ کو روک کر عرض کیا: اس وقت جو خط میں نے پڑھا تھا کسی سنگدل (سخت دل) نے گالیاں لکھ کر بھیجی تھیں۔ میری رائے ہے کہ ان پر مُقدّمہ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو سزا دلوائی جائے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت کا نمونہ بن جائیں ورنہ دوسروں کو بھی ایسی جراءت ہوگی۔

حلم وحیا کے پیکر، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نئے مُرید کی یہ بات سُنی تو یہ کہہ کر اندر

چلے گئے: تشریف رکھئے! میں ابھی آتا ہوں۔ پھر دس پندرہ(10/15) خطوط (Letters) دستِ مبارک میں لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ذرا انہیں پڑھئے! یہ دیکھ کر پاس بیٹھے ہوئے لوگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ نہ جانے کس قسم کے خطوط ہیں؟ خیال ہوا کہ شاید اسی قسم کے گالی نامے ہوں گے۔ جن کے پڑھوانے سے یہ مقصود ہو گا کہ اس قسم کے خط آج کوئی نئی بات نہیں، بلکہ زمانہ سے آرہے ہیں۔ لیکن وہ صاحب خط پڑھتے جارہے تھے اور ان کا چہرہ خوشی سے دَمکتا جارہا تھا۔ جب سب خط پڑھ چکے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے ان تعریف کرنے والوں بلکہ تعریف کا پُل باندھنے والوں کو اِنعام واِکرام، جاگیر وعطیات سے مالامال کر دیجئے، پھر گالی دینے والوں کو سزا دلوانے کی فکر کیجئے گا۔ باادب وجذباتی مُرید نے عرض کی: حضور! جی تو یہی چاہتا ہے کہ اِن سب کو اِتنا انعام واکرام دیا جائے جو نہ صرف اِن کو بلکہ اِن کی نسلوں کو بھی کافی ہو۔ مگر یہ میری وسعت سے باہر ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جب آپ مخلص کو نفع نہیں پہنچاسکتے، تو مخالف کو نقصان بھی نہ پہنچایئے۔ (اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش، ص ۲۵)

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر حُسنِ اَخلاق کے مالک تھے کہ اپنے خلاف نازیبا کلمات استعمال کرنے والوں سے بدلہ لینے کے بجائے انہیں معاف فرما دیا کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی سیرتِ اعلیٰ حضرت پر عمل کرتے ہوئے غلطی کرنے والوں کو، جان بوجھ کر ستانے والوں، گالیاں دینے والوں کو رِضائے الٰہی کی خاطر مُعاف کرنے کی عادت بنانی چاہئے، کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے ہمیں صبر و تحمل کا دامن ہر گز نہیں چھوڑنا چاہئے۔ یاد رکھئے! کسی کی غلطی پر بدلہ لینے کی قُدرت کے باوُجُود اسے مُعاف کر دینا ایسی بہترین عادت ہے کہ اگر ہم اسے اپنالیں تو ہمارا مُعاشَرہ

اَمن و سُکون کا گہوارہ بن سکتا ہے اور اس طرح لڑائی جھگڑے اور تمام فتنے خود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔ دوسروں کو معاف کرنے کی عادت بنانے کے لئے ہمیں اپنے غُصّے پر قابو پانا ہو گا کیونکہ غُصّہ انسانی فطرت میں شامل ایک غیر اِختیاری صِفَت ہے کہ اکثر اس سے لڑائی جھگڑا، دو بھائیوں میں جُدائی، میاں بیوی میں طَلاق، آپس میں نَفْرت اور قَتل و غارَت تک نوبت پہنچ جاتی ہے، ایسے موقع پر ہمیں اپنے بزرگوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنی ذات کیلئے غصّہ کرنے کے بجائے عفوودرگزر سے کام لینا چاہئے۔ جیسا کہ

اپنی ذات کیلئے بدلہ نہ لیا

اَمیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نشہ کرنے والے ایک شخص کو سزا دینے کا ارادہ فرمایا: تو وہ آپ کی بُرائی کرنے لگا۔ آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کی: اے اَمیرُ الْمُؤمِنِین! جب اس نے آپ کو گالی (Swear) دی تو آپ نے اسے کیوں چھوڑ دیا؟ فرمایا: اس لئے کہ اس نے مجھے غصّہ دِلایا تھا، اب اگر میں اسے سزا دیتا تو یہ میری اپنی ذات کے لئے غصّہ ہوتا اور میں نہیں چاہتا کہ کسی مسلمان کو اپنی ذاتی غیرت کی وجہ سے کوئی سزا دُوں۔ (احیاءالعلوم، ۳/۲۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی جھوٹ بول کر اپنا کام نکالنا چاہتا ہو اور ہمیں معلوم بھی ہو کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے تو ایسی صورت میں بھی حُسنِ اخلاق اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس پر سختی کرنے کے بجائے نرمی اور حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ معاملہ خوش اُسلُوبی سے حل ہو سکے، ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اخلاق کا یہ عالم تھا کہ ایک بار کسی نے آپ کے سامنے غلط بیانی سے کام لیا تو آپ کو نورِ فراست سے اس کے جھوٹ (Lie) کا علم ہو گیا، پھر بھی آپ نے اس کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنے اور سب کے سامنے اسے ذلیل و رُسوا کرنے کے بجائے

پیار و محبت اور حکمتِ عملی سے معاملے کو حل فرمایا۔ چنانچہ

نورِ فراست سے حقیقتِ حال جان لی

ایک شخص نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: میری بیوی کا انتقال ہو گیا ہے، گھر میں میت پڑی ہوئی ہے، تجہیز و تکفین کے لئے میرے پاس ایک پیسہ نہیں، حضور میری مدد فرمائیں۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نورِ باطن سے اُن کے فریب کو جان لیا، مگر پھر بھی اسے ذلیل کر کے نہیں نکالا بلکہ کچھ رقم حاجی ذکاءُ اللہ خان صاحب قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دے کر فرمایا کہ آپ ان کے ساتھ چلے جائیے اور کفن وغیرہ کا سامان کر دیجئے۔ آپ حسبِ ارشاد ان کے ساتھ جاتے ہیں اور تھوڑی دیر میں واپس آ کر جو رقم ہمراہ لے گئے تھے واپس اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے کر دیتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اُن صاحب نے کچھ دُور جا کر مجھ سے کہا کہ بھائی! میت وغیرہ کچھ نہیں ہے بات یہ ہے کہ میرے پاس جو پیسے تھے، وہ جُوئے میں ہار آیا ہوں، لہٰذا جو کچھ رقم آپ لائے ہیں آدھی آپ لے لیجئے اور آدھی مجھے دے دیجئے۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اصلاح کرنے کا انداز کس قدر حُسنِ اَخلاق سے بھرپور تھا کہ آپ نے نورِ باطن سے جان لیا کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے، اس کے گھر میں کسی کا انتقال نہیں ہوا پھر بھی اس شخص کو ذلیل و رُسوا کرنے کے بجائے ایسی حکمتِ عَمَلی اختیار فرمائی کہ وہ شخص اپنے ناپاک ارادے میں ناکام ہوا۔ اسی طرح اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ جھوٹ اور دھوکہ (Deceiving) دہی سے کام لے کر کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے۔ آیئے اس ضمن میں دو (2) احادیثِ مُبارکہ ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنّت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

(الثقات لابن حبان، باب الکذب، ۷/۴۹۴، رقم: ۵۷۰۴)

2. ارشاد فرمایا: جو ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور مکر و دھوکہ بازی جہنم میں ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، المکر والخدیعۃ، الجزء الثالث، ۲/۲۱۸، حدیث: ۷۸۲۱)

دَرْدِ سر ہو یا بخار آئے تڑپ جاتا ہوں میں جہنم کی سزا کیسے سہوں گا یا ربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیرتِ اعلیٰ حضرت پر عمل کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"مَدَنی مذاکرہ"** بھی ہے۔

❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "مَدَنی مذاکرے" دیکھتے، سُنتے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے ❁ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی صُحبت مُیَسَّر آتی ہے، ❁ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عمل کا جَذبہ بڑھتا ہے، ❁ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے ❁ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہوتی ہے۔ ❁ مَدَنی مذاکرے کی برکت سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" کی اپ

ڈیٹس (Updates) ملتی ہیں۔ ❁ مَدَنی مذاکرہ علمِ دِین کی ترقی کا باعث ہے ❁ مَدَنی مذاکرہ، امیرِ اہلسنت کی زندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تجربات سے مدنی تربیت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ❁ مَدَنی مذاکرے میں دِینی معلومات ملنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تربیت بھی ہوتی ہے۔ ❁ مدنی مذاکرے کی بَرَکت سے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور علمِ دِین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوذَر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ

ایک ہزار نوافل سے افضل

حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے سو (100) رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے ہزار (1000) (One Thousand) رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ۱/۱۴۲، حدیث: ۲۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی برکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ اس لئے آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مُذاکرے"** میں اَوَّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے علاوہ مختلف مواقع پر بھی مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا ہے جن میں

لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول دیکھنے، سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، مثلاً مُحَرَّمُ الْحَرَام کے 10 **مدنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الاول (بارہویں) کے 12 **مدنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الاخر (گیارہویں) کے 11 **مدنی مذاکرے**، ماہِ رمضان میں روزانہ 2 مدنی مذاکرے، ماہِ ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَام کے 10 **مدنی مذاکرے** وغیرہ۔ ان مدنی مذاکروں میں بھی اوّل تا آخر شرکت کرکے دُنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں و بھلائیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ آیئے بطورِ ترغیب مدنی مذاکرہ دیکھنے کی ایک مدنی بہار سنئے اور جُھومئے۔ چنانچہ

مدنی مذاکرے نے سُدھار دیا

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے پہلے بہت سے نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی بُرائیوں میں مبتلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا ان کا محبوب مَشغلہ تھا۔ گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے انہیں مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی مذاکرے کی برکت سے وہ اسلامی بھائی اپنے پچھلے گناہوں سے تائب ہو کر فرائض و واجبات کے عامِل بن گئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی مُبارَک سَجالی اور مدنی حُلیہ بھی اپنا لیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مزید کرم سے ان کے والدین نے بخوشی انہیں **"وقفِ مدینہ"** (یعنی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں پیش) کر دیا ہے۔

گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول
پلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مصطفٰے مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طلبہ پر شفقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ لوگ بہت خوش نصیب ہیں کہ جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ علمِ دِین حاصِل کریں۔ طالبِ علم دِین کی اہمیت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت میں ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طلبہ (Students) کے ساتھ خوب شفقت و محبت فرماتے اور ان کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آتے تھے۔ چنانچہ

آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ طلبہ پر بڑے شفیق و کریم تھے، خوشیوں کے موقعوں پر، عید کے دِنوں میں، اُن کیلئے نئے نئے کپڑے بنواتے اور قسم قسم کے کھانے پکوا کر کھلاتے تھے۔ عرب طلبہ کیلئے عربی کھانا، روسی طلبہ کے لئے روسی کھانا، بنگالی طلبہ کیلئے بنگالی کھانا، سندھی کے لئے سندھی کھانا، پنجابی طلبہ کیلئے پنجابی کھانا۔ الغرض جن طلبہ کو جو کھانا مرغوب ہوتا وہ پکوا کر انہیں کھلاتے اور کِھلا کِھلا کر خُوش ہوتے تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۸۷)

ایک روپیہ انعام

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سعادت مند شاگرد مَلِكُ الْعُلَمَاء حضرت مولانا محمد ظفر الدِّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے سب سے پہلا فتویٰ 1322ھ میں لکھا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں اصلاح کیلئے پیش کیا حُسنِ اتفاق سے بالکل صحیح نکلا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فتویٰ کو لے کر میرے پاس خود تشریف لائے اور ایک روپیہ اپنے دستِ مبارک سے عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: مولانا! سب سے پہلا فتویٰ جب میں نے لکھا تھا تو میرے والدِ ماجد نے مجھے شیرینی کھانے کیلئے ایک روپیہ عنایت فرمایا تھا۔ آج آپ نے جو فتویٰ لکھا یہ پہلا فتویٰ ہے اور مَا شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بالکل صحیح ہے۔ اِس لئے اِسی اتباع میں ایک روپیہ آپ کو شیرینی کھانے کیلئے دیتا ہوں، خوشی کی وجہ سے میری زبان بند ہو گئی اور میں کچھ بول نہ سکا، اس لئے کہ فتویٰ پیش کرتے وقت میں خیال کر

رہا تھا کہ خدا جانے کہ جواب صحیح لکھا ہے یا غلط، مگر خدا کے فضل سے وہ صحیح اور بالکل صحیح نکلا اور پھر اس پر انعام اور وہ بھی ان الفاظِ کریمہ کے ساتھ کہ "میرے والدِ ماجد نے مجھے اوّل فتویٰ پر انعام (Gift) دیا تھا، اس لئے میں بھی اوّل فتویٰ صحیح پر انعام دیتا ہوں"۔ حق یہ ہے کہ ایک خادم کی وہ عزّت افزائی ہے جس کی حد نہیں اور پھر اس عزّت افزائی کو ہمیشہ برقرار رکھا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طلبہ کے ساتھ کس قدر شفقت اور حُسنِ اَخلاق کا مظاہرہ فرمایا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی علمِ دِین حاصل کرنے والے طلبہ کرام کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں اور ان کی خوب خوب خدمت کریں اور ان کی ضروریات کو پورا کر کے اس کی برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں۔ آیئے! اس حوالے سے بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا عمل ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

منقول ہے کہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیگر طلبہ سے فراغت کے بعد اپنے دونوں بیٹوں کو پڑھانے کے لئے دوپہر کا وقت مقرر کیا ہوا تھا، ایک دن ان دونوں نے شکوہ کیا کہ دوپہر کے وقت طبیعت جلد ہی اُکتا جاتی ہے اور تھکاوٹ ہو جاتی ہے، لہٰذا آپ پہلے ہمیں پڑھا دیا کریں۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یہ طلبہ جو کہ مسافر بھی ہیں، دنیا کے مختلف حصوں سے میرے پاس علم حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں، لہٰذا پہلے ان کو پڑھانا ضروری ہے، اس طرح دیگر طلبہ پر شفقت کے باعث ان کے دونوں لڑکوں نے وہ مقام حاصل کیا کہ یہ دونوں اپنے زمانے کے بیشتر فقہاء پر فوقیت لے گئے۔ (راہِ علم، ص ۸۴) اسی طرح حضرت داتا گنج بخش سیّد علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے استاذ حضرتِ سَیِّدُنا ابو العباس احمد بن محمد اشقانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مجھے ان سے بے حد محبت ہے، اور وہ مجھ پر خُصُوصی شَفَقَت فرماتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی طلبہ کے ساتھ محبت و شفقت

کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔(فیضان داتا علی ہجویری، ص ۱۲ ملتقطاً)

ہے عالِم کی خدمت یقیناً سعادت ہو توفیق اس کی عطا یا الٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ شہر سے باہر بہت کم تشریف لے جاتے، مسلسل تصنیف و تدریس، افتاء نویسی، اوراد و وظائف، عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے، لیکن مخلصین کے اِصرار اور دِینی ضرورت دیکھ کر شدید مصروفیات کے باوجود بھی آپ دُور دراز مقامات پر تشریف لے جاکر مریضوں(Patients) کی عیادت فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ ذکاء اللہ خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھی باہر بھی تشریف لے جاتے۔ چنانچہ

عیادت کے لئے شہر سے باہر گئے

ایک مرتبہ شیر پور ضلع پیلی بھیت کے دو(2) صاحبان جو بہت بڑے رئیس اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے عقیدت مند تھے، اُن کے رشتہ داروں میں کوئی عورت بیمار ہوئیں تو شیر پور سے کچھ لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لینے کیلئے آئے اور ساتھ چلنے کیلئے بے حد اصرار کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کے ساتھ چلنے کا وعدہ فرما لیا، اسٹیشن پر بہت سے لوگ استقبال کیلئے موجود تھے، آپ کو بڑے آرام و عافیت کے ساتھ لے گئے۔ جیسے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں پہنچے ایک صاحب تشریف لائے اور عرض کی کہ حضور! آپ شاید ریل(Train) پر سوار ہوئے ہوں(گے) کہ مریضہ کو شفاء ہونی شروع ہوگئی۔ اب حضور کے قدم مبارک آگئے ہیں تو بالکل صحت یاب ہو جائے گی

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دو دن قیام فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے مریضہ اچھی ہو گئی، بڑی خاطر و ادب و تعظیم کے ساتھ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو رخصت کیا گیا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثیر مصروفیات کے باوجود لوگوں کی دِلجوئی کے لئے مریضوں کی عیادت فرماتے تھے، یقیناً بیماروں کی عیادت کرنا کارِ ثواب اور بہت بڑی سعادت کی بات ہے لیکن بعض اوقات عیادت کرنے والے لوگ مریض کے لئے راحت کے بجائے زحمت کا باعث بن جاتے ہیں۔ بِلاضرورت مرض کی تفصیل (details) پوچھنا، طِبّی معاملات سے لاعِلْم ہوتے ہوئے بھی اسے طرح طرح کے مشورے دینا اور دیگر فضول سوالات کرنا مریض کے لئے کوفت کا سبب بن جاتے ہیں، بہر حال عیادت کرنے میں مریض کی کیفیت کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اگر یہ محسوس ہو کہ ہماری موجودگی مریض کے لئے تکلیف کا سبب ہے تو جلد وہاں سے روانہ ہو جانا چاہئے، لیکن اگر مریض کے پاس بیٹھنے سے اسے اُنس حاصل ہو تو پھر بیٹھنا بہتر ہے۔ جیسا کہ حضرت علامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: جس وقت یہ گمان ہو کہ مریض اس شخص کے زیادہ بیٹھنے کو ترجیح دیتا ہے، مثلاً وہ اس کا دوست یا کوئی بُزُرگ ہے یا وہ اس میں اپنی مصلحت سمجھتا ہے، اسی طرح کوئی اور فائدہ ہو تو اس وقت مریض کے پاس زیادہ دیر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجنائز، ۴/۶۰، تحت الحدیث: ۱۵۹۱)

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی **مریضوں کی عیادت** کرنے کی عادت ڈالیں اور خوب خوب ثواب کمائیں۔ جی ہاں! کسی مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عیادت و غمخواری تو مدنی انعامات میں بھی شامل ہے، چنانچہ **مدنی انعام نمبر 53** ہے:

"کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک **مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر** سُنّت کے مطابق **غمخواری** کی؟ اور اس کو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رِسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ **تعویذاتِ عطاریہ** کے اِستعمال کا مشورہ دیا؟

آیئے! ترغیب کے لئے مریضوں کی عیادت کے فضائل پر مشتمل احادیثِ کریمہ سُنئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنّت کے پھل چننے میں رہا۔ (مسلم، کتاب البر...الخ، باب فضل عیادۃ المریض، ص ۱۰۶۶، حدیث: ۶۵۵۳)
2. ارشاد فرمایا: بہترین عیادت جلد اُٹھ جانا ہے۔ (شعب الایمان، ۵۴۲/۶، حدیث: ۹۲۲۱)
3. ارشاد فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک منادی اسے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تُو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارۃ...الخ، ۴۰۶/۳، رقم: ۲۰۱۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بیان کردہ احادیثِ مبارکہ پر عمل کرنے اور مسلمانوں کی دل جوئی کی نیت سے حکمتِ عملی کے ساتھ مریضوں کی عیادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مریضوں کی عیادت کرنے جائیں تو انہیں طبّی علاج کے ساتھ ساتھ رُوحانی علاج کیلئے تعویذاتِ عطاریہ حاصل کرنے کی ترغیب بھی دلانی چاہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 104 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک **"مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ"** بھی ہے جو مریضوں اور پریشان حال اسلامی بھائیوں کی خیر خواہی میں مصروفِ عمل ہے۔اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ(Month) تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار(1،25،000)بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریّہ رِضائے الٰہی کیلئے بالکل مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔

یادرہے! تعویذاتِ عطاریہ(یعنی امیر اہلسنّت کی طرف سے اجازت شدہ تعویذات) کی برکتیں فقط کسی مَخْصُوص عَلاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ سے **روزانہ ہزاروں** مریضوں کو **تعویذاتِ عطاریہ فی سبیل اللہ** دیے جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا صاحب کا عُرس مُبارَک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 20 صفر المظفر حضرتِ سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عرس مبارک ہے۔ لہٰذا اسی مناسبت سے حُصُولِ برکت کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصراً ذکرِ خیر بھی سُنتے ہیں۔ آپ کا نام "عَلی" والِد کا نام "عُثمان" ہے۔ آپ کا سِلسِلۂ نَسَب چھ(6)واسِطوں سے سَیِّدُ الشُّھَدا، راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰی، حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَنِ مُجْتَبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جاملتا ہے۔(بزرگانِ لاہور، ص۲۲۲ملتقطاً) آپ کی کُنْیَت "اَبُوالْحَسَن" ہے۔(اردو دائرۃ المعارف،۹/۹۱) جبکہ مَشہور و مَعرُوف لَقَب "گنج بَخْش" اور داتا صاحب ہے۔ آپ بہت بڑے عالمِ دین، شیخِ طریقت، عبادت گزار اور متقی بزرگ تھے، آپ کی کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوْب دنیا بھر میں مشہور ہے۔

ولادتِ باسعادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور داتا گنج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کم و بیش 400ھ میں غَزنی شہر (City) میں ہُوئی۔ کچھ عَرصے بعد آپ کا خاندان محلہ ہجویر آگیا، اِسی نِسبَت سے آپ ہَجْوِیری کہلاتے ہیں۔ (اردو دائرۃ المعارف، ۹/۹۱ ملخصاً) آپ کا وصالِ پُر ملال ۲۰ صفر المظفر ۴۶۵ھ کو مرکز الاولیا لاہور (پاکستان) کی سرزمین پر ہوا، جہاں آپ کا مزار منبعِ انوار و تجلیات اور دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔

رسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کا واقعی جن کا ذہن بنتا ہو، دل میں پکی نیت ہو تو ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ داتا صاحب کی سیرتِ مبارکہ کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **"فیضانِ داتا علی ہجویری"** کا ضرور مُطالَعہ فرمایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دِین کا خزانہ حاصل ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **حُسنِ اَخلاق** سے متعلق مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی کہ

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلافِ شرع کاموں کو دیکھ کر نہایت احسن انداز میں اصلاح فرمادیا کرتے تھے۔

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غُصّے سے بچتے تھے اور ہر کسی کے ساتھ نہایت نرمی، شفقت اور حُسنِ اَخلاق سے پیش آیا کرتے تھے۔

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مریضوں کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غریبوں کی بھی دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے۔

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جو گالیاں دیتا، آپ کو بُرا بھلا کہتا، اس کے خلاف بھی آپ جوابی کاروائی نہیں فرماتے بلکہ حُسنِ اَخلاق کا مُظاہرہ فرماتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی ہر مسلمان کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سنّتیں عام کریں ،دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

❀ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ❀ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجَمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ❀ عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلی، ۴/۲۷۸، حدیث: ۴۸۹۷) ❀ دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (عالمگیری، ۵/۳۷۶)

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب وعشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔(عالمگیری،۵/۳۷۶) ❀ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے۔اور ❀ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار(یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔(اَیضاً) ❀ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا۔ ❀ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو ، تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے(یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔سُبْحٰنَ اللّٰہ۔اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔کا ورد کرتا رہے)یہاں تک کہ سو جائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔(اَیضاً) ❀ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھے:اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(بخاری،۴/۱۹۶،حدیث:۶۳۲۵) ❀ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری وتقویٰ کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں۔(فتاوٰی عالمگیری،۵/۳۷۶) ❀ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال (Ten years) کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہئے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے(یعنی اپنی عمر کے)لڑکوں یا(اپنے سے بڑے)مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔(دُرِّمُختار،رَدُّالْمحتار،۹/۶۲۹) ❀ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔(دُرِّمُختار،۹/۶۳۰) ❀ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے۔ ❀ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔جیسا کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغین،رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔

(مسلم،ص۵۹۱،حدیث:۱۱۶۳)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2)کُتُب ”بہارِ شریعت

حصّہ16"(312صفحات)اور 120 صَفحَات کی کتاب"**سنّتیں اور آداب**"کے ساتھ ساتھ رسالہ"**163مدنی پھول**"اور"**101مدنی پھول**"ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سَرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فَیْضِ گنجینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بِن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فیما یستفتح بہ الدعاء... الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

کَربَلا والوں کا صَدقَہ یا نبی!
دُور ہوں رَنج و اَلَم چَشمِ کرم
وِردِ لَب ہر دَم دُرُودِ پاک ہو
یا شَہِ عَرَب و عَجَم! چَشمِ کرم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قدر بَخْتْوَر ہے کہ اُس کا نام مع وَلدِیت بارگاہِ رِسالَت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ مدنی پھول بھی اِنْتِہائی اِیمان اَفروز ہے کہ قَبرِ مُنَوَّر پر حاضِر فِرِشتے کو اِس قدر زِیادہ قُوَّتِ سَماعَت دی گئی ہے کہ وہ دُنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وَقْت کے اندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی اِنْتِہائی دِھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اُسے عِلْمِ غَیْب بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ اُن کے والِد صاحِبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادِمِ دربارِ رِسالت کی قُوَّتِ سَماعت اور عِلْمِ غَیْب کا یہ حال ہے تو سَرکارِ والا تَبار، مکّے مدینے کے تاجدار، مَحبوبِ پروَرْدگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِخْتِیارات و عِلْمِ غَیْب کی کیا شان ہوگی! وہ کیوں نہ اپنے غُلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فَریاد سُن کر بِاِذنِ اللہ تعالٰی اِمداد فرمائیں گے!

فَریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خَیرِ بَشَر کو خَبَر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے وُضو نامِ محمد نہ لینے والے بُزُرگ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**گُلدستۂ دُرُود و سَلام**" میں ہے کہ سُلْطان مَحمود غَزْنَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک زَبَردَست عالِمِ دِیْن اور صَوْم و صَلٰوۃ کے پابند تھے اور باقاعِدگی کے ساتھ قُرآنِ پاک کی تِلاوَت کیا کرتے۔ آپ نے اپنی ساری زِندگی دِیْنِ اِسلام کے مُطابق گُزاری اور پُرْچَم

اِسلام کی سَربُلَندی اور اِعلائے کَلِمَۃُ اللہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام بُلند کرنے) کے لئے بہت سی جنگیں لڑیں اور فَتْح یاب ہوئے۔ آپ شُجاعَت و بہادُری کے ساتھ ساتھ عشقِ رَسُول کے عَظِیْم مَنْصَب پر بھی فائز تھے۔

آپ کے فرمانبردار غُلام ایّاز کا ایک بیٹا تھا جس کا نام **"مُحَمَّد"** تھا۔ حضرت مَحمود غزنَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی اُس لڑکے کو بُلاتے تو اُس کے نام سے پُکارتے، ایک دن آپ نے خِلافِ مَعْمُول اُسے "اے ایاز کے بیٹے!" کہہ کر مُخاطَب کیا۔ ایاز کو گُمان ہوا کہ شاید بادشاہ آج ناراض ہیں! اِس لئے میرے بیٹے کو نام سے نہیں پُکارا، وہ آپ کے دَربار میں حاضِر ہوا اور عَرض کی: میرے بیٹے سے آج کوئی خَطا (Mistake) سَرزَد ہوگئی، جو آپ نے اُس کا نام چھوڑ کر "ایاز کے بیٹے" کہہ کر پُکارا؟ آپ نے فرمایا: میں نامِ **"مُحَمَّد"** کی تَعْظِیْم کی خاطِر تمہارے بیٹے کا نام بے وُضو نہیں لیتا چُونکہ اُس وَقْت میں بے وُضو تھا اِس لیے نامِ **"مُحَمَّد"** کو بِلا وُضو لَبوں پر لانا مناسِب نہ سمجھا۔ (روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۷، ۴۰/۱۸۵ مفهوماً)

لب پہ آ جاتا ہے جب نامِ جناب	منہ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب	اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۱۴)

مختصر وضاحت: اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ نامی اسمِ گرامی (محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہمارے لبوں پر آتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے خالص شہد ہمارے منہ میں گھول دیا ہو، اسی خوشی میں ہونٹ آپس میں مل جاتے ہیں اور ایک دوسرے کا بوسہ لے لیتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مشہور عاشقِ رَسول بادشاہ سُلطان محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اپنے آقا و مَوْلٰی، اَحمدِ مجتبیٰ، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و مَحَبَّت کا اِظہار کرنے کا انداز بھی کس قدر لائقِ تحسین تھا۔ بِلاشُبہ آپ عشقِ حبیب میں فنا ہو چکے تھے جبھی تو تمام رَسولوں کے سَردار، مَحبوبِ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ نامی اِسمِ گرامی کے ساتھ نِسبت کے سَبَب بطورِ ادب بے وُضو نامِ "**مُحَمَّد**" اپنی زبان پر نہ لاتے، اگرچہ بے وُضو نامِ "**مُحَمَّد**" لینا شرعاً جائز ہے مگر اُن کا عشق اُنہیں اِس بات کی اِجازت نہیں دیتا تھا، بالفرض کبھی ایسی صُورتِ حال پیش آجاتی کہ نامِ "**مُحَمَّد**" لئے بغیر چارہ نہ ہوتا اور اُس وَقْت یہ بے وُضو ہوتے تو اَدَباً کوئی دوسرا مناسب نام استعمال فرمالیتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نامِ "**مُحَمَّد**" کا ادب بجالانے کا صَدَقہ ہے کہ آج تک اِن باادب ہستیوں کی شُہرت و عظمت کے ڈنکے چہار جانب بج رہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اِن عاشقانِ رَسُول کے نَقشِ قدم پر چلتے ہوئے نامِ "**مُحَمَّد**" کے ساتھ ساتھ جن مسلمانوں کا نام "**مُحَمَّد**" ہو اُن کا بھی ادب کرنے کی عادت بنائیں کہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں اِن کے ساتھ حُسنِ سُلُوک بجالانے کا حکم اِرشاد ہوا ہے چُنانچہ

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَرْوِی ہے کہ نَبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب تم بیٹے کا نام "**مُحَمَّد**" رکھو تو اُس کی عزّت کرو، مَجلِس میں اُس کے لئے جگہ کُشادہ کرو اور اُس کی طرف بُرائی کی نِسبت نہ کرو۔ (جامع صغیر، ص ۴۹، حدیث: ۷۰۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام "**مُحَمَّد**" رکھو تو نہ اُسے مارو اور نہ ہی مَحروم کرو۔ (مسند البزار، مسند ابی برزہ الاسلمی، ۹/۳۲۷، حدیث: ۳۸۸۳)

آنکھوں کا تارا نامِ مُحمد دِل کا اُجالا نامِ مُحمد
اللہُ اَکْبَر رَبُّ الْعُلا نے ہر شے پہ لِکھا نامِ مُحمد
ہیں یُوں تو کَثْرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نامِ مُحمد
صَلِّ عَلٰی کا سہرا سجا کر دُولہا بنایا نامِ مُحمد

(قبالۂ بخشش، ص۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ نامِ "مُحَمَّد" کی بھی کیا خوب شان و شوکت ہے کہ جس خُوش نصیب کا نام "مُحَمَّد" رکھ دیا جائے تو یہ نام اُسے بھی شان و شوکت والا اور تَعْظِیم و تَوْقِیر کا مُسْتَحِق بنا دیتا ہے لہٰذا بِالْعُمُوم سبھی اور بِالْخُصُوص جن کا نام "مُحَمَّد" ہو اُن کی اِنْتِہائی تَعْظِیم و تَوْقِیر بجالائیے۔

یاد رہے! ادب کا یہ انداز ہمیں اُسی وقت سمجھ آسکتا ہے کہ جب ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حقیقی مَعْنٰی میں ادب و اِحْتِرام بجالائیں گے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب و اِحْتِرام بجالانا ہم سب پر ضروری ہے چُنانچہ صَدْرُ الشَّرِیْعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرت علّامہ مَوْلانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **نَبی کی تَعْظِیم فَرْضِ عَیْن بلکہ اَصلِ تمام فَرائض ہے۔ کسی نَبی کی اَدْنٰی تَوْہِین یا تکذیب، کُفْر ہے۔** (بہارِ شریعت، حصّہ اوّل، ۱/۴۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا پیارا پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ بھی اپنے پاکیزہ کَلام میں اپنے بندوں کو حَبیبِ مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم و تَوْقِیر بجالانے کی تَرغِیب اِرشاد فرما رہا ہے چُنانچہ پارہ 26 سُوْرَۂ فَتْح کی آیت نمبر 9 میں اِرشادِ رَبُّ الْعِباد ہے:

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ (پ۲۶، الفتح: ۹)

ترجَمۂ کنزُالاِیمان: تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اُس کے رَسُول پر اِیمان لاؤ اور رَسُول کی تَعْظِیم و تَوْقِیر کرو۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کردہ آیتِ مُقَدَّسہ کے تحت فرماتے ہیں: توسب میں مُقَدَّم اِیمان ہے کہ بے اِس کے تعظیمِ رَسُول مقبول نہیں، اِس کے بعد تعظیمِ رَسُول ہے کہ بے اِس کے نَماز اور کوئی عِبادت مَقبول نہیں، یُوں توعَبْدُ اللہ تمام جہان ہے مگر سَچّا عَبْدُ اللہ وہ ہے جو عَبْدِ مُصْطَفٰے (یعنی غُلامِ مُصْطَفٰے) ہے ورنہ عَبْدِ شَیْطان ہو گا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ کی پناہ) (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۲۳)

جبکہ پارہ 18 سُوْرَۂ نُور کی آیت نمبر 63 میں حُضُور سَراپا نُور، فَیْضِ گنجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پُکارنے کا ادب سِکھلاتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (پ ۱۸، النور: ۶۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: رَسُول کے پُکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تُم میں ایک دوسرے کو پُکارتا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عَبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بَیان کَردہ آیتِ مُقَدَّسہ کی تَفْسِیر میں فرماتے ہیں: لوگ حُضُورِ اَنْوَر، شافِعِ مَحْشَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یَا مُحَمَّد! یَا اَبَا الْقَاسِم کہہ کر پُکارتے تھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی کی تَعْظِیم کی وجہ سے اُنہیں ایسا کرنے سے منع فرمادیا، تَب سے صَحَابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یَا رَسُوْلَ اللہ! یَا نَبِیَّ اللہ! کہا کرتے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، الجزء الاول، الفصل الاول فی ذکر ما انزل اللہ تعالٰی فی کتابہ من فضلہ، ص ۱۹ حدیث: ۴)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کَردہ آیتِ مُقَدَّسہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: (یوں نہ پکارو) کہ اے زید! اے عَمْرو! بلکہ یُوں عَرض کرو: یَا رَسُوْلَ اللہ، یَا نَبِیَّ اللہ، یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن، یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْن، یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْكَ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِكَ اَجْمَعِیْن۔ لِہٰذا عُلَمَا تَصْرِیح (وَضاحت) فرماتے ہیں (کہ) حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نام لے کر نِدا کرنی (پُکارنا) حَرام

ہے اور واقعی مَحلِّ اِنصاف ہے! جسے اُس کا مَالِک وَمولیٰ تَبَارَک وَتَعَالٰی نام لے کر نہ پُکارے غُلام کی کیا مَجال کہ راہِ ادب سے تَجَاوُز (Exceed) کرے، بلکہ اِمام زَیْنُ الدِّیْن مَرَاغِی وغیرہ مُحَقِّقِیْن (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) نے فرمایا: اگر یہ لفظ کسی دُعا میں وارِد ہو جو خُود نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تعلیم فرمائی جیسے دعائے "یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ" اے مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میں آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے تَوَسُّل (وسیلے) سے اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا۔ (ابن ماجۃ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ، ۲/۱۵۶، حدیث: ۱۳۸۵) تاہم اِس کی جگہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، یَا نَبِیَّ اللّٰہ (کہنا) چاہیے، حالانکہ الفاظِ دُعاء میں حَتَّی الْوُسْع (حِتنا ممکن ہو) تَغْیِیْر (تبدیلی) نہیں کی جاتی۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۵۶-۱۵۷ ملتقطا)

نُوح و خَلیل و مُوسیٰ و عِیسیٰ سب کا ہے آقا نامِ محمد
دَوْلَت جو چاہو دونوں جہاں کی کر لو وَظیفہ نامِ محمد
پائیں مُرادیں دونوں جہاں میں جس نے پُکارا نامِ محمد
(قبالۂ بخشش، ص ۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ کو اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ اَقدس کا ادب کس قَدَر عزیز ہے کہ اُس نے اپنے پاکیزہ کلام میں اپنے بندوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ نامی اِسمِ گرامی کا ادب بجالانے کا حکم اِرْشاد فرمایا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اِس فرمانِ خُداوندی اور مُفَسِّرِین کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اِرْشادات پر عمل کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پُکارتے وقت ادب و تَعْظِیم کا دامن مَلْحُوظِ خاطِر رکھتے ہوئے ہمیشہ صِفاتی نام مَثَلاً یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، یَا حَبِیْبَ اللّٰہ وغیرہ اِسْتِعْمال کرنے کی

عادت بنائیں۔ ویسے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام ہی نام یقیناً لائقِ ادب و تعظیم اور خُدا عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب ہیں مگر اِن میں سے نام "اَحْمَد" اور نامِ "مُحَمَّد" کی شان سب سے جُدا (Unique) ہے کیونکہ یہ دو ایسے مُبارَک نام ہیں کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بہت ہی زِیادہ مَحبوب ہیں چُنانچہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب نام

صَدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مَولانا مُفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِسمِ پاک "مُحَمَّد" و "اَحْمَد" ہیں اور ظاہِر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خُود اللہ تعالٰی نے اپنے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے مُنْتَخَب فرمائے، اگر یہ دونوں نام خُدا (تعالٰی) کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے مَحبوب کے لیے پسند نہ فرمایا ہوتا۔ (بہارِ شریعت، حِصّہ ۱۶، ۳/ ۶۰۱) پھر اِن دونوں میں سے نامِ "مُحَمَّد" کو جو اَھَمِیَّت و فضیلت حاصل ہے وہ ہر عقلمند شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ مگر اَفسوس صَد کروڑ اَفسوس کہ جیسے جیسے ہم زَمانۂ نَبَوِی سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے معاشرے میں جَہالَت کے اندھیرے بڑھتے جارہے ہیں۔ جس کی ایک واضِح مِثال یہ ہے کہ بعض نادان اپنی اَوْلاد کے لئے ایسے ناموں کی تلاش میں رہتے ہیں کہ جو گھر، خاندان، مَحلّے میں دُور دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے عَش عَش کر اُٹھے کہ واہ! کیسا زَبَردَست نام رکھا ہے، اَرے یہ نام تو ہم نے پہلی بار سُنا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اِسی طرح بعض نادان بے معنٰی نام یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیر مُسلِموں کے ناموں پر اپنی اَوْلاد کے نام رکھتے ہیں اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ یقیناً یہ سب عِلْمِ دِیْن سے دُوری اور نام رکھنے کی اَھَمِیَّت سے ناواقفی کا نتیجہ ہے۔ یاد رکھئے! نام کا تَعَلُّق صرف دُنیاوِی زِندگی تک مَحدُود نہیں بلکہ جب میدانِ حَشْر قائم ہوگا تو اِنسان کو اُسی نام سے بُلایا جائے گا جس نام سے اُسے دنیا میں پُکارا جاتا ہے چنانچہ

حضرت سیِّدُنا اَبُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیَّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قِیامَت کے دن تُم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں (Names) سے پُکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب في تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸)

لہٰذا وَالِدَین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کے ایسے نام ہر گز نہ رکھیں کہ کل بَروزِ قِیامت خُود اُنہیں اور اُن کے بچوں کو سب کے سامنے ذِلّت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔ ہاں! نام رکھنے ہی ہیں تو حُصولِ بَرَکت کی نِیَّت سے بچوں کے نام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بُزُرگانِ دِیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جبکہ بچیوں کے نام اُمَّہاتُ الْمُؤمنین اور صَحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن اور وَلِیَّات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن کے ناموں پر رکھنے کا ذہن بنائیے کیونکہ یہ نام بڑی بَرَکت والے ہوتے ہیں۔ خُصُوصاً نامِ **"مُحَمَّد"** کی عظمت کے تو کیا کہنے کہ یہ وہ مُبارَک نام ہے کہ کَلِمَۂ طَیِّبَہ، قُرآنِ کریم، اذان، نَماز، تِلاوت، دُرُود و سلام اور دِینی کُتُب وغیرہ سبھی اِس نامِ اَقدَس کی بَرَکات سے مَعمور ہیں، اِسی طرح مَشْرِق و مَغْرِب، شِمال و جُنُوب، زَمین و آسمان ہر سَمت نامِ **"مُحَمَّد"** کے چَرچے اور جَلوے ہیں حتّٰی کہ ایک جائزے کے مُطابِق دُنیا میں سب سے زِیادہ رکھا جانے والا نام **"مُحَمَّد"** ہے۔ لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی اِس مُعَزَّز و مُکَرَّم نام کی بَرَکتیں حاصل ہو جائیں تو اِس کا ایک بہترین ذَرِیعَہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے بیٹوں کا نام **"مُحَمَّد"** رکھیں تاکہ یہ مُبارَک نام ہماری بخشش و مَغْفِرت کا ذَرِیعَہ بَن جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے ہمیں بھی جَنَّت میں داخل فرمادے۔

آیئے! بطورِ ترغیب نامِ **"مُحَمَّد"** کے فضائل پر مُشْتَمِل 4 فَرامِیْنِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں چُنانچہ

اِرْشاد فرمایا: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری مَحَبَّت اور میرے نام کی بَرَکت حاصل کرنے کے لئے

اُس کا نام "مُحَمَّد" رکھے تو وہ اور اُس کا بیٹا دونوں جنّت میں جائیں گے۔(کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، الباب السابع... الخ، الفصل الاول فی الاسماء والکنی، جزء۸، ۱۶/۱۷۵، حدیث:۴۵۲۱۵)

اِرْشاد فرمایا: جس دَسْتَر خوان پر کوئی "اَحْمَد" یا "مُحَمَّد" نام کا ہو، تو اُس جگہ پر ہر روز دو بار بَرَکت نازل کی جائے گی۔(مسند الفردوس، ۲/۳۲۳، حدیث:۵۶۵۲۵)

اِرْشاد فرمایا: جس نے میرے نام سے بَرَکت کی اُمّید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قِیامت تک صُبح وشام اُس پر بَرَکت نازِل ہوتی رہے گی۔(کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، الباب السابع... الخ، الفصل الاول فی الاسماء والکنی، جزء۸، ۱۶/۱۷۵، حدیث:۴۵۲۱۳)

اِرْشاد فرمایا: بَروزِ قِیامت دو شخص اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے کیے جائیں گے، حُکْم ہو گا: اِنہیں جنّت میں لے جاؤ۔ عَرض کریں گے: اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ! ہم کس عمل کی بدولت جنّت کے قابِل ہوئے، ہم نے تو جنّت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا: جنّت میں جاؤ! میں نے قسم اِرْشاد فرمائی ہے کہ جس کا نام "اَحْمَد" یا "مُحَمَّد" ہو، دوزخ میں نہ جائے گا۔(فردوس الاخبار، ۲/۵۰۳، حدیث:۸۵۱۵)

اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: مجھے اپنی عِزَّت و جَلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہو گا، اُسے عَذاب نہ دوں گا۔(کشف الخفاء، حرف الخاء، ۱/۳۴۵، حدیث:۱۲۴۳)

پُوچھے گا مَوْلٰی لایا ہے کیا کیا میں یہ کہوں گا نامِ مُحمد
غَم کی گھٹائیں چھائی ہیں سَر پر کر دے اِشارہ نامِ مُحمد
رَنج و اَلَم میں ہیں نام لیوا کر دے اِشارہ نامِ محمد

(قبالۂ بخشش، ص۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نامِ اَقدس کے فضائل اور اِس کی بَرَکتوں کے مُتَعَلِّق سُن کر کئی اِسلامی بھائیوں کا یہ ذِہن بنا ہو گا کہ آئندہ ہم بھی اپنے بچوں، پوتوں اور نَواسوں وغیرہ کا نام **"مُحَمَّد"** ہی رکھیں گے اور رکھنا بھی چاہئے مگر یاد رہے! نامِ **"مُحَمَّد"** پر نام رکھنے میں بے اَدَبی کا اَندیشہ ہے اور بے اَدَبی سے بچنا نہایت ضروری ہے، نامِ **"مُحَمَّد"** کی بے اَدَبی سے بچنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ عقیقے والے دن بچے کا نام **"مُحَمَّد"** جبکہ پُکارنے کے لئے کوئی دُوسرا نام رکھ لیا جائے تاکہ نامِ **"مُحَمَّد"** کی بَرَکتیں بھی مِلیں اور نام کی بے اَدَبی سے بھی بچت ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بُزرگوں کا بھی یہی مَعمول رہا ہے کہ وہ حُصُولِ بَرَکت کے لئے اپنے بچوں کے نام **"مُحَمَّد"** اور ادب کے تَقاضے کے پیشِ نَظر پُکارنے کے لئے کوئی دُوسرا نام تجویز فرماتے چُنانچہ

اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا طریقۂ کار

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلُسنّت مَوْلانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے سب بیٹوں، بھتیجوں کا عقیقے میں **"مُحَمَّد"** نام رکھا پھر نامِ اَقدس کے آداب کو مَلْحُوظِ خاطِر رکھنے اور آپس میں پہچان کے لئے عُرْف جُدا مُقَرَّر کئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۶۸۹ ملخصاً)

عاشقِ اعلیٰ حضرت کی ادا

اِسی طرح جب عاشقِ اعلیٰ حضرت، اَمیرِ اَہلُسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو عُموماً آپ اُس بچے کا نام **"مُحَمَّد"** اور پُکارنے کے لئے عُرف مَثَلاً **"رَجَب رَضا"** رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رَضا کا اِضافہ، اِمامِ اَہلُسنّت مَوْلانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نِسْبَت (Relation) سے کرتے ہیں۔ (نام رکھنے کے اَحکام، ص۲۹)

اپنے رَضا کے قُربان جاؤں جس نے سِکھایا نامِ مُحمد
آنکھوں میں آکر دِل میں سَماکر رَنگت رَچا جا نامِ مُحمد
اپنے جَمِیلِ رَضَوِی کے دِل میں آجا سَما جا نامِ مُحمد

(قبالۂ بخشش، ص ۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عُلَمائے کِرام نے اپنی کتابوں میں بھی نامِ "**مُحَمَّد**" کے تَعَلُّق سے نِہایت دِلچسپ مَدَنی پُھول بَیان فرمائے ہیں۔ آیئے! حُصُولِ بَرَکت کے لئے نامِ "**مُحَمَّد**" سے مُتَعَلِّق چند اِیمان اَفروز مَدَنی پُھول مُلاحَظہ کیجئے چُنانچہ

لفظِ "مُحَمَّد" کے بارے میں اِیمان اَفروز مَدَنی پُھول

مشہور مُفَسِّرِ قُرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیرِ نعیمی میں فرماتے ہیں کہ لفظِ "**مُحَمَّد**" کے معنٰی ہیں: ہر طرح تعریف کیا ہُوا، ہر وَقْت، ہر زَمانہ، ہر زبان میں حَمْد و ثَناء کئے ہوئے، حقیقت یہ ہے کہ جیسے حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام خَلْقَت (مخلوق) سے اَفضل، تمام رَسُولوں کے سَردار ہیں، اِسی طرح حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام شریف بھی تمام نبیوں کے ناموں کا سَردار ہے، اِس نامِ پاک کے بے شمار فضائل ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(1) سب کے نام اُن کے ماں باپ رکھتے ہیں، لَقَب قَوم دیتی ہے، خِطاب حُکومت سے مِلتا ہے، مگر حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام، لَقَب وخِطاب سب ربّ تعالٰی کی طرف سے ہیں کہ عَبْدُ الْمُطَّلِب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے فِرِشتے کی بِشارت سے یہ نام رکھا۔ (2) دُوسروں کے نام پیدائش کے ساتویں دِن

رکھے جاتے ہیں، مگر حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام عالَم کی پیدائش سے پہلے عَرْشِ اَعْظَم پر لکھا گیا تھا اور حضرت عِیْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَت سے قریباً 600 بَرَس پہلے اپنی قَوْم کو فرمایا: اِسْمُہٗ اَحْمَد (یعنی) اُن کا نامِ پاک "اَحْمَد" ہے، پچھلی قومیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام کی بَرَکت سے دُعائیں مانگتی تھیں۔ (3) حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام "مُحَمَّد" بہت جامِع ہے، جس میں حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بے شُمار فضائل بَیان ہو گئے ہیں۔ آدم کے معنٰی (Meaning) تھے "مِٹّی سے پیدا ہونے والے"، اِبراہیم کے معنٰی ہیں "مہربان باپ"، نُوح کے معنٰی ہیں "خَوْفِ خُدا سے گریہ وزاری ونَوحَہ کرنے والے"، اِن تمام ناموں میں ایک ایک وَصْف کی طرف اِشارہ ہے، مگر "مُحَمَّد" کے معنٰی ہیں "ہر طرح، ہر وَصْف میں بے حد تعریف کئے ہوئے"، اِس میں حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لاتعداد کمالات وخوبیوں کی طرف اِشارہ ہو گیا۔ (5) لفظ "مُحَمَّد" میں غیبی خَبَر بھی ہے کہ ہمیشہ یعنی دُنیا وآخِرت میں اُن کی ہر جگہ، ہر طرح حَمْد وثَناء ہُوا کرے گی، اِسی خَبَر کی صَداقَت (سچّائی) ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے برابر کسی کی تعریف نہیں ہوتی بلکہ جو حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے وابستہ ہو گئے اُن کی بھی تعریف ہو گئی، فَرْش پر اُن کی دُھوم، عَرْش پر اُن کے چَرچے۔ (6) جو اپنے بیٹے کا نام مَحَبَّت میں "مُحَمَّد" رکھے، اللہ تعالٰی اُس پر رَحم فرمائے گا کہ مجھے ایسے شخص کو عَذاب دیتے حَیا آتی ہے جس نے میرے مَحبوب کی مَحَبَّت میں اپنے بیٹے کا نام "مُحَمَّد" رکھا ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۴/ ۲۲۰-۲۲۱ ملخصاً وملتقطاً)

نامِ "مُحَمَّد" کی مزید بَرَکتوں کو بیان کرتے ہوئے مُفتی صاحب فرماتے ہیں: سب کے نام پیدائش کے ساتویں دن رکھے جاتے ہیں مگر حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا نام ربّ تعالٰی نے مخلوق کی پیدائش سے پہلے رکھ دیا کہ آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ نام عَرْش کی بُلندی پر لِکھا پایا، نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کَشْتی (Ark)

اِسی نام کی بَرَکت سے مُکَمَّل ہوئی، اَنبیاءِ کِرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نام کے طُفَیْل (وَسیلے) سے دُعائیں کیں۔ اَسماءِ اَنبیائے کِرام (اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں) کے مَعانی ایسے اعلیٰ نہیں جیسے (نامِ) **"مُحَمَّد"** کے مَعانی ہیں یعنی بے عَیْب اور ہر طرح لائقِ حَمْد، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نام سے قَبْر کے اِمْتِحان میں کامیابی اور مَحْشَر میں نَجات ہے۔ (اَلْغَرَض) حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام وہ کِیْمِیَا (کی۔ می۔ یا) ہے (کہ) جس سے اِنسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔

(شانِ حبیب الرحمن، ص ۵۵)

شیدا نہ کیوں ہوں اِس پر مُسلماں ربّ کو ہے پیارا نامِ محمد
رکھو لَحد میں جس دم عزیزو مُجھ کو سُنانا نامِ محمد
روزِ قِیامت مِیزان و پُل پر دے گا سَہارا نامِ محمد

(قبالۂ بخشش، ص ۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "نام رکھنے کے اَحکام" کا تعارُف

اے عاشِقانِ رَسُول! بیان کردہ نامِ **"مُحَمَّد"** کے مُتَعَلِّق دِلچسپ مَدَنی پھول سُن کر ہمارے سینوں میں بھی اِس مُقَدَّس نام کی اَہَمِیَّت و اَفْضَلِیَّت اور شان و عَظَمت مزید اُجاگر ہوئی ہو گی۔ نامِ **"مُحَمَّد"** کے فضائل و بَرَکات اور نام رکھنے کے بارے میں شَرعی اَحکامات اور بہت سے مَدَنی پھولوں کی مَعلومات کے لئے دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب بنام **"نام رکھنے کے اَحکام"** کا مُطالَعہ فرمایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں مُعاشَرے میں نام رکھنے کے مختلف انداز، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

پسندیدہ نام، ضروری وَضاحت، اَسمائے اِلٰہیّہ کے ساتھ نام رکھنے کے مَدَنی پھول، نامِ "مُحَمَّد" کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، لفظِ "مُحَمَّد" کے بارے میں اِیمان اَفروز مَدَنی پھول، لَقَب، تَخَلُّص اور کُنْیَت کی تعریف، اِس کے عِلاوہ مَدَنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کے نام رکھنے کے لئے 538 ناموں کی فہرِس کو بھی شامل کیا گیا ہے، لہٰذا خُود بھی اِس کتاب کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرِنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نامِ "مُحَمَّد" کا نِہایت ادب بجالاتے تھے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم بھی بُزُرگوں کے طریقے پر عمل پیرا ہو کر اِس نامِ پاک کی عِزَّت و حُرمَت کا خیال کرتے اور دل و جان سے اِس کا خوب خوب ادب بجالاتے مگر اَفسوس صَد کروڑ اَفسوس! کہ اب اِس نامِ پاک کا تَقَدُّس بُری طرح پامال کیا جارہا ہے، مَثَلاً بعض مُنہ پھٹ اور بے باک نادان زبان کے اِس قَدَر تیز ہوتے ہیں کہ وہ عام لوگوں کے ساتھ ساتھ "مُحَمَّد" نام والے مسلمانوں کو بھی مُعاف نہیں کرتے اور اُنہیں بھی مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ فُحش گالیوں اور بُرے اَلقابات سے بُلاتے ہیں، یوں ہی بعض نادان شَرعی اَحکام سے ناواقفی کے سبب ہر شخص کے نام سے قَبل "مُحَمَّد" لکھتے یا پڑھتے ہیں حالانکہ بسا اَوقات معنٰی کے اِعتِبار سے بعض ناموں سے پہلے "مُحَمَّد" لکھنا پڑھنا درست نہیں ہوتا لہٰذا پھر نامِ "مُحَمَّد" کی بَرَکت تو کیا مِلتی اُلٹا بے اَدَبی کا وَبال سَر آتا ہے۔ اب ایک طرف تو اِن جیسے نادانوں کا طَرزِ عمل ہے تو دُوسری جانِب اُن باادب ہستیوں کا لائقِ تقلید کردار

ہمارے سامنے ہے کہ جو نامُوسِ مُصْطَفٰے کے ساتھ ساتھ نامِ "مُحَمَّد" کی عِزَّت و حُرمَت کے سچے پاسبان اور نامِ "مُحَمَّد" کے ادب کے مُعَامَلے میں زَبَردَست مَدَنی ذِہْن رکھنے والے تھے۔ آیئے! نامِ "مُحَمَّد" کا ادب بجالانے کے تَعَلُّق سے ایک سبق آموز واقعہ سُنتے ہیں چُنانچہ

مُفتیِ اَعظم نے اِصلاح فرمائی

سِرَاجُ الْعَارِفِیْن حضرت علّامہ مَوْلانا غُلامِ آسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے نام کے شُروع میں بَرَکت کے لیے لفظ "مُحَمَّد" شامل کر لیا تھا۔ اِس پر شہزادۂ اعلیٰ حضرت مُفتیِ اَعظم ہِنْد مَوْلانا مصطفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تَنْبِیْہ (Warning) فرمائی کہ یہاں اِسْمِ رِسالت (یعنی مُحَمَّد) نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے فوراً عَرض کیا کہ حُضُور! پھر "مُحَمَّد عَبْدُ الْحَیّ" کا کیا حُکْم ہو گا؟ اِس کے جواب میں حضرت نے فرمایا: کُجا عَبْدُ الْحَیّ و کُجا غُلامِ آسی (یعنی کہاں عَبْدُ الحیّ اور کہاں غلامِ آسی)؟ عَلَّامہ (غُلامِ آسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) فرماتے ہیں: یہ جواب سُن کر میں حَیْرَت زَدہ رہ گیا اور حضرت کے تَفَقُّہْ فِی الدِّیْن (دِین کی سمجھ) کی عَظَمت دل میں خوب خوب رَچ بس گئی۔

حُضُور مُفتیِ اَعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اِرشاد سے یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ جس نام کے شُروع میں لفظ "مُحَمَّد" لایا جائے، اگر اُس نام کا اِطلاق لفظ "مُحَمَّد" پر دُرُست ہو تو وہاں لفظ "مُحَمَّد" لانا درست ہو گا (جیسے محمد صادِق) اور اگر نام کا اِطلاق لفظ "مُحَمَّد" پر دُرُست نہ ہو تو وہاں لفظ "مُحَمَّد" شُروع میں لانا دُرُست نہ ہو گا، (جیسے محمد غلام حُسَیْن)۔ حُضُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم عبدُ الْحَیّ ہیں، لہٰذا محمد عَبْدُ الْحَیّ کہنا دُرُست ہے لیکن غلامِ آسی نہیں ہیں، اِس لئے "محمد غلامِ آسی (یعنی "آسی" کا غلام)" کہنا نامناسِب ہے۔ (جہانِ مفتی اعظم، ص ۴۵۱، بتغیر قلیل)

اِس کے عِلاوہ بھی بعض ایسے نام ہیں کہ جن سے قبل نامِ "مُحَمَّد" کا اِطلاق دُرُست نہیں ہوتا مَثَلاً عَبْدُالْمُصْطَفٰے، غُلامِ غَوث، غُلامِ جِیلانی، عُبَیْدِ رَضا وغیرہ مگر بسا اَوقات اِن ناموں سے قبل بھی "مُحَمَّد" لکھ دیا جاتا ہے البتّہ یہ بات بھی ذِہن نشین رکھئے کہ نامِ "مُحَمَّد" کا اِطلاق کس نام پر دُرُست ہے اور کس نام پر نہیں اِس کا تَعَیُّن کرنے کی ہر کسی کو اِجازت نہیں! لہٰذا اِس کے لئے کسی مُسْتَنَد سُنّی عالمِ دِین یا دعوتِ اسلامی کے تحت قائم دارُالاِفتا اَہلسُنّت سے رُجُوع کیجئے۔

مَحفوظ سَدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سَرْ زَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کس قدر غَیْرَت مَنْد تھے کہ جب یہ حضرات نامِ "مُحَمَّد" کی بے اَدَبی ہوتا دیکھتے تو بے قَرار ہو جاتے اور اُن کی غَیْرَتِ ایمانی کو جوش آجاتا لہٰذا یہ حضرات ہاتھوں ہاتھ بے اَدَبی کرنے والے کی اِصلاح (Reformation) فرماتے۔ اے کاش کہ ہمیں بھی اِن بُزُرگوں کا صَدَقہ نصیب ہو جائے اور ہم بھی اِن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر نامِ "مُحَمَّد" کا ادب بجالانے والے اور اِس پاکیزہ نامِ مُبارَک کی بے اَدَبی ہوتا دیکھ کر ہاتھوں ہاتھ بے اَدَبی کرنے والے کی اِصلاح کرنے والے بن جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے اِس پُر فِتَن دور میں

دعوتِ اسلامی مسلمانوں کے اندر بُزُرگوں کی اِس مَدَنی سوچ کو اُجاگر کرنے، اُنہیں نامِ "مُحَمَّد" کا ادب بجا لانے اور نامِ "مُحَمَّد" کی بے اَدَبی کرنے والوں کی اِصلاح کرنے کا ذِہن دینے کے لئے ہر دم کوشاں ہے، لہٰذا آپ بھی اِس مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ادب و تعظیم کا پیکر بننے کے لئے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف" بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے کمزور عَلاقوں اور اطراف کے گاؤں / گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر عِلمِ دِین سیکھنے / سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے ❁ یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ❁ یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہوگا ❁ یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زِیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے کہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 10، سُورۂ توبہ آیت نمبر 18 میں اِرْشاد فرماتا ہے

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قِیامت پر اِیمان لاتے اور نَماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۴/۲۸۰، حدیث: ۲۶۲۶)

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں چُنانچہ

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی تھی، پتنگ بازی کے بھی شوقین تھے، ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ اُن کے مَشاغِل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعامَلے میں ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گِرِفتار تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشش پر یہ رَمَضانُ المُبارَک کے آخری عَشَرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعْتَکِف ہو گئے۔ جہاں اُنہیں بہت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خُوب سُکون مِلا۔ اِس کے بعد اُنہوں نے مزید 2 سال اِعْتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ ایک بار اُن کی مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنْفِرادی کوشش کر کے اُنہیں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بَیان کر رہے تھے کہ جو سفید لِباس اور کتھئی چادر میں مَلبوس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سَر پر سبز سبز عِمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھے۔ ایسا بارونق چہرہ اُنہوں نے زِندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

بگڑے اَخلاق سارے سُدھر جائیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تُم اِعْتِکاف
جامِ عشقِ مُحمد بھی ہاتھ آئے گا، مَدَنی ماحول میں کرلو تُم اِعْتِکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۰-۶۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تَوْقیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح دعوتِ اِسلامی سے وابستہ ہو کر 12 مَدَنی کاموں میں مشغول ہو جانا نامِ **"مُحَمَّد"** کا ادب بجالانے کی مَدَنی سوچ پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اِسی طرح دعوتِ اسلامی کے قائم کردہ شُعبہ جات میں سے کسی شُعبے سے وابستہ ہو کر اپنی خِدمات پیش کرنے سے بھی نامِ اَقدس کی عِزَّت و حُرمَت اور اِس کے ادب و اِحترام کا ذِہن نصیب ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم وبیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دَعْوَت کی دُھومیں مَچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اِنہی شُعبہ جات (Departments) میں سے ایک **"مَجْلِسِ تَوْقیت"** بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مجلسِ تَوْقیت** اب تک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق عِلْمِ تَوْقیت کے اُصُول و قوانین کا لحاظ رکھتے ہوئے دنیا کے بے شُمار شہروں (بشمول حرمین طیبین) کے **"اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ"** کے نقشہ جات کے ساتھ ساتھ پاکستان بھر کے پندرہ سو (1500) سے زائد مقامات پر مشتمل عظیم الشان کتاب بنام **"اوقاتِ نماز برائے پاکستان"** شائع کرواچکی ہے۔ اس سِلسلے میں مزید ایک قَدَم بڑھاتے ہوئے دعوتِ اِسلامی کی **"مَجْلِس آئی ٹی"** کے تَعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بنام **"اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ"** بھی مُتَعَارَف کروایا ہے کہ جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرُست وَقْت کی نشاندہی میں بہت زِیادہ مُفید ہے۔ اس سافٹ وئیر بنام **"اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ"** سے سینکڑوں مقامات کے اوقاتِ نماز جاننے کی سہولت موجود ہے، نِظامُ الاَوْقات سے مُتَعَلِّق کسی بھی قسم کے مَسْئَلے یا تَجویز کے لئے مَجْلِس کے

اراکین و ذِمّہ داران سے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی کے فون نمبر پر یا اِس اِی میل ایڈریس(prayer@dawateislami.net) کے ذریعے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں، آفس کے مَخْصُوص اَوْقات میں مَجْلِسِ تَوْقِیت آفس میں بِالْمُشَافَہَہ رہنمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مَچی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ وِلادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار

اے جشنِ وِلادتِ مُصْطَفٰے منانے والے عاشقانِ رسول! صَفَرُ الْمُظَفَّر کا مُبارَک مہینا اپنے اِخْتِتَام کی جانب رَواں دَواں ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَبِیْعُ الْاَوَّل کا نُور بار مہینا اپنی آب و تاب کے ساتھ جَلْوَہ گر ہو گا کہ یہی وہ عَظِیْمُ الشَّان مہینا ہے کہ جس کا عاشقانِ رَسول گیارہ(11) ماہ بڑی شِدَّت کے ساتھ اِنْتِظار کرتے، مَرْحبا یا مُصْطَفٰے کی گونج میں جلوسِ مِیلاد کی دُھومیں مچاتے، مَحافِلِ نعت کا اِہْتِمام کرتے، صَدَقَہ و خَیْرات کرتے، مدنی پرچم اور جھنڈیاں لگاتے، چَراغاں کرتے اور دُھوم دھام سے جَشنِ وِلادَت کی خوشیاں مَنا کر اپنی عقیدت و مَحَبَّت کا اِظْہار کرتے ہیں۔ مگر یاد رہے! ہر اَہَمّ کام کے کچھ ضروری آداب ہوتے ہیں، اِسی طرح جَشنِ عِیْدِ مِیْلَادُ النَّبِی مَنانے کے بھی کچھ آداب ہیں جن کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ چُنانچہ جَشنِ وِلادَت کے موقع پر گلی یا سڑک وغیرہ پر اِس طرح سَجاوٹ کرنا کہ جس سے

گاڑی والوں اور پیدل چلنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے، ناجائز ہے۔ چَراغاں دیکھنے کیلئے عَوْرَتوں کا اَجنبی مَردوں کے درمیان بے پردہ نکلنا اور باپردہ عَوْرَتوں کا بھی مُرَوَّجہ انداز میں مَردوں میں اِختِلاط (ایک ساتھ جمع ہونا) اِنتہائی اَفسوس ناک ہے جبکہ بجلی کی چوری (Theft) بھی ناجائز ہے، لہٰذا اِس سِلسلے میں بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابطہ کرکے جائز ذَرائع سے چَراغاں کی ترکیب بنایئے۔ جُلوسِ مِیلاد میں حَتَّی الْاِمکان باوُضو رہئے، نَمازِ باجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جَشنِ مِیلاد مَنانے والے عاشقانِ میلاد کو اپنے مکتوب (Letter) میں کچھ اَہَمّ مَدَنی پھول عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! ہم بھی وہ **"مکتوبِ عطّار"** تَوَجُّہ کے ساتھ سُننے کی سَعادت حاصل کرتے ہیں:

مکتوبِ عطّار:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام عاشِقانِ رُسول اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خِدمتوں میں جَشنِ وِلادَت کی خُوشی میں لہراتے ہوئے مدنی پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننّھے ننّھے قُمقُموں کو چُومتا ہوا جُھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا مکّی مَدَنی سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال۔

تُم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

چاند رات کو اِن اَلفاظ میں تین (3) بار مَساجِد میں اِعْلان کروایئے: تمام عاشقانِ رسول کو مُبارَک ہو کہ رَبِیْعُ الاوّل شریف کا چاند نظر آگیا ہے۔

رَبِیْعُ الاوّل اُمّیدوں کی دُنیا ساتھ لے آیا دُعاؤں کی قَبولیَّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

مَرد کا داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردگی کرنا حرام ہے۔ براہِ کرم! رَبِیْعُ الاوّل کی بَرَکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کیلئے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! مَدَنی بُرقع پہننے، شرعی پردہ کرنے کی نِیَّت کریں۔ (مَرد کا داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹّھی سے گھٹانا اور عورت کا بے پردگی کرنا، حرام اور فوراً توبہ کرکے اِن گُناہوں سے باز آنا واجِب ہے۔)

جُھک گیا کعبہ سَبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گِرے دَبدبہ آمد کا تھا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۴۷)

سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنْعامات کے رِسالے پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو جَمع کروانے کی نِیَّت کریں، اگر نیّت بنتی ہو تو ہاتھ اُٹھا کر کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یاد رکھئے اگر دل میں نیّت نہ ہونے کے باوجود جان بوجھ کر دکھاوے کیلئے ہاتھ اٹھانا کہ میں بھی نیّت کرتا ہوں گناہ ہے۔)

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالہ بخشش، ص۱۸۴)

تمام عاشقانِ رسول بِشُمول نگران و ذِمّہ داران رَبِیْعُ الاوّل شریف میں خُصُوصِیَّت کے ساتھ کم از کم تین(3) دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں اور اسلامی بہنیں ایک ماہ تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحْرَموں میں) مَدَنی دَرْس جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نِیَّت فرمائیں۔

سعادت ملے درسِ فیضانِ سنّت کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۳)

اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنی مسجِد، گھر، دُکان، کارخانہ وغیرہ پر 12 عَدَد ورنہ کم اَز کم ایک عَدَد مدنی پرچم رَبِیْعُ الاوّل کی چاند رات سے لیکر سارا مہینا لہرایئے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ پر ضرور تاً اپنے پلّے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف مدنی پرچموں کی مدنی بہاریں مسکُراتی نظر آئیں گی۔ عُموماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور بے ہُودہ اَشْعار لکھے ہوتے ہیں۔ میری آرزُو ہے کہ ٹرکوں، بسوں، ویگنوں، رکشوں، ٹیکسیوں، سُوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے نُمایاں اَلْفاظ میں تحریر ہو: **"مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے"**۔ مالِکانِ بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے مِل کر مَدَنی ترکیبیں کیجئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے دل کی دُعائیں لیجئے۔

ضَروری اِحتیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اِس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لیرے لیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے نیز جُوں ہی رَبِیْعُ الاوّل شریف کا مہینا تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط نہیں کر پاتے اور بے ادَبی ہو جاتی ہے تو سادہ مَدَنی پرچم لہرایئے۔ (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ بھی اپنے مکانِ بے نشان پر سادہ مَدَنی پرچم لگواتا ہے۔)

نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ　　نبی کا جھنڈا اَمن کا جَھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

اپنے گھر پر 12 جھالَروں (یعنی لَڑیوں) یا کم اَز کم 12 بلبوں سے نیز اپنی مسجِد و محلّے میں بھی 12 دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔ (یاد رکھئے! بجلی کی چوری کرنا حرام ہے، لہٰذا بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کر کے جائز ذرائع کی ترکیب بنایئے) سارے عَلاقے کو مَدَنی پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر جبکہ چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقوقِ عامّہ تلَف کئے بِغیر فضا میں مُعَلَّق 12 میٹر یا حسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے مَدَنی پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک

پر مَدَنی پرچم کے لئے بانس مت گاڑیئے کہ اِس سے ٹریفک کا نظام مُتاثِر ہوتا ہے۔ نیز گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے جس سے لوگوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تلفی اور دل آزاری ہو۔

مَشرق و مَغرب میں اک اک! بامِ کعبہ پر بھی ایک نَصب پرچم ہوگیا ، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۴۶)

ہر اسلامی بھائی حَسْبِ تَوفیق زِیادہ ورنہ 112 یا کم اَز کم 12 روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پُھولوں کے مُختلف پمفلٹ جُلُوسِ میلاد میں بانٹے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اِسی طرح سارا سال اپنی دُکان وغیرہ پر تقسیمِ رسائل کی ترکیب فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔ شادی غَمی کی تقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطِر بھی تقسیمِ رسائل کی ترکیب کیجئے اور دیگر مُسلمانوں کو اِس کی ترغیب دیجئے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دِین کو پھیلایئے کرکے راضی حق کو حقدارِ جناں بن جایئے

مکتبۃ المدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ ”جَشنِ وِلادَت کے 12 مَدَنی پُھول“ ممکن ہو تو 112 ورنہ کم اَز کم 12 عدد نیز ہو سکے تو رسالہ صُبحِ بہاراں 12 عدد مکتبۃُ المدینہ سے ہَدِیّۃً حاصل کر کے تقسیم کیجئے۔ خُصُوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچایئے جو جَشنِ وِلادَت کی دُھومیں مَچاتے ہیں۔ رَبِیْعُ الاوّل شریف کے دوران 1200 روپے اگر یہ نہ ہو سکے تو 112 روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو 12 روپے (بالِغان) کسی سُنّی عالِم کو پیش کیجئے۔ اگر اپنی مسجد کے اِمام، مُؤذِّن یا خُدّام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نِیَّت کریں تو مدینہ مدینہ۔ جمعہ کے روز دیں تو بہتر کہ جمعہ کو ہر نیکی کا ستّر 70)) گُنا ثواب ملتا ہے۔ (مگر جمعہ کا انتظار کرنے کے بجائے موقع ملتے ہی نیک کام فوراً کر لینا چاہئے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں بھرے بیان کا کیسٹ سُن کر کئی لوگوں کی اِصلاح ہونے کی خبریں ہیں، آپ حضرات میں بھی کچھ نہ کچھ ایسے خُوش

نصیب ہوں گے جو بیان کا کیسٹ سُن کر مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا سنتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرات کے میموری کارڈز لوگوں تک پہنچانا دِین کی عظیم خِدمت اور بے اِنتہا ثواب کا باعِث ہے تو جس سے بن پڑے ہفتہ میں ورنہ مہینے میں کم از کم 12 میموری کارڈز ضرور فروخت کرے۔ مُخَیَّر اسلامی بھائی اگر مُفت تقسیم کریں تو مدینہ مدینہ۔ شادیوں کے مواقع پر شادی کارڈ کے ساتھ مَدَنی رِسالہ اور ہو سکے تو مذکورہ میموری کارڈ بھی شامل کیجئے۔

اُنکے در پے پلنے والا اپنا آپ جواب کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے

بڑے شہر میں ہر علاقائی مُشاوَرت کا نگران (قصبے والے قصبے میں (12 دن تک روزانہ مختلف مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنّتوں بھرے اِجتماعات مُنعَقِد کرے (ذِمّے دار اسلامی بہنیں گھروں میں (بغیر مائک) اِجتماعات فرمائیں) رَبِیْعُ الاوّل شریف کے دوران ہونے والے تمام اِجتماعات میں جن سے ہو سکے وہ سارا مہینا مدنی پرچم ساتھ لایا کریں۔

لَب پر نعتِ رسولِ اَکرم ہاتھوں میں پرچم دیوانہ سَرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

گیارہ (11) کی شام کو ورنہ 12 ویں شَب کو غُسل کیجئے۔ ہو سکے تو اِس عِیدوں کی عِید کی تَعْظِیم کی نِیَّت سے سفید لباس، عِمامہ، سَر بند، ٹوپی، سَر پر اَوڑھنے کی سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے کتھئی چادر، مِسواک، جیب کا رومال، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، مدنی قافلہ پیڈ وغیرہ اپنے اِستِعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو اَشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سِکّہ نیا چلے گا عالَم نے رنگ بدلا صُبحِ شبِ وِلادت

(ذوقِ نعت، ص ٦٧)

بارہویں شب اجتماعِ میلاد میں گزار کر بوقتِ صبحِ صادِق اپنے ہاتھوں میں مَدَنی پرچم اُٹھائے، دُرُود

وسلام کے ہار لئے، اشکبار آنکھوں سے صبحِ بہاراں کا استِقبال کیجئے۔ بعد نمازِ فجر سلام و عید مبارک کہہ کر ایک دوسرے سے گرم جوشی کے ساتھ ملاقات فرمایئے اور سارا دن عید کی مبارکباد پیش کرتے اور عید ملتے رہئے۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے　　بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النّبی

(وسائلِ بخشش ص۴۶۵)

میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے رہے۔ آپ بھی یادِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں 12 ربیعُ الاوّل شریف کو روزہ رکھ کر مَدَنی پرچم اُٹھائے جُلوسِ میلاد میں شریک ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو باوُضو رہئے۔ لب پر نعتوں کے نغمے سجائے، دُرُود و سلام کے پھول برساتے، نگاہیں جھکائے پُروقار طریقے پر چلئے۔ اُچھل کود مچا کر کسی کو تنقید کا موقع مت دیجئے۔

ربیعُ الاوّل تجھ پر اَہلسنّت کیوں نہ ہوں قرباں　　کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش، ص۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

❋نامِ "مُحَمَّد" مُسلمان کی شان و عظمت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ ❋نامِ "مُحَمَّد" عِزَّت و اَفزائی کا ذریعہ ہے۔ ❋نامِ "مُحَمَّد" خُدا عَزَّوَجَلَّ کو بھی مَحبوب ہے۔ ❋نامِ "مُحَمَّد" کی بَرَکت سے اِنسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ ❋نامِ "مُحَمَّد" کی بَرَکتوں سے کائنات فیضیاب ہو رہی ہے۔ ❋نامِ "مُحَمَّد" جنّت میں داخِلے کا سبب ہے۔ ❋نامِ "مُحَمَّد" نارِ جہنّم سے نَجات کا ذریعہ ہے۔ ❋نامِ "مُحَمَّد" کی بے اَدَبی سے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو سخت نفرت تھی۔ ❋نامِ "مُحَمَّد" کی بے اَدَبی کرنے سے

ہر ایک کو بچنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نامِ "مُحَمَّد" کے صَدقے وُطفَیل ہمیں بھی ادب و تَعْظِیم کی لازَوال دَوْلَت نصیب فرمائے اور ہمیں اِس مُقَدَّس نام کی خوب خوب بَرَکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثمد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷)

❀ پتھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سے)مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔(فتاویٰ ھندیہ،۵/۳۵۹)❀ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۱۸۰)❀ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:(1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں،(2) کبھی دائیں(سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں(اُلٹی)میں دو،(3)تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔(شعب الایمان،۵/۲۱۸-۲۱۹)❀ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔❀ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب"**بہارِ شریعت**"حِصّہ16(312صفحات)،120صفحات پر مشتمل کتاب"**سُنّتیں اور آداب**"،رسالہ"**163 مَدَنی پھول**"اور"**101 مَدَنی پھول**"ھدیّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۴۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فِرِشْتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مُجھ پر کَثْرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنزالعمال، کتاب الاذکار، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۱)

مختصر وضاحت: اے ہمارے مہربان آقا! ہم نے گناہ کرنے میں کوئی کمی نہیں کی مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عطا فرمانے میں کوئی کمی نہیں فرمائی۔ آپ پر کروڑوں بار دُرود نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بَیان میں ہم **"اُمّتِ مُصطفٰے کی**

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

خُصوصیات" کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصِل کریں گے۔ سب سے پہلے ہم سُنیں گے کہ تورات شریف میں اُمّتِ مُصْطَفٰے کی کن کن خُصوصیات (Characteristics) اور فضائل و کمالات کو اُجاگر کیا گیا ہے، جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اُمّتِ محبوب کی خُصوصیات کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے کس چیز کی خواہش کا اِظہار کیا تھا؟ اِس کے بعد اُمّتِ محبوب کی اَفضلیت کی وجہ اور چھ (6) عظیمُ الشّان فضائل بھی بَیان ہوں گے، اُمّتِ محبوب کے افراد کے حافِظے کس قدر مضبوط ہوتے ہیں، اِس تَعَلُّق سے بزرگوں کے اَقوال اور حافظُ الحدیث حضرت سَیِّدُنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بے مثال یادداشت کا ایک واقعہ بھی ہم سُنیں گے۔ آخر میں غمخوارِ اُمّت، تاجدارِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت سے مَحَبَّت و شفقت کی چند جھلکیاں بھی بَیان ہوں گی۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ بعض اسلامی بھائی دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکر و درود شریف وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ علمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئے ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، کیونکہ علمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تورات میں اُمَّتِ محمدیہ کے فضائل

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** جلد 5 صفحہ نمبر 516 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے مولا! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمّت کا ذِکْر پایا ہے جو سب اُمّتوں سے بہتر (Better) ہو گی، لوگوں کو بھلائی کا

حکم دے گی اور بُرائی سے منع کرے گی، وہ پہلے اور بعد والی تمام کتابوں پر ایمان لائے گی، حتّٰی کہ کانے دجّال کو بھی قتل کرے گی۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے پاک پرور گار! اسے میری اُمَّت بنادے۔" اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "اے موسٰی! وہ اَحمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔" حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے پروردگار! میں نے ایک ایسی اُمّت کا ذِکْر پایا جس کے لوگ اللہ پاک کی بہت حمد کریں گے، سُورج کا خیال رکھیں گے (یعنی نماز اور روزوں کی وجہ سے ہمیشہ سورج کے طلوع و غروب کا حساب رکھیں گے۔ اسلامی نمازیں افطار سحری تو سورج سے ہیں مگر خود روزے عیدیں حج وغیرہ چاند سے اس لئے مسلمان دونوں کا حساب رکھتے ہیں اور کوئی قوم یہ دونوں کام نہیں کرتی۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۳۵ ملتقطاً)) اور منصبِ حکومت و امامت پر فائز ہوں گے، جب کسی کام کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم اس کام کو کریں گے۔"

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے پروردگار! اسے میری اُمَّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ اَحمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربِّ کریم! میں نے تورات میں ایسی اُمَّت کا ذکر پایا، جن کی دُعائیں قبول ہوں گی اور ان کے حق میں دعائیں قبول کی جائیں گی، ان کی سفارش قبول ہو گی اور ان کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: الٰہی! تُو انہیں میری اُمّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبٰی، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربِّ کریم! میں نے تورات میں ایسی اُمّت کا ذکر پایا ہے جو بلندی پر چڑھیں گے تو اللہ پاک کی کبریائی بیان کریں گے اور جب کسی وادی میں اُتریں تو

اللہ پاک کی حمد وثنا بیان کریں گے، ان کے لئے پوری زمین پاک ہو گی اور وہ جہاں بھی ہوں، ساری زمین ان کے لئے قابلِ نماز ہو گی، وہ ناپاکی سے پاکی حاصل کریں گے، جہاں پانی (Water) نہ پائیں گے، وہاں مٹی سے پاکی حاصل کرنا، ان کے لئے ایسا ہو گا جیسے پانی سے اور بروزِ قیامت وضو کے اثر سے ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبٰی، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”اے ربِّ کریم! میں نے (تورات میں) ایسی اُمّت کا ذکر پایا ہے کہ جب وہ کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور جب وہ نیکی کر لیں گے تو ان کی نیکی کو 10 سے 700 گُنا تک بڑھا دیا جائے گا اور اگر کسی گناہ کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر گناہ کا اِرتکاب کر بیٹھیں گے تو اُن کے لئے صرف وہی گناہ لکھا جائے گا۔“ یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”اے میرے پروردگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنادے۔“ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ”اے موسٰی! وہ اَحمدِ مجتبٰی، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ یہاں ایک بات توجہ طلب ہے کہ گناہ کا پختہ ارادہ کرنا مثلاً اسباب نہ ہونے کی وجہ سے گناہ نہ کیا، مگر مکمل ارادہ تھا تو اب گناہ گار ہو گا۔

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”اے اللہ پاک! میں نے ایک اُمَّتِ مرحُومہ کا ذکر پایا، جو کمزور ہونے کے باوجود کتابُ اللہ کے وارث ہوں گے اور تُو نے انہیں چُن لیا ہے، ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہو گا، کوئی درمیانی راہ چلنے والا ہو گا اور کوئی نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہو گا، میں نے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں پایا

،جس پر رحم نہ کیا گیا ہو۔" یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:"اے پاک پروردگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔" اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:"اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبٰی، مالکِ ہر دوسَرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔"

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی:"اے اللہ پاک! ان کے مَصاحِف ان کے سینوں میں (محفوظ) ہوں گے (یعنی قرآنِ کریم ان کے سینوں میں محفوظ ہو گا)، وہ اہلِ جنت کا سا مختلف (Different) رنگوں کا لباس پہنیں گے اور فرشتوں کی طرح صفیں بنا کر نماز پڑھیں گے، مساجد میں ان کی آوازیں شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوں گی اور جہنم میں ان میں سے وہی شخص داخل ہو گا جو نیکیوں سے اس طرح خالی ہو، جیسے پتھر درخت کے پتوں سے خالی ہوتا ہے۔" یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:" اے میرے پروردگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔" اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:"اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبٰی، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔" جب حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو اس فضیلت سے تعجب ہونے لگا جو اللہ پاک نے سیِّدُ الانبیاء، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی اُمَّت کو عطا فرمائی تو کہنے لگے:"کاش! میں حضرت سیِّدُنا محمدِ مصطفٰے، احمدِ مُجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب میں سے ہوتا۔" تو اللہ پاک نے ان کی رضا کے لئے 3 آیات نازل فرمائیں، چنانچہ پارہ 9، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت نمبر 144 اور 145 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ۪ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ

ترجمۂ کنزُالایمان: اے موسٰی میں نے تجھے لوگوں سے چُن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسٰی اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر۔

(پ۹،الاعراف:۱۴۴،۱۴۵)

پارہ9، سُوْرَۃُ الاَعْراف کی آیت نمبر159 میں اِرشاد ہوا:

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ۹،الاعراف:۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور موسٰی کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے انصاف کرتا۔

یہ سن کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پوری طرح راضی ہو گئے۔(اللہ والوں کی باتیں، ص ۵۱۶ تا ۵۱۹ ملخصاً وملتقطاً)

امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **اُمّتِ مُصطفٰے** میں پیدا ہونے کی اِس نعمت پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہوئے بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کرتے ہیں:

شکر ادا ہو کیونکر تیرا پیارے نبی کی اُمّت میں مجھ سے نکمے کو بھی پیدا تُو نے اے رحمٰن کیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اُمّتِ مُصطفٰے کو ربِّ کریم نے دو چار یا پانچ نہیں بلکہ بے شمار فضائل و برکات اور کئی خُصوصیات سے نوازا ہے، وہ تورات شریف جسے اللہ پاک نے حضرت

سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل فرمایا، اس مقدس آسمانی کتاب کے اندر بھی اس عظیم اُمّت کے فضائل و کمالات اور شاندار خُصوصیات کو بیان کیا گیا ہے، حتّٰی کہ جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو عِلْم ہوا کہ یہ تمام فضائل و کمالات اُمّتِ مُصطفٰے کے ہیں، تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اس اُمّت کو اپنی اُمّت بنانے کی اِلتجا (Request) پیش کی، مگر جب اس کی اجازت نہ ملی تو پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُمّتِ محبوب میں شامل ہونے کی خواہش کا اِظہار ان الفاظ میں کیا کہ **"کاش! میں حضرت سیِّدُنا محمدِ مصطفٰے، حبیبِ کبریا** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کے اصحاب** (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) **میں سے ہوتا۔"**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں چند مدنی پھول ذہن نشین کر لیجئے: (1) پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کا کیسا ہی خاص ولی، صحابی بلکہ کوئی فرشتہ کسی بھی نبی کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتا، جیسا کہ

بہارِ شریعت میں ہے: انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام)، تمام مخلوق یہاں تک کہ رُسُلِ ملائکہ (فرشتوں کے رسولوں) سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۴۷ ملخصا) (2) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور پُر نور، سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء (تمام نبیوں کے نبی) اور جمیع مخلوقاتِ الٰہی (اللہ پاک کی تمام مخلوق) سے افضل تر ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ۲۶۸) (3) حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اس اُمت میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار فرمانا، اس اُمت کی فضیلت کا پتا ضرور دیتا ہے، مگر وہ اس اُمت سے بہت افضل بلکہ ان 5 انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے ہیں کہ جو دیگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے بھی افضل ہیں۔

اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے رسولِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ہمیں مسلمان بنایا اور ہمیں رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں شامل فرما کر ہم پر اتنا بڑا احسان فرمایا کہ اگر ہم اس کے اس احسان پر ساری زندگی بھی اس کا شکر بجالاتے رہیں تب بھی اس کا حق ادا نہ کر پائیں۔

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" میں لکھتے ہیں کہ

شکر تیرا کہ اُن کی اُمّت میں مجھ کو اے ذُوالجلال رکھا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمّتِ سرکار کے افضل ہونے کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بلا تشبیہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صدقہ میں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی اُمت تمام اُمتوں سے افضل (ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۱/۵۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا، یقیناً ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سب سے افضل ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت بھی پچھلی تمام اُمّتوں سے افضل ہے اور افضلیت کی وجہ ہر گز ہر گز یہ نہیں کہ اس اُمّت میں کثرت سے سرمایہ دار ہوں گے، اِن میں انجینئر اور ڈاکٹر کثیر ہوں

گے ،نہ ہی فضیلت کی یہ وجہ ہے کہ یہ جنگجو، بہادر اور قوی ہوں گے یا یہ اِس لیے افضل ہیں کہ نہایت ہی چالاک وہوشیار ہوں گے بلکہ اِن کی افضلیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اَہم مَنْصَب پر فائز ہیں، چنانچہ پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 110 میں خدائے رحمٰن کا فرمانِ عالیشان ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمّتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

تفسیرِ خازن میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: اس اُمَّت کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی بدولت دیگر تمام اُمّتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور اسی سبب سے یہ اُمّت تمام اُمّتوں میں سب سے بہترین اُمّت ہے، پس ثابت ہوا! اس اُمّت کے بہترین ہونے کی وجہ (Reason) اس کے افراد کا نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔ (تفسیرِ خازن، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۱/۲۸۹)

اب ہمیں اپنے بارے میں غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم نیکی کی دعوت دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے ہیں؟ یاد رہے: اگر ہمارا گمان غالب ہو کہ بُرائی کرنے والے کو بُرائی سے روکیں گے تو وہ بُرائی سے رُک جائے گا تو ہمیں روکنا واجب ہے، نہ روکیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا اِحسان ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں مُیسّر ہے، قربان جائیے! امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ پر! جنہوں نے ایک ایسا عظیم الشّان **مدنی مقصد** عطا فرمایا ہے کہ جس کو پانے کے لیے ہمارے پاس "**نیکی کی دعوت**" کو عام کرنے کے سینکڑوں

مواقع ہیں،وہ مدنی مقصد کیا ہے؟، آیئے!مل کر دُہرا لیتے ہیں:"**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**"۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک مسجد بناؤ تحریک ہے،یہ **مسجد بھرو تحریک** ہے،یہ **نمازی بڑھاؤ تحریک** ہے،**کاش!**ہم بھی اِس کا حصہ بن کر عملی طور پر نیکی کی دعوت دینے والوں میں شامل ہو جائیں،یہ بہت اچھا ہے کہ ہم زِیادہ سے زِیادہ نیکی کی دعوت کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں،مگر کسی عُذر کی وجہ سے اگر ایسا نہ ہو سکے تو ہمیں روزانہ کم از کم 2 گھنٹے تو مدنی کاموں کے لیے،**نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کے لیے پیش کرنے ہی چاہئیں،بسااوقات ہم بڑی بڑی مساجد میں جمعہ کے دن لوگوں کی بہت بڑی تعداد دیکھ کر خوش ہو جاتے ہوں گے کہ ہماری مسجدیں آباد ہو گئی ہیں،نمازی بہت بڑھ گئے ہیں بلکہ ماہِ رمضان میں یہ نظارے زیادہ دیکھنے کو ملتے ہوں گے،مگر اس کے ساتھ شاید آپ نے یہ منظر بھی دیکھا ہو گا کہ ماہِ رمضان کی رُخصتی کے ساتھ ہی بد قسمتی سے مسجدیں ویران ہو جاتی ہیں،**نمازیوں کی تعداد** کم ہو جاتی ہے،اس کے علاوہ اگر مختصر سا جائزہ لیا جائے تو سینکڑوں مساجد ایسی بھی ہوں گی کہ جہاں آبادی بھی ہے مگر نماز پڑھنے والے نہیں،مسجد تو ہے مگر اِمام نہیں،ایسے عَلاقوں میں "**نیکی کی دعوت**" کی کتنی زِیادہ ضرورت ہے،اُمّتِ مصطفٰے کو راہِ راست پر لانے کے لیے ہمیں وقت کی قربانی دینی ہو گی۔**اے کاش!**ہمیں دردِ اُمّت نصیب ہو جائے۔

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کی توفیق عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم،ص88)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمّت محبوب کے6فضائل

حَکِیمُ الامُت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پارہ 4،سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر110 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے بے شمار فضائل ہیں،یہاں ان میں سے کچھ عرض کئے جاتے ہیں:(1)یہ اُمّت آخر اُمَم(یعنی اُمّتوں میں سے آخری اُمّت) ہے،گزشتہ اُمّتوں کے عُیُوب قرآنِ کریم میں بیان ہوئے،جس سے وہ ساری دُنیا میں بدنام ہو گئیں ،مگر اِس اُمّت کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا،نہ کوئی آسمانی کتاب جس میں اِس کے عُیُوب بیان ہوں،غرضیکہ اس اُمّت کی پردہ پوشی کی گئی۔(2)پچھلی کُتُب میں اس اُمّت کے اَوصاف کا ذِکر تو تھا ان کے عُیُوب کا تذکرہ نہ تھا جس کے باعث وہ لوگ اس اُمّت میں ہونے کی تمنّا(Wish) کرتے تھے۔ (3)جیسے ربِّ کریم نے دیگر اَنبیائے کرام(عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو نام لے کر پُکارا،ہمارے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَلْقاب سے،اسی طرح ان کی اُمّتوں کو نَسَبی ناموں سے پکارا گیا:(یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ، یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ هَادُوْۤا)وغیرہ مگر اس اُمّت کو(یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا)(اے ایمان والو!)کے دِلکش وپیارے خطاب سے نوازا گیا۔(4)پچھلی اُمتیں اپنے نبیوں کے بعد ساری ہی گمراہ ہو جاتی تھیں،مگر اِس اُمّت میں تا قیامت ایک فرقہ(سوادِ اعظم یعنی اہلسنّت وجماعت) حق پر رہے گا۔(5)اِس اُمّت میں ہمیشہ اَولیاءُ اللہ وعُلَمائے رَبّانی ہوتے رہیں گے،جس درخت کی جڑ ہری رہے،اس میں پھل پھول آتے ہی رہتے ہیں۔(6)یہی اُمّت کل قیامت کے دِن بارگاہِ الٰہی میں گزشتہ نبیوں کی گواہی دے گی کہ خدایا!انہوں نے اپنی قوموں کو تبلیغ کی تھی۔(تفسیر نعیمی،پ۴،آل عمران،تحت الآیۃ:۱۱۰/۹)

اے خدائے دو جہاں اِحسان تیرا ہے بڑا تُو نے پیدا ان کی اُمّت میں ہمیں فرمایا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مدنی پھولوں میں اُمت کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کے احسانات کا بھی بیان ہے، جن میں یہ بھی ہے کہ ہمارے جرم و گناہوں کی پردہ پوشی کا اہتمام کیا گیا ہے اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اس اُمت میں علماء و اولیاء ہوتے رہیں گے۔ آج بھی دیکھا جاتا ہے کہ دنیا بھر میں کروڑوں مسلمان حنفی تو کروڑوں شافعی، اسی طرح مالکی و حنبلی ہیں۔ اسی طرح کروڑوں قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی سلسلوں سے وابستہ ہو کر اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے سائے میں ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّتِ سرکار کو ربِّ کریم نے جن خُصوصیات سے نوازا ہے، ان میں سے ایک خُصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے اس اُمّت کو **حافظے کی مضبوطی** کی عظیمُ الشان نعمت بھی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ

کم عمری میں عِلْم کا حُصول

حضرت سَیِّدُنا حسین بن عبد الرحیم عراقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس اُمّت کی ایک خُصوصیت یہ بھی ہے کہ لوگوں نے اپنی کم عمری میں جن علوم پر عُبور حاصل کیا، گزشتہ اُمّتیں لمبی عمر ملنے کے باوجود حاصل نہ کر سکیں، یہی وجہ ہے کہ اتنی کم عمری میں اس اُمّت کے مجتہدین پر علوم و معارف کے خزانے کھل گئے۔ (شرح زرقانی علی المواھب، خصائص امتہ... الخ، ۷/۴۷۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمت میں کثیر علماء ہوئے، ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

آیئے! ہم اپنے بارے میں غور کریں کہ کیا ہم اپنے اوپر لازم (فرض وواجب) علوم بھی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ بعض فرائض علوم حاصل کرنے کا ذریعہ **مدرسۃ المدینہ بالغان** بھی ہے، **مدرسۃ المدینہ آن لائن** (On line) کے ذریعے اپنے وقت کی سہولت کے مطابق مُختلف موضوعات پر علمِ دین حاصل کیا جاسکتا ہے (مدرسۃ المدینہ On Line کی فیس (Fee) بھی ہے اور یہ بذریعہ انٹرنیٹ پڑھایا جاتا ہے)۔

حفظ و یادداشت کی صلاحیت

حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کریم نے اس اُمّت کو حفظ و یادداشت (حیرت انگیز حافظے) کی وہ صلاحیت عطا فرمائی ہے جو پچھلی اُمّتوں میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئی، اللہ پاک نے اس نعمت کو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے ساتھ خاص فرمایا اور اس کی بدولت اس اُمّت کی عزّت افزائی فرمائی۔ (شرح زرقانی علی المواھب، خصائص امتہ... الخ، ۷/۴۷۸)

آیئے! حُصولِ برکت کے لئے قوتِ حافظہ کے عظیم جوہر سے مالا مال اور اُمّتِ محبوب کو فیضانِ حدیث سے فیضیاب فرمانے والے ایک عاشقِ رسول بزرگ کے قوتِ حافظہ کے بارے میں سُنئے، چنانچہ

3 لاکھ احادیثِ مبارکہ

نَاصِرُ الحَدِیْث، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث حضرت سَیِّدُنا ابو عَبْدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قوتِ حفظ بیان کرنے کے لئے یہ بات ہی کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے، وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی، تحصیلِ عِلْم کے ابتدائی دور میں انہیں 70 ہزار احادیث حفظ (یعنی زبانی یاد) تھیں اور بعد میں جا کر یہ عدد 3 لاکھ تک پہنچ گیا، جن میں سے ایک لاکھ احادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں، ایک مرتبہ "بلخ" نامی شہر گئے تو وہاں کے لوگوں نے فرمائش کی، آپ اپنے شُیُوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شُیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کر دیں۔ (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/ ۵۹ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّتِ محبوب کی خُصوصیات میں سے ایک بہترین خُصوصیت یہ بھی ہے کہ بروزِ قیامت جب پچھلی اُمّتیں اپنے نبیوں کو جھٹلائیں گی تو اللہ کریم اُمتِ مُصطفٰے کو یہ شرف عطا فرمائے گا کہ اس دن یہ انبیائے کرام کے حق میں گواہی دے گی، جیسا کہ

نبیوں کے حق میں اُمتِ محبوب کی گواہی

نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی اُمّت کو بُلائے گا اور فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کبھی نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی چیز کا حکم دیا اور نہ منع کیا، حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ کریم! میں نے انہیں ایسی دعوت دی جو اوّلین و آخرین سب کو شامل تھی، اللہ کریم فرشتوں سے فرمائے گا: احمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور ان کی اُمّت کو بلاؤ، تو سلطانِ مدینہ، قرارِ

قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمّت اس شان سے حاضر ہوں گے کہ ان کا نُور ان کے آگے آگے ہو گا۔ حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ پاک کا پیغام پہنچا دیا تھا اور انہیں سمجھانے کی بہت کوششیں کی تھیں، انہیں پوشیدہ اور علانیہ طور پر دوزخ سے بچانے کی کوششیں کیں، لیکن پھر بھی یہ میری دعوت سے دُور بھاگتے رہے۔ تو آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب سچ ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کہے گی: اے احمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: آپ کو اور آپ کی اُمّت کو اس کا علم کیسے ہوا؟ ہم سب سے پہلی اُمَّت ہیں جبکہ آپ اور آپ کی اُمَّت سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں، تو مکی مدنی سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سورۂ نوح تلاوت فرمائیں گے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سورت ختم فرمائیں گے تو آپ کی اُمّت کہے گی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچا واقعہ ہے اور اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ پاک ہی غالب حکمت والا ہے۔ (مستدرک، کتاب: تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، شهادة نبینا وامته... الخ، ۳/۴۱۴، حدیث: ۴۰۶۶)

یہ سب اللہ کی عنایت ہے مل گئی مُصْطَفٰے کی اُمّت ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طاعون اس اُمّت کے لئے رحمت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طاعون ایک ایسی جان لیوا وبائی بیماری ہے جس کو ڈاکٹر (پلیگ) Plague کہتے ہیں۔ اس بیماری میں گردن، بغلوں اور ران کے کنارے میں آم کی گٹھلی کے برابر گلٹیاں نکل آتی ہیں۔ جن میں بے پناہ درد اور ناقابلِ برداشت سوزش ہوتی ہے۔ شدید بخار چڑھ جاتا ہے، آنکھیں سرخ ہو کر دردناک جلن سے شعلے کی طرح جلنے لگتی ہیں، (بالآخر) مریض شدتِ درد اور شدید بے چینی و بے قراری میں تڑپ تڑپ کر بہت جلد مر جاتا ہے۔ (عجائب القرآن، ص ۲۶۱)

یاد رہے! طاعون کا یہ تباہ کن مَرَض پچھلی اُمّتوں کے لئے عذاب مقرر کیا گیا تھا، مگر یہ اُمَّتِ محبوب کی خُصوصیات میں سے ہے کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں اسی مرض کو مومنوں کے لئے باعثِ رحمت بنا دیا، چنانچہ

اُمّتِ محمدیہ پر اللہ کریم کا خاص فضل و کرم

بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے کہ تمام نبیوں کے سردار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ پاک جس پر چاہتا اسے بھیجتا۔ پھر اللہ کریم نے مؤمنین کے لئے اسے رحمت بنا دیا۔ تو جو شخص طاعون پھیلنے کے زمانے میں اپنے شہر میں صبر کے ساتھ طلبِ ثواب کے لئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو اللہ کریم نے اس کے لئے لکھ دیا ہے تو اس کے لئے شہید کی مثل ثواب ہے۔ (بخاری، کتاب الطب، باب اجر الصابر فی الطاعون، ۴/۳۰ حدیث: ۵۷۳۴)

حضرت علامہ غلام رسول رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اس اُمَّتِ مُحَمَّدِیَہ پر اللہ کریم کی بہت مہربانی ہے کیونکہ جو بیماری دوسری اُمّتوں کے لئے عذاب

مقرر کی گئی ہے، وہ اس اُمّت کے لئے اللہ پاک کی رحمت ہے۔ طاعون بنی اسرائیل کے لئے عذاب اور اِس اُمّت کے لئے رحمت ہے۔(تفہیم البخاری، ۵/۳۵۵)دوسرے مقام پر فرمایا:اس اُمّت کے مومنوں کے لئے طاعُون کو رحمت کیا ہے، اس کا رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ یہ شہید کے ثواب کو شامل ہے، اگرچہ صورت کے اعتبار سے سخت تکلیف دہ ہے۔(تفہیم البخاری،۸/۸۰۰)

کرم اے شافعِ محشر کھلے اَعمال کے دفتر — گو بدکار و کمینہ ہوں مگر ہوں تیری اُمّت سے
نہ نامے میں عبادت ہے نہ پلّے کچھ ریاضت ہے — الٰہی! مغفرت فرما ہماری اپنی رحمت سے
الٰہی! واسطہ دیتا ہوں میں میٹھے مدینے کا — بچا دنیا کی آفت سے بچا عقبٰی کی آفت سے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۰۳،۴۰۲)

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”صَدائے مدینہ“

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!اللہ کریم کی رحمت پر قربان کہ اس نے مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے لئے طاعون کہ جو پچھلی اُمّتوں کے لئے بطورِ عذاب مقرر تھا، مگر اِس اُمّت کے لئے اِسے رحمت بنادیا۔ جس سے یہ اندازہ لگانا ذرا بھی مشکل نہیں کہ اللہ پاک اپنے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی اُمّت سے کتنی محبت فرماتا ہے۔

ذرا سوچئے! گناہوں کے ارتکاب کے سبب اگر اس اُمّت کے لئے بھی طاعُون کو عذاب بنادیا جاتا تو کس قدر تکلیف و آزمائش ہوتی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کی نافرمانیوں سے خود بھی بچیں اور دُوسروں کو بھی بچائیں، خوب خوب نیکیاں بجالائیں اور سُنّتوں بھری زندگی گزاریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے گناہوں سے نفرت، نیکیوں سے محبت اور سُنّتوں پر عمل کا جذبہ نصیب ہوتا ہے، لہٰذا اس مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر **12 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے راہِ آخرت کے لیے **سامانِ آخرت** جمع کیجئے۔

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**صدائے مدینہ**" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کو "**صَدائے مدینہ**" لگانا کہتے ہیں۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے نمازِ تہجد کی سعادت مل سکتی ہے۔☆" **صدائے مدینہ** "کی برکت سے نماز کی حفاظت ہوتی ہے۔☆"**صدائے مدینہ**"کی برکت سے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔☆"**صدائے مدینہ**"کی برکت سے "**نیکی کی دعوت**" دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔☆"**صدائے مدینہ**"کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر(Propagation)ہوگی۔☆"**صدائے مدینہ**"لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔☆"**صدائے مدینہ**"میں پیدل چلنے کی برکت سے صحت بھی اچھی ہوگی۔☆"**صدائے مدینہ**"لگانا مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا ہے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفٰے ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ حیدری وسُنّتِ فاروقی ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لئے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ،ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفهوماً)

"**صدائے مدینہ**" والے مدنی کام سے متعلق مزید مفید ترین معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ

المدینہ کے رِسالے "صدائے مدینہ" کا مطالعہ کیجئے۔

آیئے! بطورِ ترغیب "صدائے مدینہ" لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

صدائے مدینہ دکھائے مدینہ

ایک ڈویژن (Division) کے مَدَنی مشورے میں دورانِ مَدَنی مَشْوَرَہ جب صدائے مدینہ کی بات چلی تو ایک اسلامی بھائی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں مدینے شریف کی حاضِری کی سَعَادَت حاصِل ہوئی ہے اور یہ سب صدائے مدینہ کی برکتیں ہیں، کیونکہ وہ پابندی سے صدائے مدینہ لگاتے ہیں۔

صدائے مدینہ دِکھائے مدینہ الٰہی دکھا دے ضیائے مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر وہ عظیمُ الشّان رات ہے جس کی اَہَمِّیَّت و فضیلت کو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے، کیونکہ اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے، اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے تیسویں (30ویں) پارے میں ایک مکمل (Complete) سُورت بھی ہے، اس کے علاوہ اس رات کے اور بھی بہت سے فضائل و برکات کتابوں میں موجود ہیں۔ **یاد رہے!** اس اُمّت سے پہلے بھی کئی اُمّتیں آئیں مگر کسی کو بھی یہ عظیمُ الشان نعمت نہیں ملی، مگر ربِّ کریم نے تمام نبیوں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کو یہ شرف بخشا کہ اسے شبِ قدر جیسی عظیمُ الشان اور مبارک رات کا تحفہ عطا فرمایا، چنانچہ

شبِ قدر عطا کی گئی

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ ہوا، جس نے ایک ہزار ماہ اللہ کریم کی راہ میں لڑائی کی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس سے بہت تعجب ہوا اور تمنا کرنے لگے: کاش! ان کے لئے بھی ایسا ممکن ہوتا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے ربِّ کریم! تُو نے میری اُمّت کو کم عمر عطا فرمائی، اب ان کے اعمال بھی کم ہوں گے۔ تو اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شبِ قدر عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو میں نے تجھے اور تیری اُمّت کو ہر سال عطا فرمائی ہے۔ یہ رات ماہِ رمضان میں تمہارے لئے اور قیامت تک آنے والے تمہارے اُمّتیوں کے لئے ہے، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (الروض الفائق، ص ۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم گناہگاروں کے گناہوں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمّتیوں پر کس قدر مہربان ہیں کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ بیان ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ غمِ اُمّت میں بے قرار ہوگئے اور اسی بے قراری کے عالم میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارگاہِ الٰہی میں غمِ اُمّت کا اظہار کیا تو اللہ پاک نے رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری اُمت کو شبِ قدر جیسی مبارک نعمت سے سرفراز فرمایا۔

یاد رہے! غمِ اُمّت کا یہ پہلا واقعہ نہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی اُمت سے اتنی

محبت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مواقع پر گناہگارانِ اُمت کو یاد فرمایا، چنانچہ دنیا میں جلوہ اَفروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِی یعنی پروردگار! میری اُمَّت میرے حوالے فرما۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۷۱۲)

امام زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: ”اُس وَقْت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُنگلیوں کو اِس طرح اُٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی گِریہ وزاری کرنے والا اُٹھاتا ہے۔ (زرقانی علی المواھب، ولادته و عجائبه ومارات۔۔۔الخ، ۱/ ۲۱۱)

رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی ” کہتے ہوئے پیدا ہوئے حق نے فرمایا کہ بخشا ”الصَّلٰوۃُ والسَّلام (قبالۂ بخشش، ص ۹۴)

اِسی طرح رَحمتِ عالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سفرِ معراج پر روانگی کے وقت اُمَّت کے عاصِیوں کو یاد فرما کر آبدیدہ ہوگئے، دیدارِ جمالِ خداوندی اور خصُوصی نوازشات کے وقت بھی گُنہگارانِ اُمَّت کو یاد فرمایا۔ (بخاری، کتاب التوحید، باب قوله تعالٰی (وکلم الله موسٰی تکلیمًا)، ۴/ ۵۸۱، حدیث: ۷۵۱۷ مفهوماً)

عُمر بھر (وقتاً فوقتاً) گُنہگارانِ اُمَّت کے لیے غمگین رہے۔ (مسلم، باب دعاء النبی لامته، ...الخ، ص ۱۰۹، حدیث: ۲۰۲ مفهومًا)

جب قَبر شریف میں اُتارا گیا، لبِ جاں بخش کو جُنبِش تھی، بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتی (میری اُمَّت) فرماتے تھے۔ قِیامت میں بھی اِنہی کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام سے ”نَفْسِی نَفْسِی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِی“ (یعنی آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ) سُنو گے اور اس غمخوارِ اُمَّت کے لب پر ”یَارَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِیْ“ (اے رَبّ! میری

اُمَّت کو بخش دے) کا شور ہو گا۔ (مسلم، باب ادنی اھل الجنّۃ منزلۃ فیھا، ص ۱۰۶، ۱۰۵، حدیث: ۱۹۴ مفھوماً)

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے — کوئی اسیر غم ان کو پُکارتا ہو گا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رسولَ اللہ — تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا
عزیز بچّہ کو ماں جس طرح تلاش کرے — خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا
کہیں گے اور نبی اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی — مِرے حُضور کے لَب پر اَنَا لَھَا ہوگا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گناہگار اُمّت سے کتنی مَحَبَّت واُلفت فرماتے ہیں اور آپ کو اپنی اُمّت کا کتنا خیال ہے۔ جبکہ دوسری جانب اگر ہم اس اُمّت کے حالِ زار کا جائزہ لیں تو یہ دل خراش حقیقت (Reality) سامنے آئے گی کہ اُمّتِ مسلمہ کی اکثریت اب اپنے اس محسن و مہربان آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسانات اور فرامین کو بُھلا کر **فرائض و واجبات** کی ادائیگی سے غافل ہو کر نفس و شیطان کی پیروی میں مشغول ہے، قرآنِ کریم کے ارشادات کو بُھلا بیٹھی ہے، مسجدوں سے دُور اور علم و علماء کی اہمیت سمجھنے سے محروم دِکھائی دیتی ہے، عاشقانِ رسول سے رشتہ توڑ کر بُری صحبتوں کی شیدائی ہوگئی ہے، اپنے بزرگوں کی تعلیمات کو بالکل فراموش کر چکی ہے، سُنّتوں سے منہ موڑ کر فیشن پرستی کی دلدل میں دھنستی جارہی ہے، غیر مسلموں اور فاسق و فاجر لوگوں کی نقّالی کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے، حقوقُ اللہ و حقوقُ العباد کی ادائیگی کی اہمیت سے غافل ہو چکی ہے، سُود، جُوا، شراب نوشی، رِشوت، بدکاری، حرص ولالچ، قتل وغارت گری اور قطعِ رِحمی کی آفت میں مبتلا ہے، جبکہ جھوٹ، غیبت، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، ظلم، عیب جوئی، فحاشی، والدین کی نافرمانی، چوری، ڈاکہ زَنی، بے حیائی اور بے پردگی جیسی کئی تباہ کُن بُرائیوں کا شکار

ہے۔اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے — اُمّت پے تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دِین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے — پردیس میں وہ آج غریبُ الْغُرَباء ہے
جو قوم کے مالک تھی علوم اور حِکَم کی — اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت — شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلہ ہے
فریاد ہے اے کشتیِ اُمّت کے نگہباں — بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”دارُ الافتا اَہلسنت“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم ایسے اُمّتی بن جائیں جیسا ایک اُمّتی کو ہونا چاہئے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو بیان کردہ بُرائیوں سے بچائیں، سُنّتیں اپنائیں، علمِ دِین حاصل کرکے دوسروں تک پہنچائیں، الغرض ہمارا ظاہر و باطن ایسا سنور جائے کہ جو بھی دیکھے بے ساختہ پکار اُٹھے کہ **”اُمّتی ہو تو ایسا“**۔ تو آیئے! عشقِ رسول کا جام پینے، کامل اُمّتی بننے، اپنے ظاہر و باطن کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے اور گناہوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ مَتِین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **”دارُ الاِفتاء اَہلسنّت“** بھی ہے، جس کے تحت سب سے پہلا دارُ الاِفتا 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1421ھ کو جامع مسجد کنزُ الاِیمان، بابری چوک

بابُ المدینہ (کراچی) میں قائم ہُوا اور اب تک کراچی کے مُختلف علاقوں اور پاکستان کے مُختلف شہروں میں بھی "دارُالاِفتاء اَہلسُنّت" قائم ہو چکے ہیں، جہاں مُفتیانِ کِرام اُمّتِ مُسلِمہ کی شرعی رہنمائی میں مَصرُوف ہیں۔ اِس کے علاوہ "دارُالاِفتاء اَہلسُنّت" کے مُفتیانِ کِرام ٹیلی فون، واٹس ایپ (WhatsApp) اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ اِنٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سُوالات پوچھے جا سکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل کے سلسلوں میں "دارُالاِفتاء اَہلسُنّت" کے نام سے ایک مقبولِ عام اور نہایت معلوماتی سلسلہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔ دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصِل کرنے کے لئے اِن نمبرز پر رابِطہ بھی کِیا جا سکتا ہے۔ نمبرز نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113-------0300-0220112

0300-0220115-------0300-0220114

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) کے تعاون سے "دارالافتاء اہلسنّت" موبائل ایپلیکیشن (Application) بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے۔ یاد رکھئے! پاکستانی وَقت کے مُطابِق صبح 10:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک اِن نمبرز پر رابِطہ کیا جا سکتا ہے، دوپہر ایک سے دو بجے تک وقفہ ہوتا ہے اور بروز جُمعہ تعطیل ہوتی ہے۔ (رمضان المبارک میں ضرورتاً اوقات میں تبدیلی بھی کی جاتی ہے)۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

کھانا کھانے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** سے کھانا کھانے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔☆ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجئے۔نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔(ابن ماجه،کتاب الاطعمه،باب الوضوء عند الطعام ،حدیث ۳۲۶۰،ج ۴،ص ۹) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنٰی ہیں: ہاتھ ومنہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔(مرآۃ المناجیح،ج ۶،ص ۳۲)☆جب بھی کھانا کھائیں تو الٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا کھڑا رکھئے یا سرین پر بیٹھ جایئے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھئے۔(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹ ملخصًا)☆کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔☆کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔☆اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔☆کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے، اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے:) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،الفصل الثانی، ۱/۵۵،حدیث:۱۷۵

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔)(فردوس الاخبار،حدیث: ۱،۱۹۵۵/۲۷۴)☆سیدھے ہاتھ سے کھایئے۔☆اپنے سامنے سے کھایئے۔☆کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگایئے،مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھالیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔☆اعلیٰ حضرت،امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ وخلافِ سنت ہے۔(سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص وبے مروتی پر دلیل ہے۔(فتاویٰ رضویہ ۲۱،۶۵۲/)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ16 (312صفحات)اور120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹادے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

1 ... سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم... الخ، باب ثواب الصلاۃ... الخ، ۲/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مدنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام لوگوں کے دِلوں کی رعایت کرتا ہے، جس قوم کے لوگوں میں جو چیز رائج ہو اور ان کے دل اُسے اچھا محسوس کریں، وہ اس عمل کو کرتے ہوں، لیکن اُسے واجب نہیں سمجھتے اور نہ وہ کام شریعت سے ٹکراتا ہے تو ایسے کاموں کو کرنے کی شریعت ترغیب دلاتی ہے۔ جیسے دُولہا کے لیے سہرے یا گجرے کا ہونا کہ کئی قوموں میں یہ رائج ہے۔ البتہ دینِ اسلام دِلوں کی رعایت کے ساتھ ساتھ مال، عقل، مسلمان کی عزّت اور دِین کے اُصولوں کی حفاظت کا بھی درس دیتا ہے، لہٰذا ہر وہ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

رسم جو شریعت سے ٹکراتی ہو،اس کی مذمّت بیان کرتا ہے اور حقیقۃً اس میں نہ صرف ہماری بلکہ خاندانوں، برادریوں اور قوموں کی بھلائی ہے۔

اِنْ شَآءَاللہ! آج کے بیان میں ہم **"معاشرے کی رسومات"** میں سے چند بُری رسموں کے بارے میں سُنیں گے۔ مصر کے اندر ایک غیر اسلامی اورانسانیت سوز رسم عرصۂ دراز سے جاری تھی،وہ رسم کیا تھی اوراس کا خاتمہ کیسے ہوا؟ماہِ صفر سے متعلق بھی بہت سی غلط باتیں اورر سمیں لوگوں میں عام ہیں،ان کے بارے میں علمائے دِین کے ارشادات بھی سنیں گے،شادی بیاہ کے موقع پر غیر شرعی رسومات کی نشاندہی کی جائے گی،حضور داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا مختصر تعارف بھی پیش کیا جائے گا۔اللہ کرے کہ ہم پورا بیان توجہ کے ساتھ سننے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رُکے دَرْیا کو جاری کر دیا فاروقِ اعظم نے

اَمیرِ اہلسنت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"کراماتِ فاروقِ اعظم"** میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں:جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصر نے حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی:اے امیر! ہمارے دریائے نِیل کی ایک رَسْم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔انہوں نے اِسْتِفْسار فرمایا(یعنی سوال کیا):کیا؟ کہا:ہم ایک کنواری لڑکی کو اُس کے والِدَین سے لے کر عُمدہ لباس اور نفیس زیور (Fine Jewellery) سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:اسلام میں ہر گز ایسا نہیں ہو سکتا اوراسلام پُرانی واہیات(بیہودہ)رَسموں کو مٹاتا ہے۔پس وہ رَسْم موقوف رکھی(یعنی روک دی)گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی،یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے

جانے کا قَصْد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے امیرُ الْمُؤمِنین خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط میں ایک رُقعہ ہے، اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔

حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس جب امیرُ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خط پہنچا اور اُنہوں نے وہ رُقْعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا: (اے دریائے نیل!) اگر تُو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اللہ پاک نے جاری فرمایا ہے تو میں اللہ پاک سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ رُقْعہ دَریائے نیل میں ڈالا، ایک رات میں 16 گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مِصْر سے بالکل ختم ہو گئی۔ (کراماتِ فاروقِ اعظم، ص۱۵، ص۱۰، العظمہ لامام اصبہانی، ص۳۱۸، رقم:۹۴۰، ملخصًا)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلَٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہو گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! وجودِ کائنات میں اسلامی تعلیمات کا نور پھیلنے سے پہلے کیسی کیسی عجیب و غریب، دردناک اور غیر شرعی رسومات و خُرافات نے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، مثلاً جب دریائے نیل خشک ہونے لگتا تو اہلِ مصر کے لوگ ہر سال ایک نوجوان لڑکی کو زیورات سے آراستہ کرکے اُسے دریا کی بھینٹ چڑھاتے یعنی دریا میں ڈال دیا کرتے اور یہ باطل نظریہ قائم کرلیا تھا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو دریائے نیل خشک (Dry) ہو جائے گا، مگر قربان جایئے! نگاہِ نُبُوّت

سے فیض یافتہ، بارگاہِ رِسالت کے تعلیم و تربیت یافتہ اَمیرُ المُؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر! جن کی بدولت برسہا برس سے جاری اس جاہلانہ اور شرمناک رَسْم کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اَہلِ مِصر میں دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے غَلَط اِعتقاد پر مبنی بُری اور غیر شرعی رسم جاری تھی اِسی طرح موجودہ دَور میں بھی بہت سے غَلَط قسم کے اِعتقادات(عقیدے)، تَوَہُّمات(وہم)، ناجائز رُسومات اور غیر شرعی تہواروں(Non Sharee Festivals) کی تباہ کاریوں نے معاشرے کو شریعت و سُنّت سے دُور کر کے تباہی کے قریب لا کھڑا کیا ہے۔

آیئے! چند ناجائز رسومات و تہواروں کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

ماہِ صفر سے متعلق پھیلے بے بنیاد خیالات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"بدشگونی"** میں ہے کہ نُحوست کے وہمی تصورات کے شکار لوگ ماہِ صفر کو مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینا سمجھتے ہیں، خصوصاً اس کی ابتدائی تیرہ(13) تاریخیں جنہیں **"تیرہ تیزی"** کہا جاتا ہے بہت منحوس تصوُّر کی جاتی ہیں۔ وہمی لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ صفر کے مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے، نقصان کا خطرہ ہے، سفر کرنے سے بچنا چاہئے ایکسیڈنٹ(Accident) کا اندیشہ ہے، شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رخصتی نہ کریں گھر برباد ہونے کا امکان ہے، ایسے لوگ بڑا کاروباری لین دین نہیں کرتے، گھر سے باہر آمد و رفت میں کمی کر دیتے ہیں، اس گمان کے ساتھ کہ آفات نازل ہو رہی ہیں اپنے گھر کے ایک ایک برتن کو اور سامان کو

خوب جھاڑتے ہیں، اسی طرح اگر کسی کے گھر میں اس ماہ میں میت ہو جائے تو اسے منحوس سمجھتے ہیں اور اگر اس گھرانے میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی نسبت طے ہوئی ہو تو اس کو توڑ دیتے ہیں۔ تیرہ تیزی کے عنوان سے سفید چنے (کابُلی چنے) کی نیاز بھی دی جاتی ہے۔ نیاز فاتحہ کرنا مُستَحَب وباعثِ ثواب ہے اور ہر طرح کے رزقِ حلال پر ہر ماہ کی ہر تاریخ کو دی جاسکتی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دی اور سفید چنے پکا کر تقسیم نہ کئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متاثر ہو گا، یہ بے بنیاد خیالات ہیں۔

عربوں میں ماہِ صفر کو منحوس سمجھا جاتا تھا

دورِ جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) بھی ماہِ صفر کے بارے میں لوگ اسی قسم کے وہمی خیالات رکھا کرتے تھے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، چنانچہ وہ لوگ ماہِ صفر کے آنے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے۔ (عمدۃ القاری، ۷/۱۱۰ مفھوماً)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال ہوا: کیا مُحرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟ ارشاد فرمایا: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں، یہ غلط مشہور ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۹۵)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس (یعنی نُحوست والی) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ **"صفر کوئی چیز نہیں۔"** (بخاری، کتاب الطب، باب الجذام ۴/۲۴، حدیث: ۵۷۰۷) یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غَلَط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینے کو بھی بہت لوگ بُرا جانتے

ہیں اور اس کو خالی کا مہینا کہتے ہیں یہ بھی غَلَط ہے اور ہر ماہ میں 28،18،8،23،13،3(تاریخ) کو منحوس جانتے ہیں یہ بھی لَغْو(یعنی بے کار) بات ہے۔(بہارِ شریعت،۳/۶۵۹)

اصل نحوست تو گناہوں میں ہے

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:اسلام میں کوئی دن یا کوئی ساعت(وقت) منحوس نہیں ہاں!بعض دن بابرکت ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۵/۴۸۴) تفسیر رُوح البیان میں ہے:صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقْت کو منحوس سمجھنا دُرُست نہیں، تمام اوقات اللہ کریم کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وَقت میں بندۂ مومن اللہ کریم کی اطاعت وبندگی میں مشغول ہو وہ وَقْت مبارک ہے اور جس وَقْت میں اللہ کریم کی نافرمانی کرے وہ وَقْت اس کے لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔(تفسیر روح البیان،۳/۴۲۸)

دن رات مسلسل ہے گناہوں کا تسلسل کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی

(وسائل بخشش مرمم،ص۳۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے کی ناجائز رسومات اور تہواروں میں سے ایک "بَسَنْت میلا" بھی ہے۔ یہ تہوار اگرچہ غیر مسلموں کا ایجاد کردہ ہے مگر عِلْمِ دین سے دوری کے باعث مسلمانوں میں بھی اب اس تہوار کو منانے کا رواج زور پکڑتا جارہا ہے۔ یاد رکھئے!بَسَنْت میلا کثیر بُرائیوں اور بے حیائی کا مجموعہ،وقت کا ضیاع،پیسہ برباد کرنے کا ذریعہ اور قیمتی جانوں کے ضائع ہونے،کتنے مسلمانوں کو تکلیف میں ڈالنے کا سبب ہے۔ جیسا کہ

بَسَنْت میلے اور پتنگ بازی کی آفات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ ہے کہ:☆بَسَنْت میلا ایک گستاخِ رسول کی یادگار ہے،☆بَسَنْت میلے میں پتنگ بازی کے مقابلے ہوتے اور فحش گانے چلائے جاتے ہیں،☆بَسَنْت میلا بے حیائی کا مجموعہ ہے،☆بَسَنْت میلے میں ہر سال بے شمار افراد اور بچے چھتوں سے گرنے،پتنگ کی ڈور پھنسنے، بجلی کی تاروں کے گرنے یا مقابلہ بازی کے دوران آپس میں لڑ جھگڑ کر موت کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں، ☆بَسَنْت میلے کے سبب ہر سال کئی لوگ زندگی بھر کے لئے معذور ہو جاتے ہیں،☆بَسَنْت میلے میں ہر سال کروڑوں روپیہ برباد کر دیا جاتا ہے،☆بَسَنْت میلے میں ہر سال کئی لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں،الغرض بَسَنْت میلا بے شمار خرابیوں کا مجموعہ ہے۔اللہ کریم تمام مسلمانوں کو بَسَنْت میلا جیسے فضول اور بیہودہ تہواروں سے دور رہنے اور دوسروں کو بھی اس سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مدنی مذاکرہ قسط9:یقینِ کامل کی برکتیں،ص۲۶-۲۵ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں **منگنی اور شادی** کے موقع پر مختلف رسمیں ادا کرنے کا بہت زیادہ رواج ہے۔پھر ہر علاقے،ہر قوم اور ہر خاندان کی اپنی مخصوص رسمیں ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ رسمیں محض عُرف کی بنیاد پر ادا کی جاتی ہیں اور کوئی بھی انہیں فرض وواجب تصور نہیں کرتا لہٰذا جب تک کسی رسم میں کوئی شرعی قباحت(خرابی)نہ پائی جائے اسے حرام وناجائز نہیں کہہ سکتے۔جیسا کہ

صدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے:

☆وہ رسمیں جن کی ادائیگی کے سبب شریعت کی خلاف ورزی نہ کرنی پڑے تو ایسی رسموں کی پابندی کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں، ☆لڑکی جوان ہو جائے تو اس کی جلد از جلد شادی کرنا ضروری ہے تاکہ فتنوں کا دروازہ بند ہو سکے، ☆افسوس! معاشرے کو رسم و رواج نے اس قدر جکڑا ہوا ہے کہ بعض خاندانوں میں شادی بیاہ کے موقع پر ناجائز رسمیں ادا کرنا بہت ضروری سمجھا جاتا ہے، مگر ان رسموں کی ادائیگی کے لئے ان کے پاس پیسہ نہیں ہوتا، لہٰذا اسی سبب سے وہ اولاد کی شادیوں میں بہت زیادہ تاخیر کر دیتے ہیں، ☆بعض لوگوں پر شادی کی رسموں کو ادا کرنے کا جنون اس قدر سوار ہوتا ہے کہ وہ ان رسموں کی ادائیگی کے لئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سود کی لعنت کو گلے لگا لیتے ہیں۔(بہار شریعت، ۳/ ۱۰۴ ملخصاً)

پس ان امور میں ضابطہ کلیہ واجبۃ الحفظ یہ ہے کہ فعل فرائض و ترک محرمات کو ارضائے خلق پر مقدم رکھے اور ان امور میں کسی کی مطلقاً پروانہ کرے اور اتیان مستحب و ترک غیر اولٰی پر مدارات خلق و مراعات قلوب کو اہم جانے اور فتنہ و نفرت وایذا و وحشت کا باعث ہونے سے بہت بچے۔ اسی طرح جو عادات و رسوم خلق میں جاری ہوں اور شرع مطہر سے اُن کی حُرمت و شناعت نہ ثابت ہو اُن میں اپنے ترفع و تنزہ کے لئے خلاف و جُدائی نہ کرے کہ یہ سب امور ایتلاف و موانست کے معارض اور مرادو محبوب شارع کے مناقض ہیں (فتاوی رضویہ جلد4، 525)

یہ ہے بہت مُشکل اس پر کام کرنے کی حاجت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فتاویٰ رضویہ جلد 4، صفحہ 525 پر رسم و رواج کے اصول بیان کیے گئے ہیں، آیئے! ان اُصولوں کی روشنی میں چند مدنی پھول سنتے ہیں؛

1) فرائض و واجبات پر عمل کا معاملہ ہو یا کسی رسم کو کرنے کی وجہ سے کوئی ناجائز و حرام کام

کرنے کا سلسلہ ہو ہر گز کسی مخلوق، برادری، قوم، بڑے یا رشتہ داری کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا یعنی کوئی منع کرے تب بھی فرائض وواجبات اور سنّتِ مؤکدّہ پر عمل کیا جائے گا اور کوئی کتنا ہی کہے مگر مکروہِ تحریمی وناجائز یا حرام کام نہیں کیا جائے گا (یہ بھی یاد رہے کہ اس طرح کے معاملے میں حد سے بڑھنے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ناجائز غصّہ کر کے خود گناہ گار اور عذابِ نار کے حقدار ہوں، مقولہ ہے: نجاست کو نجاست سے نہیں بلکہ پانی سے پاک کیا جاتا ہے)۔

2) اگر کوئی ایسی رسم ہے کہ جو شریعت کے خلاف نہ ہو، لوگ اس کو اہتمام سے کرتے ہیں۔ تو اس کو کرنے میں لوگوں کے دلوں کی رعایت کرے اگرچہ اس کے کرنے میں کوئی مستحب چھوٹ جائے کہ اس طرح کی رسمیں چھوڑنے سے دل تنگ ہوتے ہیں، نفرتیں پھیلتی ہیں، فتنہ ہوتا ہے اور اس جائز رسم کو نہ کر کے لوگوں سے ہٹ کر چلنا شریعت کو پسند نہیں لہٰذا مسلمانوں کے دلوں کی خوشی کا لحاظ رکھتے ہوئے ایسے جائز رسم ورواج کو پورا کیا جائے۔

یہ شادی ہوئی یا اعلانِ جنگ؟

☆بعض لوگ ناچ گانوں کے اس قدر شیدائی ہوتے ہیں کہ منگنی والے دن ہی یہ شرط رکھ لیتے ہیں کہ کچھ بھی ہو جائے، شادی میں ناچ گانا ضرور ہو گا، اگر نہیں ہوا تو یاد رکھو! ہم ایسی شادی میں ہر گز نہیں آئیں گے۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ ☆سود کا لین دین کرنا ناجائز و حرام ہے مگر افسوس! بعض لوگ شادی بیاہ کی ناجائز رسومات پوری کرنے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے سودی قرضے لے لیتے ہیں، ☆ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ میاں بیوی میں لڑائی جھگڑے آئے روز کا معمول بن جاتے ہیں، ☆ مکان تھا تو

وہ بھی اونے پونے دام بیچنا پڑ جاتا ہے،☆دو خاندانوں کے درمیان نفرتوں کی دیوار کھڑی ہو جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے خاندان اُجڑ جاتے ہیں،☆اس میں ہر گز کوئی شک نہیں کہ شادی بیاہ ایک خوشی کا موقع ہوتا ہے،☆مگر بعض لوگ خوشی کو آڑ بنا کر شادی بیاہ میں مَعَاذَ اللہ کئی ناجائز و حرام کام کرتے اور غیر شرعی رسومات کر کے اللہ پاک کے غضب کو ابھارتے والے کام کرتے ہیں،☆ یاد رکھئے!خوشی کے موقع پر اللہ پاک کی نافرمانی کرنا ہر گز عقلمندوں کا طریقہ نہیں۔(بہار شریعت ،۲/۱۰۶ملخصاً)

گانے باجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً اکثر گھروں میں رواج ہے کہ شادی کے ایام میں رشتہ دار اور محلے کی عورتیں جمع ہو کر ڈھولک بجاتی اور گیت گاتی ہیں،یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا،مزید یہ کہ عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچانا اور وہ بھی گانے کی۔جو عورتیں اپنے گھروں میں بات کرتے وقت گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب(بُرا)جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان کنواری لڑکیاں بھی شریک ہوتی ہیں۔ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو اُبھارے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو یا ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔(ماخوذ از بہار شریعت،۳/۱۰۵ملخصاً)

مہندی کی رسم

مہندی کی رسم اگر اس بات کا نام ہے کہ دُلہن کو خاندان کی عورتیں مل کر مہندی لگائیں تو یہ جائز

ہے۔ شریعت کے دائرے میں رہ کر اگر یہ رسم ادا کی جائے اور اس کے علاوہ بھی کوئی خرابی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں بلکہ نیک نیّتی کے ساتھ ہو تو کارِ ثواب ہے۔ لیکن ہمارے ہاں عام طور پر جائز رسمِ مہندی کی صورت کم ہی ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں جسے مہندی کہتے ہیں، وہ اس رسم کا نام ہے کہ جس میں نوجوان لڑکیاں غیر شرعی لباس پہنے خوب بن سنور کر بے پردہ حالت میں بازاروں اور گلیوں میں سے مہندی کے تھال لئے ہوئے گزرتی ہیں اور پھر دلہن یا دولہا کے گھر جا کر ناچ گانے کی **"پرائیویٹ"** محفل سجاتی ہیں اور طرح طرح کے فتنوں کی پیدائش کا ذریعہ بنتی ہیں۔ (تربیتِ اولاد، ص۳۶،۳۷)

میوزیکل فنکشن

اسی پر بس نہیں بلکہ اب تو باقاعدہ میوزیکل فنکشن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں سازوآلات کے ساتھ گلوکاروں اور گلوکاراؤں سے اسپیکر (Speaker) پر گانے سنے جاتے ہیں اور طوائفوں کا ناچ دیکھا جاتا ہے اور ہاتھ پیٹ پیٹ کر تالیوں کی صورت میں انہیں "داد" بھی دی جاتی ہے۔ اس قسم کی محافل میں جن فواحش و بدکاریوں اور اخلاق خراب کرنے والی باتوں کا اجتماع ہوتا ہے، ان کے بیان کی حاجت نہیں۔ **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ! ماں باپ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن ایک ساتھ ان خوشیوں میں مگن ہوتے ہیں اور "حیا" دُور کھڑی شرم سے پانی پانی ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسی ہی محفلوں کی وجہ سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں اور اپنا دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں۔ (تربیت اولاد، ص۳۷)

امیر اہلسنّت کی مدنی سوچ کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں یہ ذہن دِیا جاتا ہے کہ نکاح کی **عظیم سُنّت** کی ادائیگی کے موقع پر غیر شرعی کاموں سے بچتے ہوئے نکاح سے پہلے **اِجتماعِ ذِکر و نعت** کا اِہتمام کیا جائے، **اللہ پاک اور اُس کے رسول** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر ہو، دونوں خاندانوں

میں خیر و برکت کے لیے دُعائیں کی جائیں، شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اگر اِس طرح رسمِ نکاح ہو گی تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ کئی گناہوں سے بچت بھی ہو جائے گی۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

منگنی کی رسم

منگنی شادی کے وعدہ کا نام ہے۔ لیکن اس موقع پر بھی بے ہُودہ رسموں کا انعقاد ضروری سمجھا جاتا ہے، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لڑکا خود اپنے ہاتھوں سے اپنی منگیتر کے ہاتھ میں انگوٹھی پہناتا ہے ۔(تربیت اولاد، ص۳۷)مرد کو سر اور داڑھی کے بالوں کے سوا مہندی لگانا ناجائز ہے مگر اکثر دولہے اپنے ہاتھ بلکہ پاؤں کو بھی مہندی سے رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔(تربیت اولاد، ص۳۷)بینڈ باجے والے بلوائے جاتے ہیں جو بارات کی آمد کے موقع پر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ساز و آلات بجانے کے گناہ کمانے کے ساتھ ساتھ سوئے ہوئے مسلمانوں اور مریضوں کو اذیت بھی پہنچاتے ہیں۔(تربیت اولاد، ص۳۸)

اگر یہ ہو کہ خاندان والے آپس میں ملیں، پردے کی رعایت ہو اور کوئی خلافِ شرع بات نہ ہو تو منگنی میں حرج نہیں۔

دودھ پلائی کی رسم

بعض اوقات رخصتی کے موقع پر دُودھ پلائی کی رسم ادا کی جاتی ہے، جس میں دولہے کو نامحرم خواتین کے مجمع(Crowd)میں بُلایا جاتا ہے۔ اس کے دوست ایسے موقع پر اسے تنہا نہیں چھوڑتے اور اس کے ساتھ ہی تشریف لاتے ہیں۔ پھر کوئی نامحرم نوجوان لڑکی اپنی ہم عمر لڑکیوں کے جھرمٹ میں دولہے کو دودھ کا گلاس پیش کرتی ہے اور پھر ھَلَّہ گُلَّہ ہوتا ہے اور دولہا کے دوست نامحرم عورتوں

کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہیں، پھر آخر میں دولہے سے دودھ پلائی کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو عموماً اس کی حیثیت سے کئی گنا زائد ہوتا ہے، ایسے موقع پر بے پردگی کے علاوہ بھی بہت تکلیف دہ مناظر دکھائی دیتے ہیں۔(تربیتِ اولاد، ص۳۸)

شادیوں میں آتش بازی

ناچ باجے آتش بازی حرام ہیں، کون ان کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ(ان کاموں میں)ایسے منہمک(مشغول)ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات(شرعاً ممنوع کام)نہ ہوں تو اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا، تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں کبھی کپڑے جلتے کبھی کسی کے مکان میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے، اللہ(پاک)ورسولِ(کریم،رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔(بہارِ شریعت،۲/۱۰۶ملتقطاً)

شادیوں میں مت گنہ نادان کر خانہ بربادی کا مت سامان کر
چھوڑ دے سارے غلَط رَسْم ورواج سنّتوں پر چلنے کا کر عہد آج
خوب کر ذِکرِ خدا و مُصْطَفٰے دل مدینہ اُن کی یادوں سے بنا

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”چوک دَرْس“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شادی بیاہ اور دیگر خوشی غمی کی تقریبات کے مواقع پر شریعت کی

پیروی کا ذہن پانے اور دین و دنیا کی کامیابی و بھلائی پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 **مَدَنی کاموں** میں حصہ لے کر اپنے علاقے میں سُنّتوں کی دھومیں مچایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"چوک دَرْس"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ ☆چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیعَہ ہے۔ ☆چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے۔ ☆چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبَت پیدا ہوتی ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں۔ ☆چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہْن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر و ثَواب کا کام ہے، چنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶)

آیئے! بطورِ تَرْغِیْب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے عَلاقے کی مسجد کے باہر **"چوک دَرْس"** ہوتا تھا۔ ایک دن حَسْبِ مَعمول چوک دَرْس کے لیے اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو دَرْس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ

پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی دَرْس میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ راجو بھائی دَعوَت قبول کرتے ہوئے مدنی درس (درسِ فَیضانِ سُنَّت) میں شریک ہوگئے۔ دَرْس کے بعد مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی نے رِقّت انگیز دُعا سے قبل دَرْس سُننے والوں کو پچھلے گناہوں سے تَوْبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مَغْفِرت کے لیے بھی دُعا مانگی۔ دُعا کے اِختتام پر دَرْس سُننے والوں نے بآوازِ بُلند دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں (Eyes) سے لگائے، بلند آواز سے **کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** پڑھا اور بے اِختیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر اُنہیں اُٹھایا تو اُس وَقْت وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا مِلے تھے۔

ہے تمنّائے عطّار یارب! اُن کے جلووں میں یُوں مَوت آئے جھُوم کر جب گِرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”ویلنٹائن ڈے“ کی خُرافات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے میں پھیلی ہوئی ناجائز رسومات و تہواروں میں سے ایک **”ویلنٹائن ڈے“** بھی ہے۔ بسنت کی طرح یہ بھی غیر مسلموں کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے جو کثیر بُرائیوں کا مجموعہ ہے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! بَسَنْت کی طرح **”ویلنٹائن ڈے“** کے موقع پر بھی بعض نادان لوگ تمام شرعی حُدود کو پامال کرتے ہوئے خوب گناہوں کا بازار گرم کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کے ساتھ میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دَین سے لے کر فحاشی و عُریانی کی ہر قسم کا مُظاہرہ کھلے عام یا چوری چُھپے، جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سُنا جاتا ہے، گفٹ شاپس (Gift shops) اور پھولوں کی دُکان پر رش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان اشیا کو خریدنے والے بھی

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔ ویلنٹائن ڈے پر ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! شراب کا بہت زیادہ کاروبار ہوتا ہے جبکہ ساحلِ سمندر پر بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سمُندر رہوتا ہے۔

وہ ممالک جہاں غیر مسلم مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد رہتے ہیں اور بے حیائی کے کاموں کو وہاں ہر طرح کی قانونی چُھوٹ حاصل ہے۔ اِس دن کے ہنگامے سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دَبی دَبی صدائے احتجاج بھی بلند ہوتی رہتی ہے لیکن اِنتہائی دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اِس دن کو غیر مسلموں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللہ پاک اور اُس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عطا کردہ پاکیزہ احکامات کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے کھلم کھلا گناہوں کا اِرتکاب کرکے نہ صرف اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم مُعاشرے کی پاکیزگی کو بھی ناپاک وآلُودہ کرتے ہیں۔ بد نگاہی، بے پردگی، فحاشی وعُریانی، اَجنبی لڑکے اور لڑکیوں کا میل ملاپ، ہنسی مذاق، اِس ناجائز تعلُّق کو مضبوط رکھنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے بدکاری تک کی نوبتیں یہ سب وہ باتیں ہیں جو اِس دن زور وشور سے جاری رہتی ہیں، اِن شیطانی کاموں کے ناجائز وحرام ہونے میں کسی مسلمان کو بالکل بھی شبہ (Doubt) نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشن آیات اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے واضح اِرشادات سے اِن کاموں کی حُرمت ومذمت ثابت ہے۔ اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اِس طرح کی تمام خُرافات سے خود بھی بچیں اور اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی کے مقدس جذبے کے پیشِ نظر دُوسرے مسلمانوں کو بھی اِس سے بچائیں۔

اللہ کریم کو راضی کرنے والے کاموں میں لگ جائیں۔ ربِّ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صدقہ مجھے سرکار نواسوں کا عطا ہو اغیار کے ٹکڑوں سے شہنشاہ بچالو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس جامعۃ المدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی دینِ متین کے 104 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"جامعۃ المدینہ آن لائن"** بھی ہے، جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت **4سالہ درسِ نظامی کورس** کروایا جاتا ہے، درجے کا دورانیہ روزانہ تقریباً 1 گھنٹہ ہے۔ **شعبہ آن لائن کورسز** کے تحت 30 کورسز کروائے جارہے ہیں، جن میں **چند کورسز کے نام اور اجمالی تعارف سُنیے: تفسیرِ قرآنِ کریم** پر 2 طرح کے کورسز ہیں ایک جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر **"تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان"** مکمل پڑھائی جاتی ہے اور اس کورس کا نام بھی **"تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان"** ہے، اس کی مدت تقریبا **26ماہ** ہے۔ دوسرا کورس **فیضانِ تفسیر** کے نام سے ہے، جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر اِجمالاً پڑھائی جاتی ہے، اس کی مدت تقریباً 92 دن ہے۔ **فیضانِ بہارِ شریعت کورس:** اس کورس میں عالم بنانے والی کتاب **بہارِ شریعت** 12 ماہ میں تقریباً پوری پڑھائی جاتی ہے۔ **فقہ و عقائد کورس:** اس کورس کی مدت بھی 12 ماہ ہے، اس میں عقائد و فقہ کی مختلف کتب پڑھائی جاتی ہیں اور فرض علوم سکھائے جاتے ہیں۔ **فیضانِ نماز کورس** اور **طہارت کورس:** ان دونوں کورسز میں **نماز اور طہارت کے مسائل** تفصیلاً پڑھائے جائے ہیں۔ ان دونوں کورسز کی مدت 63 دن ہے۔ **فیضانِ حج اور فیضانِ عمرہ کورس:** زائرینِ حرمینِ طیبین کے لئے بہت سے شاندار کورسز ہیں جن میں **حج اور عمرہ** کے تفصیلی احکام اور طریقہ

سکھایا جاتا ہے، ان کورسز کی مدت تقریباً **ایک ماہ اور روزانہ درجے کا دورانیہ تقریباً30منٹ ہے۔ نیو مسلم کورس:** اسلام قبول کرنے والے نئے مسلمانوں(New Muslims) کے لئے لاجواب کورس ہے، اس کی مدت **72دن** ہے۔ **سنّتِ نکاح کورس:** شادی شدہ اور غیر شادی شدہ افراد کے لئے بہت شاندار کورس ہے، جس میں نکاح کے مسائل، میاں بیوی کے حقوق، گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟ اور بہت کچھ اس کورس میں شاملِ نصاب ہے، اس کی مدت30دن ہے۔

ان کورسز کے علاوہ مزید یہ کورس بھی کروائے جاتے ہیں:

(1)فیضانِ فرض علوم کورس،(2)تجہیز و تکفین کورس،(3)فیضانِ رمضان کورس،(4)فیضانِ زکوٰۃ کورس،(5)فیضانِ تصوف کورس،(6)عربی گرائمر کورس،(7)فیضانِ شمائلِ مُصْطَفٰے کورس اور(8)احکامِ قربانی کورس وغیرہ۔ یاد رہے! ان میں سے اکثر کورسز کے درجے کا دورانیہ روزانہ30منٹ اور کچھ کا1 گھنٹہ ہے ۔ علمِ دین کے خواہش مند عاشقانِ رسول کے لئے ان کورسز کے ذریعے علمِ دِین حاصل کرنے کا سنہری موقع ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ڈیپارٹمنٹ(Department) کے آپشن(Option) میں جاکر **جامعۃ المدینہ آن لائن** سے اس کا داخلہ فارم پُر کریں اور علمِ دین کا خزانہ حاصل کریں۔ ان موبائل نمبرز سے بھی مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

0333-5252625******0321-2799484

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم معاشرے کی **غلط رَسموں اور تہوار** اور ان کی تباہ کاریوں کے

بارے میں سُن رہے ہیں۔ عموماً بعض نادان خوشی و غمی کے موقع پر غیر شرعی رسومات کرنے اور غیر مسلموں کے تہوار منانے کے حد سے زیادہ شیدائی ہوتے ہیں۔ دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے، آندھیاں، طوفان، سیلاب یا زلزلے آجائیں، قانون حرکت میں آجائے مگر پھر بھی وہ ان ناجائز رسومات کو ادا کرنے اور غیر مسلموں کے تہواروں کو منانے کے بُرے ارادے سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، بالفرض کوئی ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کرے اور انہیں ان خرافات کے دینی و دنیاوی نقصانات بتلائے تو جواب ملتا ہے کہ یہ ہماری خاندانی رسمیں ہیں اور ہمارے باپ دادا کے زمانے سے چلتی آرہی ہیں، لہٰذا ہم ان رسموں کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ الامان والحفیظ۔ **یاد رکھئے!** ناجائز رسموں کے لئے خاندان (Family) وغیرہ کے عمل کو دلیل بنالینا ہرگز عقلمندی نہیں بلکہ شریعت کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے، جیسا کہ

غمی خوشی کی ناجائز رسموں میں مبتلا لوگوں کو نصیحت:

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو غمی خوشی کے موقع پر شریعت کے خلاف رسمیں بجالانے اور دیگر اَفعال کرنے پر کوئی شرعی دلیل پیش کرنے کی بجائے یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے عرصۂ دراز سے یہ رسم وکام کرتے چلے آرہے ہیں اور ہمارے خاندان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو غمی خوشی کے موقع پر ان رسموں اور کاموں کو نہ کرتا ہو، پھر ہم کسی کے کہنے پر ان چیزوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟! اگر یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیئے ہوئے احکام کو سامنے رکھ کر اپنے طرزِ عمل پر صحیح طریقے سے غور کریں تو انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کی کچھ رسمیں اور اَفعال شریعت کے سراسر خلاف ہیں اور یہ ان کے کندھوں پر اپنے اور دوسروں کے گناہوں کا بہت بھاری بوجھ ہیں۔ (صراط الجنان، ۷/ ۱۰۴)

شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی پیروی کرنا کیسا؟

(یاد رکھئے!) شریعت کے مقابلے میں گمراہ باپ دادا کی پیروی کرنا حرام ہے۔ یونہی گناہ کے کاموں میں باپ دادا کی پیروی ناجائز ہے کہ بحکمِ حدیث اللہ کریم کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔ (مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء۔۔۔الخ، ص ۷۸۹، حدیث ۴۷۶۵)

ہمارے ہاں شادی، موت (خوشی غمی) اور دیگر کئی مواقع پر شریعت پر چلنے کا کہا جائے تو لوگ آگے سے یہی باپ دادا، خاندان اور برادری کے رسم و رواج کا عذر پیش کرتے ہیں یہ بھی سراسر غلط و باطل ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ بُروں کی پیروی بُری ہے اور اچھوں کی پیروی اچھی جیسے ہم صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان)، تابعین، ائمہ مجتہدین، اولیاء و صالحین (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین) کی پیروی کرتے ہیں تو یہ بہت اچھی ہے کہ اس کا حکم خود قرآن نے دیا ہے چنانچہ فرمایا:

وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (پ ۱۱، التوبہ: ۱۱۹) ترجَمۂ کنزالایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو۔

ہر نماز میں بزرگوں کی پیروی کی دعا مانگنے کا فرمایا، چنانچہ فرمایا:

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ (پ ۱، الفاتحہ: ۷) ترجَمۂ کنزالایمان: راستہ اُن کا جن پر تُو نے اِحسان کیا۔

اللہ کریم ہمیں اچھوں کی پیروی کرنے اور بُروں کی پیروی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (صراط الجنان، ۱/ ۲۷۱ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صفر المظفر کا مبارک مہینا ہمارے درمیان اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ 17 صفر المظفر ۱۳۹۸ھ اُمِّ عطار یعنی امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا

یوم ہے۔ تو آیئے! اسی مناسبت سے اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا مختصر تعارف سنتے ہیں:

اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا ذِکرِ خَیر

امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی کی والدہ ماجدہ ایک نیک، صالحہ اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر مدنی تربیت کی، جس کا مُنہ بولتا ثُبوت خود امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ امیر اَہلسنّت نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض و واجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و مدنی تَرْبِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: والدۂ محترمہ کا شبِ جُمُعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھادر (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کلمہ طیّبہ اور اِستغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہو گیا تھا۔ جس حصّہ زمین پر رُوح قَبض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے جس حصے میں اِنتقال ہوا تھا، اس میں طرح طرح کی خوشبوئیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقْت چند گُلاب کے پھول لا کر رکھے تھے جو شام تک تقریباً تر و تازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گُلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی

ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔(تذکرۂ امیر اہلسنت(قسط2)، ص۱۴۱ملتقطاً)

عرسِ پاک آگیا اُمِّ عطار کا مولا روضہ دِکھا اُمِّ عطار کا
ان سے عطار کی ہم کو نعمت ملی حق ہو کیسے ادا اُمِّ عطار کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 20صفر المظفر کو حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی عرسِ پاک ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے داتا گنج بخش کا مختصر تعارف سنتے ہیں:

ولادت وسِلسلۂ نسب

حُضُور سید داتا گَنْج بَخْش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ با سَعادَت کم و بیش 400ھ میں غَزنی شہر (City) میں ہُوئی۔ کچھ عَرصے بعد آپ کا خاندان مَحلہ ہَجْویر آگیا، اِسی نِسبَت سے آپ ہَجْویری کہلاتے ہیں۔(اردو دائرۃ المعارف،۹/ ۹۱ ملخصاً) آپ کا نام **"علی"** والِد کا نام **"عُثمان"** ہے۔ آپ کا سِلسِلۂ نَسَب چھ(6) واسِطوں سے سَیِّدُ الشُّھَدا، راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰے، حضرت سَیِّدُنا امامِ حَسَنِ مُجْتَبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جاملتا ہے۔(بزرگانِ لاہور، ص۲۲۲ ملتقطاً) آپ کی کُنْیَت **"اَبُوالْحَسَن"** ہے۔(اردو دائرۃ المعارف،۹/ ۹۱) مَشہور و مَعرُوف لَقَب **"گَنْجْ بَخْش"** اور **"داتا صاحب"** ہے۔

آپ بہت بڑے عالمِ دین، شیخِ طریقت، عبادت گزار اور متقی بزرگ تھے، آپ کی کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوْب دنیا بھر میں مشہور ہے۔ آپ کا وصالِ پُر ملال 20صفر المظفر 465ھ کو مرکزُ الاولیا لاہور (پاکستان) کی سرزمین پر ہوا اور یہیں پر آپ کا مزار شریف واقع ہے جو دعاؤں کی قبولیت کا مرکز ہے۔ داتا صاحب کی سیرتِ مبارکہ کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **"فیضانِ داتا علی ہجویری"** کا مُطالَعہ کیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! خوش نصیب عاشقانِ رسول ماہِ صفر میں حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرس مبارک کے موقع پر اورامیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت پاتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے، داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اورامیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے ایصالِ ثواب کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عقیقے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"غفلت"** سے عقیقے کی چند سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: لڑکا اپنے عقیقے میں گِروی ہے ساتویں دن اُس کی طرف سے جانور ذَبح کیا جائے، اُس کا نام رکھا جائے اور سر مُونڈا جائے۔" (تِرمِذی ج۳ص۱۷۷ حدیث۱۵۲۷) ☆گِروی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس سے پورا نفع (فائدہ) حاصِل نہ ہو گا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض (مُحَدِّثین) نے کہا بچّے کی سلامتی اور اُس کی نَشو و نُما (پھلنا پھولنا) اور اُس میں اچّھے اَوصاف (یعنی عمدہ خوبیاں) ہونا عقیقے کے ساتھ وابَستہ ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۵۴) ☆بچّہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذَبح کیا جاتا ہے اُس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۵۵) ☆لڑکے کے عقیقے میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذَبح کی جائے یعنی لڑکے میں نَر جانور اور لڑکی میں مادَہ مُناسِب ہے۔ اور لڑکے کے عقیقے میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حَرَج نہیں۔ (بہار شریعت، ۳/۳۵۷)

☆قربانی کے اُونٹ وغیرہ میں عقیقے کی شرکت ہوسکتی ہے۔☆عقیقہ فرض یا واجب نہیں ہے صرف سنّتِ مستحبَّہ ہے،(اگر گنجائش ہو تو ضرور کرنا چاہئے، نہ کرے تو گناہ نہیں البتّہ عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدمی کو ہر گز جائز نہیں کہ سُودی قرضہ لے کر عقیقہ کرے۔(اسلامی زندگی، ص۲۷)☆بچّہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اُس کا عقیقہ نہ کرنے سے کوئی اثر اُس کی شَفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وقتِ عَقیقہ آنے سے پہلے ہی گزر گیا۔ہاں! جس بچّے نے عقیقے کا وَقت پایا یعنی سات دن کا ہو گیا اور بِلا عُذر باوَصفِ استِطاعت (یعنی طاقت ہونے کے باوُجود) اُس کا عقیقہ نہ کیا اُس کے لیے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شَفاعت نہ کرنے پائے گا۔(فتاویٰ رضویہ،۲۰/۵۹۶)☆عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سنّت ہے اور یہی افضل ہے،ورنہ چودھویں،ورنہ اکّیسویں دن۔(فتاویٰ رضویہ،۲۰/۵۸۶)☆عقیقے کا جانور اُنھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔اُس کا گوشت فُقَرا اور عزیز و قریب دوست واَحباب کو کچّا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اُن کو بطورِ ضِیافت و دعوت کِھلایا جائے یہ سب صورَتیں جائز ہیں۔(بہارِ شریعت،۳/۳۵۷)☆اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں،سنّت ادا ہو جائے گی۔(بہارِ شریعت،۳/۳۵۶)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب،**بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات)اور120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** هدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا اور (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (اَلبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶)

شافعِ روزِ جَزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

مختصر وضاحت: بروزِ محشر ہم گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ کریم کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں۔ اور اے تمام مصیبتیں اور بلائیں دور فرمانے والے پیارے نبی! آپ پر کروڑوں دُرُود ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کا بیان اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا

خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تصوف کے واقعات پر مشتمل ہو گا، سب سے پہلے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیعت و خلافت کا ایک دلچسپ واقعہ، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارف (Introduction) اور آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں بیان ہوں گی، اعلیٰ حضرت کو نمازِ باجماعت سے کیسی محبت تھی، آپ توکل و قناعت میں کس قدر بلند مقام پر پہنچے ہوئے تھے، اس تعلق سے آپ کی سیرت کے کچھ واقعات بھی ہم سنیں گے، خلافِ شرع کاموں کو طریقت کا نام دینے والوں کے بارے میں علمائے کرام نے جو ارشادات بیان فرمائے ہیں، یہ بھی اِس بیان میں ہم سُنیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیعت و خلافت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے "پیر پر اِعتراض منع ہے" کے صَفْحہ نمبر 47 پر ہے: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 21 سال کی عمر میں اپنے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ حضرت سید شاہ آلِ رسول مارَہْرَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سِلسلۂ عالیہ قادِرِیَّہ میں ان سے بَیْعَت کی۔ ان کے مرشِد کامل نے (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مرید بنانے کے ساتھ ساتھ) تمام سلسلوں کی اجازت و خلافت اور سندِ حدیث بھی عطا فرمائی۔ حالانکہ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلافت و اجازت کے معاملے میں بڑے محتاط تھے۔ مگر جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مرید ہوتے ہی تمام سلسلوں کی اجازت ملی تو خانقاہ کے ایک خادم سے نہ رہا گیا۔ عرض کی: حضور! آپ کے خاندان میں تو خلافت بڑی ریاضت اور

مجاہدے کے بعد دی جاتی ہے۔ ان کو آپ نے فوراً خلافت عطا فرمادی۔ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: لوگ گندے دل اور گندے نفس لے کر آتے ہیں، ان کی صفائی پر خاصا وقت لگتا ہے مگر یہ پاکیزگیِ نفس کے ساتھ آئے تھے۔ صرف نسبت کی ضَرورت تھی، وہ ہم نے عطا کر دی۔ پھر حاضرین (Audience) سے مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے مدت سے ایک فکر پریشان کئے ہوئے تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ آج دُور ہو گئی۔ قِیامت میں جب اللہ پاک پوچھے گا کہ **آلِ رسول! ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں اپنے مُرید اَحمد رضا خان کو پیش کردوں گا۔** پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وہ تمام اعمال واشغال (وظائف) عطا فرما دیئے۔ جو خانوادۂ بَرَکاتیہ میں سینہ در سینہ چلے آرہے ہیں۔

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے مجموعہ کلام "**وسائلِ بخشش**" میں فرماتے ہیں:

جو ہے اللہ کا ولی بے شک　　عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے مَتوالا　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ۵۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تصوف کے کس قدر عظیم مرتبے پر پہنچے ہوئے تھے، حالانکہ 21 سال کی بھری جوانی میں تو اُمیدیں جوان ہوتی ہیں، چاروں جانب خواہشات کا ہجوم ہوتا ہے، دنیوی عیش ولذّات سے لطف اندوز ہونا معمول بن جاتا ہے، نفس و شیطان پوری طاقت سے انسان کو فکرِ آخرت اور نیک

اعمال سے غافل کر کے اس کی قبر و آخرت کو تباہ کرنے میں مصروف (Busy) رہتے ہیں، انسان پر مال و دولت جمع کرنے اور بینک بیلنس بڑھانے کا جنون سوار رہتا ہے، الغرض اس عمر میں انسان عموماً اللہ پاک کی یاد سے غافل رہتا ہے، لیکن قربان جایئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر! جنہوں نے جوانی کی نعمت کی قدر کرتے ہوئے ان تمام بُرائیوں سے اپنے دامن اور اپنے باطن کو پاک و صاف رکھا، بچپن سے ہی زُہد و تقویٰ کو اختیار کیا اور سُنّت کے مطابق زندگی گزاری، چنانچہ جب آپ اپنے چمکدار باطن کے ساتھ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہِ مقدسہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے نورِ فراست سے آپ کے باطن کو ملاحظہ فرمالیا اور ہاتھوں ہاتھ آپ کو اجازت و خلافت اور سندِ حدیث عطا فرمادی، یہ تمام انعام و اکرام سے نوازنے کے بعد آپ کے پیر و مرشد نے اپنے اس مریدِ کامل کی شان و عظمت کو یوں اُجاگر فرمایا کہ قِیامت میں جب اللہ پاک پوچھے گا کہ **آلِ رسول! ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں اپنے مُرید اَحمد رضا خان کو پیش کر دُوں گا۔**"

بیان کردہ حکایت سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ اگر پیر اپنے کسی مُرید کو نوازے تو اس عطا پر اپنے پیر بھائی سے ہرگز حسد نہ کرے، کسی پیر کا اپنے مُرید کو نوازنا کئی طرح سے ہو سکتا ہے مثلاً کوئی مُرید اپنے پیر کے ہر فرمان پر لبیک کہنے والا، نہ صرف لبیک کہنے والا بلکہ اُس فرمان کو نہایت ہی محبت و عقیدت سے، دِل و جان سے قبول کر کے اُس پر عمل کرنے والا ہو تو یقیناً پیر بھی ایسے مُرید سے خوش ہی ہو گا، اُس مُریدِ صادِق پر اپنے پیر کی طرف سے عطاؤں اور نوازشات کی بارشیں ہی ہوں گی، لہٰذا کسی ایسے مُرید سے کبھی بھی حسد نہیں کرنا چاہئے ورنہ اس کا نقصان خود اسی کو اُٹھانا پڑ سکتا ہے۔ جیسا کہ

حضرت سیدنا امام عبد الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مُرید پر لازم ہے کہ

جب اس کا مُرشد اس کے پیر بھائیوں میں سے کسی ایک کو اس سے آگے بڑھادے (یا کوئی منصب عطا کرے) تو وہ اپنے مُرشِد کے اَدَب کی وجہ سے اپنے اس پیر بھائی کی خدمت (اور اطاعت) کرے اور حَسَد ہر گز نہ کرے۔ ورنہ اس کے جمے ہوئے پاؤں پھسل جائیں گے اور اسے بڑا نقصان پیش آئے گا۔ لیکن اگر کوئی مرید اپنے پیر بھائیوں سے آگے بڑھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مرشد کی خوب اطاعت کرے اور اپنے آپ کو ایسی صفات سے آراستہ کرلے جن کے ذریعے وہ آگے بڑھ جانے کا مستحق ہو جائے اور اس وقت مرشد بھی اسے اسی پیر بھائی کی طرح دوسرے پیر بھائیوں سے آگے بڑھادے گا کیونکہ مرشِد تو مُریدوں کا حاکم اور ان کے درمیان عدل کرنے والا ہوتا ہے اور بہت کم ہے کہ کوئی مُرید اس مرض سے بچ جائے۔ (الانوار القدسیہ، الجزء الثانی، ص ۲۹)

سدا پیر و مُرشد رہیں مُجھ سے راضی
کبھی بھی نہ ہوں یہ خَفا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارف اور آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

تعارفِ اعلیٰ حضرت اور سیرتِ رضا کی چند جھلکیاں

☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف میں دس (10) شَوّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظُہر مطابق چودہ (14) جُون 1856ء کو ہوئی

[1]☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد مفتی نقی علی خان(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)اور دادا مفتی رضا علی خان(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)ہیں۔[2]☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام" **محمد** "ہے۔ ☆والِدہ ماجِدہ"**اَمَّن میاں**"پکارتی تھیں☆والدِ ماجد و دیگر رشتے داروں نے"**احمد میاں**"اور دادا نے"**احمد رضا**"نام رکھا☆تاریخی نام"**اَلْمُخْتَار**"تھا☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نام سے پہلے"**عبدُ المصطفٰی**"لکھا کرتے تھے[3]☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن ہی سے نہایت ذہین اور سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے☆چھ(6)سال کی ننھی سی عمر میں آپ نے میلادُ النّبی کے ایک مجمع میں فصیح عربی زبان میں خطاب فرما کر لوگوں کو حیران کر دیا(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۸۵)☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قہقہہ نہیں لگاتے تھے☆آپ جماہی آنے پر انگلی دانتوں میں دبا لیتے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوتی☆سمتِ قبلہ کے ادب کی وجہ سے کُلّی کرتے وقت بایاں ہاتھ داڑھی شریف پر رکھ کر سر جھکا کر پانی منہ سے گِراتے ☆قبلہ کی طرف رُخ کر کے کبھی نہ تُھوکتے☆نہ ہی قبلہ کی طرف پائے مبارک دراز کرتے☆نمازِ پنجگانہ مسجد میں باجماعت ادا کرتے☆فرض نماز باعمامہ پڑھا کرتے☆مسواک کیا کرتے اور سر مبارک میں تیل بھی ڈلواتے☆آپ کا ظاہر و باطن ایک تھا، جو کچھ آپ کے دل میں ہوتا وہی زبان پاک سے ادا فرماتے اور جو کچھ زبان سے فرماتے اُس پر آپ کا عمل ہوتا☆جب کسی سُنّی عالم سے ملاقات ہوتی، دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے اور اس کی ایسی عزّت و قدر کرتے جس کے لائق وہ اپنے کو نہ سمجھتا☆کاشانۂ اقدس سے کوئی سائل خالی واپس نہ جاتا☆کتبِ احادیث پر دوسری کتاب نہ رکھتے☆مجلسِ میلاد شریف میں

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۷۷ ملخصاً
2...فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۶۷ بتغیر قلیل
3...تجلیات امام احمد رضا، ص۲۱ بتغیر قلیل

ذکرِ ولادت شریف کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے، باقی شروع سے آخر تک ادباً دوزانو بیٹھے رہتے[1] ☆کسی بھی چیز کے لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی اِستعمال فرماتے، اگر کبھی لینے والے نے اپنا اُلٹا ہاتھ آگے بڑھادیا تو آپ فوراً دستِ مُبارَک روک لیتے اور فرماتے کہ سیدھے ہاتھ میں لیجئے کہ اُلٹے ہاتھ میں شیطان لیتا ہے۔[2] ☆آپ کا وصال 25 صفر 1340ھ 18 اکتوبر 1921 میں ہوا۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۳۱) ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَساجِد کا بہت اَدب کرتے ☆مسجد میں داخِل ہوتے ہوئے ہمیشہ دایاں قدم پہلے داخِل فرماتے ☆جبکہ باہر آتے ہوئے پہلے بایاں قدم جوتے کے بالائی حصے پر رکھتے پھر سیدھے پاؤں میں جوتا پہن کر اُلٹے پاؤں میں جوتا پہنتے (تاکہ سُنّت کے مُطابِق عمل ہو جائے) ☆ایک روز نمازِ فجر ادا کرنے کے لیے خلافِ مَعمُول اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تھوڑی دیر ہو گئی، نمازیوں کی نگاہیں، بار بار کاشانۂ اَقدس کی طرف اُٹھ رہی تھیں کہ عین اِنتظار میں جلدی جلدی تشریف لائے، اس جلدی کی کیفیت میں اتّباعِ سنّت کا عالَم یہ تھا کہ دروازۂ مسجد کے زینے پر جس وَقْت اُن کا قدمِ مُبارَک پہنچا تو سیدھا، مسجد کے نئے فرش اور پُرانے فَرش پر قدم پہنچا تو سیدھا، آگے صحنِ مَسجد میں ایک صَف بچھی تھی اُس پر قدم پہنچا تو سیدھا اور اِسی پر بَس نہیں ہر صَف پر پہلے سیدھا ہی قدم رکھا، یہاں تک کہ محراب میں مُصَلّٰی پر بھی سیدھا قدم ہی پہنچایا۔[3]

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **"وسائل بخشش"** میں تحریر فرماتے ہیں:

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر سُنّتِ مُصْطَفٰے کا وہ پیکر

---

1 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۴، ۱۱۵

2 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۱

3 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت ۱۲۰ بتغیر

عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مسلک کے لحاظ سے حنفی اور طریقت کے لحاظ سے قادِری تھے۔ یاد رہے! حنفی، امامِ اعظم کی، شافعی، امام شافعی کی، حنبلی امام احمد بن حنبل کی اور مالکی امام مالک (عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ) کی پیروی کرنے والوں کو بولتے ہیں۔ ان سب کے نظریات قرآن وحدیث کے عین مُطابق اور ایک ہی ہیں، یہ آپس میں بھائی بھائی ہیں، البتہ شرعی مسائل (جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل) میں قرآن و حدیث کی روشنی میں انہوں نے اپنی اپنی تحقیقات بیان فرمائی ہیں، تو یہ اُمت کے ائمہ ہوئے اور اُمت کو علماء کی پیروی کا حکم دیا گیا تو اُمت نے ان کی پیروی کی، اس لیے حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی وغیرہ کہلائے۔ اسی طرح اپنے باطن کی اصلاح، دِین و شریعت پر عمل اپنی زندگی میں نافذ کرنے، نیک لوگوں سے نسبت پانے اور ان کے طریقِ کار پر چلتے ہوئے، قرآن وحدیث کی تعلیمات کو اپنانے کے لیے اُمت نے مُختلف بزرگوں کا دامن تھاما تو یہ **قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی** کہلائے۔ یہ سب کے سب اللہ پاک کے بندے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اُمتی، محبّانِ صحابہ و اہلبیت، علماء کے چاہنے والے اور عاشقانِ اولیاء ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَصَوُّف کس چیز کا نام ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شریعت میں مفتیِ اسلام اور تَصَوُّف

میں ولیِ کامل کے منصب پر فائز تھے۔ یاد رکھئے! تصوف اتباعِ شریعت کا نام ہے، **تَصَوُّف** گناہوں سے بچنے کا نام ہے، **تَصَوُّف** سُنّتوں پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے، **تَصَوُّف** رِضائے الٰہی پانے والے کام کرنے کا نام ہے، **تَصَوُّف** حقوق اللہ کی پاسداری کا نام ہے، **تَصَوُّف** حقوق العباد کی پابندی (یعنی بندوں کے حقوق پورے) کرنے کا نام ہے، **تَصَوُّف** دِینِ اسلام پر عمل کا نام ہے، **تَصَوُّف** نمازوں کی پابندی کا نام ہے۔ **تصوف** فرض وواجب اور مستحب کو اپنانے کا نام ہے، **تصوف** مسلمانوں کی پریشانیوں کو حل کرنے کا نام ہے، **تصوف** حسنِ اخلاق کا نام ہے، تصوف مسلمانوں کی خیر خواہی کا نام ہے۔ **تصوف** نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا نام ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نام کے نہیں بلکہ حقیقی صوفی تھے اور **تصوف کی علامات** آپ کی ذاتِ پاک میں پورے طور پر پائی جاتی تھیں اور **مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ** آپ کے سینے میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور اس سے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

عیادت کے لئے شہر سے باہر گئے

ایک مرتبہ شیر پور ضلع پیلی بھیت (ہند) کے دو (2) صاحبان جو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے عقیدت مند تھے، اُن کے رشتہ داروں میں کوئی عورت بیمار ہوئیں تو شیر پور سے کچھ لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لینے کیلئے آئے اور ساتھ چلنے کیلئے بے حد اصرار کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کے ساتھ چلنے کا وعدہ فرما لیا، اسٹیشن پر بہت سے لوگ استقبال کیلئے موجود تھے، آپ کو بڑے آرام وعافیت کے ساتھ لے گئے، جیسے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں پہنچے ایک صاحب

تشریف لائے اور عرض کی کہ حضور! آپ شاید ریل (Train) پر سوار ہوئے ہوں (گے) کہ مریضہ کو شفاء ہونی شروع ہو گئی۔ اب حضور کے قدم مبارک آ گئے ہیں تو بالکل صحت یاب ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دو دن قیام فرمایا، اللہ پاک کے فضل و کرم سے مریضہ اچھی ہو گئی، بڑی خاطر وادب و تعظیم کے ساتھ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو رخصت کیا گیا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۸۳ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک باکرامت ولی تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وُجودِ مسعود کی برکت سے بیماروں کو شفا ملتی تھی، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن رات خدمتِ دین میں مشغول رہنے کے باوجود لوگوں کی دِلجوئی میں پیش پیش رہا کرتے تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بلاوجہِ شرعی کسی کا دل نہیں دکھاتے تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی کسی سے وعدہ کرتے تو اسے ضرور پورا فرماتے تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مریضوں کی عیادت والی سُنّت پر عمل کیا کرتے تھے۔

آیئے! کچھ دیر کے لیے ہم اپنے اوپر غور کریں کہ کیا **خدمتِ دِین** کا یہ مدنی جذبہ ہمارے اندر بھی موجود ہے؟ کیا ہمارے سینے بھی مسلمانوں کی دِلجوئی کے جذبے سے سرشار ہیں؟ کیا ہم بھی وعدے کی پابندی کرتے ہیں؟ کیا ہمیں بھی مریضوں کی عیادت کرنے کی سعادت ملتی ہے؟ اگر نہیں! تو آیئے! مل کر نیت کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینِ اسلام کی خوب خوب خدمت کریں گے، مسلمانوں کی دلجوئی میں پیش پیش رہیں گے، بلاوجہِ شرعی کبھی بھی کسی مسلمان کا دل نہیں دکھائیں گے، وعدہ کریں گے تو اسے ضرور نبھائیں گے، مریضوں (Patients) کی عیادت والی سُنّت پر عمل کی بھرپور کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بناوٹی صوفی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ تَصَوُّف کو ایک عجیب رنگ دے دیا گیا ہے، شریعت کی خلاف ورزیوں اور فسق و فجور میں مبتلا لوگ **تَصَوُّف** اور طریقت کی آڑ لے کر بھولی بھالی عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ یاد رکھئے! تَصَوُّف شریعت کی خلاف ورزی کرنے، نمازیں چھوڑنے اور نامحرم عورتوں کے جھرمٹ میں رہنے یا ان سے ہاتھ پاؤں دبوانے کا نام نہیں، تَصَوُّف منشیات کے نشے میں ڈُوب کر طریقت طریقت کی رٹ لگانے، بالوں کے بڑھانے اور رنگ برنگے کپڑے پہننے کا نام نہیں۔

اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
خضر کے بھیس میں یہاں راہزن بھی پھرتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظاہری اور باطنی شریعت کی حقیقت

مدنی مذاکرے میں ہونے والے سوال جواب مع اضافہ پر مشتمل مجموعہ بنام **"فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:10"** میں ایک سوال ہے: بعض لوگ اپنے آپ کو مَجْذوب یا فقیر کا نام دے کر، خلافِ شَریعت کاموں کو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے لیے جائز قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ طریقت کا معاملہ ہے، یہ تو فقیری لائن ہے، ہر ایک کو سمجھ میں نہیں آسکتی۔ پھر اگر ان سے نماز پڑھنے کو کہا جائے تو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ! کہتے ہیں کہ یہ ظاہری شریعت، ظاہری لوگوں کے لیے ہے، ہم باطنی اَجسام کے ساتھ خانہ کعبہ یا مدینے میں نماز پڑھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ایسوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس سوال کے

جواب میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:

شریعت چھوڑ کر خلافِ شرع کاموں کو طریقت یا فقیری لائن قرار دینا یا طریقت کو شریعت سے جُدا خیال کرنا گمراہی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شریعت اور طریقت کے باہمی تعلق کو یوں بیان فرماتے ہیں: شریعَت مَنْبَع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا ہے۔ عُموماً کسی مَنْبَع یعنی پانی نکلنے کی جگہ سے اگر دریا بہتا ہو تو اسے زمینوں کو سیراب کرنے میں مَنْبَع کی حاجت نہیں ہوتی، لیکن شریعَت وہ مَنْبَع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی حاجت ہے کہ اگر شریعَت کے مَنْبَع سے طریقت کے دریا کا تَعلُّق ٹوٹ جائے، تو صرف یہی نہیں کہ آئندہ کے لیے اس میں پانی نہیں آئے گا بلکہ یہ تَعلُّق ٹُوٹتے ہی دریائے طریقت فوراً فنا ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۲۵، ملخّصاً) (فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:10: ولی اللہ کی پہچان، ص ۲۱)

ظاہری اور باطنی شریعت کی حقیقت

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: طریقت منافیِ شریعت (یعنی شریعت کے خلاف) نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے، بعض جاہل متصوِّف (مُتَ۔صَوِّ۔وِفْ) جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے شریعت اور، محض گمراہی ہے اور اس زُعمِ باطل (غَلَط خیال) کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کُفر و اِلحاد (کفر و بے دِینی ہے)۔ احکامِ شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سُبکدوش نہیں ہو سکتا۔ بعض جُہّال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت ان کو جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔

سیِّدُ الطائفہ حضرت جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں فرمایا: صَدَقُوْا لَقَدْ وَصَلُوْا، وَلٰکِنْ اِلٰی اَیْنَ؟ اِلَی النَّارِ وہ سچ کہتے ہیں بیشک پہنچے، مگر کہاں؟ جہنم کو۔ (الیواقیت والجواھر، الفصل الرابع، المبحث السادس والعشرون، باختلاف بعض الالفاظ، ص ۲۰۶) البتہ اگر مَجْذُوبیت (جَذْب کی حالت) سے عقل تکلیفی زائل (ختم) ہو گئی ہو جیسے غشی والا تو اس سے قلمِ شریعت اُٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہو گا اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی، شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل، ۱/ ۲۶۵۔۲۶۷)

مثلاً اگر نماز کا کہا جائے تو انکار نہ کرے گا، بلکہ نماز پڑھے گا۔ یاد رہے کہ ہر کسی کو دیکھ کے مجذوب سمجھ کر اس کی پیروی کی اجازت نہیں۔ یہ کیا بات ہے کہ نماز تو مدینے میں پڑھتے ہیں مگر کھانا آستانے میں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ مجذوب سے بیعت نہیں کر سکتے کہ وہ اس کیفیت میں ہی نہیں کہ دوسروں کی رہنمائی کر سکے اور بیعت کا اہم مقصد ہی دِین و شریعت پر عمل کی رہنمائی حاصل کرنا ہے، مزید یہ کہ ولی اور پیر کے لیے عالم ہونا ضروری ہے تاکہ لوگوں کی دُرست شرعی رہنمائی کر سکیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تصوف کا باب نہایت کشادہ ہے، صوفیائے کرام نے تصوف کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں، چنانچہ منقول ہے کہ (پابندِ شریعت ہونے) عجز و اِنکساری اپنانے اور توکُّل و قناعت اختیار کرنے کا نام تصوف ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۵/ ۳۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پابندِ شریعت اور عاجزی و انکساری کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ توکل و قناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال تھے اور آپ انتہائی کم غِذا اِسْتِعْمال فرمایا کرتے تھے، آپ کی عام غِذا چکّی کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا قورمہ تھا، آخرِ عُمر

میں یہ غِذا مزید کم ہو کر فقط ایک پیالی بکری کے گوشت کا شوربا بِغیر مرچ کا اور ایک ڈیڑھ بسکٹ(Biscuit) سُوجی کا تَناوُل فرماتے تھے،الغرض کھانے پینے کے مُعاملے میں آپ نہایت سادہ تھے۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۱۳)اسی طرح روزہ رکھنا آپ کو بہت پسند تھا، کیسی ہی علالت(بیماری)ہوتی، کتنی ہی نقاہت(کمزوری) ہوتی(ماہِ رمضان کا)روزہ کبھی نہ چھوڑتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے اور خلیفہ مَوْلانا حَسَنَیْن رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:روزے کی قَضا کے بارے میں نہ اُن کے کسی بڑے کی زَبانی سُنا نہ کسی برابر والے نے بتایا نہ ہم چھوٹوں نے کبھی ماہِ مُبارَک کا کوئی روزہ قَضا کرتے دیکھا۔ بعض مرتبہ ماہِ(رَمَضان)مُبارَک میں بھی عَلالت ہوئی مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روزہ نہ چھوڑا،اگر کسی نے بَاِصرار عَرض بھی کِیا کہ ایسی حالت میں روزے سے کمزوری اور بڑھے گی تو اَرْشاد فرمایا:مَریض ہوں تو عِلاج نہ کروں ؟لوگ تعجّب سے کہتے تھے کہ روزہ بھی کوئی عِلاج ہے۔ اَرْشاد فرمایا:اِکْسِیر عِلاج ہے، میرے آقا مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بتایا ہوا ہے۔اِرشاد فرماتے ہیں:**صُوْمُوْا تَصِحُّوْا** یعنی روزہ رکھو تَنْدُرُست ہو جاؤ گے۔(معجم اوسط،۶/۱۴۶،حدیث:۸۳۱۲)

جب 1339 ہجری کا ماہِ رَمَضان مئی،جون 1921 میں پڑا اور مسلسل عَلالت(بیماری)اور شدید کمزوری کے باعث اعلیٰ حضرت(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)نے اپنے اندر موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں یہ فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے، لہٰذا روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا استِطاعت کی وجہ سے فَرض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہِ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے۔(تجلیاتِ امام احمد رضا، ص۱۳۳ ملخصًا) اور ایسا بھی نہ تھا کہ روزوں میں پیٹ بھر کر کھانا کھانا آپ کے معمولات میں ہو، عام ایام میں جتنی غذا آپ کھاتے رمضان میں وہ اور کم ہو جاتی تھی، چنانچہ

روزہ میں ایک وقت کھانا

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مَوْلانا محمد حُسین مِیر ٹھی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بَیان ہے کہ میں نے رَمَضانُ المبارَک کی 20 تاریخ سے اِعتِکاف کِیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجِد میں تشریف لائے تو فرمایا: ”جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اعتِکاف کروں، مگر (دِینی مشاغِل کے باعث) فُرصت نہیں ملتی۔ آخِر 26 رَمَضانُ المُبارَک کو فرمایا: ”آج سے میں بھی مُعْتَکِف ہی ہو جاؤں۔“ حضرت مَوْلانا محمد حُسین مِیر ٹھی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”شام (Evening) کو (کھجور وغیرہ سے روزہ تو اِفطار فرما لیتے مگر) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کھانا کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سَحَری کے وَقْت صِرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔“ ایک دن میں نے دریافْت کیا: ”حضُور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟“ فرمایا: ”نمک سے کھانا شروع کرنا اور نمک ہی پر خَتْم کرنا سُنّت ہے، اِس لیے چٹنی آتی ہے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۳ ملتقطاً)

مُصْطَفٰے کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! پیکرِ سنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی اِستِعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخِر نمک اِستِعمال کرنے کی سُنّت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخِر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ستر (70) بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔

(فیضانِ سنّت، ص۶۵۹) اللہ پاک کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہم گناہگاروں کو دامنِ رضا سے وابستہ ہونے اور اعلیٰ حضرت کے صدقے میں دامنِ مُصْطَفٰے عطا فرمایا، مگر ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے منہ موڑے بیٹھے ہیں، سُنّتیں اپناتے ہوئے شرم محسوس کرتے ہیں، **ایک دور تھا کہ جب** کھڑے ہو کر کھانا یا کھلانا بہت ہی بُرا سمجھا جاتا تھا مگر اب ایسا کرنا گویا ایک فیشن (Fashion) بنتا جارہا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** اُلٹے ہاتھ سے کھانے پینے کو عیب شمار کیا جاتا تھا اور فوراً اِصلاح کی جاتی تھی جبکہ آج اُلٹے ہاتھ سے کھانا کھانے، لینے دینے کو **"بچپن کی عادت"** کہہ کر ٹال دیا جاتا اور اِصلاح کرنے والوں کو اچھا نہیں سمجھا جاتا، **ایک دور تھا کہ جب** ایک ایک لقمے کی قدر کی جاتی اور برتن کو صاف کر کے کھانے کو ضائع ہونے سے بچایا جاتا تھا مگر اب بہت سا کھانا جان بوجھ کر ضائع کر دیا جاتا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** مسلمان کا بچہ بچہ سُنّتوں کا شیدائی ہوا کرتا تھا مگر اب سُنّتوں پر عمل کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** ناجائز فیشن کرنے کو ہر کوئی بُرا سمجھتا تھا مگر اب اس کو باعثِ فخر سمجھا جاتا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** سُنّتیں اپنانے والوں کو ہر جگہ عزّت دی جاتی تھی، ان کی **حوصلہ افزائی** کی جاتی تھی، مگر اب پابندِ سنت اسلامی بھائیوں کو طرح طرح سے ستایا جاتا، جی بھر کر ان کا مذاق اُڑایا جاتا، ان کا دل دکھایا جاتا اور انہیں عجیب و غریب القابات سے پکارا جاتا ہے۔

وہ دور آیا کہ دیوانۂ نبی کے لیے ہر ایک ہاتھ میں پتھر دکھائی دیتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مالا مال عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی اس گئے گزرے دور میں بھی فیضانِ رضا کو عام کرنے اور فیشن زدہ مسلمانوں کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ فیضانِ اعلیٰ حضرت سے فیضیاب ہونے اور سُنّتیں اپنانے کا جذبہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں جتنا ہو سکے وقت ضرور دیجئے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی قافلہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ ☆مَدَنی قافلے میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہوتی ہے۔ ☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔ ☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب المساجد... الخ، باب لزوم المساجد... الخ، ۱/۴۳۸، رقم: ۸۰۰) آیئے! بطورِ ترغیب مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

ٹانگوں کے درد سے نجات مل گئی

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کی ٹانگوں میں شدید درد رہتا تھا کہ اُٹھنا بیٹھنا

مشکل ہو گیا تھا۔ اس درد سے نجات پانے کیلئے انہوں نے بہت رقم خرچ کی۔ باب الاسلام سندھ کے علاوہ پنجاب کے کئی ڈاکٹروں سے بھی علاج کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی، دورانِ گفتگو اس نے اسلامی بھائی سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو انہوں نے شفقت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کی اور انہیں مدنی قافلے میں سفر کی برکات بتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اتنا علاج کروایا ہے اگر چاہیں تو ایک کوشش یہ بھی کر کے دیکھیں، ان اسلامی بھائی کی یہ باتیں ان کے دل پر اثر کر گئیں اور وہ 3 دن کے مدنی قافلے کے لئے تیار ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جب انہوں نے مدنی قافلے میں سفر کیا تو وہاں رو رو کر اپنی بیماری سے شفا کیلئے دعا کی، ان کی دعا قبول ہوئی اور مدنی قافلے کی برکت سے انہیں درد سے نجات مل گئی۔

گرچہ بیماریاں، ہوں کہیں پتھریاں پاؤ گے صحّتیں ، قافلے میں چلو
ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آ کے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو
سُن لے عطارؔ کی، اپنے غمخوار کی یہ ندا ”سب چلیں“! قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۷۳ تا ۶۷۵)

یاد رہے! مدنی قافلہ ہو یا کوئی بھی نیکی جو اللہ پاک کی رِضا کے لیے کی جائے، پھر اس کے وسیلے سے دعا کی جاسکتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ٹیلی تھون کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔

نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقتاً فوقتاً **صدقہ** کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں: **صدقہ** اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔ ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴) **صدقہ** بُرائی کے ستّر دروازے بند کرتا ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۳۴، حدیث: ۳۶۵۱) **صدقہ** گناہ کو مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، ۲/۱۱۸، حدیث: ۶۱۴) **مسلمان کا دیا ہوا صدقہ** عمر (Age) کو بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۲۶، حدیث: ۳۵۷۸) **صدقہ** ستّر قسم کی بلاؤں کو روکتا ہے، جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں (تاریخ البغداد، ۸/۲۰۴، حدیث: ۴۳۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کا دور ایسا ہے کہ جس میں مال و دولت صرف کئے بغیر کوئی بھی کام کرنا بہت دشوار ہے۔ یہاں تک کہ دِین کا کام کرنے، دِینی تعلیمات کو پھیلانے، جامعات و مدارس چلانے اور علمِ دین کے فروغ کیلئے بھی کثیر سرمایے کی قدم قدم پر ضرورت پڑتی ہے۔ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: "**آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے ہوگا۔**" (المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث: ۶۶۰، ملخصاً)

اس حدیثِ پاک سے جہاں **میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علمِ غیب ثابت ہوا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک زمانہ میں دِین کا کام کرنے کے لیے پیسے کی سخت ضرورت پڑے گی، فی زمانہ جو حالات ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دِین و سُنّت کا پیغام عام کر رہی ہے، جن پر اربوں روپے کے اخراجات آتے ہیں، ان شعبہ جات میں **جامعۃ المدینہ** اور **مدرسۃ المدینہ** بھی شامل ہیں، جہاں قرآنِ کریم اور علمِ دِین کی تعلیم فی

سبیل اللہ (مُفت) دی جاتی ہے۔

دنیا بھر میں 3 ہزار سے زائد **مدارس المدینہ** میں کم و بیش 1 لاکھ 44 ہزار سے زائد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں قرآنی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں۔ جبکہ اب تک کم و بیش 3 لاکھ سے زائد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں **مدرسۃ المدینہ** سے **حفظ و ناظرہ** کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ جبکہ دنیا بھر میں **چھ سو چھ (606) جامعات المدینہ** میں 50 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات دینی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں، صرف ان دو شعبہ جات کے اخراجات کروڑوں روپے سالانہ ہیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 2 دسمبر 2018ء متوقع 23 ربیع الاول 1440ھ بروز اتوار دن 02:00 تا رات 02:00 **ٹیلی تھون** (یعنی مدنی عطیات مہم) کی ترکیب ہو گی۔ **فی یونٹ 10 ہزار** کا ہو گا، ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارس المدینہ اور جامعات المدینہ** کے جملہ اخراجات کے لیے اپنے صدقات سے تعاون فرمائیں۔ اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے یونٹس جمع کروائیں۔ زیادہ نہ ہو تو گھر کے ہر فرد کی طرف سے کم از کم **ایک یونٹ** تو ضرور جمع کروایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ یونٹ جمع کرنے کا اپنا کوئی ہدف بنا کر ابھی سے اس کے لیے رابطے شروع کر دیجئے۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تصوف سے متعلق سن رہے تھے، یاد رکھئے! صوفیائے کرام شریعتِ مُطَہَّرہ کی پیروی کرنے والے، خواہشاتِ نفس کو مٹانے والے، فرائض و واجبات کی پابندی کرنے والے اور عشقِ رسول کو اپنے سینے میں سمانے والے ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسے صُوفی تھے، جن میں یہ تمام خوبیاں پائی جاتی

تھیں اور آپ فرائض و واجبات کی پابندی کا خوب اہتمام فرماتے تھے۔ آیئے! اس ضمن میں دورِ رضا کے دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں: چنانچہ

سفر و حضر میں نمازِ باجماعت کا اہتمام

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سفر و حضر، صحت و علالت ہر حال میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری خیال فرماتے تھے۔ اگر کسی گاڑی سے سفر کرنے میں وقتِ نماز اسٹیشن پر نہیں ملتا تو آپ اُس گاڑی سے سفر ہی نہیں فرماتے تھے اور دوسری گاڑی اختیار فرماتے یا نمازِ باجماعت کے لیے کسی اسٹیشن (Station) پر اُتر جاتے اور اُس گاڑی کو چھوڑ دیتے، پھر نمازِ باجماعت ادا کرنے کے بعد جو گاڑی ملتی بقیہ سفر اُس سے پورا فرماتے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ۱۳۶)

نماز سے محبت کا عالَم

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں کا انگوٹھا پک گیا، اُن کے خاص جراح (پھوڑا پھنسی اور زخم کا علاج کرنے والا) (جو شہر میں سب سے تجربہ کار جراح تھے انہوں) نے اِس انگوٹھے کا آپریشن کیا، پٹی باندھنے کے بعد انہوں نے عرض کی: حضور اگر حرکت نہ کریں گے تو یہ زخم دس بارہ (10/12) روز میں ٹھیک ہو جائے گا ورنہ زیادہ وقت لگے گا وہ یہ کہہ کر چلے گئے، یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی ترک کر دی جائے۔ جب ظہر کا وقت آیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وضو کیا کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو بیٹھ کر باہر دروازے تک آ گئے، لوگوں نے کُرسی پر بٹھا کر مسجد میں پہنچا دیا اور اسی وقت اہلِ محلہ اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ ہر اذان کے بعد ہم سب میں سے چار مضبوط آدمی کرسی لے کر حاضر ہو جایا کریں گے اور پلنگ سے ہی کرسی پر بٹھا کر مسجد کی محراب کے قریب بٹھا دیا کریں

گے۔یہ سلسلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا، جب زخم اچھا ہو گیا اور آپ خود چلنے کے قابل ہو گئے تو یہ سلسلہ ختم ہوا۔اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز تو نماز ہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جماعت کا ترک بھی بلا عُذرِ شرعی شاید کسی صاحب کو یاد نہ ہو گا۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت،۱۳۶)

جس نے دیکھا انہیں عقیدت سے قلب کی آنکھ سے محبّت سے
مرحبا مرحبا پکار اٹھّا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ باجماعت سے کیسی مَحَبَّت تھی کہ کسی حال میں جماعت چھوڑنا گوارا نہ تھا، نمازِ باجماعت سے آپ کی مَحَبَّت کا عالم تو دیکھئے کہ پاؤں میں شدید زخم کے سبب چلنے میں دُشواری ہے، لیکن پھر بھی مسجد میں جا کر نمازِ باجماعت ادا فرما رہے ہیں۔ بیان کردہ واقعات میں ان نادانوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں جو نماز کے اوقات میں گلی کے کونوں، چوکوں اور دکانوں پر بیٹھے فضول باتوں میں مشغول رہتے ہیں، دکانداروں، دفاتر میں کام کرنے والوں، رکشہ، ٹیکسی (Taxi) اور بسیں چلانے اور ریڑھی لگانے والوں کی لاپروائی کا یہ عالم ہے کہ اَذانیں ہو جاتی ہیں، نمازوں کا وقت ختم اور دوسری نمازوں کا وقت آجاتا ہے، مگر افسوس! یہ نادان اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوتے، یوں ہی بعض لوگ سُستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بغیر جماعت کے یا پھر گھر میں ہی پڑھ لیتے ہیں۔یاد رکھئے! ہر عاقل (عقلمند)، بالغ، حُر (آزاد)، قادِر (قدرت رکھنے والے) پر (دیگر شرائط کے ساتھ) جماعت واجِب ہے، بِلا عُذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مُسْتَحِقِّ سزا (سزا کا حق دار) ہے اور کئی بار ترک کرے (چھوڑے)، تو فاسِق مَرْدُوْدُ الشَّھادۃ (یعنی اس کی گواہی مَقْبول نہیں) اور اس کو سخت سزا دی

جائے گی۔(بہارِ شریعت، حصہ سوم، ۱/ ۵۸۲)

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بھاری عشاء اور فجر کی نماز ہے اور وہ جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بے شک میں نے ارادہ کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو حکم فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر اُن پر آگ سے جلادوں۔(مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ۔۔۔الخ، ص ۲۵۶، حدیث: ۱۴۸۲)

اگر ہم میں سے کسی کو یوں کہا جائے کہ آپ اپنا مال یہاں بیچیں گے تو دس گنا فائدہ ہو گا جبکہ دوسرے شہر میں اس پر 27 گنا فائدہ ہو گا، تو یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہی کوشش ہو گی کہ اسے دوسرے شہر لے جا کر ہی بیچا جائے۔ ذرا سوچئے! دنیاوی و عارضی فائدے کی خاطر دُور دراز کا سفر کرنے کے لئے بھی ہمارا ذہن بن جاتا ہے مگر آہ! چند قدم چل کر مسجد میں آکر باجماعت نماز اَدا کر کے 27 گُنا ثواب کمانے کا ذہن نہیں بن پاتا۔ جی ہاں! جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجے زیادہ افضل ہے، چنانچہ

حُضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **"صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلَاۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً** یعنی باجماعت نماز ادا کرنا، تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس(27) درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔" (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ۱/ ۲۳۲، حدیث: ۶۴۵)

آیئے! بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتے ہیں:

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ائمّۂ مساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے نہ صرف نمازوں بلکہ نمازِ باجماعت پر استقامت نصیب ہوتی ہے، لہٰذا نمازِ باجماعت اور بہت سی نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے آپ بھی فیضانِ اعلیٰ حضرت سے مالامال دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور سُنّتوں کی دُھومیں مچانے میں اپنا کردار ادا کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کم و بیش 105 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس ائمّۂ مساجد"** بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے خطباء، ائمّہ و مُؤذّنین کی تَقَرُّرِی کا کام سَرانجام دیتی اوران کی خَیر خَواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرّر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کریں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤذّنین کا اَہَمّ کردار ہوتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ائمّۂ کرام 12 مدنی کاموں مثلاً **صدائے مدینہ**، اِنْفِرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت)، **بعدِ فجر مدنی حلقے میں شرکت، مدنی دورے** کے ذریعے اُس مسجد کے اطراف کے گھروں اور دُکانوں وغیرہ میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے، اپنی مسجد کے نمازیوں کی **ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے** میں شرکت اور سُنّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی

بَرَکت سے مَسجدوں کو آباد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام رکھنے کے چند مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے نام رکھنے کے چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابوداود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸)

(2) ارشاد فرمایا: انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر نام رکھو۔ (ابوداود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰) ☆ بچے کی کنیت رکھنا جائز ہے اور حصولِ برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے مثلاً ابوتراب (یہ حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت ہے) وغیرہ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳) ☆ عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی اور عبدالرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء وصالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ص۲۱۳، ماخوذًا) ☆ محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز

ہے(کہ اصل دینے والا صرف اور صرف اللہ پاک ہی ہے، اللہ پاک جسے چاہے اختیار دے تو اللہ پاک کے اختیار دینے سے ہی کوئی نبی ولی دے سکتا ہے)۔ (بہارِ شریعت،۳/۲۱۴)☆طٰہٰ ، یٰسین نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مُقَطَّعَاتِ قُرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔(بہارِ شریعت،۳/۲۱۳)☆ جو نام بُرے ہوں انہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔(بہارِ شریعت،۳/۲۱۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ16(312 صفحات)120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔" **فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اُمّتیوں پر مہربان، محبوبِ رحمٰن، راحتِ دِل و جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک اللہ پاک نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اِس وقت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ (مسند بزار، مسند ابن الحمیری عن عمار، ۴/۲۵۵، حدیث: ۱۴۲۵)

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں دُرُود
(حدائقِ بخشش، ص۲۶۷)

شعر کی وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کے علاوہ مخلوق میں مجھے کسی سے کوئی اُمید نہیں۔ میری ساری اُمیدیں بس آپ ہی سے وابستہ ہیں۔ اے میرے پیارے آقا! آپ ہی میرا آخری سہارا ہیں۔ آپ پر اللہ پاک کی کروڑوں رحمتیں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کا موضوع ہے "**فیضانِ صَفَرُالْمُظَفَّر**"۔ بدشگونی کی کیا حقیقت ہے؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے اس بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ اللہ پاک پر بھروسا کرنے کی کیا بَرَکات ہیں؟ صَفَرُالْمُظَفَّر میں کون کون سے عظیمُ الشّان واقعات کا ظہور ہوا؟، ماہِ صَفر سے متعلق اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟ اور ہمیں اس مہینے کو کس طرح گزارنا چاہئے؟ ان تمام چیزوں کا بیان آج کے اجتماع میں ہم سُنیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَدشگُونی لینا میرا وہم تھا

ایک شخص کا بیان ہے: ایک مرتبہ میں اتنا محتاج ہو گیا کہ بھوک مِٹانے کے لئے مَٹی کھانی پڑی، مگر پھر بھی بھوک ستاتی رہی۔ میں نے سوچا: کاش! کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے کھانا کھلا دے، چنانچہ میں ایسے شخص کی تلاش میں اِیران کے شہر اَھْوَاز کی طرف روانہ ہوا حالانکہ وہاں میرا کوئی جاننے والا نہ تھا۔ جب میں دریا کے کنارے پہنچا تو وہاں کوئی کشتی موجود نہیں تھی، میں نے اسے بَدفالی (یعنی بدشگونی) جانا۔ پھر مجھے ایک کشتی نظر آئی مگر اس میں سُوراخ تھا، یہ دوسری بدفالی ہوئی۔ میں نے کشتی کے مَلّاح کا نام پوچھا تو اس نے "دیوزادہ" بتایا (جسے عربی میں شیطان کہا جاتا ہے) یہ تیسری بدفالی تھی۔ بہر حال میں اس کشتی پر سوار ہو گیا، جب دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچا تو میں نے آواز لگائی: اے بوجھ اُٹھانے والے مزدور! میرا سامان لے چلو، اس وَقْت میرے پاس ایک پُرانا لحاف اور کچھ ضَروری سامان تھا۔ جس مزدُور نے مجھے جواب دیا وہ ایک آنکھ والا (یعنی کانا) تھا، میں نے کہا: یہ چوتھی بدفالی ہے۔ میرے دل میں

آیا کہ یہاں سے واپس لوٹ جانے میں ہی عافیت ہے، لیکن پھر اپنی حاجت کو یاد کر کے واپسی کا اِرادہ چھوڑ دیا۔ جب میں مُسافر خانے پہنچا اور ابھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا کروں کہ اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: کون؟ تو جواب ملا: میں آپ سے ہی ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے دل میں کہا: "یا تو یہ دشمن ہے یا پھر بادشاہ کا نمائندہ!" میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد دروازہ کھول دیا۔ اس شخص نے کہا: مجھے فُلاں شخص نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اگرچہ میرے آپ سے اِختلافات ہیں لیکن اَخلاقی حُقُوق کی اَدائیگی ضَروری ہے، میں نے آپ کے حالات سُنے ہیں اس لئے مجھ پر لازِم ہے کہ آپ کی ضروریات پوری کروں۔ اگر آپ ایک یا دو ماہ تک ہمارے یہاں ٹھہریں تو آپ کی ضروریات پوری کی جائیں گی، اگر آپ یہاں سے جانا چاہتے ہیں تو یہ 30 دِینار ہیں، انہیں اپنی ضَروریات پر خَرچ کر لیجئے اور تشریف لے جایئے ہم آپ کی مجبوری سمجھتے ہیں۔

اس شخص کا بیان ہے کہ اس سے پہلے میں کبھی 30 دِینار کا مالک نہیں ہوا تھا اور مجھ پر یہ بات بھی ظاہِر ہو گئی کہ بدشُگُونی کی کوئی حقیقت نہیں۔ (روح البیان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ ۱، ۱/۱۸۹، ۳۰۴ ملخصاً)

حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: اسلام میں نیک فال لینا جائز ہے، بدفالی بدشگونی لینا حرام ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۹/۱۱۹)

کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی ، کردے شعور و فکر کو پاکیزگی عطا یاربّ

(وَسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے پتہ چلا! بدشُگُونی کا حقیقت سے

دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ شخص دورانِ سفر اپنے ذِہن کے مُطابق بدشگونیوں کا شکار ہوا اور یہ سوچنے لگا کہ اب سفر ختم کر کے واپس جانے میں ہی عافیت ہے۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اتنی ساری بد فالیوں (یعنی بدشگونیوں) کے بعد اس کی حاجت کا پورا ہونا ممکن نہ تھا، چونکہ سفر کرنا بھی ضروری تھا لہٰذا اس نے سفر ختم نہ کیا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو اسے اتنی رقم مل گئی جو اس سے پہلے اس نے کبھی دیکھی بھی نہیں تھی اور نہ ہی اسے اس کی توقع تھی۔ اپنی حاجت کے اس طرح پورا ہونے کے بعد اس نے یہ ذہن بنالیا کہ بدشُگُونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اس حکایت سے اُن لوگوں کے وہم کی مکمل کاٹ ہوگئی جو کسی انسان، جانور، کسی دن یا مہینے کو صرف اپنے وہم کی بنیاد پر منحوس خیال کرتے ہیں حالانکہ شریعت میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

یاد رکھئے! جو شخص وہم کی آفت میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے تو اسے ہر چیز ہی منحوس محسوس ہونے لگتی ہے، حتّٰی کہ وہمی شخص کم عقل لوگوں کی باتوں میں آکر غلط فیصلے کر کے نہ صرف خود آزمائش میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے بلکہ دیگر لوگوں کیلئے بھی وبالِ جان بن کر رہ جاتا ہے۔ کسی مسلمان کے **مَنْحُوس ہونے کا خیال** نفرت کے وبال میں ڈال سکتا ہے۔ مَنْحُوس ہونے کا وہم شیطان کا وہ ہتھیار ہے جو مسلمانوں کو آپس میں لڑائی، جھگڑے کروا کر چین و سکون کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ بات اچھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقْت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر (Consept) نہیں یہ صرف وہمی خیالات ہوتے ہیں، جیسا کہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سُوال کیا گیا: ایک شخص کے مُتعلِّق مشہور ہے کہ اگر صُبْح کو اس کی منحوس صُورت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت (مشکل) اور پریشانی اُٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر

کام ہو جانے کا وُثُوق (یعنی اِعتماد اور بھروسا) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہو گی۔ چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مُناسب ہر بار تجربہ ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس اَمر (یعنی بات) کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کرکے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے !اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ (شرعی طور پر بُرا) تو نہیں؟اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواب دیا:شرعِ مُطَہّر(پاک شریعت) میں اس کی کچھ اَصل نہیں، لوگوں کا وَہْم سامنے آتا ہے۔شریعت میں حکم ہے:"**اِذَاتَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا** یعنی جب کوئی شُگُونِ بد (بُرا شگون)، گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ "مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ "اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ، وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ" (یعنی اے اللہ پاک! نہیں ہے کوئی بُرائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھ لے اور اپنے رَبّ (کریم) پر بھروسا کرکے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔(فتاویٰ رضویہ،۲۹/۶۴۱ملخصًا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس مُعاملے میں ہمارے بزرگانِ دِین کی زندگی ہمارے لئے پیروی کے لائق ہے۔یہ حضرات کسی مخصوص شخص، جگہ، وقت یا چیز کو اپنے لئے منحوس خیال کرکے بدشگونی لینے یا ستاروں کے زائچوں پر یقین رکھنے کے بجائے رَبِّ کریم کی ذات پر کامل یقین رکھتے تھے۔آیئے!اس ضمن میں 2ایمان افروز حکایات سنتے ہیں، چنانچہ

سفر سے نہ رُکے

امیرُ المؤمنین مولا مشکل کُشا حضرتِ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جب خارجیوں سے جنگ کے لئے

سفر کا اِرادہ کیا تو ایک نجومی(Astrologer)رُکاوٹ بنااور کہنے لگا:اے امیر المؤمنین! آپ تشریف نہ لے جایئے، حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا:اس وَقْت چاند عَقْرَب(آسمان کے بُرجوں میں سے ایک بُرج)میں ہے۔اگر آپ اس وَقْت تشریف لے گئے تو آپ کو شکست ہو جائے گی۔یہ سُن کر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب دیا:نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور حضراتِ صدیق وعمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نُجومیوں پر اِعتقاد نہیں رکھتے تھے،میں اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہوئے اور تمہاری بات کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ضَرور سفر کروں گا۔پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِس سفر پر روانہ ہوگئے،اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو رسولِ کریم، محبوبِ رب عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ ظاہِری کے بعد سب سے زیادہ بَرَکت اس سفر میں عطا فرمائی حتّٰی کہ تمام دشمنوں کو شکست ہوئی اورامیر المومنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فتح کے ساتھ خوشی خوشی واپس تشریف لائے۔(غذاء الالباب شرح منظومۃ الآداب، مطلب فی اتلاف آلۃ التنجیم والسحر، ۱/۱۹۱ بتغیر قلیل)

بدشگونی کی تردید

امیرُالْمُؤمِنِین حضرت عُمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے غلام حضرت مُزاحِم کا بیان ہے:جب ہم مدینۂ طیّبہ سے نکلے تو میں نے دیکھا کہ چاند ”دَبَران“میں ہے،میں نے ان سے یہ کہنا تو مناسب نہ سمجھا بلکہ یہ کہا:ذرا چاند کی طرف نظر فرمایئے،کتنا خوبصورت(Beautiful)نظر آتا ہے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دیکھا تو چاند دَبَران میں تھا،فرمایا:شاید تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ چاند دَبَران میں ہے،مُزاحِم!ہم چاند سورج کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ پاک واحد وقہار کے حکم ومَشِیّت کے ساتھ نکلتے ہیں۔(سیرتِ ابنِ عبد الحکم،ص۲۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے!دَبَران چاند کی ایک منزل کا نام ہے۔اس

وقت چاند ثُریا اور جوزا کے درمیان ہوتا ہے۔ عرب میں نجومیوں کا یہ وہم تھا کہ یہ ساعت منحوس ہوتی ہے، حضرت مُزاحم کا اشارہ اسی طرف تھا۔(حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی425حکایات، ص۹۰)لہٰذا حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اللہ پاک پر توکل کا درس دے کر ان کے اس وہم اور بدشگونی کو رد کر دیا۔

معلوم ہوا! ☆اللہ والے نجومیوں پر اعتماد نہیں کرتے، ☆اللہ والے چاند ستاروں کی تاثیر کو نہیں مانتے، ☆اللہ والے بدفالی نہیں لیتے، ☆اللہ والے بدشگونی کی حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے، ☆اللہ والے چاند ستاروں کی تاثیر ماننے والوں کی اصلاح کرتے ہیں ☆اللہ والے اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا رکھتے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہم و بدشگونی، چاند ستاروں کی تاثیر اور نجومیوں پر اعتماد کرنے کے بجائے صرف اللہ کریم کی ذات پر بھروسا کرنا سیکھیں کیونکہ

اللہ پاک پر بھروسا کرنے کی بَرَکات

☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ ہمیشہ خوش رہتا ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ سکون و اطمینان سے زندگی گزارتا ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے، اس کے کام سنورتے چلے جاتے ہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے اُس کے قدم کبھی ڈگمگاتے نہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے اس کو مشکل ترین صورتِ حال میں بھی صبر کرنا آجاتا ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے اللہ کریم اس سے راضی ہو جاتا ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے کامیابی اس کے قدم چُومتی ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ ترقیوں کی مَنازِل طے کرتا چلا جاتا ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا

ہے وہ شیطان کے دھوکے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتا ہے،☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ بہت ساری بھلائیاں سمیٹنے میں کامیاب ہو جاتا ہے،☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ دنیا والوں کے آگے جھکنے سے بچ جاتا ہے،☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ بدشگونی جیسی بُرائیوں میں کبھی بھی مبتلا نہیں ہوتا،☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے،اس کے لئے غیب سے روزی کا انتظام ہو جاتا ہے۔ آیئے!اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

وہ روٹیاں میں ہی بھیجا کرتا تھا

منقول ہے: مسجدِ حَرام شریف میں ایک عبادت گزار شخص رات بھر عبادت میں مشغول رہا کرتا، دن کو روزہ رکھتا، روزانہ شام کو ایک شخص اسے دو روٹیاں دے جاتا، اُس سے افطار کر لیتا اور پھر دوسرے دن تک کیلئے عبادت میں لگ جاتا۔ ایک روز اس کے دل میں خیال آیا کہ یہ کیسا تَوَکُّل ہے؟ میں تو ایک انسان کی دی ہوئی روٹی پر بھروسا کر کے بیٹھا ہوں! اور مخلوق کو رِزق دینے والے اللہ پاک پر بھروسا نہیں کیا۔ شام کو جب روٹیاں لے کر آنے والا آیا تو اس عبادت گزار شخص نے واپَس کر دیں۔ بھوک کی حالت میں تین روز گُزر گئے۔ جب بھوک کا غَلَبہ ہوا تو اپنے ربّ کریم سے فریاد کی۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ذَرِیعے جو کچھ بھیجتا تھا تُو نے اُسے کیوں لوٹا دیا؟ عبادت گزار شخص نے عرض کی: مولا! میرے دل میں خیال آیا کہ تیرے سِوا دوسرے پر بھروسا کر بیٹھا ہوں۔ ربِّ کریم نے فرمایا: وہ روٹیاں کون بھیجا کرتا تھا؟ عبادت گزار شخص نے عرض کی، یا اللہ! تُو ہی بھیجنے والا ہے۔ حکم ہوا! اب میں بھیجوں تو واپَس نہ لوٹانا۔ اُسی خواب کے دَوران دیکھا کہ روٹیاں لانے والا شخص اللہ پاک کے دربار میں حاضِر ہے۔ اللہ پاک نے اُس سے پوچھا: تُو نے اس عبادت گزار شخص کو روٹیاں دینی کیوں

بند کر دیں؟ اُس نے عرض کی: اے مالِک و مولا! تجھے خوب معلوم ہے۔ پھر پوچھا: اے بندے! وہ روٹیاں تُو کسے دیتا تھا؟ اس بندے نے عرض کی: میں تو تجھے (یعنی تیری ہی راہ میں دیتا تھا) ارشاد ہوا: تُو اپنا عمل جاری رکھ، میری طرف سے تیرے لئے اِس کے بدلے میں جنّت ہے۔ (رَوض الرِیاحین ص ٦٧)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! جو بندہ اللہ کریم کی ذات پر بھروسا کرتا ہے تو اس کے لئے غیب سے رِزْق کا انتظام ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بدشگونی سے بچتے ہوئے اللہ کریم کی ذات پر کامل بھروسا کرنا چاہئے۔ افسوس! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں، ہمارا معاشرہ دن بہ دن بُرائیوں کی گہری کھائی میں گِرتا چلا جارہا ہے، بدشگونی کو ہی لے لیجئے کہ جس نے معاشرے کے ہر طبقے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ بظاہر عقلمند نظر آنے والے لوگوں کے دامن کو بھی اسی منحوس بدشگونی نے داغ دار کر کے رکھا ہوا ہے۔ اب تو یہ ایک عالَمی بیماری بن چکی ہے، مختلف ممالک میں رہنے والے مختلف لوگ مختلف چیزوں سے ایسی ایسی بدشگونیاں لیتے ہیں کہ انسان سُن کر حیران رہ جاتا ہے، چنانچہ

بدشگونی کی صورتیں

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”**بَدْشُگُوْنی**“ کے صفحہ نمبر 16 پر لکھا ہے: ☆ کبھی اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور لوگوں سے تو کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سُن کر بَدشگونی کا شکار ہو جاتے ہیں ☆ کبھی کسی وَقْت یا دن یا مہینے سے بَدفالی لیتے ہیں، ☆ کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نقصان کی نشاندہی کر دی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے

بَدشگونی لیتے ہیں کہ اب تم نے ٹانگ اَڑا دی ہے تو یہ کام نہیں ہوسکے گا،☆کبھی ایمبولینس (Ambulance) کی آواز سے تو کبھی فائر بریگیڈ (Fire brigade) (آگ بُجھانے والی گاڑی) کی آواز سے بَدشگونی میں مبتلا ہوتے ہیں،☆کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین ورَنجیدہ کرلیتے ہیں،☆کبھی مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرتے ہیں،☆کبھی جوتا اُتارتے وَقْت جوتے پر جُوتا آنے سے بَدشگونی لیتے ہیں،☆سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کرلیتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے گی،☆عید جمعہ کے دن ہوجائے تو اسے حکومتِ وَقْت پر بھاری سمجھتے ہیں،☆کبھی بلّی (Cat) کے رونے کو منحوس سمجھتے ہیں تو کبھی رات کے وَقْت کُتّے کے رونے کو ،☆پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اس سے بَدشگونی لیتا ہے،☆نئی نویلی دلہن کے گھر آنے پر خاندان کا کوئی شخص فوت ہوجائے یا کسی عورت کی صِرْف بیٹیاں ہی پیدا ہوں تو اس پر منحوس ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے،☆اگر کوئی عورت اُمید سے ہو تو مَیِّت کے قریب نہیں آنے دیتے کہ بچے پر بُرا اثر پڑے گا،☆جوانی میں بیوہ ہوجانے والی عورت کو منحوس جانتے ہیں،☆یہ کہتے ہیں کہ خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے،☆کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے،☆خالی برتن یا چمچ آپس میں ٹکرانے سے گھر میں لڑائی جھگڑا ہوجاتا ہے،☆جب بادلوں میں بجلی کَڑک رہی ہو اور سب سے بڑا بچہ باہر نکلے تو بجلی اس پر گر جائے گی،☆بچے کے دانت اُلٹے نکلیں تو ننھیال (یعنی ماموں وغیرہ) پر بھاری ہوتے ہیں،☆چھوٹا بچہ کسی کی ٹانگ کے نیچے سے گزر جائے تو اس کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے،☆بچہ سویا ہوا ہو اُس کے اُوپر سے کوئی پھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے،☆مغرب کے بعد دروازے میں نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ بلائیں گزر رہی ہوتی ہیں،☆زلزلے کے وَقْت بھاگتے ہوئے جو زمین پر گر گیا وہ گُونگا ہوجائے گا،☆رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں،

☆اُنگلیاں چٹخانے سے نُحوست آتی ہے،☆سورج گرہن کے وَقْت **"اُمید والی عورت"** چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہو گا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہو گا،☆نو مَولُود (نئے پیدا ہونے والے بچے) کے کپڑے دھو کر نچوڑے نہیں جاتے کہ اس سے بچے کے جسم میں درد ہو گا،☆کبھی نمبروں سے بدفالی لیتے ہیں،☆مغرب کی اذان کے وَقْت تمام لائٹیں روشن کر دینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔وغیرہ بیان کردہ بدشگونیوں کے علاوہ بھی مختلف معاشروں، قوموں، برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں۔(بدشگونی، ص۱۶تا۱۸)

اللہ کریم مسلمانوں کو بدشگونی کی بُری آفت سے نجات دے اور نیک فال لینے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اچھے اور بُرے شگون میں فرق

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بدشگونی اور اچھے شگون میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ☆بدشگونی لینا شَرْعاً ممنوع اور اچھا شگون لینا مُسْتَحَب ہے،☆اچھا شگون لینا ہمارے مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ ہے جبکہ بدشگونی غیر مسلموں کا شیوہ ہے،☆اچھا شگون لینے سے اللہ کریم کے رحم و کرم سے اچھائی اور بھلائی کی اُمید ہوتی ہے جبکہ بدشگونی سے نااُمیدی پیدا ہوتی ہے،☆نیک فال سے دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے جو ہر کام کی جدوجہد اور تکمیل کے لیے ضَروری ہے جبکہ بدشگونی سے بِلاوجہ رَنج وشک پیدا ہوتا ہے،☆نیک فالی انسان کو کامیابی، حرکت اور ترقی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ بدشگونی سے مایوسی، سُستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے جو پستی کی طرف لے جاتی ہے۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیک فال لینا سنّت ہے، اس

میں اللہ پاک سے اُمید ہے اور بد فالی لینا ممنوع کہ اس میں ربِّ (کریم) سے نا اُمّیدی ہے۔ اُمّید اچھی ہے، نا اُمّیدی بُری، ہمیشہ ربّ (کریم) سے اُمّید رکھو۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۲۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! برکتوں والا صَفَرُ الْمُظَفَّر اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے، جس طرح دیگر مہینوں میں ربِّ کریم کے فضل و کرم کی بارشیں ہوتی ہیں، اسی طرح اس مہینے میں بھی ہوتی ہیں بلکہ اسے تو صَفَرُ الْمُظَفَّر یعنی کامیابی کا مہینا کہا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صَفَرُ الْمُظَفَّر کے اس مقدس اور برکت والے مہینے میں کئی عظیمُ الشّان اور تاریخی واقعات رُونما ہوئے ہیں، مثلاً

ماہِ صفر میں پیش آنے والے چند تاریخی واقعات

☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں ہجرت کے دوسرے سال امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/۱۲) ☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں مسلمانوں کو فتحِ خیبر نصیب ہوئی۔ (البدایۃ والنہایۃ، ۳/۳۹۲) ☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں سَیْفُ اللّٰہ حضرت خالد بن ولید، حضرت عَمْرو بن عاص اور حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/۱۰۹) ☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں مدائن (جس میں کسریٰ کا محل تھا) کی فتح ہوئی۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/۳۵۷) ☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں 16ھ میں حضرت سعد بن اَبی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایوانِ (محل) کِسریٰ میں جمعہ کی نماز ادا کی اور یہ پہلا جمعہ تھا جو عراق کی مملکت میں پڑھا گیا۔ ☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں سن 11 ہجری میں ہی جھوٹی نبوت کے دعویدار اَسْوَد عَنْسی کَذَّاب سے مسلمانوں نے نجات پائی۔ (فیضانِ صدیق اکبر، ص۳۹۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! صَفَرُالْمُظَفَّر کتنا پیارا مہینا ہے اور اس مبارک مہینے میں کیسے کیسے عظیمُ الشّان واقعات ہوئے! ذرا سوچئے! جس مقدس مہینے میں ایسے اہم واقعات ہوئے ہوں وہ مہینا کس طرح منحوس ہو سکتا ہے؟ افسوس صد کروڑ افسوس! عِلْمِ دین سے دُوری اور بُری صحبت کے سبب لوگوں کی ایک تعداد صَفَرُالْمُظَفَّر جیسے بارونق اور بابرکت مہینے کو بھی مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینا سمجھتی ہے، بالخصوص اس کی ابتدائی تیرہ(13) تاریخوں کے بارے میں بہت سی خلافِ شریعت باتیں مشہور(Famous) ہیں، مثلاً

ماہِ صفر سے متعلق پھیلے بے بنیاد خیالات

☆ماہِ صفر کو بلائیں اُترنے کا مہینا سمجھتے ہوئے ابتدائی تاریخوں میں چنے یا گندم اُبال کر نیاز دلائی جاتی ہے۔ ☆مخصوص تعداد میں سُورۂ مُزَّمِّل کا ختم کروایا جاتا ہے۔ ☆ساحلِ سمندر پر آٹے کی گولیاں بنا کر مچھلیوں کو ڈالی جاتی ہیں وغیرہ۔ ان سب باتوں کے پیچھے لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ ماہِ صفر میں جو آفات و بلائیں اُترتی ہیں ان کاموں کو کرنے سے یہ بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ یاد رہے! مصیبتیں و آزمائشیں اللہ پاک کی طرف سے آتی ہیں، ان کیلئے کوئی دن یا مہینا مخصوص نہیں، جس کے حق میں جو آزمائش لکھی جاچکی ہے وہ اسے پہنچ کر رہتی ہے، اب چاہے صفر کا مہینا ہو یا سال کے دیگر مہینے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ قرآن خوانی یا نیاز یا فاتحہ کرنا ایک مستحب کام ہے اور ہر طرح کے رزقِ حلال پر ہر ماہ کی کسی بھی تاریخ کو کسی بھی وقت دلوائی جاسکتی ہے لیکن صرف وہم کی بنا پر یہ سمجھ لینا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دلائی گئی اور چنے اُبال کر تقسیم نہ کئے گئے تو گھر کے کمانے والے افراد کاروزگار متاثر ہوگا یا گھر والے کسی مصیبت کا شکار ہو جائیں گے، یہ نظریہ بے بنیاد اور بدشگونی پر دلالت کرتا ہے۔

صفر کا آخری بدھ اور نحوست

ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر کے آخری بدھ کو منحوس سمجھتے ہوئے کئی انداز اختیار کئے جاتے ہیں، مثلاً اس دن ☆لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، ☆سیر و تفریح (Entertainment) و شکار کو جاتے ہیں، ☆پوریاں پکتی ہیں ☆نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مرض شِدَّت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع (جھوٹی) ہیں۔ ☆بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱۶/ ۶۵۹)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ماہِ صفر کے آخری بدھ کے بارے میں سُوال کیا گیا کہ اس دن عورتیں بطورِ سفر شہر سے باہر جائیں اور قبروں پر نیاز وغیرہ دلائیں جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ایسا) ہر گز نہ ہو (کہ اس میں) سخت فتنہ ہے اور چہار شنبہ (بدھ کا دن منانا) محض بے اصل۔ (فتاوی رضویہ، ۲۲/ ۲۴۰)

حکیمُ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض لوگ صفر کے آخری چہار شنبہ (بدھ کے دن) کو خوشیاں مناتے ہیں کہ مَنحوس شَھْر (مہینا) چل دیا، یہ بھی باطل (یعنی اس کی کوئی حقیقت نہیں) ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۵۷)

ماہِ صفر اور اسلامی تعلیمات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ باتوں کو سُن کر صَفَرُ الْمُظَفَّر کو منحوس سمجھنے

کاوَہم دل سے نکل گیاہو گا، اگر کسی کے دل و دماغ میں کبھی اس طرح کے وسوسے آئیں تو اسے چاہئے کہ وہ ان کی طرف توجہ نہ دے بلکہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرے۔ماہِ صفر کے بارے میں نحوست کا وَہم ختم کرنے کیلئے یہ بات ذہن نشین رہے کہ سال کے تمام مہینے اللہ پاک کے بنائے ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی دن یا مہینا ہر گز منحوس نہیں ہے۔ جس طرح دیگر مہینوں میں صبح وشام رحمتِ الٰہی کی بارشیں ہوتی ہیں، اسی طرح ماہِ صفر کی ہر گھڑی رحمت بھری ہے۔البتہ اگر کوئی اس مہینے میں اللہ پاک کی نافرمانیوں میں مشغول رہے اور پھر کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو یہ اس کے گناہوں کی نحوست تو ہو سکتی ہے مگر اس مہینے سے اس نحوست کا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ جیسا کہ

تفسیر رُوحُ البیان میں لکھا ہے: صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقْت کو منحوس سمجھنا دُرُست نہیں، تمام اوقات اللہ پاک کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وقت میں بندۂ مومن اللہ پاک کی اطاعت و بندگی میں مشغول ہو وہ وقت مبارک ہے اور جس وقت میں اللہ پاک کی نافرمانی کرے وہ وقت اس کے لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ ۱، التوبۃ، تحت الآیۃ ۳۷، ۳/۴۲۸)

گناہوں سے مرا سارا وجود افسوس ہے لتھڑا مجھے اب پاک کر دیجے گناہوں کی نحوست سے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۴۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَفَرُ الْمُظَفَّر کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ صفر بھی سال کے دیگر مہینوں کی طرح ایک بابرکت مہینا ہے، لہٰذا اس مہینے کو بھی دیگر مہینوں کی طرح بابرکت سمجھنا چاہیئے، اس مہینے میں بھی

گناہوں سے بچتے ہوئے خوب خوب نیک اعمال کرنے چاہئیں، نفل روزوں کا اہتمام(Arrangement) کرنا چاہیے، نوافل اور ذکر و درود کی کثرت کرنی چاہیے اور صَفَرُالْمُظَفَّر سے متعلق ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے جو اَوراد و وَظائف منقول ہیں، ان پر عمل کرنا چاہیے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی برکت سے ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے!ماہِ صفر کے تعلق سے بزرگانِ دِین سے منقول نوافل و وظائف وغیرہ کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

(1)پہلی رات کے نوافل

ماہِ صفر کی پہلی رات میں نمازِ عشاء کے بعد ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار(4) رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون(قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ)پندرہ(15) مرتبہ پڑھے، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص(قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) گیارہ(11) مرتبہ پڑھے، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق)پندرہ(15) بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ ناس(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) پندرہ (15) مرتبہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد چند بار اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْن پڑھے۔ پھر ستّر(70) مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ پاک اس کو بڑا ثواب عطا فرمائے گا اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔(راحت القلوب فارسی، ص۶۱)

یا نبی تیری دُہائی آفتوں میں گھر گیا
رُخ بدل دے مشکلوں کا اور بلائیں مجھ سے پھیر

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۲۳۴)

(2)بلاؤں سے حفاظت

جو صَفَرُ الْمُظَفَّر کے آخری بدھ کو چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سترہ(17)بار سورۂ کوثر(اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ) اور پانچ(5)پانچ(5)بار سورۂ اخلاص(قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد)، سورۂ فلق(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق) اور سورۂ ناس(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے: ”**یَاشَدِیْدَ الْقُوٰی یَاشَدِیْدَ الْمِحَالِ یَاعَزِیْزُ ذَلَّلْتَ بِعِزَّتِكَ جَمِیْعَ خَلْقِكَ اَكْفِنِیْ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِكَ یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُفَضِّلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُكْرِمُ یَا مَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ**[1]“ تو اللہ پاک اسے اگلے سال تک تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔(مرقع کلیمی، ص۱۹۶)

بہرِ خاکِ کربلا ہوں دُور آفات و بَلا اے حبیبِ ربِّ داوَر! بیکس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۹۶)

(3)رزق میں برَکت

جو کوئی ماہِ صفر کے آخری بدھ کو سورۂ اَلَمْ نَشْرَح، سورۂ وَالتِّیْن، سورۂ نصر(اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْح) اور سورۂ اخلاص(قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) اَسّی اَسّی بار پڑھے، اس مہینے کے ختم ہونے سے پہلے اِنْ شَآءَ اللّٰه وہ غنی ہو جائے گا۔(لطائفِ اشرفی، ۲/۲۳۱)اس کی عمر دراز کر دی جائے گی۔(جواہر خمسہ، ص۲۰)

میں ہوں بندہ تُو ہے مولیٰ تُو ہے قادر میں ناکارہ میں منگتا تُو دینے والا یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۲۲)

---

[1] ... ترجمہ:اے بڑی قوتوں والے!سخت پکڑ فرمانے والے!اے عزیز!تیری عزت کی قسم!تُو اپنی تمام مخلوق پر غالب ہے۔مجھے اپنی تمام مخلوق سے بے نیاز کر دے۔اے احسان فرمانے والے!اے خوبصورتی عطا فرمانے والے!اے فضل فرمانے والے!اے انعام کرنے والے!اے عزت دینے والے!اے شریک سے پاک ذات!تجھے اپنی رحمت کا واسطہ(ہم پر رحم فرما)اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

(4)حاجی سے دُعائے مَغفِرت کروایئے

امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا:حج کرنے والا مغفرت یافتہ ہے اور حاجی ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام، محرّمُ الحرام صَفَرُ الْمُظَفَّر اور ربیعُ الاوّل کے 20 دنوں میں جس کے لئے استغفار کرے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔(احیاءالعلوم،کتاب اسرار الحج،الباب الاول۔۔۔الخ،الفصل الاول۔۔۔الخ، ۱/۳۲۳)

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی التجا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائل بخشش مرمم،ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”چوک دَرْس“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صَفَرُ الْمُظَفَّر کی اہمیت کو سمجھنے،اس مہینے کی برکتیں لُوٹنے اور اس تعلق سے پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں سے نجات پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایک بہت بڑی نعمت ہے،لہٰذا اس نعمت سے فائدہ اُٹھایئے،آج بلکہ ابھی سے اس ماحول کی برکتوں کو لُوٹنے والے عاشقانِ رسول میں شامل ہو کر ذیلی حلقے میں مدنی کاموں کی مضبوطی میں اپنا کردار ادا کر کے ثوابِ عظیم کے حق دار بن جایئے۔

یاد رہے!ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **”چوک دَرْس“** بھی ہے۔ **ماہِ** صَفَرُ الْمُظَفَّر اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے،یہ وہی مہینا ہے جس میں **یومِ رضا** بھی ہے،اے کاش!اعلیٰ حضرت

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پچیسویں کی نسبت سے ہر ذیلی حلقے میں 25 چوک درس شروع ہو جائیں تو نیکی کی دعوت کی دُھوم مچ جائے گی۔ اس کی برکت سے ہر طرف فیضانِ رضا عام ہو گا اور ہر طرف مدنی کاموں کی مدنی بہاریں ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

12 مدنی کاموں میں سے اِس مدنی کام "چوک دَرْس" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "چوک دَرْس" کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

آیئے! بطورِ تَرْغِیْب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

آخری وقت کلمہ نصیب ہو گیا

اپریل 2007 کو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک قافلہ سُنّتوں کی تربیت کیلئے ضلع ناسک (ہند) کی جامع مسجد میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا۔ شرکائے قافلہ میں سے کچھ اسلامی بھائی مسجد کے سامنے ہوٹل پر "چوک درس" دینے پہنچے اور امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مشہور کتاب "فیضانِ سُنّت" کا درس شروع ہوا۔ ذِکْرُاللہ کے موضوع پر درس ہو رہا تھا، جس میں کَلِمَہ طَیِّبہ کے فضائل بتائے جارہے تھے۔ ہوٹل کا مالک بھی درس میں شریک تھا۔ ایک ولیِ کامل کی تحریر تاثیر کا تیر بن کر اس کے دل میں ایسی پیوست ہوئی کہ بے ساختہ اس کی زبان پر بآوازِ بلند کَلِمَہ جاری ہو گیا۔ وہ کافی دیر تک کَلِمَہ طَیِّبہ کا وِرْد کرتا رہا۔ اب اس کا وقت عاشِقانِ رسول کی صحبت میں گزرنے لگا۔ کچھ ہی دنوں بعد یہ اسلامی بھائی بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ علاج ہوا مگر مرض میں کمی کے بجائے شدت بڑھتی چلی گئی۔ پھر انہوں نے بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبہ پڑھنا شروع کر دیا اور اسی طرح

کَلِمَہ طَیِّبہ پڑھتے پڑھتے ان کا انتقال ہو گیا۔

مجھے ہریالے گنبد کے تلے قدموں میں موت آئے سلامت لے کے جاؤں دِین و اِیماں یارَسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایامِ بیض کے روزوں کے فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! روزہ رکھنے کے بے شمار دِینی اور دُنیوی فوائد ہیں۔ لہٰذا تمام مہینوں کی طرح ماہِ صفر میں بھی ایامِ بِیض (یعنی چاند کی تیرہ(13)، چودہ(14) اور پندرہ(15)) تاریخوں کے روزے رکھنے کی کوشش کریں کیونکہ سفر ہو یا حَضر ہمیشہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہر مہینے ان تین دنوں کے روزے نہ صرف خود رکھتے بلکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو بھی اس کی ترغیب اِرشاد فرماتے رہے۔ آیئے! ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کی فضیلت پر تین احادیثِ مبارکہ سننے اور عمل کا جذبہ بیدار کیجئے، چنانچہ

(1) حضرت عثمان بن ابو العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا، جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کیلئے ڈھال ہوتی ہے، اسی طرح روزہ دوزخ سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔ (ابن خزیمہ، جماع ابواب صوم التطوع، باب ذکر الدلیل علی ان الامر بصوم الثلاث۔۔۔الخ، ۳/۳۰۱، حدیث: ۲۱۲۵)

(2) حضرت جَرِیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر مہینے میں تین دن یعنی تیرہویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے ساری زندگی کے روزوں کے برابر ہیں۔ (نسائی، کتاب الصیام، باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام۔۔۔الخ، ص۳۹۶، حدیث: ۲۴۱۷)

(3) نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی کو دُور کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی، ۹/۳۶، حدیث: ۲۳۱۳۲)

نماز و روزہ و حجّ و زکوٰۃ کی توفیق عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یارب

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارُالاِفتاء اَہلسُنّت

سُبْحٰنَ اللہ! روزہ کتنی پیاری عبادت ہے کہ جو دنیاوی واُخروی برکتوں کا مجموعہ ہے اور روزہ دار کو اس کی خوب خوب برکتیں ملتی ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی ان برکتوں کو پانا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ ماہِ صفر بلکہ دیگر مہینوں میں بھی خصوصیت کے ساتھ یہ روزے ضرور رکھنے کی سعادت حاصل کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نفل روزوں کا خوب ذہن دیا جاتا ہے اور اس ماحول سے وابستہ بعض عاشقانِ رسول نفل روزوں کے بھی پابند ہیں، لہٰذا ہمّت کیجئے اور ان عاشقانِ رسول کی صحبت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو اپنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 107 شعبہ جات میں دینِ مَتین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک **"دارُالاِفتاء اَہلسُنّت"** بھی ہے، اب تک کراچی کے مُختلف علاقوں اور پاکستان کے مُختلف شہروں میں بھی کئی **"دارُالاِفتاء اَہلسُنّت"** قائم ہو چکے ہیں، جہاں مُفتیانِ کِرام اُمّتِ مُسلِمہ کی شرعی رہنمائی میں مَصروفِ عمل ہیں۔ اِس کے علاوہ **"دارُالاِفتاء اَہلسُنّت"** کے مُفتیانِ کِرام ٹیلی فون اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر

سُوالات پوچھے جاسکتے ہیں، اَلْحَمْدُلِلّٰہ مَدَنی چینل کے سلسلوں میں **"دارُالاِفتاء اَہلسُنّت"** کے نام سے ایک مقبولِ عام اور نہایت معلوماتی سلسلہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔ جو **ہفتے میں چار دن** (پیر، منگل، بدھ، جمعرات) **مختلف اوقات** میں مَدَنی چینل پر براہِ راست (Live) دکھایا جاتا ہے۔ دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصِل کرنے کے لیے اس نمبر پر رابِطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

03117864100

پاکستانی وَقْت کے مُطابِق صبح 10:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک اس نمبر پر رابِطہ کیا جاسکتا ہے، دوپہر 01:00 بجے سے 02:00 بجے تک وقفہ ہوتا ہے اور بروز جُمُعہ چھٹی ہوتی ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عِلْمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) کے تعاون سے **"دارالافتاء اہلسنّت"** موبائل ایپلیکیشن (Application) بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے۔ اللہ کریم **"دارُالاِفتاء اہلسنّت"** کو مزید تَرَقّیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے پڑوسی کے بارے میں چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

پڑوسی کے بارے میں چند نکات

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حق الجوار، ۳/۳۷۹، حدیث: ۱۹۵۱) (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی

اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔(الترغیب والترھیب،کتاب البر والصلۃ،باب الترھیب من اذی الجار۔۔۔الخ،۳/۲۸۶،حدیث:۳۹۰۷)☆"نُزہۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے۔(نزہۃ القاری،۵/۵۶۸)☆امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقُوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پہَل کرے۔☆اُس سے طویل گفتگو نہ کرے،☆اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔☆وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے،☆مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔☆خوشی کے موقع پر اُسے مبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہِر کرے۔☆اُس کی لغزِشوں سے درگزر کرے☆چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے،☆اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔☆وہ اپنے گھر میں جو کچھ لے جارہا ہے اُسے دیکھنے کی کوشش نہ کرے۔☆اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے،☆اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔☆جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے۔☆اُس کے خلاف کوئی بات نہ سُنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے۔☆اُس کے بچّوں سے نَرم گفتگو کرے،☆اُسے جن دِینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو، اِن کے بارے میں اُس کی رَہنمائی کرے۔(اِحیاء العلوم،کتاب آداب الالفۃ۔۔۔الخ،باب فی حق المسلم والرحم۔۔۔الخ،۲/۲۶۷،ملخصاً)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات)120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ چلنا بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

قلیل روزی پہ دو قناعت، فضول گوئی سے دیدو نفرت
درود پڑھتا رہوں بکثرت، نبیِ رحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا آخرت کی کھیتی ہے، انسان اس دنیا میں جو بوئے گا وہی آخرت میں کاٹے گا، کیونکہ قیامت کا دن نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ملنے کا دن ہے،

مگر افسوس! یہ سب جاننے کے باوجود ہم عبادتِ خداوندی سے دُور اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی سے بے پرواہو کر جھوٹ، غیبت، چغلی، دھوکا دہی، دنیا کی محبت میں بدمست اور آخرت کی تیاری سے غافل ہیں اور اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتے، ویسے تو انسان کی اصلاح میں بہت سی چیزیں رکاوٹ ہوتی ہیں، لیکن آج کے بیان میں (3) اہم وجوہات (1) **لمبی اُمیدیں** (2) **خود اِحتسابی (محاسَبۂ نفس) کا نہ ہونا** یعنی اپنے اعمال کا جائزہ نہ لینا اور (3) **بُری صحبت** کے متعلق کچھ باتیں اور آخر میں اپنی اِصلاح کا طریقہ اور اصلاحِ اُمّت میں دعوتِ اسلامی کے کردار کے بارے میں بھی سُنیں گے، اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

لمبی اُمید کے خاتمے کا انعام

بَصرہ کے ایک بادشاہ نے بادشاہت کو خَیرباد کہہ کر زُہد و تقویٰ کی راہ اِختیار کی، لیکن دوبارہ سلطنت و حکومت کی طرف مائل ہوا اور عیش و عشرت میں باقی زِندگی بسر کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے ایک شاندار محل بنوایا، جس میں اَعلیٰ قسم کے قالین بچھوائے اور ہر طرح کے سازوسامان سے اس عظیمُ الشّان محل کو آراستہ کرایا اور ایک کمرہ مہمانوں کے لئے خاص کر دیا، وہاں عُمدہ بستر بچھائے جاتے، وہاں طرح طرح کے کھانے چُنے جاتے۔ وہ بادشاہ لوگوں کو بُلاتا، عظیمُ الشّان محل اور بادشاہ کی شان و شوکت دیکھ کر لوگ خُوب تعریف کرتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا، بادشاہ دُنیا کی رنگینیوں میں گُم ہو چکا تھا، اس کے اس عظیمُ الشّان محل میں ہر طرح کے گانے باجے اور عیش و عشرت کا سامان موجود تھا۔ وہ ہر وَقْت دُنیوی لذّتوں میں مگن رہتا۔ ان مَشاغل نے اسے طُولِ اَمَل یعنی **لمبی اُمید** کے تباہ کُن باطنی مرض میں مُبتلا کر دیا۔

ایک دن اس نے اپنے خاص وزیروں، مُشیروں اور عزیزوں کو بُلا کر کہا: تم اس عظیمُ الشّان محل میں میری خُوشیوں کو دیکھ رہے ہو، دیکھو! میں یہاں کتنا پُر سُکون ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام بیٹوں کیلئے بھی ایسے ہی عظیمُ الشّان محلّات بنواؤں، تم لوگ چند دن میرے پاس رُکو، خوب عیش کرو اور مزید محلّات بنانے کے بارے میں مُفید مشورے دو، تاکہ میں اپنے بیٹوں کے لئے بہترین محلّات بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ وہ لوگ اس کے پاس رہنے لگے۔ ایک رات بادشاہ سمیت تمام لوگ لَہو ولَعِب میں مشغول تھے کہ محل کی کسی جانب سے ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا:

"اے اپنی موت کو بُھول کر عمارت بنانے والے! لمبی لمبی اُمیدیں چھوڑ دے، کیونکہ موت لکھی جا چکی ہے۔ لوگ خواہ خُود ہنسیں یا دوسروں کو ہنسائیں، بہر حال موت ان کیلئے لکھی جا چکی ہے اور بہت زِیادہ اُمید رکھنے والے کے سامنے تیار کھڑی ہے۔ ایسے مکانات ہرگز نہ بنا، جن میں تجھے رہنا ہی نہیں، تُو عبادت ورِیاضت اِختیار کر تاکہ تیرے گُناہ مُعاف ہو جائیں۔"

اس غیبی آواز نے بادشاہ اور اس کے تمام ہمراہیوں کو خوف میں مُبتلا کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے دوستوں سے کہا: جو غیبی آواز میں نے سُنی کیا تم نے بھی سُنی؟ سب نے کہا: جی ہاں! ہم نے بھی سُنی ہے۔ بادشاہ نے کہا: جو چیز میں محسوس کر رہا ہوں، کیا تم بھی محسوس کر رہے ہو؟ پُوچھا: آپ کیا محسوس کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: میں اپنے دل پر کچھ بوجھ سا محسوس کر رہا ہوں، مجھے لگتا ہے کہ یہ میری **موت کا پیغام** ہے۔ لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، آپ کی عمر لمبی اور عزت بُلند ہو، آپ پریشان نہ ہوں۔ اس غیبی آواز نے بادشاہ کے دل سے **لمبی لمبی اُمیدوں** کا خاتمہ کر دیا، اسے عیش وعشرت کے تمام منصوبے (Plans) حقیر نظر آنے لگے، فکرِ آخرت کا اس پر غلبہ ہوا، اس کے دل سے خواہشات کی آگ بجھ گئی اور وہ گُناہ چھوڑنے کا عزم کرتے ہوئے، بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گزار ہوا: "اے میرے پاک پروردگار! میں تجھے اور

یہاں مَوجُود تیرے بندوں کو گواہ بنا کر تیری طرف رُجُوع کرتا ہوں، اپنے تمام گُناہوں اور زِیادتیوں پر نادِم ہو کر توبہ کرتا ہوں۔ اے میرے خالق! اگر تُو مجھے دُنیا میں کچھ مُدّت اور باقی رکھنا چاہتا ہے تو مجھے دائمی اِطاعت و فرمانبرداری کی راہ پر چلا دے اور اگر مجھے موت دے کر اپنی طرف بُلانا چاہتا ہے تو مجھ پر کرم کر دے اور اپنے کرم سے میرے گُناہوں کو بخش دے۔" بادشاہ اسی طرح مصروفِ اِلْتِجا رہا اور اس کا دَرْد بڑھتا گیا، پھر اس نے ان کلمات کی تکرار شُروع کر دی: اللہ کی قسم! موت، اللہ کی قسم! موت۔ بس یہی کلمات اس کی زبان پر جاری تھے کہ اس کی رُوح پرواز کر گئی۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۶۱، رقم: ۲۷۱، عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والسبعون۔۔۔الخ، ص ۴۰۴ ملخصاً)

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی
گناہوں کی عادت بڑھی جارہی ہے کرم یا الٰہی کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۱، ۱۱۰)

پہلا سبب لمبی امیدیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری اصلاح میں سب سے پہلی اور بڑی رکاوٹ **لمبی اُمیدیں** ہیں، کیونکہ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کو گناہوں کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتی ہیں ☆ **لمبی اُمیدیں** خواہشات کا دروازہ کھولتی ہیں، ☆ **لمبی اُمیدیں** کی آفت انسان کو دُنیا و آخرت میں کئی طرح کی مصیبتوں میں مُبتلا کر دیتی ہے، نفس و شیطان اسے توبہ کی اُمید دِلا کر اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں۔ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کو دنیاوی لَذّتوں میں بدمَسْت کر دیتی ہیں۔ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کو قبر کی وحشتوں سے غافل کر دیتی ہیں۔ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کو گناہوں پر دلیر کر دیتی ہیں۔ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کی اصلاح میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کو موت کی تیاری سے بے پرواہ کر دیتی ہیں۔ ☆ **لمبی**

اُمیدیں میں مبتلا ہو کر انسان طرح طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ بیان کردہ واقعے میں بادشاہ لمبی امیدوں اور دیر تک زندہ رہنے کی آفت میں مبتلا ہو کر پُر رونق محلات کی تعمیرات اور کھیل کُود کے آلات میں مشغول ہوا، دوستوں کی بے فائدہ صحبت اور خادِموں کی خُوشامدانہ خدمت کے نَشے میں قبر کی تنہائی کو بُھول گیا، لیکن جیسے ہی اس کے دل سے لمبی اُمیدوں کی آگ ختم ہوئی ، غفلت کا اندھیرا دُور ہوا تو وہ بادشاہ گُناہوں سے بیزار اور اس کا دل دُنیا سے اُچاٹ ہوا تو اس نے فوراً بارگاہِ الٰہی میں توبہ کی۔ لمبی اُمیدوں کے مُتعلِّق اللہ کریم پارہ 14 سُوْرَۃُ الْحِجْر کی آیت نمبر 3 میں ارشاد فرماتا ہے:

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۳

تَرجَمۂ کنزالایمان: انہیں چھوڑو کہ کھائیں اور بَرتیں اور اُمید انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں۔

حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی اُمیدوں میں گرفتار ہونا اور لذّاتِ دُنیا کی طلب میں غرق ہو جانا، ایماندار کی شان نہیں۔ حضرت علی مُرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: لمبی اُمیدیں آخرت کو بُھلاتی ہیں اور خواہشات کا اِتّباع، حق سے روکتا ہے۔ **لمبی امید** کسے کہتے ہیں؟ **لمبی امیدوں** سے کیا مراد ہے؟ آیئے! سنتے ہیں: چنانچہ

لمبی اُمید سے کیا مراد ہے؟

جن چیزوں کا حاصل کرنا بہت مُشکل ہو، ان کو حاصل کرنے کے لیے لمبی اُمیدیں باندھ کر زِندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنا، لمبی اُمید کہلاتا ہے۔ (فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۲۷۷، حدیث: ۲۹۴)

یاد رکھئے! لمبی امید شیطان کا ایک ہتھیار ہے، تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں ہے کہ (شیطان

مردود) لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی سوچ انسان کے دل، دماغ میں بٹھا کر موت سے غافل رکھتا ہے، حتّٰی کہ اسی آس امید پر جیتے جیتے اچانک وہ وقت آجاتا ہے کہ موت اپنے دردناک شکنجے میں کَس لیتی ہے، پھر **اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت**، ناچار اپنے کئے اعمال کے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ (صراط الجنان، ۳/۳۱۱ ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ لوگوں کی اکثریت موت کو بھول کر دنیا کی لمبی امیدوں میں کھوئی ہوئی ہے، جس کی وجہ سے کہیں چوری کا گناہ کیا جارہا ہے تو کہیں ڈاکہ زنی کا، کہیں گانے باجے کے پروگرامز (Functions) ہیں تو کہیں ڈانس پارٹی کی تقریب، کہیں تکبر و غرور ہے تو کہیں حسد و عناد، کہیں بغض و کینہ ہے تو کہیں ذاتی دشمنی، کہیں کاروباری مال پر جھگڑا ہے تو کہیں تقسیمِ وراثت پر بحث و مباحثہ، کہیں خرید و فروخت کے معاملے میں دھوکا دہی ہے تو کہیں کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کا بازار گرم، کہیں نماز کی ادائیگی میں لاپرواہی ہے تو کہیں بندوں کے حقوق (Rights) کی پاسداری نہیں، نہ علمِ دین سیکھنے کا ذہن ہے اور نہ حلال و حرام کی تمیز الغرض موت سے غفلت، لمبی اُمیدیں اور دنیا کی محبت ہمیں بدلنے نہیں دیتی، ہمیں اپنی اصلاح نہیں کرنے دیتی، ہمارے دل میں خوفِ خدا پیدا نہیں ہونے دیتی، کیونکہ لمبی اُمیدیں گُناہوں کی جڑ اور انسان کی تباہی و بربادی کا ایک سبب ہیں، چُنانچہ

نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: **اَوَّلُ فَسَادِهَا اَلْبُخْلُ وَالْاَمَلُ** یعنی اس اُمَّت کا پہلا فساد بخل اور لمبی اُمید ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، باب الامل والحرص، الفصل الثالث، ۲/۲۶۰، حدیث: ۵۲۸۱)

حکیم الاُمّت، مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی مُسلمان کا پہلا گُناہ، جو دُوسرے گُناہوں کی جڑ ہے وہ یہ دو (2) چیزیں ہیں: (۱) بخل جڑ ہے خُون ریزی و فَساد کی (۲) لمبی اُمیدیں جڑ ہیں، غَفلت و گُناہوں کی۔ انسان بڑھاپے میں بھی یہ سوچتا ہے کہ ابھی عُمر بہت

ہے، نیکیاں آئندہ کرلیں گے، اسی خیال میں رہتے ہیں کہ موت آجاتی ہے۔(مراۃ المناجیح،۷/۹۴)

اے عاشقانِ رسول! واقعی یہ حقیقت ہے کہ نفس وشیطان ہمیں اس طرح دھوکے میں ڈالتے ہیں کہ ابھی تو تم جوان ہو بڑھاپے میں توبہ کرلینا، یا نوکری سے ریٹائر ہونے کے بعد توبہ کرلینا۔ ابھی بڑی عمر پڑی ہے، ابھی تو کھیلنے کُودنے کے دن ہیں، ابھی دوستوں کے ساتھ نائٹ کلب(Night Club) میں جانے کے دن ہیں، ابھی عمدہ عمدہ ریسٹورنٹ / فُوڈ پوائنٹ(Food Point) پر کھانے کے دن ہیں، ابھی گھومنے پھرنے کے دن ہیں۔ بعد میں توبہ کرلینا، یا بڑھاپے میں خوب نیکیاں کرلینا، یہ جملے ہمیں **اپنے آپ کو بدلنے اور اپنی اِصلاح نہیں کرنے دیتے**، حالانکہ اگر ہم غور کریں تو ہمیں ایسے کئی نوجوان نظر آئیں گے ، جن کی جوانیاں بھی اسی طرح کے خیالات میں گزر رہی تھیں، مگر زندگی نے ان کے ساتھ وفا نہیں کی، وہ اچانک موت کا شکار ہوگئے، موت نے انہیں اس ہنستی بستی دنیا سے اٹھا کر اندھیری قبر میں پہنچادیا۔

چل دیئے دنیا سے سب شاہ و گدا کوئی بھی دنیا میں باقی کب رہا
جیتنے دنیا سِکَندر تھا چلا جب گیا دنیا سے خالی ہاتھ تھا
لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فنا خوش نما باغات کو ہے کب بقا؟
تُو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟ تُو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۹)

یاد رکھئے! طویل عمر(Long life) پانے کی لمبی امید نمازیں قضا کرواتی ہے، زکوٰۃ اور فرض حج کی اَدائیگی میں تاخیر کرواتی ہے، ہمیشہ سہولتوں بھری زِندگی پانے کی لمبی اُمید دُکھ، تکلیف اور مَشَقَّت میں مُبتلا کردیتی ہے، لمبی اُمیدیں انسان کے دل میں مال ودولت کی ہَوس پیدا کرتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی بُلند وبالا عمارتیں تعمیر کرنے پر اُبھارتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی انسان کے دل سے بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں اپنے ہر عمل کا جواب

دینے کا ڈر اور بُرے خاتمے کا خوف نکال دیتی ہیں، انسان لمبی اُمیدوں میں پڑ کر ہی مُسلمانوں سے بُغض وعَداوت (دشمنی) رکھتا ہے، توبہ کرنے کی اُمید پر غیبت، چُغلی، حسد، تکبر جیسے باطنی گُناہوں میں جا پڑتا ہے اور شیطان اس کے دل پر حکومت کرتا ہے۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۲۸، رقم:۱۰۳) لمبی اُمیدوں کی وجہ سے نیکیاں کرنا دُشوار ہو جاتا ہے، جیسا کہ

نیکی کی راہ میں رکاوٹ

حضرت سیِّدُنا امامِ غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لمبی اُمیدیں نیکی وطاعت کی راہ میں رُکاوٹ ہیں، ہر فتنے اور شر کا باعث ہیں، لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جانا، ایک مرض ہے جو لوگوں کو اور بہت سے اَمراض میں مُبتلا کرتا ہے۔(منہاج العابدین، ص۱۱۸، ملخصا)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے　　بن تُو مت انجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی　　عاقل و نادان آخر موت ہے

اے عاشقانِ رسول! لمبی اُمیدیں انسان کو غافل اور سُست بنا دیتی ہیں، جس کی وجہ سے نیکی کرنے سے قبل ہی دل میں یہ خیال جَم جاتا ہے کہ "ابھی تھوڑی دیر بعد کرلوں گا، ابھی کافی وَقْت ہے، عبادت کا موقع فوت نہیں ہونے دُوں گا۔" یُوں سُستی کرکے بندہ نیکی کا موقع ضائع کر دیتا ہے، لمبی اُمیدیں انسان کو بد عملی کا شکار کر دیتی ہیں، جیسا کہ

حضرت سیِّدنا داؤد طائی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: جو اللہ پاک کی آخرت میں دی جانے والی سزا سے ڈرتا ہے، وہ دُور کو بھی نزدیک خیال کرتا ہے اور جو لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے وہ بد اَعْمالی کا شکار

ہو جاتا ہے۔(منہاج العابدین، ص ۸۱) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ لمبی امیدوں سے چھٹکارا پانے کے لئے لمبی امیدوں کے نقصانات اور موت کو یاد کرنے کے فضائل پر نظر رکھیں، اس کی برکت سے ہم اپنی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ، آیئے ملکر دعا کرتے ہیں۔

مرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یا خُدا یا الٰہی
مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یا الٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا سبب خود احتسابی کا نہ ہونا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری اصلاح میں رکاوٹ اور ہمارے نہ بدلنے کی دوسری اہم ترین وجہ خود احتسابی (یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی سوچ) کا نہ ہونا بھی ہے، کیونکہ ہم اپنے اعمال کا احتساب نہیں کرتے، یاد رکھئے! خود احتسابی کا نہ ہونا انسان کو اپنی آخرت سے غافل کر دیتا ہے، خود احتسابی کا نہ ہونا انسان کو نیک اعمال سے دُور کر دیتا ہے، جو انسان اپنا محاسبہ کرتا ہے، اپنے اعمال کا جائزہ لیتا رہتا ہے، وہ نیکیوں کا حریص بن جاتا ہے اور گناہوں سے ہر دم بچنے کی کوشش کرتا ہے، موت کا تصور ہر دم اس کی آنکھوں میں رہتا ہے اور خوفِ خُدا اس کے دل میں رچ بس جاتا ہے، یہی وجہ تھی کہ ہمارے بزرگانِ دین روزانہ اپنا محاسبہ کرتے، اپنے اعمال کا جائزہ لیتے اور خوفِ خُدا سے لرزتے رہتے تھے، چنانچہ

محاسبۂ نفس کرنے والا خوش نصیب

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** کے صفحہ 52 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر کَتَّانِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص برائیوں اور خطاؤں پر اپنے نفس کا محاسبہ کیا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنی زندگی کے سالوں کا حساب لگایا تو ساٹھ (60) سال بنے، پھر دنوں کا حساب کیا تو اکیس ہزار پانچ سو (21500) دن بنے تو اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا: ہائے افسوس! اگر روزانہ ایک گناہ بھی کیا ہو تو اپنے ربِّ کریم کے حضور اِکیس ہزار پانچ سو (21500) گناہ لے کر حاضر ہوں گا تو ان گناہوں کا کیا حال ہو گا جن کا شمار ہی نہیں؟ ہائے افسوس! میں نے اپنی دنیا آباد کی اور آخرت برباد کی اور اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتا رہا، میں دنیا میں تو آبادی سے بربادی کی طرف منتقل ہونا پسند نہیں کرتا تو بروزِ قیامت بغیر ثواب و عمل کے حساب و کتاب کیسے دوں گا؟ اور عذاب کا سامنا کیسے کروں گا؟ پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور زمین پر گر گیا، جب اس کو حرکت دی گئی تو اس کی روح پرواز کر چکی تھی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۵۲)

اے عاشقانِ اولیاء! سنا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین کے نزدیک غور و فکر (مُحاسبہ کرنے) کی اس قدر اہمیَّت تھی کہ نیک اعمال کرنے کے باجود بھی اپنے نفس کی مخالفت کرتے، اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کرتے اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا خوف دلاتے رہتے، ذرا سوچئے! جب یہ اللہ والے اس قدر اِستِقامت کے ساتھ اپنا محاسبہ کرتے اور آخرت کے بارے میں غور و فکر کرتے تھے تو ہم گُناہ گاروں کو غور و فکر کرنے، اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی کس قدر زیادہ ضرورت ہے۔ آیئے! غور و فکر کی عادت بنانے کے لئے ایک اور واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

شب و روز "غور و فکر"

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا معمول تھا کہ جب رات ہوتی اور سب لوگ سو جاتے تو اپنے آپ سے کہتیں، اے رابعہ (ہو سکتا ہے کہ) یہ تیری زندگی کی آخری رات ہو، ہو سکتا ہے کہ تجھے کل کا سورج دیکھنا نصیب نہ ہو، اُٹھ اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت کر لے تاکہ کل قیامت میں تجھے ندامت (یعنی شرمندگی) کا سامنا نہ کرنا پڑے، ہمت کر، سو نا مت، جاگ کر اپنے رب کی عبادت کر۔ یہ کہنے کے بعد آپ اُٹھ کھڑی ہوتیں اور صبح تک نوافل ادا کرتی رہتیں۔ جب فجر کی نماز ادا کر لیتیں تو اپنے آپ کو دوبارہ مخاطب کر کے فرماتیں، اے میرے نفس! تمہیں مبارک ہو کہ گزشتہ رات تُو نے بڑی مشقت اُٹھائی، لیکن یاد رکھ! یہ دن تیری زندگی کا آخری دن ہو سکتا ہے۔ یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہو جاتیں اور جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اُٹھ کر گھر میں ٹہلنا شروع کر دیتیں اور ساتھ ساتھ خود سے فرماتی جاتیں: رابعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اس کا کیا لطف؟ اسے چھوڑ دو اور قبر میں مزے سے لمبی مدت کے لئے سوتی رہنا، آج تو تجھے زیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خوب آئے گی، ہمت کرو اور اپنے ربِّ کریم کو راضی کر لو۔ اس طرح کرتے کرتے آپ نے پچاس سال (50 Years) گزار دیئے، آپ نہ تو کبھی بستر پر سوئیں اور نہ ہی کبھی تکیے پر سر رکھا، یہاں تک کہ آپ انتقال کر گئیں۔ (حکایات الصالحین، ص ۳۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں خود احتسابی (غور و فکر) کی عادت بنانی ہو گی، کیونکہ جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب تاجر بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نفع کمانے میں کامیاب ہو جائے اور اس کا اَصل سرمایہ بھی مَحْفُوظ رہے تو اِس مَقْصَد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے

کاروبار(Business) کا روزانہ، ماہانہ اور سالانہ حساب کتاب کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے غور و فِکْر کرتا ہے، جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے، اُسے دُرُسْت کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ نظر آتی ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعاملات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اُسے نفع حاصل ہونا تو دُور، اُلٹا نُقْصان کا سامنا بھی ہو سکتا ہے اور اگر اس نُقْصان کے بعد بھی وہ غفلت کی گہری نیند سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا آتا ہے کہ اُس کا اَصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص **"آخرت"** میں نفع کمانے کا آرزُو مَنْد ہو، اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعْمال پر غور کرے، جو اَعْمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو شخص اس طرح اپنا اِحْتِساب جاری رکھے گا وہ اللہ کریم کی توفیق سے کامیابی سے ہمکنار ہو گا اور بطورِ نفع اُسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا، یہی وجہ تھی کہ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ روزانہ اپنا محاسبہ کرتے تھے ، چنانچہ

سَیِّدُنا فاروقِ اعظم کا محاسبۂ نفس

حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (اپنا محاسبہ فرمایا کرتے) رات کے وقت اپنے پاؤں پر دُرَّہ (کوڑا) مار کر فرماتے: بتا! آج تُو نے **"کیا عمل"** کیا؟۔ (احیاء العلوم، ۵/۳۵۸ ملخصاً)

اے عاشقانِ صحابہ و اولیاء! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں محاسبۂ نفس اور خود احتسابی کرنے کو **"غور و فکر کرنا"** کہتے ہیں۔ اَمیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمارے سچے اور حقیقی خیر خواہ ہیں۔ آپ نے ہمیں ایک عظیم الشّان مدنی نسخہ بنام **"مدنی انعامات"** عطا

فرمایاہے،اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اور ساری دُنیاکے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں۔یہ **مدنی انعامات** کا تحفہ ہمارے اَسلاف کی یاد تازہ کرتا ہے۔اس کے ذریعے ہم خودِاحتسابی کرکے اپنی اصلاح کا جذبہ پاسکتے ہیں،تنہائی میں مدنی انعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں درج شدہ سُوالات کے جوابات میں خود ہی **"ہاں" یا "نا"** کے ذریعے اپنے اعمال کا جائزہ لے سکتے ہیں۔گویا یہ **مدنی انعامات** ہمیں روزانہ اپنی ہی لگائی ہوئی خود اِحتسابی کی عدالت میں حاضر کرکے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کروانے اور اپنی اصلاح کا سامان مہیا کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔یہ **مدنی انعامات** جنت میں لے جانے والے اور جہنم سے بچانے والے اعمال کا مجموعہ ہیں۔بُزرگانِ دین بھی خودِاحتسابی کرتے اور بلندیٔ درجات کا اہتمام فرماتے۔(جنت کی تیاری،۴۰)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات"

اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کی عادت بنانے،نیکیاں کرنے،گناہوں سے بچنے اور اپنی اصلاح کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ذیلی حلقے سے مُراد جہاں ہم رہتے ہیں،وہاں کی **قریبی مسجد** یا اگر قریب کوئی مسجد نہ ہو تو کسی مخصوص مقام پر ہونے والے مختلف مدنی کاموں مثلاً **صدائے مدینہ،مسجد درس،مدرسۃ المدینہ بالغان** وغیرہ میں ضرور شرکت کی سعادت حاصل کریں،ہم دنیاوی طور پر جس بھی شعبے سے وابستہ ہوں،جیسی ہی کاروباری مصروفیت ہو،عموماً **نمازِ فجر** کے وقت ہم مسجد میں نمازِ باجماعت کے لیے حاضر ہوسکتے ہیں،**صدائے مدینہ لگانے**(یعنی لوگوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانے) کی سعادت پاسکتے ہیں،**بعدِ فجر مدنی حلقے** اور **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں

شرکت کرکے **فیضانِ قرآن** سے مالامال ہوسکتے ہیں۔

ذیلی حلقوں کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی اِنْعَامات"** کے مُطابِق روزانہ غور و فکر کرتے ہوئے ہر اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"مدنی انعامات"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"مدنی انعامات"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے، ☆مدنی انعامات کیا ہیں؟ ☆غور و فکر کیسے کیا جائے؟ ☆مدنی انعامات کے مقاصد ☆مدنی انعامات کی درجہ بندی، ☆چند مدنی انعامات کے طبّی و سائنسی فوائد، ☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ ☆مدنی انعامات کی برکتیں، ☆مدنی انعامات کے متعلق فرامینِ امیرِ اہلسنّت ☆مدنی انعامات کے بارے میں مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں کے نکات ☆مدنی انعامات سے مُتَعَلِّق شرعی و تنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سوال جواب وغیرہ۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں، ☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوْفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے ☆مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کی یاد دِلاتا ہے، ☆مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین کے نَقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے غور و فکر یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین

ذَرِیعَہ ہیں۔ کثیر اسلامی بھائیوں کو مدنی انعامات کی برکتیں حاصل ہو رہی ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے مدنی بہار سنئے، چنانچہ

مدنی انعامات کی برکتیں

فیصل آباد کے اطراف میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا ڈیڑھ سال میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ انہوں نے اپنے اعمال کے بارے میں غور و فکر نہ کی ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے انہیں سُورۂ مُلک زبانی یاد ہو گئی ہے۔ اسی طرح حیدر آباد کے ایک اسلامی بھائی کو ماہِ رجب المرجب 1426ھ کی ایک رات میں خواب میں مُصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مدنی انعامات سے متعلق غور و فکر کرے گا، اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادے گا۔

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی
مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی
مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے
تِرا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا "**مَدَنی اِنْعامات**" کی تَصویر
بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا سبب بُری صحبت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مشہور کہاوت ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے میں گناہوں کے بڑھنے، اپنی اصلاح کی فکر نہ ہونے اور

نیکیوں میں دل نہ لگنے اور موت سے غافل ہونے کی ایک وجہ بُرے دوست بھی ہیں، کیونکہ جب ہماری دوستی (Friendship) ایسے لوگوں کے ساتھ ہوگی، جنہیں نہ اپنی آخرت کی کوئی فکر ہے اور نہ دوسروں کی، تو ان کی صحبت میں رہ کر ہمیں بھی وہی رنگ چڑھے گا اور یوں ہم اپنی اِصلاح سے غافل ہو کر اپنے قیمتی لمحات کو فضولیات میں گزاریں گے۔

یاد رکھئے! **بُری صحبت** انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی، بُرے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا گویا **آفتوں، بلاؤں اور مصیبتوں** کے دروازے کھول دیتا ہے۔(❀)**بُری صحبت** نمازوں سے دُور کر سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت** گناہوں کی دَلدل میں دھکیل سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت ماں باپ کی خدمت سے محروم** کر سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت** دُوسروں کے لیے تکلیف کا باعث بننے کے ساتھ **لڑائی جھگڑے کا سبب** بن سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت قتل وغارت گری** کا سبب بن سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت چوری، ڈکیتی، لُوٹ مار، ڈاکہ زنی** جیسے غلط کاموں میں پھنسا سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت نشے میں** مُبتلا کر سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت حرام مال** کمانے پر مجبور کر سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت دِل کی سختی** کا سبب بن سکتی ہے! جی ہاں! اگر ہم غور کریں کہ ہماری زندگی میں **کتنے زلزلے آئے**، کتنے **سیلاب** آئے جن میں **ہزاروں، لاکھوں اموات** ہوئیں، ہمارے **دِل کی سختی** کس قدر بڑھ چکی ہے کہ **زلزلے کے جھٹکوں** سے بھی ہم بیدار نہ ہو سکے، زلزلوں اور سیلاب میں موت کا شکار ہونے والے گویا ہمیں پیغام دے گئے کہ اے ہماری موت پر صرف **تبصرے کرنے والو!** عبرت کی نگاہ سے دیکھو، عنقریب تمہیں بھی موت کا جام پینا ہے، تمہیں بھی موت کا مزہ چکھنا ہے، تمہیں بھی موت کے دروازے سے گزرنا ہے، آخر کس خوش فہمی میں مبتلا ہو، **جاگ جاؤ! ابھی وقت ہے!!!** مگر بُری صحبت اور گناہوں کی دلدل میں پھنسنے کی وجہ سے ہم عبرت حاصل نہیں کرتے، ہم زلزلے کے جھٹکے محسوس کرنے

پر گھر سے کسی کھلی جگہ کی طرف تو بھاگتے ہیں، مگر کیا کبھی ہم نے غور کیا کہ زلزلے کے خوف سے سچی توبہ کرتے ہوئے ہمارے قدم **نماز کے لیے مسجد** کی طرف بڑھے؟ کیا ہماری **تلاوتِ قرآن** میں اِضافہ ہوا؟ کیا ہم نے گناہوں سے سچی توبہ کی؟ **اے کاش!** ہم جیتے جی حقیقی معنوں میں **موت کی تیاری** کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

جاگنا ہے جاگ لے اَفلاک کے سائے تلے　　حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

پیارے بھائیو! بُری صحبت کیسے کیسے گُل کھلاتی ہے، اس کے بارے میں ایک دردناک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

بُری صحبت کا انجام

امیرِ اَہلسُنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز کتاب **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 290 پر فرماتے ہیں: پنجاب (پاکستان) کے ایک **محلّے** میں ایک عجیب وغریب بدبُو محسوس ہونے لگی، عَلاقے والوں کی خوب جُستجو کے بعد کہیں جا کر بدبُو کا سُراغ مِلا، وہ بدبُو ایک بند گھر سے آرہی تھی۔ چُنانچِہ پولیس کو اطّلاع دی گئی۔ جب پولیس والے لوگوں کی موجودگی میں تالا توڑ کر گھر کے اندر داخِل ہوئے تو یہ دیکھ کر سب کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ وہاں چارپائی پر ایک جوان آدمی کی لاش پڑی تھی اور اس کے بعض حصّے گل سَڑ چکے تھے اور ان میں کیڑے رِینگ رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بچّوں سمیت کئی افراد بے ہوش ہو گئے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ یہ نوجوان محنت مزدوری کرنے کے لئے اِس عَلاقے میں آیا تھا، کرائے کے مکان میں رِہائش پذیر تھا اور بعض جُواریوں سے اس کی دوستی تھی۔ ایک دن یہ نوجوان اپنے دوستوں سے جُوے میں بَہُت ساری رقم جیت

گیا، ہارے ہوئے جواری دوستوں نے ہاری ہوئی رقم لُوٹنے کے لئے اس کے گلے میں پھندا کَسا اور بجلی کے کرنٹ لگا لگا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا، پھر اسے بے گور و کفن چھوڑ کر تالا لگا کر فرار ہو گئے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۲۹۰)

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے — جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

مِلے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے — مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے — زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھی صحبت کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بُرے دوستوں کی صحبت دنیا و آخرت کیلئے کس قدر نقصان دہ ہوتی ہے۔ برے دوستوں کی صحبت جان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا سبب بنتی ہے، برے دوستوں کی صحبت ذِلّت و رُسوائی کا سبب بنتی ہے، برے دوستوں کی صحبت عبرتناک موت کا سبب بنتی ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم بُرے لوگوں کی صحبت چھوڑ کر دِیندار اور متقی لوگوں کی صحبت (Company) اختیار کریں، کیونکہ اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ یعنی صحبت اپنا اثر (Effect) رکھتی ہے۔ جس خوش نصیب کو اچھی صحبت نصیب ہو جائے تو اس کے تو وارے نیارے ہو جاتے ہیں، کیونکہ ☆ اچھی صحبت

کی برکت سے اچھی عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔☆**اچھی صحبت نمازی** بنادیتی ہے☆**اچھی صحبت تلاوتِ قرآن** کا شوق دِلاتی ہے☆**اچھی صحبت** کی برکت سے **علمِ دِین سیکھنے** کا جذبہ ملتا ہے۔☆**اچھی صحبت** سے نیکیوں میں آسانی نصیب ہوتی ہے،☆**اچھی صحبت فکرِ آخرت** کا سبب بنتی ہے،☆**اچھی صحبت** دل میں خوفِ خُدا پیدا کرتی ہے،☆**اچھی صحبت** بُری عادتوں سے بچاتی ہے،☆**اچھی صحبت سُنّتوں** پر عمل کا جذبہ بیدار کرتی ہے،☆**اچھی صحبت** مُعاشرے میں عزت کا سبب بنتی ہے،☆**اچھی صحبت** دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضامن بنتی ہے۔

یادرکھئے!**اچھی صحبت** اپنانے میں فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ بُروں کی صحبت اختیار کرنے میں دِین و دنیا کا سراسر نُقصان ہی نُقصان ہے کہ **بُری صحبت** انسان کے ایمان تک کو برباد کر ڈالتی ہے، چنانچہ

سانپ سے بھی خطرناک

مولانا جلال الدین رُومی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تک ممکن ہو بُرے یار (دوست) سے دُور رہو، کیونکہ بُرا ساتھی بُرے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے، اس لئے کہ خطرناک سانپ تو صرف جان یعنی جسم کو تکلیف یا نقصان پہنچاتا ہے جبکہ بُرا ساتھی جان اور ایمان دونوں کو برباد کر دیتا ہے۔ (گلدستہ مثنوی، ص ۹۴)

افسوس صد افسوس! فی زمانہ ہم جان لیوا، خوفناک، زہریلے جانوروں، کیڑے مکوڑوں اور وحشت ناک چیزوں سے تو ڈرتے ہیں اور ان سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، **مگر** ہلاکت و بربادی سے بھرپور بُری صحبتوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے بالکل بھی کوشش نہیں کرتے، بلکہ بعض لوگ تو ایسے بھی ہوتے ہیں اگر وہ برے دوستوں کی بیٹھک میں نہ جائیں تو انہیں بے قراری سی رہتی ہے، آہ! بری صحبت کی نحوست ایسی چھائی ہے کہ عبادت میں دل نہیں لگتا۔ ہم اپنے اکثر کاموں میں خوب غور و فکر کرنے اور اپنا فائدہ

دیکھنے کے بعد ہی کوئی قدم اٹھاتے ہیں، مگر کسی سے دوستی کرتے اور اس کی صحبت اختیار کرتے وقت اس بات کا ذرا بھی خیال نہیں کرتے کہ وہ ہمارے حق میں فائدے مند ثابت ہو گا بھی یا نہیں۔ بہر حال کسی کو دوست بنانے سے پہلے 112 مرتبہ غور کر لینا چاہئے کہ اس کے **عقائد و اعمال** کیسے ہیں تاکہ بعد میں کسی قسم کا پچھتاوا نہ ہو۔

ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِطُ یعنی آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ **کس سے دوستی** کرتا ہے۔ (مُسند امام احمد، ۳/۱۶۸، حدیث: ۸۰۳۴)

اے عاشقانِ رسول! ہمیں چاہئے کہ نیک اور سُلجھے ہوئے لوگوں کی صحبت اختیار کریں، کیونکہ **مشہور ہے کہ اگر تِل کو گُلاب کے پھُول میں رکھ دیا جائے تو اُس کی صُحبت میں رہ کر تِل گُلابی ہو جاتا ہے،** اسی طرح عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا، اللہ پاک اور نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مہربانی سے بے وَقعت پتھر بھی **"انمول ہیرا"** بن کر خُوب جگمگاتا ہے۔

اصلاحِ اُمّت اور دعوتِ اسلامی کا کردار

اَمیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے لوگوں کی اِصلاح کی جانب خصوصی توجہ دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھی اور آپ نے نیکی کی دعوت عام کرنے اور مُعاشرے کی اِصلاح کے لئے خود قافلوں میں سفر کر کے اس کی اہمیت (Importance) اور ضرورت کو اُجاگر کیا اور اس کارِ خیر کو خُوش اُسلوبی سے انجام دینے کے لئے ایسے ہزاروں مُبلغین تیار کیے جو غیر مسلموں کو ایمان کی دعوت دینے، فاسِقوں کو متقی بنانے، غافِلوں کو خوابِ غفلت سے جگانے، جہالت

کے اندھیرے کا خاتمہ کر کے عِلم و مَعرِفَت کا نور پھیلانے میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کو یہ مدنی مقصد اپنانے کی ترغیب دلا رہے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** آپ نے دعوتِ اسلامی کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھا بلکہ **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا جذبہ، **مدنی کاموں کی دُھن** رکھنے والے، اپنی **جان و مال** کی قُربانی دینے والے مبلغین کو اپنی نگاہِ فیض سے ایسا نوازا کہ اِنہیں مرکزی مجلس شوریٰ کی لڑی میں پرویا اور دعوتِ اسلامی کا نظام مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تحت کر دیا۔ مُعاشرے کو جس جس میدان میں اِصلاح کی ضرورت پیش آتی گئی، شعبہ جات بنتے چلے گئے۔ اس سلسلے میں ☆اشاعتِ علم کے لئے عظیمُ الشان دِینی درسگاہیں، جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) اور دِینی و دُنیوی تعلیم سے آراستہ دارُالمدینہ، ☆حفظِ قرآن میں مصروف مدرسۃ المدینہ (للبنین و للبنات)، ☆مسجد بھرو تحریک کے ساتھ ساتھ **مسجد بناؤ تحریک** کے لیے **مجلس خدام المساجد والمدارس** کا قِیام، ☆اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ جیسا علمی و تحقیقی شعبہ، ☆مکتبۃ المدینہ جیسا اہلِ سُنّت کا بہترین اِشاعتی ادارہ، ☆مُعاشرے کے مختلف طبقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دلچسپ اور معلوماتی مضامین پر مشتمل **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** ☆لوگوں کے روز مرّہ پیش آنے والے مسائل کے شرعی حل کے لئے **دارُالافتاء اہلسنّت** کا قیام سرِ فہرست ہے۔ جبکہ میڈیا کے اس دَور میں عالَمِ اسلام کا 100 فیصد گناہوں سے پاک اسلامی چینل "**مدنی چینل**" تو گھر گھر پہنچ کر اِس انداز سے **نیکی کی دعوت** عام کر رہا ہے کہ اس کو ایک سیکنڈ دیکھنے والا بھی اسکی برکتوں سے محروم نہیں رہتا، چاہے وہ بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، گویا کہ ہر ایک **مدنی چینل** کی برکتوں سے علمِ دِین حاصل کر رہا ہے۔

اگر ہم بھی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑا کر اپنی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار

سُنّتوں بھرے اجتماع اور ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشاء ہونے والے **مدنی مذاکرے** میں شرکت کی عادت اور عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کیلئے راہِ خدا میں سفر اِختیار کرنے کو اپنا معمول بنالیجئے، اِن مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی (Persistence) کے ساتھ شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت کے ساتھ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید پیدا ہو گی، پیارے صحابہ و اولیاء کا مُبارک فیضان جاری و ساری ہو جائے گا، گناہوں سے دِل بیزار ہو گا اور فِکرِ آخرت کے ساتھ سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی بَسر کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

ہمیں عالِموں اور بُزرگوں کے آداب — سِکھاتا ہے ہر دَم سَدا مَدَنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی — دِلائے گا خَوفِ خُدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص:۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے اچھی صحبت کے چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

اچھی صحبت کے نکات

پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ "یعنی انسان اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر۔۔۔الخ، باب المرء مع من احب، ص ۱۰۸۸، حدیث: ۶۷۱۸) (2) فرمایا: "اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ "یعنی آدمی اپنے

دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔(المسند لامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۳۳، حدیث: ۸۴۲۵) ☆ اچھے بُرے ساتھی کی مثال مشک کے اٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مشک اُٹھانے والا یا تو تجھے ویسے ہی دے گا یا تُو اس سے کچھ خرید لے گا اور یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب مجالسۃ...الخ، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۶۶۹۲۔) ☆ حدیث شریف میں فرمایا گیا: بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکما سے میل جول رکھو۔(المعجم الکبیر، ۲۲/۱۲۵، حدیث: ۳۲۴) ☆ اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(الجامع الصغیر، حرف الخاء، حدیث: ۴۰۶۳، ص ۲۴۷) ☆ اچھے دوست کی ہم نشینی نہ صرف دنیا میں سُود مند (فائدہ مند) ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص ۳۳) سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لئے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو، مگر جب کہ وہ امین ہو کہ امین کے برابر کوئی ہمنشین نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ سے ڈرے اور فاجر کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فجور سکھائے گا اور اس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو، اور اپنے کام میں ان سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص ۳۳) سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: شریر لوگوں سے خیر کی امید رکھنا تعجب کی بات ہے۔(حلیۃ الاولیاء، ۷/۷۲) سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دیندار لوگوں میں بیٹھا کرو، اگر ان کی صحبت میسر نہ ہو تو اہلِ مُرَوَّت کی مجلس اختیار کرو کیونکہ وہ اپنی مجلسوں میں فحش گوئی نہیں کرتے۔(حلیۃ الاولیاء، ۶/۲۲۴) امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خواہشاتِ نفسانیہ کی پیروی کرنے والوں کے پاس نہ بیٹھنا، ہاں! دین اور

صراطِ مستقیم کی دعوت دینے کی خاطر ان کے ساتھ بیٹھنے میں حرج نہیں۔(امام اعظم کی وصیتیں، ص۲۰)☆حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صُحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ وسلامت رہو۔(کشف المحجوب، باب الصحبۃ ومایتعلق بھا، ص۳۷۴)☆دعوتِ اسلامی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا روح پرور ماحول عبادات و معاملات کی نگہداشت اور سنتوں کی محافظت کا جذبہ لئے ہوئے سوئے مدینہ رواں دواں ہے، لہٰذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا سعادتِ دارین ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۲۲)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ16(312 صفحات)اور120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اے لوگو! بے شک بروز قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا بظاہر بڑا پُر رونق مقام ہے، لیکن اس کا عیب یہ ہے کہ یہاں کی ہر چیز کی کوئی نہ کوئی انتہا ہے، عنقریب ایک دن ایسا آئے گا کہ جب دنیا کی تمام رنگینیاں ختم ہو جائیں گی، دنیا کی خوبصورتی پر زوال آجائے گا، دنیا اُجڑے ہوئے چمن کی طرح ویران ہو جائے گی، بڑے بڑے پہاڑ بکھر جائیں گے اور دُھنی ہوئی رُوئی کی طرح پرواز کرتے ہوں گے، عالیشان محلات ٹُوٹ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پھُوٹ جائیں گے، چمکتے ہوئے ستارے اپنی جگہ چھوڑ دیں گے، سورج اور چاند کی روشنی مدھم پڑ جائے گی، زمین، چاند اور سورج کے گُل ہونے کی وجہ سے تاریک ہو چکی ہو گی، سمندر سُلگائے جائیں گے، زمین ایسے تھرتھرائے گی کہ کبھی نہ تھرتھرائی ہو گی، زمین اپنا بوجھ باہر پھینک دے گی، آسمان پھٹ کر بہہ جائے گا، ایک عجیب سماں ہو گا، حال یہ ہو گا کہ دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی، ایسی تباہی مچے گی کہ اَلْاَمان وَالحفیظ۔ اسی کو قیامت کا دن کہتے ہیں۔ اسی کو حسرت اور پشیمانی کا دن کہتے ہیں، اسی کو حساب کتاب اور سوال جواب کا دن کہتے ہیں، اسی کو زلزلے اور تباہی کا دن کہتے ہیں، اسی کو واقع ہونے اور دل دہلا دینے کا دن کہتے ہیں، اسی کو تھرتھرا دیئے جانے اور اُلٹ دیئے جانے کا دن کہتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اُس دن کی تیاری کرنے اور خوب خوب نیک اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآنِ کریم میں قِیامت کو مختلف ناموں سے بیان کیا گیا ہے، قیامت کے تقریباً 100 سے زائد نام ہیں، آیئے! ان میں سے چند ایک نام سُنتے ہیں:

❁.....یَوْمِ قَضَاء فیصلے کا دن۔ ❁.....یَوْمِ وَزْن نامۂ اعمال تولنے کا دن، ❁.....یَوْمِ مَشْھُوْد حاضری کا دن ❁.....یَوْمِ خِزْی بعض لوگوں کے لئے ذِلّت کا دن۔ ❁.....یَوْمِ مُحَاسَبَة حساب کا دن ❁.....یَوْمِ حَسْرَت پچھتاوے کا دن ❁.....یَوْمِ عَقِیْم سخت دن ❁.....یَوْمِ حَشْر جمع ہونے کا دن ❁.....یَوْمِ فَزَع گھبراہٹ کا دن ❁.....یَوْمِ بَعْث قبروں سے دوبارہ اٹھنے کا دن ❁.....یَوْمِ فَتْح نامۂ اعمال کھلنے کا دن۔ ❁.....یَوْمِ مِیْعَاد وعدے کا دن ❁.....یَوْمِ صَیْحَة زلزلے کا دن (چنگھاڑ کا دن) ❁.....یَوْمِ زَجْر جھڑک کا دن ❁.....یَوْمِ حِسَاب حساب کا دن ❁.....یَوْمِ تَلَاق ملاقات کا دن ❁.....یَوْمِ تَنَاد پکار کا دن۔ ❁.....یَوْمِ جَمْع جمع ہونے کا دن ❁.....یَوْمِ تَغَابُن ہار کا دن ❁.....یَوْمِ فَصْل فیصلے یا جدائی و امتیاز کا دن۔ وغیرہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قیامت پر ایمان رکھنا بہت ضروری ہے، کیونکہ یہ عقیدہ مسلمان کے **بُنیادی عقائد** اور **ضروریاتِ دِین** سے ہے۔ ضروریاتِ دِین اسلام کے وہ اَحکام ہیں، جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے **اللہ** پاک کی وَحدانیّت (یعنی اس کا ایک ہونا)، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نُبُوَّت، نَماز، روزے، حج، جنَّت، دوزخ، قِیامت میں اُٹھایا جانا، حساب و کتاب لینا وغیرہ ان پر ایمان لائے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ قیامت کب آئے گی؟ اس کا حقیقی علم تو اللہ پاک اور اللہ پاک کی عطا سے اس کے حبیب، طبیبوں کے طبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہے، لیکن قُرآنِ کریم اور اَحادیثِ مُبارکہ میں قِیامت قائم ہونے کی کئی علامات بیان فرمائی گئی ہیں، ان علامات کا ظاہر ہونا قیامت کے جلد آنے کی نشاندہی کرتا ہے، آج کے بیان میں ہم **قِیامت کی علامات** کے بارے میں سُنیں گے۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں:

جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ مصطفےٰ میں

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبیٔ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک بالکل سفید لباس اور نہایت سیاہ بالوں والا ایک شخص آیا، اس پر نہ کوئی سفر کا اثر تھا اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنے رسولِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے مِلا دیئے اور اپنے ہاتھ زانو پر رکھ دیئے اور کہنے لگا: اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے؟ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: اِسلام یہ ہے کہ تُو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں، اور تُو نماز قائم کرے، زکوٰۃ دے، رمضان کے روزے رکھے اور طاقت ہو تو کعبۃُ اللہ کا حج کرے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور پھر خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اُس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے؟ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ پاک، اُس کے فرشتوں، اُسکی کتابوں، اُسکے رسولوں، آخرت اور تقدیر کے اچھے اور بُرے ہونے پر ایمان لائے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتایئے؟ اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تُو اللہ پاک کی عبادت اس طرح کرے گویا تُو اسے دیکھ رہا ہے، اگر تُو اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کی: مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے؟ فرمایا: جس سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ عرض کی: قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم، مفلس اور بکریاں چَرانے والے بلند و بالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوں گے۔ پھر وہ شخص چلا گیا، (حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں) میں کچھ دیر رُکا رہا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟ میں نے کہا: اللہ پاک اور اُس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ حضرت جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دِین سکھانے آئے تھے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان۔۔۔ الخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیضانِ حدیث

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں سیکھنے کے لیے بہت کچھ ہے۔ آیئے! اس حدیثِ پاک سے حاصل ہونے والے چند نکات سنتے ہیں:

پہلی بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام **نوری مخلوق** یعنی فرشتہ ہیں، بلکہ تمام نوری فرشتوں کے سردار ہیں، سَیِّدُ الْمَلَائکہ ہیں اور مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے کہ رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک نے فرشتوں کو نور سے پیدا فرمایا ہے۔ (مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی احادیث متفرقۃ، ص ۱۲۲۱، حدیث: ۷۴۹۵)

معلوم ہوا حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی نور سے پیدا کئے گئے ہیں، نور ہونے کے باوجود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بشر (آدمی) بن کر ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس طرح کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی انہیں نہ پہچان سکے، اس سے معلوم ہوا کہ جب حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نوری مخلوق ہونے کے باوجود بشر بن کر اس دنیا میں آئے ہیں تو ہمارے پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی نور ہونے کے باوجود بشر بن کر اس دنیا میں تشریف لائے ہیں۔

حضرتِ جابِر بن عبد اللہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کہتے ہیں، میں نے عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میرے ماں باپ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر قربان! مجھے بتائیے کہ سب سے پہلے اللہ پاک نے کیا چیز بنائی؟" فرمایا: "اے جابِر! بے شک بِالیقین، اللہ پاک نے **تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔**" (فتاوی رضویہ، ۳۰/۶۵۸، الجزء المفقود من الجزء الاوّل من

المُصَنَّف لِعبدالرّزّاق، ص ۶۳، حدیث: ۱۸)

عقیدہ: بے شک سرکارِ دو عالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات نورٌ علیٰ نور ہے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بَشری صورت بھی عنایت ہوئی۔ جیسا کہ پارہ 16 سورۂ کہف کی آیت نمبر 110 میں ارشادِ پاک ہے:

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پ ۱۶، الکھف: ۱۱۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ ظاہر صورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

یاد رہے! سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بشریتِ مبارکہ کا انکار کفر ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۱۴/ ۳۵۸ ملخصًا)

وضاحت: نبیِّ بے مثال، سیدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری اور آپ کی طرح کے بشر نہیں بلکہ **اَفْضَلُ الْبَشَر** ہیں۔ بَشریت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَشریت کو نوازا، خود ارشاد فرماتے ہیں: اَیُّکُمْ مِثْلِی تم میں سے کون میری مثل ہے؟ (بخاری، کتاب الصوم، باب التنکیل لمن اکثر الوصال، ۱/ ۶۴۶، حدیث: ۱۹۶۵)

نورِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان: حدیثِ نور کے تحت شرح زُرقانی عَلَی الْمَوَاہِبْ میں ہے کہ یہ جو ارشاد فرمایا کہ **تیرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔** یہ نورِ نبی کی عظمت اور اس کے انوکھا ہونے کا اظہار ہے۔ (شرح زرقانی علی المواھب، المقصد الاول، ۱/ ۹۰)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا — نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا — ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا — تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶،۲۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

باادب بانصیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دوسری بات جو اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام جب بارگاہِ مصطفےٰ میں حاضر ہوئے تو دوزانو ہو کر ہاتھ ران پر رکھ کر ادب کے ساتھ بیٹھ گئے، اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ جب کسی بڑے کی بارگاہ میں جائیں، چاہے وہ استاذ(Teachers) ہوں، چاہے وہ کوئی عالمِ دین ہوں، چاہے وہ کوئی مفتی صاحب ہوں، پیر و مرشد ہوں یا والد صاحب ہوں تو ہمیں بھی ادب و تعظیم کے ساتھ بیٹھنا چاہیے، افسوس! کہ آج کی نئی نسل اس طرح کے آداب سے بہت دُور ہوتی جارہی ہے، بڑوں سے کیسے بات کی جاتی ہے، بڑوں کے سامنے اُٹھنے بیٹھنے میں کن آداب کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے، کون سی بات بڑوں کے سامنے خلافِ ادب ہے، وغیرہ وغیرہ ان باتوں سے آج کی نئی نسل ہی کیا بڑے بھی دُور دکھائی دیتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ اولاد کو بچپن ہی سے **بڑوں کا ادب واحترام** کرنا سکھائیں۔

یاد رہے کہ! والدین پر **اولاد کے جو حقوق** ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اولاد کی اچھی تربیت کریں، انہیں اسلامی اخلاق و آداب سکھائیں۔ اس کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "**اولاد کے حقوق**" کا مطالعہ کیجیے۔ تربیتِ اولاد کا فریضہ بَحُسْن وخوبی انجام دینے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی 188 صفحات پر مشتمل کتاب "**تربیتِ اولاد**" کا اوّل تا آخر مطالعہ کرنا بھی بہت مفید رہے گا۔ اللہ کریم ہمیں اور ہماری اولادوں کو باادب و بانصیب بنائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قیامت کب آئے گی؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور اہم بات جو اس حدیثِ پاک سے ہمیں معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو معلوم تھا کہ رسولِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی عطا سے غیب جانتے ہیں اور یہ بات بھی جانتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے سوال کیا کہ مجھے بتایئے کہ قیامت کب آئے گی۔ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں حضرت جبرائیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) حضور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے امتحان یا اظہارِ عجز کے لیے تو سوال کر نہیں رہے ہیں، بلکہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت کا علم تو ہے مگر اس کا اظہار نہ فرمایا۔ خیال رہے کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے دوسرے موقعوں پر قیامت کا دن بھی بتادیا مہینا بھی تاریخ بھی کہ فرمایا جمعہ کو ہوگی، دسویں تاریخ محرم کے مہینے میں ہوگی۔ (مرآۃ المناجیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، ۱/۲۶) جیسا کہ حدیث میں ہے کہ قیامت یومِ عاشوراء یعنی محرم کے مہینے کی دس (10) تاریخ کو ہوگی۔ (فضائل الاوقات للبیھقی، باب تخصیص یوم عاشوراء بالذکر، ص ۱۱۹، الحدیث: ۲۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کی نشانیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پانچویں بات جو اس حدیث سے معلوم ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ قیامت تو آئے گی ہی، مگر اس کے آنے سے پہلے کچھ نشانیاں اور علامتیں بھی ہیں جو اس بات

کی نشاندہی کریں گی کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس حدیثِ پاک میں غیب جاننے والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قیامت کی دو نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی، دوسری یہ کہ ننگے پاؤں، بَرَہْنَہ (ننگے) جسم والے، مفلس اور بکریاں چرانے والے بلند و بالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوں گے۔ قیامت کی ان 2 نشانیوں کے بارے میں مزید وضاحت بھی بتائی جائے گی۔ ان علامات کے علاوہ بھی احادیثِ طیبہ میں قیامت کی کئی اور علامتیں بھی بیان ہوئی ہیں۔ "**بہارِ شریعت**" میں احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں قیامت کی کئی علامات ذکر کی گئی ہیں، آیئے! ہم ان میں سے کچھ سنتے ہیں: ☆علم اُٹھ جائے گا۔ (یعنی علما اُٹھا لیے جائیں گے) ☆جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ (بامر مجبوری) جاہلوں کو مقتدا بنالیں گے، ☆پھر ان سے دِینی مسائل پوچھیں گے تو وہ بغیر علم فتوے دیں گے تو خود بھی گمراہ ہو جائیں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔[1] ☆جہالت کی کثرت ہو گی۔ ☆بدکاری اور شراب خوری عام ہو گی۔ ☆مَرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔[2] ☆مال کی کثرت ہو گی۔[3] ☆دِین پر قائم رہنا اتنا دُشوار ہو گا جیسے مُٹھی میں انگارا لینا۔[4] ☆وَقْت میں برکت نہ ہو گی، یہاں تک کہ سال مہینے کی طرح اور مہینا ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی۔[5] ☆زکوٰۃ دینا (لوگوں پر ایسا مشکل ہو گا کہ اس کو) تاوان سمجھیں گے۔[1] ☆علم

---

[1] ... بخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، ۱/۵۴، حدیث: ۱۰۰

[2] ... بخاری، کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویکثر النساء، ۳/۴۷۲، حدیث: ۵۲۳۱

[3] ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ ... إلخ، ص ۳۹۲، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

[4] ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ۴، ۴/۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷

[5] ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی تقارب الزمن ... إلخ، ۴/۱۴۸، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

دین پڑھیں گے، مگر دِین کے لیے نہیں ☆مَرد اپنی عورت کا فرمانبردار ہوگا۔ ☆ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔ ☆اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔ ☆مسجد میں لوگ چِلّائیں گے۔ ☆گانے باجے کی کثرت ہوگی۔ ☆اگلوں پر لوگ لعنت کریں گے، ان کو بُرا کہیں گے۔[2] ☆ذَلیل لوگ جن کو تَن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں، بڑے بڑے محلّات میں فخر کریں گے۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سنا، قیامت کی کچھ نشانیاں ایسی ہیں جو پوری ہو چکی ہیں جبکہ کچھ نشانیاں ایسی بھی ہیں جو پوری ہونا باقی ہیں۔

(1) نشانی چاند کا پھٹ جانا

ایک نشانی جو پوری ہو چکی ہے، اسے قُرآنِ پاک میں بھی صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 27 سُورۂ قَمَر کی پہلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ① ترجَمۂ کنزُالایمان: پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند (پ۲۷، القمر: ۱)

تفسیر **صراطُ الجِنان** میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے کہ قیامت کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہو گئی کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزہ سے چاند دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا۔ چاند کا دو ٹکڑے ہونا جس کا اس آیت میں بیان ہے، یہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روشن معجزات میں سے ہے۔ (خازن، القمر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۲۱۶)

---

[1] ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء في علامة ... إلخ، ۴/۸۹، حدیث: ۲۲۱۷

[2] ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی علامة ... إلخ، ۴/۹۰، حدیث: ۲۲۱۸

[3] ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان ... إلخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳ ملتقطا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ چاند کا پھٹ جانا یہ قیامت کی علامت تھی، جبکہ کفار کے تقاضے پر تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بطورِ معجزہ چاند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے فرمادیئے تھے۔

(2) لونڈی اپنے مالک کو جنے گی

ہم نے قیامت کی ایک نشانی یہ بھی سُنی کہ **لونڈی مالک کو جنے گی۔** علمائے کرام نے اس فرمانِ مصطفےٰ کی مختلف وضاحتیں بیان کی ہیں۔ ہمارے معاشرے کے ماحول کے مطابق جو وضاحت ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اپنی حقیقی ماں کے ساتھ لونڈیوں (ملازمہ / خادمہ) جیسا سلوک کریں گے، ماں کو لونڈیوں کی طرح رکھیں گے، ماں کی نافرمانی و حق تلفی کریں گے، ماں کو تکلیف پہنچائیں گے اور حال یہ ہو جائے گا کہ اولاد اپنی ماں کے ساتھ آقا کی طرح برتاؤ کرے گی۔ (مقالاتِ شارحِ بخاری، باب اول ۱/۱۵۶ ملخصًا) چنانچہ

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس فرمانِ عالی کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (**لونڈی مالک کو جنے گی**) یعنی اولاد نافرمان ہو گی، بیٹا ماں سے ایسا سلوک کرے گا جیسے کوئی لونڈی سے (سلوک کرتا ہے) تو (اب مطلب یہی ہوا کہ) گویا ماں اپنے مالک کو جنے گی۔ (مرآۃ المناجیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، ۱/۲۶)

معاشرے کی حالتِ زار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج اگر ہم اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو یہ حقیقت منہ چڑاتی نظر آئے گی کہ ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے جو والدین بالخصوص ماں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتی ہے۔ آج ایک تعداد ہے کہ ماں پر شیر کی طرح دھاڑتی نظر آتی ہے ماں کے

سامنے غُرّاتی نظر آتی ہے، بعض نادان تو مَعَاذَاللہ ماں کو گالیاں دیتے ہیں، اور کچھ بد قسمت تو مارتے پیٹتے بھی ہیں، جیسا کہ آئے روز اخبارات وغیرہ میں خبریں لگتی ہیں۔

ماں قدرت کا انمول تحفہ

حالانکہ "ماں" تو قدرت کا انمول تحفہ (Gift) ہے۔ "ماں" کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے، "ماں" کا فرمانبردار اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول، رَسُولِ مَقبُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اگر زندگی بھر بھی ماں کی خدمت کی جائے تب بھی ماں کے احسانات کا بدلہ نہیں چکایا جا سکتا۔ کیونکہ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو اپنے خُونِ جِگر سے اولاد کو پالتی ہے۔** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو اپنی اولاد کے آرام کی خاطر اپنا چین سُکون قربان کرتی ہے۔** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو خود تو گرمی برداشت کرتی ہے مگر اولاد کو اس تکلیف سے بچانے کی کوشش کرتی ہے۔** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو اولاد کی خاطر سردیوں کی ٹھنڈی اور لمبی راتیں جاگ کر گزار دیتی ہے،** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو اپنی خواہشات قربان کر کے اولاد کی خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو اپنے منہ کا نوالہ بھی اولاد کے منہ میں دے کر خوش ہوتی ہے اور خود بھوکی سو جاتی ہے۔** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو اولاد کو گرم و نرم بستر پر لٹا کر خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے۔** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو شوہر کی وفات کے بعد بھی اولاد کو دربدر بھٹکنے نہیں دیتی۔** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو قرض کی چکی میں پِس کر بھی اولاد کی فرمائشوں کو پورا کرتی ہے۔** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو اولاد کی تھوڑی سی تکلیف پر بھی تڑپ جاتی ہے۔** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو برتن دھو کر لوگوں کے گھروں کی صفائیاں کر کے اپنی اولاد کا پیٹ پالتی نظر آتی ہے۔** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو گھر گھر کے چکر لگا کر اپنی**

اولاد کا سُکھ تلاش کرتی نظر آتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو معذور اور لاچار اولاد تک کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی۔** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو نافرمان اور بدکار اولاد کو بھی اپنے سایۂ شفقت اور ممتا کی ٹھنڈک سے محروم نہیں کرتی۔** ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے** جس کے قدموں تلے جنت ہے۔ اَلْغَرَض! ماں ایک ایسی ہستی ہے جو ہو تو آنگن میں بہار آجاتی ہے اور جو نہ ہو تو تمام تر رونق کے باوجود گھر ویران لگتا ہے۔ لہٰذا ماں کی خدمت کیجئے، ماں کو راضی کیجئے، ماں کو کبھی تکلیف مت پہنچایئے، ماں کو کبھی دکھی مت کیجئے، ماں سے کبھی جھگڑا مت کیجئے، ماں سے کبھی اُونچی آواز میں بات مت کیجئے۔ ماں کی قدر کیجئے۔ اور اگر ماں یا باپ یا ان میں سے ایک بھی ناراض ہے تو فوراً انہیں راضی کیجئے۔

یاد رکھئے! ماں جیسی بھی ہو، ماں ماں ہوتی ہے۔ ماں کے حقوق سے آزاد ہو جانا ممکن ہی نہیں ہے۔

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل.....

ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کرکے چھ (6) مِیل (تقریباً 9.656 کلومیٹر) تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں، شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (معجم صغیر، ۱/۹۲، حدیث: ۲۵۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے ہمیں یہ درس مل رہا ہے کہ والدین بالخصوص ماں کے ساتھ احسان و بھلائی والا سلوک کیا جائے اور ہمیشہ ان کی اطاعت بھی کی جائے۔ لیکن یاد رہے کہ گناہ کے کاموں میں والدین کی بھی اطاعت نہیں کی جائے گی، مثلاً اگر وہ نماز پڑھنے سے منع

کریں، داڑھی مُنڈوانے کا کہیں وغیرہ تو ان باتوں میں **والدین کی اطاعت نہیں** کی جائے گی۔ کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے: لَاطَاعَةَ لِاَحَدٍ فِی مَعْصِیَةِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ یعنی اللہ پاک کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، فرمانبرداری صرف نیک امور میں ہے۔(بخاری،کتاب اخبار الآحاد،باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد...الخ، ۴/۴۹۲، حدیث:۷۲۵۷)

گناہ کے علاوہ ہر کام میں ان کی اطاعت کی جائے گی۔ منقول ہے کہ ایک شخص نے عَرض کی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: **ھُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ** یعنی وہی تیری جنّت اور تیری دوزخ ہیں۔(ابن ماجہ،کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۴/۱۸۶، رقم:۳۶۶۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا چاہتے ہیں اور یقیناً سبھی چاہتے ہوں گے تو آیئے! ہم ایسی **اچھی صُحبت** اِختیار کریں، جہاں ماں باپ کا ادب واِحترام سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کی تعظیم و توقیر کرنا سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کے سامنے اُف کرنے سے بھی بچنے کی ترغیب دی جاتی ہو۔ اِس پُر فتن دور میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **اِصلاحِ اُمّت کے جذبے** سے سرشار **نیکی کی دعوت** سے ایسے لاکھوں نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہوا ہے کہ جو اپنے والدین کے لیے تکلیف کا باعث بنے ہوئے تھے، وہ خوش نصیب آج ماں باپ کے لیے راحت کا سامان بن گئے ہیں، ایک تعداد ایسی ہوگی جن کی شرارتوں یا بُری حرکتوں کی وجہ سے ماں باپ کی **نیندیں** اُچاٹ ہوگئی ہوں گی مگر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے اب چین کی نیند نصیب ہوئی ہوگی۔

آیئے! ہم نیک بننے کا عظیم نُسخہ یعنی **مدنی انعامات** کا رسالہ حاصل کریں، **قافلوں کے مُسافر** بن

جائیں، ہمیں پتہ چلے گا کہ ماں باپ کی دُعائیں کس طرح لی جاتی ہیں، **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے** میں نہ صرف خود شرکت کی سعادت حاصل کریں بلکہ اپنے دوست احباب کو بھی شرکت کروائیں، پھر پتہ چلے گا کہ ماں باپ کو کس طرح خوش کرکے ان کے **دِل کی دُعائیں** لی جاسکتی ہیں۔ **"علاقائی دورے"** کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، ہم ہر وقت اپنے آپ کو **نیکی کے کاموں** کے لیے تیار رکھیں اور عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 12 مَدَنی کاموں میں حِصَّہ لیجئے اور اپنی قَبْر و آخرت کو سَنْوَاریئے۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"صَدائے مدینہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ رِسالہ بنام **"صَدائے مدینہ"** بھی مَنْظرِ عام پر آچکا ہے۔ **"صَدائے مدینہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"صَدائے مدینہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے، ☆صدائے مدینہ کیا ہے؟ ☆صدائے مدینہ میں مسلمانوں کے لئے دعا ☆صدائے مدینہ کے دنیوی فوائد، ☆صدائے مدینہ کے چند نکات، ☆گلی میں صدائے مدینہ لگانے کا طریقہ، ☆صدائے مدینہ کی مدنی بہاریں وغیرہ۔

☆اَلْحَمْدُلِلّٰہ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نمازِ تَہَجُّد کی سَعادت مِل سکتی ہے۔ ☆**"صَدائے**

مدینہ "کی بَرَکت سے نَماز کی حِفاظت ہوتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ** "کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔☆**"صدائے مدینہ** "کی بَرَکت سے **"نیکی کی دعوت** "دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔☆**"صدائے مدینہ** "کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہوتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ** "لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اُس کے حق میں بھی قَبول ہوں گی۔☆**"صدائے مدینہ** "میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صِحّت بھی اچھی ہو گی۔☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ** "لگانا کہتے ہیں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا سُنّتِ مُصطفےٰ، سُنّتِ داؤدی (یعنی حضرت سیدنا داؤد علی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسلام کی سنت) اور سُنّتِ صَحابہ ہے، چنانچہ

اَمِیْرُ المؤمنین حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفهوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صَدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

صَدائے مدینہ کی بَرَکتیں

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے مدینے شریف کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور یہ سب صدائے مدینہ کی برکتیں ہیں کہ میں پابندی سے صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے قافلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان اُن کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد

قافلے والے عاشِقانِ رسول سے ملنے آئے۔ جو صاحِبِ ثَرْوَت بھی تھے۔ اُنہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پَنْج وَقْتہ نَماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اُس شہر میں مَدَنی مَرکَز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین بھی دے دی۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خُدائے محمد برائے مدینہ
لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذَرا دل لگا کر **"صدائے مدینہ"**

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) نمازیں قضا کرنا!

اے عاشقانِ رسول! ہم **قیامت کی علامات** کے بارے میں سُن رہے تھے۔ معراج پہ جانے والے آقا، غیب بتانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کی ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ لوگ **نمازیں قضا کریں گے**۔ (التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، باب اذا فعلت ھذہ الامۃ... الخ، ص۵۹۷)

آج نمازیں قضا کرنے کے مناظر ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں، **افسوس صد افسوس!** آج ہمارے مُعاشرے میں صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے آئے دِن نمازیں قضا کر دی جاتی ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ہے جو نمازیں قضا کر دیتی ہے اور انہیں اس کی کوئی پروا بھی نہیں ہوتی۔

بعض لوگ تو ایسے بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند نمازیں رہ جائیں تو ہفتوں ہفتوں بلکہ مہینوں مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتے اور اگر کوئی نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں "اب اِنْ

شَآءَ اللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گا یا رمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گا" یوں گویا کسی قِسم کی شرم و جِھجک کے بِغیر بڑی بہادری کے ساتھ مَعَاذَ اللہ اس بات کا اِقرار کِیا جاتا ہے کہ نمازیں تَرک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ میں جُمُعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گا۔ یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کا وبال ہے ورنہ جس کے دِل میں اللہ پاک کا خوف اور عِبادت کا ذَوق و شوق ہوتا ہے، وہ ہر حال میں نمازوں کی پابندی کرتا ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی سے بچتا ہے۔

یاد رکھئے! جان بوجھ کر نَماز قَضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ پاک پارہ 16، سُوْرَۂ مَرْیَم کی آیت نمبر 59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶، مریم: ۵۹)

ترجَمۂ کنز الایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخَلف آئے جنہوں نے نَمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عَنقریب وہ دوزَخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

جہنم کی خوفناک وادی کا ہولناک کُنواں!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارَکہ میں "غَیّ" کا تذکِرہ ہے اور اِس سے مُراد جَہَنَّم کی ایک وادی ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمْجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "غَیّ" جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے، جب جَہَنَّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے، اللہ پاک اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنم کی آگ) بَدَستور بھڑکنے لگتی ہے (اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:)

﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل:۹۷) (ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔) یہ کُنواں بے نَمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۴۳۴، حصہ سوم) جبکہ حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سُوْرَۃُ الْمَاعُون کی آیت نمبر 5 کے تحت فرماتے ہیں: نَماز سے بھولنے کی چند صورَتیں ہیں: کبھی نہ پڑھنا، **پابندی سے نہ پڑھنا**، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، نماز صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، کَسَل و سُستی، بے پرواہی سے پڑھنا۔ (نورُ العرفان ص۹۵۸)

نماز کی برکات

اے عاشقانِ رسول! ہم قیامت کی علامات کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ ہم نے سنا کہ **نمازیں قضا کرنا** بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کیجئے اور زور سے اِظہار کیجئے کہ آج کے بعد میری کوئی **نماز قضا نہیں ہوگی**، اِنْ شَاءَ اللہ۔

پیارے اسلامی بھائیو! نَماز ایک بَہُت ہی عَظِیْم عِبادَت ہے، نماز جنَّت میں لے جانے والا عمل ہے، نَماز مومن کے لئے بہترین عمل ہے، نماز نُور ہے، خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنَّت واجِب ہو جاتی ہے، دو رَکعت نماز دُنیا و مَافِیْھَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس) سے بہتر ہے، نماز **اللہ** پاک کا پسندیدہ عمل ہے، نَماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نَمازی بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنَّت میں داخل کیا جائے گا، نَماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، نَماز گُناہوں کے مَیل کچیل کو دھو دیتی ہے، ایک نَماز پچھلی نَماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نمازی خَیر میں رات گُزارتا ہے، نَماز بُرائیوں کو مِٹا دیتی ہے، نَمازی جنَّت میں

داخِل ہو گا ، نَمازی کے لئے مَعْصوم فِرِشتے اللہ پاک کی بارگاہ میں مَغْفِرت کی سِفارش کرتے ہیں، نمازی، اللہ پاک کی اَمان یعنی حِفَاظَت میں رہتا ہے، نَماز، نَمازی کے لئے دُعائے حِفَاظَت کرتی ہے، نَمازی کامل مومن ہے، نَمازی کو پُورا پُورا بدلہ دیا جائے گا، نماز، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

دیدارِ حَق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز
دربارِ مُصْطَفٰے میں تمہیں لے کے جائے گی خالق سے بَخْشوائے گی اے بھائیو! نماز
عزّت کے ساتھ نُوری لِباس اچّھے زیورات سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بھائیو! نَماز
جنَّت میں نَرم نَرم بچھونوں کے تَخْت پر آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز
خِدْمَت تمہاری کریں گی حُوریں اَدَب کے ساتھ رُتْبہ بہت بڑھائے گی اے بھائیو! نماز
کوثر کے سَلْسَبِیل کے شربَت پلائے گی میوے تمہیں کِھلائے گی اے بھائیو! نماز
سب عِطْر و پُھول ہوں گے نچھاور پسینے پر خُوشبو میں جب بَسائے گی اے بھائیو! نماز
رَحْمت کے شامیانوں میں خُوشبو کے ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بھائیو! نماز
باغِ بہشت روضۂ رِضْواں بہارِ خُلد سب کچھ تُمہیں دِکھائے گی اے بھائیو! نماز
پڑھتے رہو نماز کہ دونوں جہان میں سب کچھ تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز
فاقے سے مُفْلسی سے جہنّم کی آگ سے سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو! نماز
پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز
بات اعظمیؔ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کچھ علاماتِ قیامت اور ہمارا معاشرہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قیامت کی علامات کے بارے میں سُن رہے ہیں، حضرت حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، غیب کا علم جاننے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قُربِ قِیامَت کی علامات میں سے یہ کام ہیں۔ (۱) لوگ قطعِ رحمی کریں گے۔ (۲) گناہوں کی کثرت ہوگی۔ (۳) قُرآنِ مجید کو (سونے چاندی سے) مُزیَّن کیا جائے گا۔ (۴) مرد عورتوں کی اور (۵) عورتیں مردوں کی مُشابَہت اختیار کریں گی۔ (۶) آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے گا اور دوست واحباب سے بھلائی کرے گا۔ (۷) گانے والیوں اور (۸) آلاتِ مَوسیقی کا رِواج عام ہو جائے گا۔ تو اُس وَقْت سُرخ آندھی، زمین میں دَھنس جانے، شکلیں تبدیل ہونے اور دوسرے عذابوں کے آنے سے ڈرتے رہنا۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳/۴۱۰، رقم ۴۴۴۸ ملتقطاً)

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ان میں سے کون سا ایسا کام ہے جو آج ہمارے زمانے میں عام نہیں ہے، **قطعِ رحمی کرنا** (یعنی رشتہ داروں سے تعلق توڑ دینا) قیامت کی علامات میں سے بتایا گیا ہے، آج گھروں اور خاندانوں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں اور پھر یہی جھگڑے بڑھ کر قطعِ رحمی (یعنی رشتہ داروں سے تعلق توڑ دینے) کی صُورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور خاندان کے افراد کئی کئی سالوں تک ایک دوسرے کا منہ بھی نہیں دیکھتے۔ **گُناہوں کی کثرت** کو بھی قیامت کی علامات میں سے بیان کیا گیا ہے، آج ہم اپنے معاشرے میں دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ وہ کون سا گناہ ہے جو ہمارے معاشرے میں نہیں پایا جارہا۔ تنہائی ہو یا محفل، گھر ہو یا بازار، شہر میں ہوں یا گاؤں میں ہر جگہ گناہوں کی بھرمار ہے۔ بلکہ اب تو گناہوں کی ایسی زیادتی ہے کہ خود کو گناہوں سے بچانا مشکل ترین کام ہو گیا ہے۔ **قُرآنِ پاک کو مُزیّن و آراستہ کیا جانا** بھی قیامت کی علامتوں میں سے بیان ہوا ہے، آج قُرآنِ پاک کے غلاف کو، اس کے رحل کو، اس کی بائینڈنگ (یعنی اُوپری جِلد) اور اوراق کو تو بہت سجایا جاتا ہے مگر

اپنے کردار کو قرآنی اخلاق سے آراستہ کرنے والے کم ہوتے جارہے ہیں، آج قُرآنِ پاک جہاں رکھا جائے اس جگہ کی بھی سجاوٹ کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن دل، دماغ، فکر اور سوچ بھی قرآنِ پاک کی تعلیمات سے سج جائے اس کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ **مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت کرنا** بھی قیامت کی نشانی ہے، غور کیجئے! آج کون سا ایسا شعبہ اور کون سا ایسا کام ہے جس میں عورتیں مردوں کی اور مرد عورتوں کی نقالی نہیں کررہے۔ افسوس! آج تو جس کام میں عورتوں کی زیادہ تعداد شریک ہو، اسے ہی ترقّی کی علامت سمجھا جانے لگا ہے۔ بال کٹوانے، کپڑے پہننے، بازاروں میں گھومنے، گاڑیاں چلانے، خَرِید وفَروخت کے شُعبہ جات، کھیلوں کے میدان، اَلْغَرَض! کون سی ایسی جگہ ہے جہاں عورتیں مردوں کی نقل کرتی ہوئی نظر نہیں آتیں، اسی طرح آج مردوں میں دیکھیں تو کنگن پہننے، عورتوں کی طرح لمبے بال رکھنے، عورتوں کی طرح ناک اور کانوں میں زیورات پہننے، سر پر ہیئر بینڈ (Hair Band) لگانے، ہاتھوں اور پاؤں کو مہندی سے رنگنے سمیت اور کئی کاموں کا رواج بھی بڑھتا دکھائی دیتا ہے، حالانکہ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے قیامت کی علامات میں شمار کیا ہے اور اس سے منع بھی فرمایا ہے۔ اِسی طرح قِیامَت کی ایک نشانی یہ بھی بیان کی گئی کہ **آدمی اپنے والد کی نافرمانی اور دوست احباب سے بھلائی** کرے گا، اس کے نظارے بھی ہر سُو عام ہیں، بعض لوگوں کا رویّہ اپنے سگے باپ سے بہت سخت ہوتا ہے مگر اپنے دوستوں کے آگے بچھے چلے جاتے ہیں، بعض لوگوں کو اپنے سگے والد سے حُسنِ سلوک (یعنی اچھا سلوک کرنے) کی توفیق نہیں ملتی، مگر اپنے دوستوں کے ساتھ آئے دن پارٹیاں اور دعوتیں چل رہی ہوتی ہیں، بعض لوگ اپنے والد کی اتنی نہیں مانتے جتنی اپنے دوستوں کی مانتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ایسے نظارے بھی دیکھنے میں آتے ہیں جب والد اپنی اولاد کے دوستوں سے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ آپ ہی میرے بیٹے کو سمجھائیں، آپ ہی میرے بیٹے کو بتائیں!

میری تو وہ سنتا نہیں ہے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ **گانے والیوں اور آلاتِ موسیقی کی کثرت ہو گی**، اس بارے میں بھی معاشرے کی صورتحال ہمارے سامنے ہے۔ میوزک اور گانے باجے کا سیلاب مسلمانوں کو بہائے لے جارہا ہے، پہلے تو سنیما گھروں کی شکل میں مخصوص جگہیں ہوتی تھیں جہاں مَعَاذَ اللہ گانے، فلمیں اور میوزک کا سلسلہ ہوتا تھا۔ مگر اب تو ہر جگہ گانے اور میوزک کی بھرمار ہے۔ موبائل میں گانے اور میوزک، ٹی وی میں گانے اور میوزک، بازاروں میں گانے اور میوزک، ہوٹلوں میں گانے اور میوزک، کھلونوں میں گانے اور میوزک، بچوں کے جوتوں میں گانے اور میوزک، گھروں میں گانے اور میوزک، سکولز میں گانے اور میوزک، کالجز میں گانے اور میوزک، بسوں میں گانے اور میوزک، کاروں میں گانے اور میوزک، جہازوں میں گانے اور میوزک، ٹرینوں میں گانے اور میوزک! اَلْغَرَض! کون سی ایسی جگہ ہے جہاں گانے اور میوزک کا سلسلہ نہیں ہے۔ بلکہ اب تو مَعَاذَ اللہ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ مسجدوں میں موبائلز کی دھنیں بجتی ہیں بیل (Bell) آتی ہے تو مسجد میں بھی گانے اور میوزک کی آوازیں گونجنے لگتی ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کی تیاری کیجئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سنا۔ یقیناً ہمارا ایمان ہے کہ قیامت نے ایک نہ ایک دن ضرور آنا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اعمال اور احوال میں ایسی تبدیلی لائیں جو ہمیں قیامت کی ہولناکیوں سے بچا سکے۔

حَضْرتِ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِرْشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قِیامَت کے بارے میں زیادہ غور و فِکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زِیادَہ مَحفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ کریم بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے مَحفُوظ رہے گا اور خوف سے مُراد عَورتوں کی طرح رونا دھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سُنتے وقت دِل نَرم ہو جائے، پھر تُم اُسے بُھول کر اپنے کھیل کُود میں مشغول ہو جاؤ۔ اِس حالَت کو خوف سے کوئی تَعلُّق نہیں، بلکہ جو شَخْص جِس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اس کو طَلَب کرتا ہے۔ لہٰذا تُمہیں وُہی خوف نَجات دے گا جو اللہ کریم کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عِبادت و فرمانبرداری پر اُبھارے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت۔۔۔الخ، ۵/۲۸۶۔۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس سوشل میڈیا (دعوتِ اسلامی) کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! میڈیا کے اس دور میں ٹیکنالوجی اپنے عروج کو چُھو رہی ہے۔ خاص طور پر انٹرنیٹ کی ایجاد کے بعد سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے دُنیا بھر میں کہیں بھی روابط کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ فیس بک (Facebook)، انسٹاگرام (Instragram)، واٹس ایپ (Whatsapp)، ٹوئٹر (Twitter) اور اس طرح کی دیگر ویب سائٹس (Websites) نے دنیا بھر میں اپنے کروڑوں صارفین بنائے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت صرف پاکستان میں کم و بیش 50 ملین (یعنی پانچ کروڑ) سے زیادہ سوشل میڈیا اکاؤنٹس موجود ہیں۔ ان افراد تک قرآن و سنت کا پیغام پہنچانے کے لیے دعوتِ اسلامی نے ایک مجلس بنام **"مجلس سوشل میڈیا"** قائم کی ہے۔ عاشقانِ رسول کی

مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **"مجلس سوشل میڈیا"** اس وقت جن ویب سائٹس پر کام کر رہی ہے، ان میں یوٹیوب (YouTube)، فیس بک، ٹوئٹر، انسٹا گرام، ٹیلی گرام (Telegram) اور واٹس ایپ (Whatsapp) شامل ہیں۔

فیس بک (Facebook) پر **10 پیجز** (Pages) پر کام کیا جارہا ہے، جن میں دعوتِ اسلامی، مولانا الیاس قادری، مولانا عبید رضا، حاجی عمران عطاری، حاجی شاہد عطاری، دارالافتاء اہلسنت، مدنی نیوز، مدنی چینل، مدنی چینل لائیو اور 30 سیکنڈ اَور لیس (Thirty seconds or less) شامل ہیں، جن سب پر ملنے والے لائیک کی کل تعداد کروڑوں میں ہے۔

یوٹیوب (YouTube) پر بھی **10 چینلز** پر کام جاری ہے۔ جن میں مدنی چینل (Madani Channel)، مولانا الیاس قادری (Maulana Ilyas Qadri)، اسلام فور کڈز (Islam for kids)، مولانا عبید رضا عطاری (Maulana Ubaid Raza Attari)، مولانا عمران عطاری (Maulana Imran Attari)، عبدالحبیب عطاری (AbdulHabibAttari)، مدنی چینل اردو لائیو (Madani Channel Urdu Live)، مدنی چینل انگلش (Madani Channel English)، مدنی چینل انگلش لائیو (Madani Channel English Live) اور نعت پروڈکشن (Naat Production) شامل ہیں۔ ان تمام پیجز کے صارفین (Subscribers) کی تعداد مل کر تقریباً 1.7 ملین تک پہنچتی ہے۔

اگر آپ بھی سوشل میڈیا یوزر ہیں تو ان پیجز (Pages) اور چینلز (Channels) کو لائیک (Like) اور سبسکرائب (Subscribe) کیجئے، ان کا کونٹینٹ (Content) خوب شیئر کیجئے اور قرآن و سنت کے پیغام کو دنیا بھر میں پہنچانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے ہر شعبے کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس پہننے کے متعلق مَدَنی پھول سنئے۔

فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: ☆جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔ (مُعْجَم اَوْسَط، ۲/ ۵۹ حدیث ۲۵۰۴) مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۸) ☆جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔۔۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۵/ ۱۸۱، حدیث ۶۲۸۵) ☆جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداؤد ۴/ ۳۲۶

حدیث: ۴۷۷۸) ☆خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّھلَوی ص ۳۶)☆لباس حلال کمائی سے ہو جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قَبول نہیں ہوتی(اَیضاً ص ۴۱)☆ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں(اَیضاً ۴۳)☆اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صَفْحَہ 409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔(رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹)☆سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۹۴)مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔☆ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اوّل صَفْحَہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ”عورَت“ ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔☆ **تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے اور **تکبُّر** ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔ (بہارِ شریعت ۳/۴۰۹، رَدُّ الْمُحتار ۹ / ۵۷۹) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جنت میں وہ نہ جاوے گا جس کے دل میں ذرّہ برابر غرور ہو تو ایک شخص نے عرض کیا کہ کوئی شخص چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے

ہوں، اس کا جُوتا اچھا ہو؟ فرمایا کہ اللہ پاک جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے، جبکہ غرور حق کو جھٹلانا لوگوں کو ذلیل سمجھنا ہے۔ (مسلم، کتاب الأیمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۰، حدیث: ۱۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** قیمۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے سُنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) **ملیں** اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱)

کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج صَفَرُ الْمُظَفَّر کی پچیسویں (25ویں) شب ہے اور پچیس (25) صَفَرُ الْمُظَفَّر کو دُنیا بھر میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملت، باعثِ خیر وبرکت، امامِ عشق ومحبت **امام احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا **عُرس** منایا جاتا ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اس بابرکت موقع پر باقاعدہ **اجتماعِ یومِ رضا** کا اِنعقاد کیا جاتا ہے، جس میں **قرآن**

[1]... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

خوانی، نعت خوانی اور سیرتِ اعلیٰ حضرت پر بیانات وغیرہ کا شیڈول ہوتا ہے، اس سال چونکہ یہ **اجتماع یومِ رضا** شبِ جمعہ کو ہے اور دعوتِ اسلامی کا **ہفتہ وار اجتماع** اکثر شہروں میں شبِ جمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو ہی ہوتا ہے، اس لیے اس بار ملک بھر میں **اجتماع یومِ رضا اور ہفتہ وار اجتماع** ایک ساتھ ہی ہو رہے ہیں۔

آیئے! سب سے پہلے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کی کچھ مختصر جھلکیاں سنتے ہیں، چنانچہ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ** کی ولادتِ باسعادت 10 شَوَّالُ الْمُکَرَّم ہفتے کے دن ہوئی ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے** تقریباً 4 سال کی عمر میں **ناظرہ قرآنِ پاک** ختم کر لیا اور اسی عمر میں فصیح (یعنی خالص) عربی زبان میں گفتگو فرمائی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے** تقریباً 6 سال کی عمر میں پہلا بیان فرمایا ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے** 13 سال 10 ماہ اور 4 دن کی عمر میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی، دستارِ فضیلت ہوئی، اسی دن فتویٰ لکھنے کا باقاعدہ آغاز فرمایا اور درس و تدریس کا بھی آغاز فرمایا۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی** تقریباً 19 سال کی عمر میں سنّتِ نکاح ادا ہوئی اور ازدواجی زندگی کی ابتدا ہوئی ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو** تقریباً 23 سال کی عمر میں پہلی بار اور تقریباً **51 سال** کی عمر میں دُوسری بار زیارتِ **حرمین شریفین** کا شرف حاصل ہوا۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے** تقریباً 68 سال کی عمر میں آخری وصیتیں لکھوائیں اور بالآخر علم و فن کا یہ عظیم آفتاب 25 صفر المظفر 1340ھ، 28 اکتوبر 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن ٹھیک اذانِ جمعہ کے وَقْت تقریباً 68 سال کی عمر میں غروب ہو گیا۔ (ماخوذ از حیاتِ اعلیٰ حضرت، جہانِ رضا، سوانح امام احمد رضا، تجلیاتِ امام احمد رضا، تذکرہ امام احمد رضا)

اللہ کریم کی ان پر کروڑوں رحمتیں نازل ہوں، اللہ پاک ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے بہت بڑے عاشقِ رسول تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پوری زندگی عشقِ رسول میں گزری ہے۔ آپ گفتگو فرماتے تو الفاظ کی صورت میں عشقِ رسول کے جام پلاتے، آپ قلم اُٹھاتے تو تحریر کی صورت میں عشقِ رسول کو فروغ دیتے نظر آتے، گویا کہ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ عشقِ رسول کے جام پینے اور پِلانے میں صرف ہوا ہے۔ آپ کی شاعری آپ کے عشقِ رسول کا صحیح پتہ دیتی ہے۔

یوں تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت سی **خصوصیات** کے مالک تھے، مگر خاص بات یہ ہے کہ آپ کے کئی اشعار قرآنِ پاک کے تفسیری معنیٰ اور احادیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں، گویا قرآن وحدیث میں جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان ہوئی ہے، وہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کئی اشعار سے پتہ چلتی ہے۔ جیسے ایک جگہ فرماتے ہیں:

مومن ہوں مومنوں پہ رؤفٌ رحیم ہو　　سائل ہوں سائلوں کو خوشی لَاتَنْھَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۲)

اس میں قرآنِ پاک کی اس آیتِ کریمہ کی طرف اشارہ ہے:

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾　　ترجمۂ کنزالایمان: اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

(پ۳۰، الضحی: ۱۰)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

مجرم بُلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ　　پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۵)

اس شعر میں قرآنِ پاک کی اس آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ (پ۵، النساء:۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اِسی طرح سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

رَبّ ہے مُعْطِی، یہ ہیں قاسم رِزْق اُس کا ہے، کِھلاتے یہ ہیں

(الاستمداد، ص۶)

اس میں اس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ ہے جس میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ الْمُعْطِی یعنی دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔ (بخاری، کتاب الاعتصام، باب قول النبی لاتزال طائفۃ، ۴/۵۱۱، حدیث: ۷۳۱۱)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کلام قرآن و حدیث کا آئینہ دار ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی ایک ایک نعت فنِ شاعری میں بھی درجہ کمال پر ہے اور عشقِ رسول کی نئی نئی جہتوں سے بھی آگاہ کرتی ہے۔ جس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جسم کا رُواں رُواں سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سے لبریز تھا، اسی طرح آپ کی نعتیہ شاعری کا ہر ہر لفظ بھی عشقِ رسول میں ڈُوبا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ کا عشقِ رسول اس درجہ کمال پر تھا کہ آج سو سال گزرنے کے باوجود بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لکھے ہوئے

اشعار جہاں پڑھے جائیں سننے والے اپنے دلوں میں عشقِ رسول کی تڑپ کو مزید بڑھتا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ ان کے دل جھوم اٹھتے ہیں اور بِلا اختیار زبان سے سُبْحَانَ اللہ سُبْحَانَ اللہ کی صدائیں نکلتی نظر آتی ہیں۔ آج کے بیان کا موضوع بھی **"اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول"** ہے۔ اللہ کرے کہ ہم پورا بیان توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

مالداروں کی چاپلوسی کیوں کروں؟

ایک مرتبہ رِیاست نان پارہ (ضِلع بہرائچ یو پی ہند) کے نواب کی مَدح میں شاعروں نے قصیدے لکھے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ماہر اور عظیم شعر اشاعروں میں سے تھے، لہٰذا آپ سے بھی کچھ لوگوں نے گزارِش کی کہ نواب صاحب کی تعریف میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نواب صاحب کی تعریف میں کوئی قصیدہ تو نہ لکھا البتہ اس گزارش کے جواب میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں آپ نے ایک نعت شریف کہی جس کا مَطْلَع یعنی پہلا شعر یوں ہے:

وہ کمالِ حُسنِ حُضُور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۷)

یعنی سرکارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جمال کا کمال یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کی کمی ہونا تو دُور کی بات ہے کسی کمی کا گمان بھی نہیں کیا جاسکتا۔

دوسرے مصرعے کا مطلب ہے کہ عموماً پھول کے ساتھ کانٹا بھی ہوتا ہے، شمع کے ساتھ دھواں بھی ہوتا ہے، لیکن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام باغِ رسالت کے ایسے پھول ہیں جس میں کوئی کانٹا نہیں ہے اور آپ ایسی شمع ہیں جس میں کوئی دھواں نہیں ہے۔

اس کلام کے مَقْطَع یعنی آخری شعر میں ریاست نان پارہ کے نواب صاحب کی تعریف میں قصیدہ نہ لکھنے کی نفیس اور عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی وجہ اس طرح بیان فرمائی کہ

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضا پڑے اس بلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارۂ ناں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

یعنی اے رضا کیا میں دولت مندوں، دنیا کے نوابوں اور حکمرانوں کی تعریف و خوشامد کروں؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مالداروں کی خوشامد کرنا ایک بلا (مصیبت) ہے اور اس بلا میں مری بلا ہی پڑے۔ (یعنی مجھ سے تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا) جبکہ دوسرے مِصْرَع میں فرماتے ہیں کہ میں تو اپنے رسولِ کریم، محبوبِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ دُربار کا بھکاری ہوں، میرا دِین "روٹی کا ٹکڑا" نہیں کہ جدھر "مال" دیکھا اُدھر لُڑھک گئے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۳۰۱ ماخوذًا) اللہ پاک ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جیسی خودداری نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشامد سے بچیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! اللہ والے دنیا

والوں کی خُوشامد و چاپلوسی نہیں کرتے، کیونکہ دولت مندوں کی خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کا لالچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ اللہ والوں کو رَحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے، اللہ والوں کے دل محبتِ اِلٰہی اور محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سرشار ہوا کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! مالداروں کی چاپلوسی کرنا، ان کی خوشامد کرنا شرعاً سخت ممنوع اور دِین کے لئے نقصان دہ ہے۔ آیئے خوشامد کی مذمت سے متعلق 2 احادیث سنتے ہیں:

(1) **ارشاد فرمایا:** جب کسی نے قرآن پڑھا اور تَفَقُّہ فِی الدِّین حاصِل کیا (یعنی عالم بنا) پھر بادشاہ کے دروازے پر اُس کی چاپلُوسی کی اور (اُس کے) مال کے لالچ میں آیا تو وہ بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ کی آگ میں گُھسا۔ (مسند الفردوس، ۱/۲۸۹، حدیث: ۱۱۳۴)

(2) **ارشاد فرمایا:** لَیْسَ مِنْ خُلُقِ الْمُؤْمِنِ التَّمَلُّقُ یعنی مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا۔ (شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، ۴/۲۲۴، حدیث: ۴۸۶۳)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا کہ امیروں سے ایسا تعلق رکھنا جس میں دِین اور خُود داری پر سمجھوتہ کرنا پڑے یہ اچھا نہیں ہے۔ البتہ نیکی کی دعوت دینے کے لیے ان کے پاس ضرور جانا چاہیے۔ اللہ پاک اخلاص کے ساتھ دِین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عشق اور محبّت کسے کہتے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شاعری اور ان کے

عشقِ رسول سے متعلق سن رہے تھے۔ عشق کہتے کسے ہیں؟ محبت ہوتی کیا ہے، حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مَحَبَّت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: طبیعت کا کسی لذیذ شے کی طرف مائل ہو جانا "مَحَبَّت" کہلاتا ہے۔ اور جب یہ میلان قوی اور پختہ (یعنی بہت مضبوط اور شدید) ہو جائے تو اسے "عشق" کہتے ہیں۔ (احیاء العلوم، کتاب المحبة والشوق... الخ، بیان حقیقة المحبة... الخ، ۵/۶)

عشقِ رسول کیا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی پسندیدہ چیز کی طرف تَعَلُّق قائم ہو جانا **مَحَبَّت** کہلاتا ہے اور جب وہی تعلق شدت اختیار کر جائے تو اسے **عشق** کہتے ہیں۔

عشقِ رسول کے تقاضے

مسلمان اگرچہ بے عمل ہی کیوں نہ ہو، لیکن اُس کو اللہ و رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت ضرور ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہئے۔ آیئے! سنتے ہیں کہ عشق و محبت کے تقاضے اور اس کی علامات کیا ہیں؟ چنانچہ علمائے کرام فرماتے ہیں: اللہ پاک اور اس کے رسول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت و عشق کا تقاضا و علامت یہ ہے کہ ان کی **اطاعت و فرمانبرداری** والے کام کئے جائیں۔

حضرتِ سہل بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ کریم سے مَحَبَّت کی علامت قرآن سے مَحَبَّت کرنا ہے اور قرآن سے مَحَبَّت کی علامت نبیِّ ذیشان، رسولِ رحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کرنا ہے اور سَرورِ دوجہاں، مکینِ لامکاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی علامت ان کی سنت سے مَحَبَّت کرنا ہے اور ان سب سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ آخرت سے مَحَبَّت کی جائے اور آخرت سے مَحَبَّت کی

علامت یہ ہے کہ ضرورت کے علاوہ دنیا سے بُغض رکھا جائے۔(تفسیر قرطبی، پ۳، آل عمران، تحت الآیۃ: ۲، ۳/۱۴۷ ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول کے مزید بھی کئی تقاضے ہیں۔ جیسے ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کا ذکرِ مبارک کثرت سے کیا جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کے ارشادات کو سُن کر اپنایا جائے اور آگے پھیلایا جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کے شہر سے بھی محبت کی جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کی اولاد سے بھی محبت کی جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کے صحابہ سے بھی محبت کی جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کی ہر ہر ادا سے محبت کی جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ کریم کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** اپنی زندگی کو سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے گزارے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ہمیں اپنے آقا و مولا، جنابِ احمدِ مجتبےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت و کردار کو اپنانا چاہیے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ایک بھی نماز قضا نہ کی جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** جھوٹ سے بچا جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** غیبت اور چغلی سے بچا جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ہر اس کام سے بچا جائے جس سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے منع فرمایا ہے۔

سلامِ رضا کی گُونج

اے کاش! کہ ہمیں بھی عشقِ حقیقی میں جینا مرنا نصیب ہو جائے۔ اس میں شک نہیں کہ جب کسی کو کسی سے محبت اور عشق ہو جائے تو عاشق اپنے قلبی جذبات کا اِظہار اور محبوب کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے بسا اَوقات اَشْعار کا سہارا لیتا ہے، کیونکہ اپنے دِلی جذبات اَشْعار کے ذریعے بہت اچھے انداز میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے بھی عشقِ مصطفےٰ کے اِظہار کے لئے نعتیہ شاعری کا راستہ بھی اِختیار فرمایا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا نعتیہ کلام بنام "**حدائقِ بخشش**" عشقِ رسول سے مالا مال نعتیہ شاعری کا ایک عظیم مجموعہ ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی نوکِ قلم سے تحریر کیا گیا ایک ایک شعر شریعت کے عین مُطابق ہے۔

مناظرِ کائنات اور حدائقِ بخشش

اگر ہم غور کریں تو سمجھ آئے گا کہ یہ کائنات حسین مناظر سے بھری ہوئی ہے، ان مناظر اور نظاروں کو ہر کوئی اپنے نقطۂ نظر سے دیکھتا ہے، سائنسدان (Scientist) انہیں اپنی سائنس کی روشنی میں دیکھتا ہے، جغرافیہ دان (Geographer) انہیں اپنے علم کی روشنی میں دیکھتا ہے، کیمسٹری والا انہیں علمِ کیمسٹری کی نگاہ سے دیکھتا ہے جبکہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ چونکہ پکے عاشقِ رسول تھے، اس لیے آپ ان تمام مناظر کو عشقِ رسول کی نگاہ سے دیکھتے اور ذہن میں آنے والے خیالات کو نعتیہ شاعری کی صورت میں بیان بھی فرماتے۔ آپ کے نعتیہ کلام **حدائقِ بخشش** میں کئی مناظرِ قدرت کو عشقِ رسول میں ڈوب کر اسی عشقی رنگ میں سمجھایا گیا ہے۔ ان مناظر میں سے ایک سورج بھی ہے۔ یہی سورج ہے جو تمام جہاں کو اپنے نور سے روشن کر رہا ہے، یہی سورج ہے جو ہزاروں سال سے دنیا کو جگمگا رہا ہے مگر اس کا نور کم نہیں ہو رہا۔ یہی سورج ہے جو ہر روز آکر نور کی خیرات بانٹتا ہے۔ یہی

سورج ہے کہ جس کے **طلوع وغروب** ہونے سے دنیا کا نظام چل رہا ہے، اس سورج کو کائنات کے مناظر میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عشق کی کتاب میں اس سورج کی حقیقت کیا ہے، جب سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جُود وسخاوت کی بات چل رہی تھی تو فرماتے ہیں:

جس کو قُرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے مُنْعِمُو!
اُن کے خوانِ جُود سے ہے ایک نانِ سوختہ

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۶)

یعنی اے تاجدارو! اے بادشاہو! سارا جہاں جسے سورج کی ٹکیا کہتا ہے، لوگ جسے آفتاب کہہ کر پکارتے ہیں، جسے سورج کا نام دیا جاتا ہے۔ یہی سورج اور یہی آفتاب، جانِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دستر خوان کی جلی ہوئی روٹی ہے، ذرا سوچو کہ جس کریم آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دستر خوان کی جلی ہوئی روٹی سے کائنات کا گزارہ ہو رہا ہے تو ان کے دستر خوان کی وہ روٹیاں جو جلن سے محفوظ ہیں، ان کا کیا حال ہو گا اور جس محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جلی ہوئی روٹی کی طرف دیکھنے سے آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں، اس کے اپنے چہرۂ مبارک کے انوار کا عالم کیا ہو گا؟

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

قدموں میں جبیں کو رہنے دو چہرے کا تصوّر مشکل ہے
جب چاند سے بڑھ کر ایڑی ہے تو رُخسار کا عالَم کیا ہو گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چاند اور تَخَیُّلاتِ رضا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے۔ چاند کا ذکر شعر و شاعری میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ محبوب کے حُسن کو، محبوب کی خوبصورتی کو، محبوب کی دلکشی کو اور محبوب کی رنگت کو چاند سے تشبیہ دینا اردو شاعری میں بہت عام ہے۔ مگر جس طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چاند کو نعتِ محبوب کے لیے استعمال کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آیئے! اس کی چند مثالیں سنتے ہیں:

(1) عموماً شاعر حضرات چاند کے حُسن کی توبات کرتے ہیں مگر اس کے دَھبوں کو نظر انداز کر جاتے ہیں، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عشق کے رنگ میں بتایا کہ چاند پر دَھبے کیوں ہیں؟ چنانچہ فرماتے ہیں:

برقِ اَنگُشتِ نبی چمکی تھی اُس پر ایک بار
آج تک ہے سِینۂ مہ میں نشانِ سوختہ

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۶)

یعنی سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک ہاتھ کی نورانی انگلی ایک مرتبہ چمک کر چاند پر پڑی مگر آج تک چاند کے سینے میں جلن کا نشان موجود ہے۔

(2) پھر ایک اور شعر میں چاند کو یہ داغ مٹانے کا طریقہ بھی بتاتے نظر آتے ہیں، چنانچہ **قصیدۂ معراج** میں فرماتے ہیں:

سِتَم کیا کیسی مَت کٹی تھی قمر! وہ خاک اُن کے رہ گُزر کی
اُٹھا نہ لایا کہ مَلتے مَلتے یہ داغ سب دیکھتا مٹے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۲)

یعنی اے چاند تمہاری عقل کو کیا ہوا کہ اتنا بڑا ستم کر بیٹھے، جب معراج کی رات آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آسمانوں کی سیر کے لیے تشریف لائے تھے تو ان کے رہ گزر کی خاک لے جاتے اور اپنے داغوں پر ملتے رہتے۔ تمہارا اس خاک کو ملنا تھا کہ تمہارے سارے داغ ختم ہو جاتے۔

(3) ایک اور جگہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس چاند کو رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپنے کا کھلونا قرار دیتے ہیں۔ جس میں اس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی علاماتِ نُبُوَّت نے دِینِ اِسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ گہوارے (پنگھوڑے) میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے جس طرف اشارہ فرماتے، چاند اُسی طرف جُھک جاتا۔ (جمع الجوامع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۸۳۶۱) اسی لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

چاند جھک جاتا جِدھر اُنگلی اٹھاتے مَہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۹)

(4) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

ماہِ مدینہ اپنی تَجَلّی عطا کرے!
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۲)

یعنی ایک آسمانوں کا چاند ہے اور ایک مدینے کا چاند ہے۔ آسمانوں کا چاند بھی روشنی بکھیرتا ہے

مدینے کا چاند بھی نور کی خیرات بانٹتا ہے، آسمانوں کا چاند جو روشنی دیتا ہے وہ ایک دو پہر تک کے لیے ہوتی ہے جبکہ مدینے کا چاند اگر نور کی جھلک بھی عطا فرما دے تو دنیا و آخرت دونوں روشن ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے ایک اور مقام پر نور کی خیرات لینے کے لیے عرض کرتے ہیں:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مِرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

چودھویں کا چاند اور طیبہ کا چاند

(5) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ چاند سورج تو آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ روشن کے سامنے کچھ بھی نہیں، چنانچہ اِرْشاد فرماتے ہیں:

خُورشید تھا کِس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۰)

یعنی عین دوپہر کے وقت سورج اپنے عروج پر ہو، پھر رات ہو جائے اور چاند اپنے جوبن پر آجائے، ایسے میں جانِ عالَم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا رُخِ انور پردے سے باہر آئے تو سورج بھی شرما جائے گا، چاند بھی آنکھیں چُرائے گا اور منہ چھپائے گا کیونکہ جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی۔ اس میں اس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ بھی ہے کہ حضرت جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا

چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔

(ترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء فی الرخصة فی لبس۔۔۔الخ، ۴/۳۷۰، حدیث: ۲۸۲۰)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ☆ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی نگاہیں حقیقت بین نگاہیں تھیں، (یعنی حقیقت دیکھنے والی تھیں)۔ ☆ کئی وجوہات کی بنا پر نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ حسین ہے۔ ☆ چاند صرف رات میں چمکتا ہے چہرۂ مصطفٰے دن رات چمکتا ہے۔ ☆ چاند صرف تین رات (آب و تاب سے) چمکتا ہے چہرۂ مصطفٰے ہمیشہ ہر دن اور ہر رات چمکتا ہے۔ ☆ چاند جسموں پر چمکتا ہے چہرۂ مصطفٰے جسموں کے ساتھ دلوں پر بھی چمکتا ہے۔ ☆ چاند صرف ابدان (جسموں) کو نور دیتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفٰے اِیمان کو نور دیتا ہے۔ ☆ چاند گھٹتا ہے پھر بڑھتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفٰے گھٹنے سے محفوظ ہے۔ ☆ چاند کو گرہن لگتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفٰے کبھی نہ گہے۔ ☆ چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، جبکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عالَمِ ایمان کا نظام قائم ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۶۰ ملخصًا)

آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے — آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے
صبحِ میلادُ النَّبی ہے کیا سُہانا نور ہے — آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے
آنکھ والو آؤ دیکھو ماہِ طیبہ کی ضیا — آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے
تُو نہ ہوتا تو نہ ہوتا دو جہاں کا انتظام — تُو زمیں کا نور ہے تُو آسماں کا نور ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شاعری اور عشقِ رسول سے متعلق سُن رہے ہیں، عشقِ رسول پر مبنی شاعری سننے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس

سے دل میں محبتِ خدا اور عشقِ مصطفٰے میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ اشعار صحیح ہوں اور اشعار لکھنے والا خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے سے معمور ہونے کے ساتھ دین و شریعت کے ضروری مسائل سے بھی واقف ہو۔ اَمیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بات کی رہنمائی کرتے ہوئے اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** میں لکھتے ہیں: سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ارشاداتِ عالیّہ کا خُلاصہ ہے کہ جاہِل نعت گو شاعروں کے کلام بَسا اوقات کفریّات سے بھرپور ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے کلام پڑھنے والوں کو محفلِ نعت میں بُلانا بھی ناجائز، ایسی نعت خوانی میں کسی کو بھیجنا بھی حرام اور ایسے کلام کا سننا بھی گناہ۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۳۴)

جبکہ پارہ 19 سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

(پ ۱۹، الشعراء: ۲۲۴ تا ۲۲۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ شاعروں کا جھوٹے اور باطل اَشعار لکھنا، انہیں پڑھنا، دوسروں کو سنانا اور انہیں معاشرے میں رائج کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے، اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو ایسے اشعار لکھتے ہیں جن میں اللہ پاک اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی توہین، دینِ اسلام اور قرآن کا مذاق اڑانے اور اللہ پاک کی بارگاہ کے مقرب بندوں کی شان میں گستاخی کے کلمات ہوتے ہیں، یونہی بے حیائی، عُریانی اور فحاشی کی

ترغیب پر مشتمل نیز عورت اور مرد کے نفسانی جذبات کو بھڑکانے والے الفاظ کے ساتھ شاعری کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ وہ لوگ بھی نصیحت حاصل کریں جو ان کی بیہودہ شاعری سنتے، پڑھتے اور دوسروں کو سناتے ہیں۔(تفسیر صراط الجنان، ۷/ ۱۷۱)

کس کس کا کلام پڑھنا چاہئے؟

امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کلام کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھنے کی ہر ایک میں صلاحیّت نہیں ہوتی، لہٰذا عافیّت اسی میں ہے کہ مُستَند علمائے اہلسنّت کا کلام سُنا جائے۔ اردو کلام سننے کیلئے مشورۃً "نعتِ رسول" کے 7 حروف کی نسبت سے 7 اسمائے گرامی حاضِر ہیں: (1) امامِ اہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (2) اُستاذِ زَمَن حضرت مولیٰنا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (3) خلیفۂ اعلیٰ حضرت مَدّاحُ الحبیب حضرت مولیٰنا جمیل الرحمٰن رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (4) شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت حُضور مفتیٔ اعظم ہند مولیٰنا مصطفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (5) شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ مولیٰنا حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (6) خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، (7) حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وغیرہ۔ مزید فرماتے ہیں اگر غیر عالم شاعر کا کلام پڑھنا سننا چاہیں تو کسی ماہرِ فن سُنّی عالِم سے اُس کلام کی پہلے تصدیق کروالیجئے۔ اِس طرح اِنْ شَآءَ اللہ ایمان کی حفاظت میں مدد ملے گی۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۳۸، ۲۳۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ نے ان بزرگوں میں سے اکثر کے کلام دِیدہ زیب (خوشنما) انداز میں چھاپ دیئے ہیں۔ انہیں حاصل کرنے کے لیے اپنے قریبی مکتبۃ المدینہ سے

رابطہ فرمائیں اور نورِ مصطفےٰ کی خیرات پانے، دل میں محبتِ مصطفےٰ بڑھانے اور نیک کاموں پر عمل کا جذبہ پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اور **ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں** میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن جایئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"قافلہ"** بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "قافلہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! راہِ خدا میں سفر کرنے والے قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ ☆ **قافلے** میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت **مُیَسَّر** آتی ہے۔ ☆ **قافلے** کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆ **قافلے** کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہو سکتی ہے۔ ☆ **قافلے** کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆ **قافلے** کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔ ☆ **قافلے** کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆ مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔

(ابن ماجه، کتاب المساجد... الخ، باب لزوم المساجد... الخ، ۱/۴۳۸، حدیث: ۸۰۰)

آیئے! بطورِ ترغیب قافِلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مدنی قافلے کی برکت سے روزگار مل گیا

ملتان (پنجاب، پاکستان) کے رہائشی ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ وہ کافی عرصہ سے روزگار کے سلسلے میں پریشان تھے متعدد جگہوں پر انٹرویو بھی دیئے مگر کوئی جواب نہ آیا۔ اسی دوران

خوش قسمتی سے ان کی ملاقات دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہوگئی، انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا: پیارے بھائی گھبرانے کی کوئی بات نہیں! آپ دعوتِ اسلامی کے قافلے میں سفر کریں، وہاں بیروزگاری سے نجات کی دعا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ کرم ہوگا۔ کچھ ہی دنوں میں ایک کمپنی میں ان کا انٹرویو تھا، انہوں نے ارادہ کرلیا کہ انٹرویو کے بعد 3 دن قافلے میں سفر کریں گے۔ انٹرویو کے بعد وہ قافلے کے مسافر بن گئے۔ ابھی دوسرا ہی دن تھا کہ انہیں خبر ملی آپ انٹرویو میں کامیاب ہو چکے ہیں، چنانچہ قافلے سے واپسی کے چند روز بعد ہی انہیں کمپنی کی طرف سے لیٹر بھی مل گیا۔ یوں اَلْحَمْدُلِلّٰہ قافلے کی برکت سے انہیں روزگار مل گیا۔

نوکری چاہئے، آیئے آیئے قافلے میں چلیں، قافلے میں چلو
تنگدستی مٹے، دُور آفت ہٹے لینے کو بَرَکتیں، قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو
سُن لے عطّار کی، اپنے غمخوار کی یہ ندا "سب چلیں"! قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۷۲-۶۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شاعری سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور ہم نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مبنی چاند سے متعلق کچھ اشعار اور ان کی وضاحت سُنی، حدائقِ بخشش میں ایسے ہی کئی اشعار جا بجا اپنی خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں، آپ کی لکھی ہوئی نعتوں کو پڑھتے جائیں سنتے جائیں لفظ لفظ سے عشق و محبت کا چشمہ پھوٹتا نظر آتا ہے۔ آپ کی لکھی ہوئی بعض نعتیں عالَمِ اسلام کے بچے بچے کی زبان پر ہیں، جسے

دیکھئے ہر ایک یہی کہتا نظر آتا ہے:

سب سے اَولیٰ و اَعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و وَالا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی — دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
خَلق سے اَولیا، اَولیا سے رُسُل — اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے — بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸تا۱۴۰)

اعلیٰ حضرت کا عِشقِ رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے شاعری میں جو مقام پایا ہے، اس کی مثال نہیں ملتی۔ یقیناً یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے لکھے ہوئے کلاموں کو بارگاہِ مصطفےٰ میں بھی قبولیت حاصل تھی۔ آیئے اسی طرح کا ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ دُوسری بار حج کے لئے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوّرہ میں نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی آرزو لئے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سَعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غَزل لکھی، جس کے مَطْلَع (یعنی پہلے شعر) میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں — تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۹۹)

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُوئے لالہ زار یعنی جانبِ گُلزار تشریف لا رہے ہیں۔

مَقْطَع (یعنی آخری شعر جس میں شاعر کا تَخَلُّص آتا ہے) میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجزی اور مسکینی کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ،

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شَیْدا ہزار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مِصْرَعِ ثانی (دوسرے مِصْرَع) میں بطورِ عاجزی اپنے لئے "کُتّے" کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں "شَیْدا" لکھا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس مَقْطَع میں عاشقِ ماہِ رِسالت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کمال انکساری کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتّے) گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہیں۔

یہ غزل عَرْض کر کے دِیدار کے اِنتظار میں مُؤَدَّب (یعنی باادب) بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری سے مُشَرَّف ہوئے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سچے عاشقِ رسول تھے، بلکہ عاشقانِ رسول کے قافلے کے سپاہ سالار تھے، **اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ** ساری زندگی عشقِ رسول کے جام پلاتے رہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ساری زندگی عشقِ رسول کو فروغ دیتے رہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ

1 . . . تذکرۂ امام احمد رضا، ص۱۱ تا ۱۲ ملخصاً

اللہ عَلَیْہ ساری زندگی اُمّت کو عشقِ رسول کا درس دیتے رہے اور یہ اسی عشقِ رسول کا صلہ تھا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اس عاشقِ صادق کو بحالتِ بیداری اپنی زیارت سے مشرف فرمایا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے طفیل حقیقی عشقِ رسول بھی عطا فرمائے اور اپنے پیارے حبیب، دُکھیا دِلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت سے بھی مشرف فرمائے۔ آیئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سکھائی ہوئی دعا اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ

تُو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاکِ رسول دِکھا تجھے اپنے ہی عِزّ و عَلا کی قسم

(حدائقِ بخشش ص ۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کے اس واقعے سے ہمیں یہ درس مل رہا ہے کہ ہم بھی سچے عاشقِ رسول بن جائیں، اس سے ہماری دنیا بھی اچھی ہو گی اور آخرت بھی بہتر ہو گی۔ اس میں شک نہیں کہ جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ ہر اس کام سے بچے گا جس سے شریعت بچنے کا تقاضا کرتی ہے۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** عشقِ مجازی سے بچے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات کے مطابق زندگی بسر کرے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** نماز قضا نہیں کرے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی جھوٹ اور غیبت میں نہیں پڑے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ فرض** روزہ بِلاعُذرِ شرعی نہیں چھوڑے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی والدین کی دل آزاری نہیں کرے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی رشتہ داروں سے قطع تعلقی نہیں کرے گا۔ ☆**جو سچا**

عاشقِ رسول ہو گا وہ کبھی دوسروں کا حق نہیں دبائے گا۔ ☆جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ کبھی دوسروں کی بے عزتی نہیں کرے گا۔ ☆جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ کبھی حرام مال کی طرف نہیں جائے گا۔ ☆جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ کبھی شراب کے قریب بھی نہیں جائے گا۔ ☆جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ بُری صحبت میں نہیں رہے گا۔ ☆جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ کبھی بد نگاہی نہیں کرے گا۔ اَلْغَرَض! ☆جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ ہر اُس کام سے بچے گا جس سے شریعت منع کرتی ہے۔ کیونکہ سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول عبادات میں لگائے گا۔ سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول نیکیوں میں مصروف رکھے گا۔ سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول عمل پر اُبھارے گا۔ سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول آخرت کی تیاری کروائے گا۔ سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول ظاہر و باطن کو بہتر کرنے پر اُبھارے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول بروزِ قیامت جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کروائے گا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتنی پیاری بات ارشاد فرمائی، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۹۳)

شعر کی وضاحت: عموماً ایسا ہوتا ہے کہ آگ سے آگ بجھائی نہیں جاتی، بلکہ آگ سے آگ مزید جل اُٹھتی ہے، لیکن سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں دنیا میں ایک ایسی آگ بھی ہے جو جہنم کی آگ سے بچاتی ہے اور وہ آگ ہے سیدِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق کی آگ۔ کہ اگر یہ آگ دل میں پیدا ہو جائے تو یہی آگ جہنم کی آگ سے بچا دے گی اور یہ بہت ہی سستا سودا ہے۔

جشنِ وِلادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صَفَرُ الْمُظَفَّر کا مُبارَک مہینا اپنے اِختِتام کی جانب رَواں دَواں ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ رَبِیْعُ الْاَوَّل کا نُور بار مہینا اپنی آب و تاب کے ساتھ جلْوَہ گر ہو گا۔

اَمیرِ اَہلُسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جَشنِ مِیلاد مَنانے والے عاشقانِ مِیلاد کو اپنے مکتوب (Letter) میں کچھ اَہَمّ مَدَنی پھُول عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! ہم بھی وہ **"مکتوبِ عطّار"** تَوَجُّہ کے ساتھ سُنّنے کی سَعادت حاصل کرتے ہیں:

مکتوبِ عطّار:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی عُفِیَ عَنْہُ کی جانِب سے تمام عاشِقانِ رسول اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خِدمتوں میں جَشنِ وِلادَت کی خُوشی میں لہراتے ہوئے مدنی پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننّھے ننّھے قُمقُموں کو چُومتا ہوا جُھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا مکّی مَدَنی سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال۔

تُم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

چاند رات کو اِن اَلفاظ میں تین (3) بار مَساجِد میں اِعْلان کروایئے: تمام عاشقانِ رسول کو مُبارَک ہو کہ رَبِیْعُ الاوّل شریف کا چاند نظر آگیا ہے۔

رَبِیْعُ الاوّل اُمّیدوں کی دُنیا ساتھ لے آیا دُعاؤں کی قَبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

مَرد کا داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردگی کرنا حرام ہے۔ براہِ کرم! رَبِیْعُ الاوّل کی بَرَکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کیلئے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! شرعی پردہ کرنے کی نِیَّت کریں۔

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گِرے دَبدبہ آمد کا تھا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۴۷)

سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ اپنے اعمال پر غور و فکر کرتے ہوئے مَدَنی اِنْعامات کے رِسالے پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو جَمع کروانے کی نِیَّت کریں، اگر نیّت بنتی ہو تو ہاتھ اُٹھا کر کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یاد رکھئے اگر دل میں نیّت نہ ہونے کے باوجود جان بوجھ کر دکھاوے کیلئے ہاتھ اٹھانا کہ میں بھی نیّت کرتا ہوں گناہ ہے۔)

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالہ بخشش، ص۱۸۴)

تمام عاشقانِ رسول بَشُمول نگران و ذِمّہ داران رَبِیْعُ الاوّل شریف میں خُصُوصِیَّت کے ساتھ کم اَز کم تین (3) دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں، اسلامی بہنیں ایک ماہ تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحْرَموں میں) مَدَنی دَرْس جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نِیَّت فرمائیں۔

سعادت ملے درسِ فیضانِ سُنّت کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۳)

اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنی مسجِد، گھر، دُکان، کارخانہ وغیرہ پر 12 عَدَد ورنہ کم اَز کم ایک عَدَد مدنی پرچم رَبِیْعُ الاوّل کی چاند رات سے لیکر سارا مہینا لہرایئے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ پر ضرور تاً اپنے پلّے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگایئے۔ عُمُوماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور بے ہُودہ اَشْعار لکھے ہوتے ہیں۔ میری آرزُو ہے کہ ٹرکوں، بسوں، ویگنوں، رکشوں، ٹیکسیوں، سُوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے

نُمایاں اَلفاظ میں تحریر ہو: **"مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے"**۔ مالِکانِ بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے مِل کر مَدَنی ترکیبیں کیجئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے دل کی دُعائیں لیجئے۔

ضَروری اِحتیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اِس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لیرے لِیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے نیز جُوں ہی رَبِیْعُ الاوّل شریف کا مہینا تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط نہیں کر پاتے اور بے ادَبی ہو جاتی ہے تو سادہ مَدَنی پرچم لہرایئے۔ (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ بھی اپنے مکانِ بے نشان پر سادہ مَدَنی پرچم لگواتا ہے۔)

نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ　　نبی کا جھنڈا اَمن کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

اپنے گھر پر 12 جھالَروں (یعنی لڑیوں) یا کم اَز کم 12 بلبوں سے، اپنی مسجِد و محلّے میں بھی 12 دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔ (یاد رکھئے! بجلی کی چوری کرنا حرام ہے، لہٰذا بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کر کے جائز ذرائع کی ترکیب بنایئے) سارے عَلاقے کو مَدَنی پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر جبکہ چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقوقِ عامّہ تَلَف کئے بِغیر فضا میں مُعَلَّق 12 میٹر یا حسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے مَدَنی پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک پر مَدَنی پرچم کے لئے بانس مت گاڑیئے کہ اِس سے ٹریفک کا نظام مُتاثِر ہوتا ہے۔ گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے جس سے لوگوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تَلَفی اور دل آزاری ہو۔

مَشرق و مَغرب میں اک اک! بامِ کعبہ پر بھی ایک　　نَصب پرچم ہوگیا ، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۴۶)

ہر اسلامی بھائی حَسْبِ تَوفیق زِیادہ ورنہ 112 یا کم اَز کم 12 روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے رسائل اور مَدَنی پھُولوں کے مُختلف پمفلٹ جُلُوسِ میلاد میں بانٹے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اِسی طرح

سارا سال اپنی دُکان وغیرہ پر تقسیمِ رسائل کی ترکیب فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔ شادی غمی کی تقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطِر بھی تقسیمِ رسائل کی ترکیب کیجئے اور دیگر مُسلمانوں کو اِس کی ترغیب دیجئے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دِین کو پھیلایئے کرکے راضی حق کو حقدارِ جِناں بن جایئے

مکتبۃ المدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ "جَشنِ وِلادَت کے 12 مَدَنی پھُول" ممکن ہو تو 112 ورنہ کم از کم 12 عدد نیز ہو سکے تو رسالہ صُبحِ بہاراں 12 عدد مکتبۃُ المدینہ سے ہَدِیّۃً حاصل کر کے تقسیم کیجئے۔ خُصُوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچایئے جو جَشنِ وِلادَت کی دُھومیں مَچاتے ہیں۔ رَبِیْعُ الاوّل شریف کے دوران 1200 روپے اگر یہ نہ ہو سکے تو 112 روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو 12 روپے (بالغان) کسی سُنّی عالِم کو پیش کیجئے۔ اگر اپنی مسجد کے اِمام، مُؤذِّن یا خُدّام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نِیَّت کریں تو مدینہ مدینہ۔ جمعہ کے روز دیں تو بہتر کہ جمعہ کو ہر نیکی کا ستّر (70) گُنا ثواب ملتا ہے۔ (مگر جمعہ کا انتظار کرنے کے بجائے موقع ملتے ہی نیک کام فوراً کر لینا چاہئے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں بھرے بیان کا کیسٹ سُن کر کئی لوگوں کی اِصلاح ہونے کی خبریں ہیں، آپ حضرات میں بھی کچھ نہ کچھ ایسے خُوش نصیب ہوں گے جو بیان کا کیسٹ سُن کر مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا سنتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرات کے میموری کارڈز لوگوں تک پہنچانا دِین کی عظیم خِدمت اور بے اِنتہا ثواب کا باعث ہے تو جس سے بن پڑے ہفتہ میں ورنہ مہینے میں کم از کم 12 میموری کارڈز ضرور فروخت کرے۔ مُخَیَّر اسلامی بھائی اگر مُفت تقسیم کریں تو مدینہ مدینہ۔ شادیوں کے مواقع پر شادی کارڈ کے ساتھ مَدَنی رِسالہ اور ہو سکے تو مذکورہ میموری کارڈ بھی شامل کیجئے۔

اُنکے در پے پلنے والا اپنا آپ جواب کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے

بڑے شہر میں ہر علاقائی مُشاوَرت کا نگران (قصبے والے قصبے میں (12 دن تک روزانہ مختلف مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنّتوں بھرے اِجتماعات مُنعقِد کرے (ذِمّے دار اسلامی بہنیں گھروں میں (بغیر مائک) اِجتماعات فرمائیں) رَبِیْعُ الاوّل شریف کے دوران ہونے والے تمام اِجتماعات میں جن سے ہو سکے وہ سارا مہینا مدنی پرچم ساتھ لایا کریں۔

لَب پر نعتِ رسولِ اَکرم ہاتھوں میں پرچم دیوانہ سَرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

گیارہ (11) کی شام کو ورنہ 12 ویں شَب کو غُسل کیجئے۔ ہو سکے تو اِس عِیدوں کی عِید کی تَعْظِیم کی نِیَّت سے نیا لباس، عِمامہ، سَر بند، ٹوپی، سَر پر اَوڑھنے کی سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے کتھئی چادر، مِسواک، جیب کا رومال، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، مدنی قافلہ پیڈ وغیرہ اپنے اِستِعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو اَشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سِکّہ نیا چلے گا عالَم نے رنگ بدلا صُبحِ شبِ وِلادت

(ذوقِ نعت، ص ٦٧)

بارہویں شب اجتماعِ میلاد میں گزار کر بوقتِ صبحِ صادِق اپنے ہاتھوں میں مَدَنی پرچم اُٹھائے، دُرُود و سلام کے ہار لئے، اشکبار آنکھوں سے صبحِ بہاراں کا اِستِقبال کیجئے۔ بعد نمازِ فجر سلام و عید مبارَک کہہ کر ایک دوسرے سے گرم جوشی کے ساتھ ملاقات فرمایئے اور سارا دن عید کی مبارَکباد پیش کرتے اور عید ملتے رہئے۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النّبی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ٣٨٠)

میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے رہے۔ آپ

بھی یادِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں 12 ربیعُ الاوّل شریف کو روزہ رکھ کر مَدَنی پرچم اُٹھائے جُلوسِ میلاد میں شریک ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو باوُضو رہئے۔ لب پر نعتوں کے نغمے سجائے، دُرُود و سلام کے پھول برساتے، نگاہیں جھکائے پُروقار طریقے پر چلئے۔ اُچھل کود مچاکر کسی کو تنقید کا موقع مت دیجئے۔

ربیعُ الاوّل تجھ پر اَہلسنّت کیوں نہ ہوں قرباں کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش، ص۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات پر عمل کے ساتھ آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک کے فَضل و کَرم سے دعوتِ اِسلامی 107 شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعْبَہ جات میں سے ایک شُعْبَہ **"مجلس حج و عُمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کو **"نماز کے ضروری اور بنیادی مسائل** سمجھاتے ہیں، حج و عمرہ سے **متعلق مختلف احکام** بتاتے ہیں، **مختلف دُعائیں** یاد کرواتے ہیں، **مکہ و مدینہ کی باادب اور باذوق حاضری** کا طریقہ بتاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مجلس کے تَحت حج و زیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحْسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے نام رکھنے کے چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

نام رکھنے کے چند مدنی پھول

پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابوداود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸) (2) ارشاد فرمایا: انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ناموں پر نام رکھو۔ (ابوداود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰) ☆ بچے کی کنیت رکھنا جائز ہے اور حصولِ برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے مثلاً ابوتُراب (یہ حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کنیت ہے) وغیرہ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳) ☆ عبد المصطفٰے، عبد النبی اور عبد الرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء و صالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ص ۲۱۳ ماخوذًا) ☆ محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے (کہ اصل دینے والا صرف اور صرف اللہ پاک ہی ہے، اللہ پاک جسے چاہے اختیار دے تو اللہ پاک کے اختیار دینے سے ہی کوئی نبی ولی دے سکتا ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۴) ☆ طٰہٰ، یٰسین نام نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مُقَطَّعَاتِ قُرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳) ☆ جو نام بُرے ہوں

اُنہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جا سکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا شعبہ ”بیاناتِ دعوتِ اسلامی“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان: دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں: اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک: اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اَہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) **انتخابِ موضوع:** سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) **تلاشِ مواد:** فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) **جمع مواد:** تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) **بیان کی ترتیب:** بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) **فارمیشن:** مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6) **شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا:** فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) **نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8) **مکمل بیان کی تفتیش و تخریج:** نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9) **دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش:** تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) **مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ:** اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15) اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16) اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد "**سُنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3) مزید برآں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام ”**اسلامی بیانات جلد 1**“ **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام ”اسلامی بیانات جلد 2“ **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادَی الاُولیٰ تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5)جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد 751 ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد 7340 اور شرکائے اجتماع کی تعداد 241462 ہے۔پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔